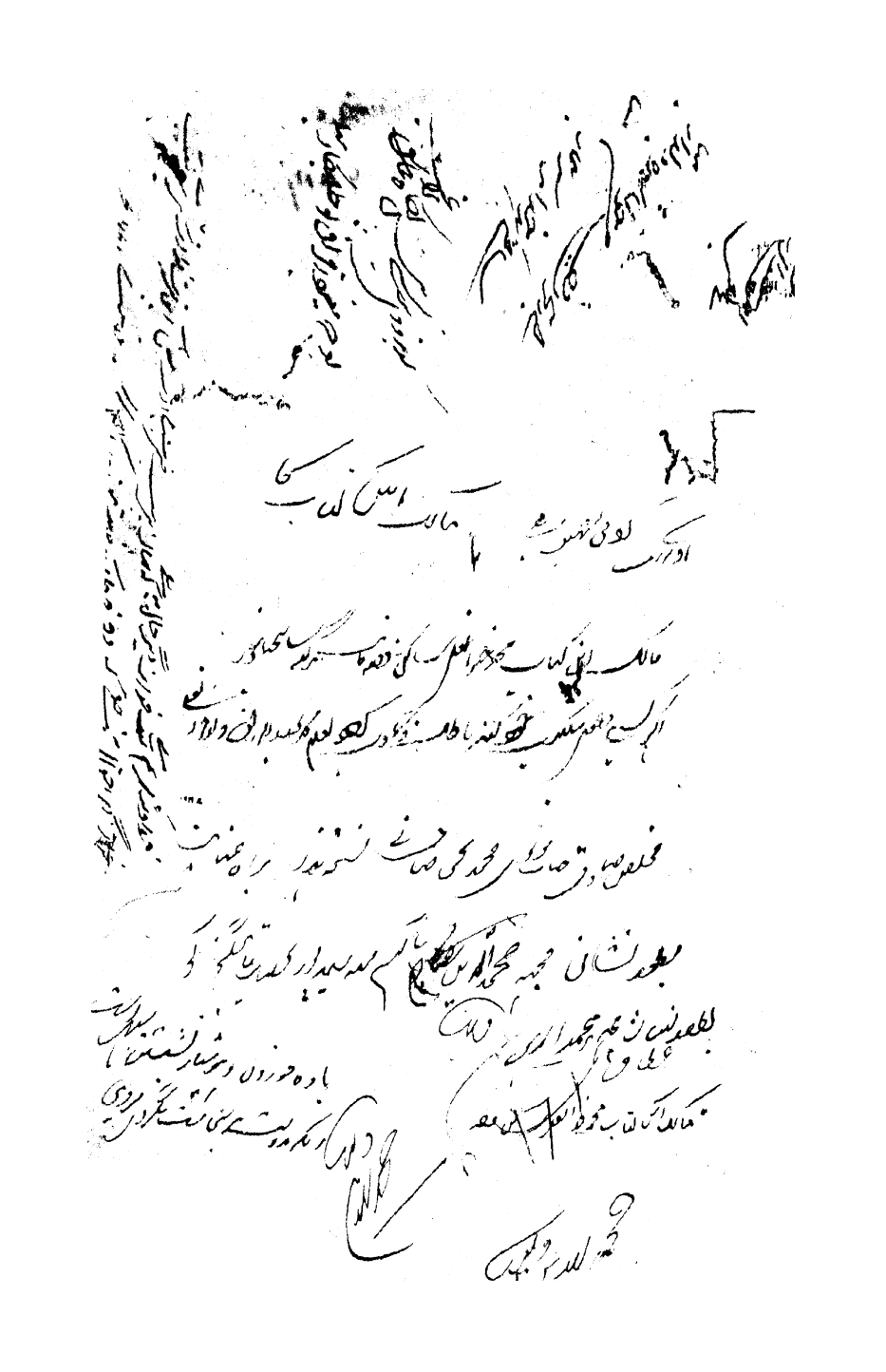
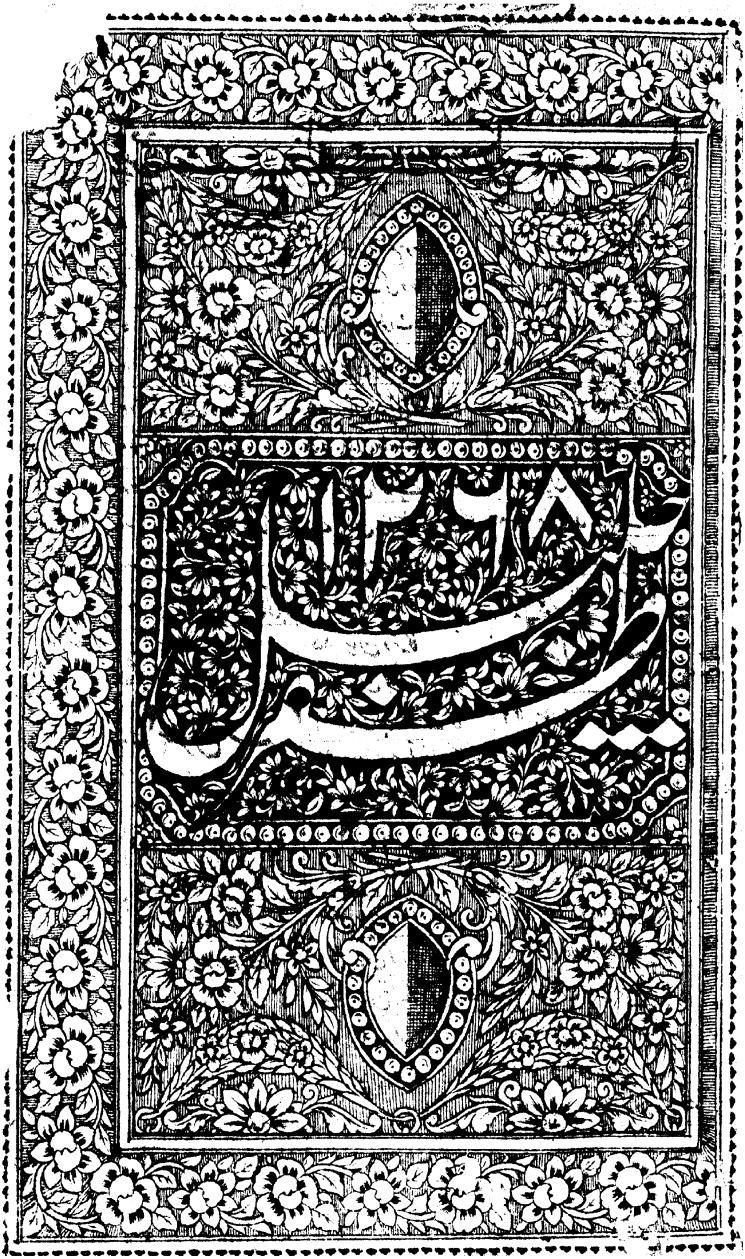
UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224983
UNIVERSAL
LIBRARY





فہرست ظفر جلیل

۵	منزل پنجشنبہ	۶۵	دعائیں گھر میں جانے کی	۱۰۶	بیان التحیات کا
		۶۶	بیان شام ہونے کا	۱۰۹	طریقہ درود بھیجنے کا
۸	مقدمہ	۶۶	سونے کی دعائیں	۱۱۲	دعائیں التحیات کی
۹	فضیلت دعا کی	۷۳	بیان خواب دیکھنے کا	۱۱۵	وظیفہ سلام کے بعد کا
۱۲	فضیلت ذکر کی	۷۴	بیان ڈر کا اور بیدار ہو جانے کا	۱۲۲	وظیفہ صبح کی نماز کا
۲۲	آداب دعا کے	۷۵	بیان بیدار ہو جانے کا	۱۲۲	وظیفہ صبح اور شروع کرنے بیدار
۲۶	آداب ذکر کے	۷۵	بیان جاگنے کا	۱۲۳	وظیفہ چاشت کے بعد کا
۲۸	اوقات خصوصیت دعا کے	۷۷	بیان آنکھ کھلنے کا رات کو	۱۲۳	بیان وضو کا
۳۱	فائدہ حاصلون فضیلت دعا کا	۷۷	بیان پاخانے جانے اور نکلنے کا	۱۲۴	بیان الحمد اور وضو کے
۳۲	مکان بہتر دعا کے	۷۹	بیان وضو کا	۱۲۵	بیان کہاں سے شروع کرنا
۳۴	بیان جن کاموں کی ماذون الشرعی ہے	۸۱	بیان تہجد کا	۱۲۹	بیان کپڑے پہننے کا
۳۵	اسم اعظم	۸۵	بیان وتر کا	۱۲۹	منزل چہارشنبہ
۴۹	الحمد کہنا قبولی دعا پر	۸۸	بیان فجر کی سنتوں کا		
۵۰	منزل جمعہ	۸۹	بیان گھر سے نکلنے کا	۱۲۹	بیان استعارے کا
۵۰	بیان صبح شام کے وظیفے کا	۹۱	بیان مسجد میں آنے اور نکلنے کا	۱۳۱	استخارہ نکاح کا
۵۹	بیان ادا سی قرض کا	۹۲	بیان مسجد میں کچھ ہو جانے کا	۱۳۲	خطبہ نکاح کا
۶۰	وظیفہ فقط شام کا	۹۳	منزل شنبہ	۱۳۳	بیان مبارکباد نکاح کا اور نکاح حضرت فاطمہ کا
۶۰	وظیفہ فقط صبح کا	۹۳	بیان اذان کا	۱۳۳	بیان بی بی کے پاس جانے کا
۶۲	بیان سورج نکلنے کا	۹۶	بیان غمزدہ کا		اور غلام اور جانور خریدنے کا
۶۲	وظیفہ دن کا	۹۷	بیان نماز کے شروع کرنے کا	۱۳۴	بیان جماع کرنے کا
۶۳	دعائیں مغرب کی اذان کے وقت کی	۱۰۱	بیان رکوع کا	۱۳۴	بیان منزل ہونے کا
۶۴	وظیفہ رات کا	۱۰۳	بیان سجدے کا	۱۳۵	تعویذ اطفال
۶۴	وظیفہ رات دن کے پڑھنے کا	۱۰۵	بیان سجدۂ قرآن کا	۱۳۵	بیان نیلہ لڑکے کا جب پیدا ہو

۱۳۵	بیان سانپ کے جھپٹ کرنے کا	۱۶۸	بیان دفع کرنے چھوارہ کا	۱۸۲	دعا تین اوای فرض کی
۱۳۶	بیان امیر کرنے کا لشکر پر	۱۶۸	بیان [illegible] کا	۱۸۳	بیان کسی کام سے تھک جانے کا
۱۳۷	بیان سوار ہونے کا	۱۶۸	بیان امر لاعلاج [illegible] آنیکا	۱۸۳	بیان وسوسے کا
۱۴۰	بیان چڑھنے کا بلندی پر	۱۶۸	بیان امر ناخوش کا	۱۸۴	بیان غصے کا
	اور اوترنے کا اوس سے	۱۶۸	بیان امر دشوار پیش آنے کا	۱۸۵	بیان بدزبانی کا
۱۴۰	بیان جانور کے کرلانے کا	۱۶۸	بیان نماز حاجت کا	۱۸۵	بیان مجلس میں آنے کا
۱۴۰	بیان کشتی میں بیٹھنے کا	۱۶۹	بیان غسل حفظ کا	۱۸۵	کفارہ مجلس کا
۱۴۰	بیان جانور کے بھاگ جانے کا	۱۷۱	بیان توبہ اور نماز توبہ کا	۱۸۵	بیان بازار کی دعاؤں کا
۱۴۰	بیان مدد چاہنے کا	۱۷۲	بیان قحط سالی کا	۱۸۶	بیان نئے چاند دیکھنے کا
۱۴۳	بیان زیارت قبور انبیاء و صلحا کا	۱۷۵	بیان ابرار و مینہ کے دیکھنے کا	۱۸۶	بیان دیکھنے مبتلا کا
۱۴۴	[illegible]	۱۷۵	بیان کرجنے کا	۱۸۷	بیان کچھ جاتے رہنے کا
۱۴۹	بیان بلند جگہ پر چڑھنے کا	۱۷۵	بیان ہوا کے چلنے کا		اور غلام لونڈی بھاگنے کا
۱۴۸	بیان شہر کے دیکھنے کا	۱۷۶	بیان آندھی کا	۱۸۷	بیان بدفالی کا
۱۴۸	بیان تقبل اور [illegible]	۱۷۶	بیان مرغوں کی آواز کا	۱۸۸	بیان نظر لگنے کا
۱۵۰	بیان حج کا	۱۷۶	بیان کتے اور کتی کی آواز کا	۱۸۸	بیان آسیب کا
۱۵۶	بیان قرابی و عقیقہ کے دیکھنے میں [illegible]	۱۷۶	بیان چاند دیکھنے کا	۱۹۰	عزرا بود جانہ
۱۵۸	بیان آب زمزم کا	۱۷۷	بیان لیلۃ القدر کا	۱۹۱	بیان دیوانے کا
۱۵۹	بیان سفر جہاد کا	۱۷۷	بیان آئینہ دیکھنے کا	۱۹۱	بھوکے کاٹنے کا عمل
۱۶۱	بیان تعلیم نو مسلم کا	۱۷۸	بیان سلام علیک کا	۱۹۱	دعا جلے ہوے کی
۱۶۱	بیان سفر سے پھرنے کا	۱۷۹	بیان چھینک نے کا	۱۹۱	عمل آگ کے بجھانے کا
۱۶۰	بیان دفع غم کا	۱۸۰	بیان کان بجنے کا	۱۹۲	دعا جہاز شتاب بند ہونے کی
۱۶۴	منزل دوشنبہ	۱۸۰	بیان خوش خبری سنانے کا	۱۹۲	دعا زخم کی
		۱۸۱	بیان اچھی چیز دیکھنے کا	۱۹۲	دعا یاد ون سونے کی
۱۶۵	بیان کسی سے ڈر رکھنے کا	۱۸۱	بیان مال بڑھنے کا	۱۹۲	دعا دردِ [illegible] کی
۱۶۷	بیان شیطان غیر دے رہنکا	۱۸۱	بیان [illegible]	۱۹۳	عمل آنکھ دکھنے کا

۱۹۳	[illegible] عبادت کی	۱۹۳	[illegible] سے عبادت کرنے کی	۱۹۳	[illegible]
۱۹۶	[illegible]	۱۹۶	بیان [illegible]	۱۹۶	[illegible]
۱۹۸	بیان [illegible]	۲۰۳	بیان [illegible]	۲۰۴	[illegible]
۲۰۶	**[illegible]**	۲۰۶	بیان [illegible]	۲۱۵	[illegible]
۲۲۳	بیان [illegible]	۲۲۶	بیان [illegible]	۲۲۹	**[illegible]**
۲۳۲	[illegible]	۲۳۲	بیان [illegible]	۲۳۴	[illegible]
۲۴۴	[illegible]	۲۵۹	[illegible]	۲۶۲	[illegible]

۵۸۱	[illegible]	۱۰۱	[illegible]	۶۰۱	[illegible]
۲۸۱	[illegible]	۱۵۱	[illegible]	۲۰۱	[illegible]
۲۸۱	[illegible]	۱۵۱	[illegible]	۲۶۱	[illegible]
۵۸۱	[illegible]	۵۵۱	[illegible]	۲۶۱	[illegible]
۱۰	[illegible]	۵۵۱	[illegible]	۲۶۱	[illegible]
۵۸۱	[illegible]	۱۰۰	[illegible]	۸۶۱	[illegible]
۸۸۱	[illegible]	۲۰۱	[illegible]	۸۶۱	[illegible]
۵۸۱	[illegible]	۲۵۱	[illegible]	۰۵۱	[illegible]
۰۵۱	[illegible]	۲۵۱	[illegible]	۲۵۱	[illegible]
۱۸۱	[illegible]	۱۵۱	[illegible]	۸۵۱	[illegible]
۱۸۱	[illegible]	۱۵۱	[illegible]	۱۵۱	[illegible]
۱۸۱	[illegible]	۸۵۱	[illegible]	۱۲۱	[illegible]
۱۸۱	[illegible]	۱۵۱	[illegible]	۱۲۱	[illegible]
۶۸۱	[illegible]	۰۸۱	[illegible]	۳۱	[illegible]
۶۸۱	[illegible]	۰۸۱	[illegible]	۳۱	**[illegible]**
۱۸۱	[illegible]	۱۸۱	[illegible]		
۶۸۱	[illegible]	۱۸۱	[illegible]	۵۳۱	[illegible]
۰۸۱	[illegible]	۱۸۱	[illegible]	۰۳۱	[illegible]

ان دنو تن من تو فیض خدا برح ہی سے یار حق کی یاری ہے

کتاب ہدایت نصاب مجموعہ اوراد و دعوات جامع احادیث سورکائنات تکمیل عظیم حرز ثمین

حصن حصین

خان دی شان عبدالرحمن خان سلمہ اللہ المنان کی فرمایش سے صحیح ہوکر شہر کابنور محلہ چہر محال ہین

حاجی مین نصیر محمد نوی حسین کی سعی سے مطبع محمدی مین چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیشمار ہی اوس پاک پروردگار کے لیے کہ ہمکو توفیق دی اپنے ذکر کی اور راہ بتائی اپنی فکر کی الٰہی درود و سلام بیحد و نہایت نازل
خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول امین پر اور اونکی اصحاب ابرار اور آل اطہار پر اور سب پر اور اس غلام حقیر کو دنیا میں اتباع اونکی نصیب
اور حشر میں اونکے خادموں میں منسوب کر آمین آمین یا الٰہ العالمین بعد ازیں ضعف العباد محمد قطب الدین غفر اللہ لہ ولوالدیہ
بھائی مسلمانوں کی خدمت میں التماس کرتا ہی کہ کتاب قطب حصن حصین کہ مشتمل ہی حدیثوں اور دعاؤں فرمائی ہوئی
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کو لائق اسکے ہی کہ اکرار و سکو تعویذ جان کا کرین بجا ہی اور آب زر سی لکھین تو سزا ہی کہ نور کیونکہ جو برکت
اور کثرت ثواب کی دن دعاؤں غیرہ میں ہی کہ زبان مبارک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی جلوہ آرا ہوئی ہین ممکن نہین کہ غیر
ہین ہوسین ہم سون کو چاہیے کہ اوسکو وسیلہ نجات دارین کا کرے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ یعنی البتہ ہی تمہارے لیے بیچ افعال رسول خدا کی پیروی اچھی بواسطے اوسکے کہ
کہتا ہی اللہ تعالی کی اور دن آخرت کے اسی لیے اس عاجز نے واسطے نفع بھائی مسلمانوں کے اور وسیلہ کرنے مغفرت اپنی کے رسالہ
ہندی مین موافق ترجون کے لکھا اور فائدے اوسکے مشکوٰۃ اور شرح ملا علی قاری اور شرح شیخ فخر الدین رحمہا اللہ کیسے اور لاحضر شیخ
عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کیسے مین لکھے بیچ بعد ترجمہ احادیث غیرہ کے فضیلت اور حل مطلب اوسکی لکھے اور اور دعائین بھی کہ خود تین
اوسین جمع کین اور علامت فائدے کی حرف ف کا لکھا اور بعد تمام ہونے فائدے کے علامت شرح ملا علی رحمہ اللہ کی حرف
ع کا اور علامت شیخ فخر الدین رحمہ اللہ کی لفظ فخر کا لکھا اور بعض جگہ کہ اذکر یا انظر یا کہ اذکر علی لکھا ہی اور سوای ان شرحون کے
جو فائدے کی کتابون کے لکھے ہی اوسکا نام خیر کو لکھدیا ہی اور اخیر کتاب مین ایک خاتمہ لکھا کہ مشتمل ہی حدیثون خوش مضمون اور کلمات
دلنشکوہ وغیرہ مین سے جنکو اسم مبارک رجوا اور فائدے اوسکے بھی لکھے اور وجہ اون حدیثون کے لکھنے کی یہ ہی کہ بزرگون کی زبان سے سنا ہی کہ شرف

نفس کی ہر سیکو لازم تھا عبادت اسی طرح بقول جو چنانچہ امام غزالی رحمہ اللہ نے منہاج العابدین میں لکھا ہی کہ اصل عبادت تین چیزین ہین ایک توفیق اور مدد اللہ تعالیٰ کی اور وہ پرہیزگار وکو ہوتی ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا یعنی اللہ تعالیٰ مدد اور حفاظت کرتا ہے پرہیزگارون کے ہی دوسری ضرورتا عمل کا اور وہ بھی پرہیزگارون کے لیے ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنی اے ایمان لاوڈر والہ سے اور پرہیزگاری ڈرو اور کہو بات استوار سنوار دیگا خدا تمہارے لیے عمل تمہارے اور بخشے گا تمہارے لیے گناہ تمہارے اور تیسرے قبول عمل اور وہ بھی پرہیزگارون کے لیے ہی چنانچہ فرمایا ہی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی قبول نہین کرتا ہی خدا تعالیٰ عمل کو مگر پرہیزگار کو پس ارعبادت کا ان تین چیزون پر ہوا اول توفیق جو تابع عمل کرے بعد اسکے سنوارنا چاہیے اہل بے نقصان بعد ازان قبول ہوجاتا ہی اور عبادت کا حاصل ہوا اور انھین تین چیزون کے لیے ہی تضرع اور سوال سب عابدون کا ربنا وتقبل منا ونصلح لنا وَاَنْتَ تَقْصِیْرَنَا وَتَقَبَّلْ اَعْمَالَنَا یعنی اے رب ہمارے توفیق دی ہمکو اپنی طاعت کی اور درگزر تقصیر ہمارے اور قبول کر عمل ہمارے اور یہ تینون باتین تقویے سے میسر ہوتی ہین تمام ہوا کلام امام غزالی کا اور یہی مضمون سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا وسے بھی سمجھا جاتا ہی اور مصنف رحمہ اللہ نے بھی اسپر اشارہ کیا ہی دیباچہ عابدین پس اسی لیے آخر عمر میں بھی نہین لائق کی کہ بیدار کرین جو اب غفلت سے اور اونکی تاخیر سے آدمی پرہیزگار ہو جاوے پس چاہیے یون کہ جسکو اللہ تعالیٰ توفیق دیوے کی عمل کی اور دور کرے تقصیر ہمارے اور قبول کرے

خالص اپنی خوشنودی کے لیے گردان اور وہ کام کروا ہمسے کہ جس مین تو راضی ہووے آمین یا معبود العالمین اور سند
کتاب حصن حصین کی یہ ہی کہ پڑہے یہ کتاب فقیر محمد قطب الدین بن محمد محی الدین بن عبد المجید معروف بہ شاہ حاجی حرمین
الدہلوی غفر اللہ لہم حضرت شیخ وفی مکرمی مولوی محمد اسحاق رحمہ اللہ سے اور انکو سند ہی حضرت شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ سے اور انکو حضرت شیخ ولی اللہ محدث
دہلوی سے اور انکو شیخ ابو طاہر مدنی سے اور انکو شیخ ابراہیم کردیسے اور انکو شیخ احمد قشاشی سے اور انکو شیخ احمد بن عبد القدوس
شناوی سے اور انکو شیخ شمس الدین احمد بن محمد رملی سے اور انکو شیخ زین الدین زکریا انصاری سے اور انکو حافظ وقت
تقی الدین محمد بن محمد بن محمد بن فہد الہاشمی المکی سے اور انکو مولف کتاب ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن الجزری الشافعی سے اور احوال اس حافظ
مؤلف کا مولانا عبد العزیز محدث رحمہ اللہ نے بستان المحدثین مین یہ لکھا ہی کہ نام انکا قاضی القضاۃ شمس الدین محمد بن محمد
محمد بن علی بن یوسف بن عمر ہی اور کنیت انکی ابو الخیر اصل مین دمشقی ہین پھر شیرازی اور مشہور ہیں ابن الجزری کے باپ انکا
سوداگر تہا ایک مدت دراز انکے تہان فرزند نہ ہوا جب حج کو گئے آب زمزم پیا اور دعا اولاد کے لیے کی حق تعالی نے انکو
یہ فرزند بزرگوار عطا فرمایا پچیسوین رمضان المبارک کی رات مین بعد نماز تراویح کے ۷۵۱ سات سو اکاون
ہجری مقدسہ مین دمشق مین پیدا ہوے اور وہین نشو و نما پایا اور فقہ اور حدیث خوب حاصل کی اور علم قرارت کو کامل کیا
اور اسمین مہارت کلی پیدا کی اور مصر مین بہ رسہ پایا اور سکا نام دار القرآن کہا بعد اوسکے شہرون روم مین داخل ہوے
اور اوس ملک وسیع مین علم قرأت اور حدیث کو پہیلایا اور لوگونکو نفع عظیم اسسے پونہچایا خصوصا ریاست علم قرأت کی
ملکون اسلامیہ مین انکو مسلم ہوی اور سبب خوش دلی اور خوش لبی اور زبان آوری اور فصیح و بلیغ ملک روم مین انکو امام اعظم لقب دیا
اور بارہا سایہ طواف کعبے کے مشرف ہوے اور آخر شیراز مین ۸۳۳ تینتیس سو تینتیس ہجری مین انکا انتقال ہوا اوقات اونکی معمور رہتے ساتہ ان تین
شغلون کے قرارت قرآن کی یا سننا حدیثونکا یا عبادت اور اونکی اوقات مین ایک برکت پائی جاتی تہی باوجودیکہ لوگ
واسطے طلب ان کے علم شریف کے اون پر ہجوم رکہتی تہی اور یہ اوراد و عبادات بہی کرتے تہے اور یہ اوراد مقدر
تصنیف کرلے ایک کتاب جیدہ دو تین لکہ سکے اور سفر اور حضر مین بیدار اور قائم اللیل رہتے اور ہر گز روزہ پیر اور
جمعرات کا اون سے فوت نہوتا اور تین روزے ہر مہینے کے بہی رکہتے اور کتابین اونکی بہت نافع ہین للناشرین القرآن اور
کہ بہت شہرت رکہتی ہی اور بہت کتابین کہ بعضونکے اثنا لیس گنی ہین تصنیف کین ۸۳۳ آٹہ سو تینتیس مین
وفات پائی الحمد للہ اولا و آخرا و ظاہرا و باطنا کہ دیباچہ اسکا تمام ہوا اور متن اور شرح
اوسکی شروع ہوتی ہی منہ الاستعانۃ و علیہ التکلان
وصلے اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین بحق یا ارحم الراحمین

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عُدَّۃٌ لِّلْمُعَادِ کلمہ توحید کا سامان ہی رستے دیدار خدا کے ف یہ اشارہ ہی حدیث قدسی کے مضمون کی
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ توحید قلعہ ہی جو کوئی داخل قلعہ میرا ہوا میں
میں عذاب میرے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَقَالَ الْفَقِیْرُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْمُسْکِیْنُ
الْمُتَوَسِّطُ اِلَی اللّٰہِ الرَّاجِیْ مِنْ کَرَمِہٖ اَنْ یُّنْجِیَہٗ مِنْ لَوْمِ الظَّالِمِیْنَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَاجِ الشَّافِعِیُّ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ الْجَزَرِیِّ عَفَا اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ وَعَنْ وَّالِدَیْہِ یا اللہ رحمت خاص بھیج اور بزرگ خلق کے کہ نام پاک اوسکا محمد ہی اور اوسکی اولاد اور اولاد اولاد اوسکی کے اور اصحاب اوسکی کے اور سلام
بھیج کہتا ہی محتاج بندہ ضعیف مسکین چھوٹے نوالا لوگوں کو تو رجوع کرنیوالا طرف اللہ کے امید وار کرم اوسکے سے یہ کہ خلاصی دے اوسکو ظلم
ظالموں سے محمد بیٹا محمد بیٹا محمد بیٹا جزری کہ شافعی ہی مہر بانی کرے اللہ بلند سبب اوسکا کتاب کے پیچھے اوسکی کے ف مصنف نے کنیت پائی کو ظاہر کیا
بعد اس کے وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ یعنی اللہ تو نگری ہی اور تم محتاج اور لفظ ضعیف کا اشارہ ہی اس آیت کی خُلِقَ الْاِنْسَانُ
ضَعِیْفًا یعنی پیدا کیا گیا آدمی ضعیف اور مسکین کہا موجب اس حدیث کے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ
الْمَسَاکِیْنِ یعنی اے اللہ زندہ رکھ مجھکو مسکین اور مار مجھکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینوں میں اور دعا میں اشارہ کیا اپنے حال کی کہ
ظالم نے کہیر رکھا تھا اور جزری نسبت ہے رہا بر عرضی اسد کی طرف جس میں مصنف رہتا تھا ع اَمَّا بَعْدُ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ
الدُّعَاءَ رَدَّ الْقَضَاءِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَلْاَتْقِیَاءِ الْاَصْفِیَاءِ وَبَعْدُ فَھٰذَا
لُخَیْصٌ الصَّحِیْحَیْنِ مِنْ کَلَامِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَسَلَّاحُ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ خَزَانَۃِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ وَاَسْمِّیْہِ الْحِصْنَ الْحَصِیْنَ مِنْ قَوْلِ الرَّسُوْلِ
الْکَرِیْمِ وَالْقُرْاٰنِ الْکَرِیْمِ مِنْ لَفْظِ الْمَعْصُوْمِ الْمَاْمُوْنِ بَذَلْتُ فِیْہِ النَّصِیْحَۃَ اے پڑھنے تعریف خدا کی جسنے کردانا دعا کو واسطے
پھیرنے تقدیر کے اور بھیجے پونچانے رحمت خاص ارسلام کے اوپر محمد کے کہ سردار نبیوں کے ہیں اور اولاد اور اصحاب اوسکے
اوپر ہر کاربرگزیدہ میں سے اور بعد تحقیق یہ قلمہ محکم کلام سردار رسولوں کے ہی اور یہ ہتیار مومنوں کا خزانہ نبی امانت دار کے سے ہی اور یہ نصوص
بڑا قول رسول زرک کے سے ہی اور یہ تھوڑا محفوظ کلام بچائے گئے گناہوں با امن کیے سے ہی خرچ کی میں نے اس میں نصیحت ف
تقدیر میں اور میں ایک معلق دوسری برم یعنی قطعی تقدیر معلق حادوا سے بدل جاتی ہی اور تقدیر مبرم کسی چیز سے نہیں بدل جاتی
بیان معلق ہی مراد ہی اور کلام با امن کیے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام سے ہی کہ امن میں رہے گناہوں
اور نصیحت خرچ کی معنی اس کتاب کے تصنیف کرنے میں خیر خواہی مسلمانوں کی ہی کہ سب کو فائدہ دیگی ع وَاَخْرَجْتُہٗ مِنْ
الْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَۃِ اَبْرَزْتُہٗ عُدَّۃً عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَّجَرَّدْتُہٗ جُنَّۃً یَقِیْ مِنْ شَرِّ النَّاسِ وَالْجِنَّۃِ اور نکالا میں نے اسکو حدیثوں
صحیح سے ظاہر کیا میں نے اسکو درحالیکہ سامان ہی نزدیک ہر سختی کے اور خالص کیا میں نے اسکو درحالیکہ سپر ہی کہ بچاتی ہی
برائی آدمیوں اور جنوں کی سے ف یعنی اس کتاب کی حدیثوں کو بچنے کے لیے بلاؤں سے اور حدیثوں میں سے اوزاروں کے
ہیں میں نے جمع کیا ع تَحَصَّنْتُ بِہٖ فِیْمَا دَھَمَ مِنَ الْمُصِیْبَۃِ وَاعْتَصَمْتُ مِنْ کُلِّ ظَالِمٍ وَّحَاسِدٍ مِّنَ الْاٰفَاتِ
الْمُصِیْبَۃِ روکا کو کیا میں نے ساتھ اسکے جو اوس چیز کے کہ پیش آئی مصیبت اور بچا کو کیا میں نے ہر ظالم سے بسبب اوس کے جو

لہ جمع کیا اس کتاب نے تیروں پر پھینکنے والوں سے ف یعنی نشانہ پر مارنے والے تیروں سے دعائیں اس کتاب کی ہیں
لہ جیسا یہ کام کرتا ہی شتاب ویسے ہی یہ دعائیں کام کرتی ہیں اس لیے کہ رسول مقبول کے دہانے میں ہر گز احتمال خطا کا نہیں اور ایسا
فرمانا کیون تاثیر ہے ع وقلت شعرا الا قولوا لشخص قلة نقوی علی ضعفی ولم تحصی رقیبہ خیاب لیلہم اما
فی اللیالی واجعل ان کنت مصیبہ اور کہا میں نے شعر خبردار رہو کہو تم اوس شخص کو کہ تحقیق قوت ظاہر کی اور ناتوانی میری
اور نہ ڈالا گمان اپنے سے بیمار کہے میں نے واسطے اوسکے تیر راتوں میں اور امید رکھتا ہوں میں یہ کہ ہووین میرا اوسکو
پہنچنے والے ف رقیب اور گمان کی کہتے ہیں جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہو صیغہ پر رد کا ہی میں بائی جاتی ہی فصحای قول اللہ تعالے
کے ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون انما یؤخرہم لیوم تشخص فیہ الابصار یعنی اللہ تعالی کو غافل ظالموں کے
عملوں سے لیکن خیر دنیا ہی اوسکو اوسدن کے لیے کہ تہراوین کی آنکھین کھلی رہین گی روز قیامت ہی اور مراد تیر دینے دعائیں ہمیلی کی ہیں بہت
قبول ہوتی ہیں یعنی دعائیں لوگون کی کہ نزدیک تیروں کے ہیں اوسکے دفع کے لیے کہیں میں نے ع اسئال اللہ العظیم
ان ینفع بہ وان یقرح بہ عن کل مسلم بسببہ علی انہ مع اقتصارہ واختصارہ لم یدع حدیثا
صحیحا فی بابہ الا استحضرہ وذکرہ یعنی مانگتا ہون میں اللہ بڑے سے یہ کہ نفع دے سبب اس کتاب کے یعنی سب مسلمانو کو ہر حالت میں اور یہ کہ
دور کرے غم ہر مسلمان سبب اسکے کا یعنی مانگتا ہون میں اللہ سے کہ تحقیق اسنے باوجود کوتاہی اور چھوٹے ہونے اپنے کے نہین چھوڑی
اوسنے حدیث صحیح باب اپنے کے یعنی عاوعدہ کے مگر کہ جمع کیا اوسکو اور لائے اوسکو ف اقتصار کہتے ہین لفظ اوپر
معنی تھوڑے ہونیکو اور اختصار کہتے ہین اوسکو کہ لفظ تھوڑے ہون اور معنی بہت ع ولما کملت نرجو بہ کما وعد بہ طیبی عد
لا یمکن ان یدافعہ الا اللہ تعالی فاشرت منہ مخففا وتحصنت بہذا الحصن الحصین فرأیت سید المرسلین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جالسا علی یمینہ وکانہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ما یرید فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ لی وللمسلمین
فرفع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدیہ الکریمتین وانا انظر الیہما فدعا ثم مسح بہما وجہہ الکریم اور جب پوری کی
میں نے ترتیب اور اصلاح اسکی طلب کیا مجکو دشمن نے کہ نہین ممکن تہا یہ کہ دفع کرے اوسکو کوئی مگر اللہ پر پس یہان سے میں نے
اوس سے چہکارا اور محافظت کی میں نے ساتہ اس قلعے محکم کے یعنی سانہ پڑہنے اور ہمیشہ وظیفہ کرنے اسکے پس دیکہا
میں نے رسولو نکے سردار کو خواب میں رحمت خاص بہیجے اللہ اوپر اور سلام اوس حال میں کہ میں جنتہا ہون میں طرف اونکے اور
تو یا کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ چاہتا ہی تو میں عرض کی میں نے اوسنے لائے سول خدا کی عا کرو اللہ تعالے سے میرے لیے اور
مسلمانو کے پس اوٹہائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونو ہاتہ برزک اپنے یعنی جیسے ادب عا کا ہی اور میں دیکہتا ہون طرف دونو
ہاتہو نکے پس دعا کی پیچہے دونو نے منہ برزک اپنے پر ف بیٹہنا ہا میں طرف اس لیے تہا کہ جانب دل کے ہی
اشارہ ہی پر یعنی سانی اور ادا اہل دل و مسلمین سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ شخص دشمن دین کا تہا یا ظالم کر نیوالا است ع
وکان ذلک لیلۃ الخمیس فمرت بعدہ لیلۃ الاحد وقد رفع اللہ محیی وعن المسلمین ببرکۃ ما فی ہذا
الکتاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد رمز وسلم الی التی خرجت منہا ہذہ الاحادیث بحروف تدل علی ان لک سلکت

سلکت فیها اختصر المسالک اور رہنما خواب جسم اگلی رات میں سیاہ کا دشمن تو اس کی بہت میں مدد کرے اللہ تعالیٰ بہتر
سلم اسی سبب کتاب و سنت کے کہ اس کتابین ہی روایت کی گئی ہی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے مجموعی اشارہ کیا ہی طرف اوس کتاب کی طرف کہ وہ کتابین ہی
اون سے یہ حدیثین یا حرفوں کے کہ دلالت کریں اون کتابوں پر علامتین ہیں اون مرکتابوں کے بہت چھوٹی ہیں فعلمت
علامة صحیح البخاری ع ومسلم م وسنن ابی داؤد د والترمذی ت والنسائی س وابن ماجة
القزوینی ق وهذه الاربعة عه وهذه الستة ع وصحیح ابن حبان حب وصحیح المستدرک الحاکم
مس وابی عوانة عو وابن خزیمة مه والموطا ط وسنن الدارقطنی قط ومصنف ابن ابی شیبة
مص ومسند الامام احمد ا والبزار ر وابی یعلی الموصلی ص والدارمی می ومعجم الطبرانی الکبیر ط
والاوسط طس والصغیر صط والدعاء له طب ولا یرد ویه مر والبیهقی فی والسنن الکبیر له
سنین وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ی پس کہیں نے نسائی صحیح بخاری کی خ اور مسلم کی م اور سنن ابی داود کی د اور
ترمذی کی ت اور نسائی کی س اور ابن ماجہ قزوینی کی ق اور ان چھ راویوں کی یعنی ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ کی عدد ان چھ ہوئی
یعنی بخاری مسلم ترمذی ابو داود نسائی ابن ماجہ کی کہ بنکو صحاح ستہ کہتے ہیں ع اور نشانی صحیح ابن حبان کی حب اور صحیح
مستدرک حاکم کی مس اور صحیح ابی عوانہ کی عو اور ابن خزیمہ کی مہ اور موطا کی طا اور سنن دارقطنی کی قط اور مصنف ابن ابی شیبہ کی
مص اور نشانی مسند امام احمد کی ا اور بزار کی ر اور ابو یعلی موصلی کی ص اور مسند دارمی کی می اور معجم کبیر طبرانی کی ط اور معجم اوسط
طبرانی کی طس اور معجم صغیر طبرانی کی صط اور نشانی کتاب دعا طبرانی کی طب اور کتاب دعا ابن سنی کی له اور کتاب دعا بیہقی کی فی اور نشانی
سنن کبیر بیہقی کی بی اور نشانی کتاب عمل الیوم واللیلة ابن سنی کی ی اقدم ہر من اللفظ اور پہلے یا مین یا رہ اوسکا کہ وسطے اوسکے لفظ ہی ف
جہاں اختلاف نہ ہی لفظون مین تو ہر راوی کی پہلے لانا ہی جسکے لفظ حدیث کے روایت کیے ہین اگرچہ ترتیب مین کم ہو جیسے ایک حدیث بخاری مین ہی اور
ترمذی مین ہی اور لفظون مین ق ہی اور ہے ترمذی کے لفظ روایت کیے ہین تو قدم پہلے لایا ہی اور اگر لفظ مین تفاوت ہی تو ترتیب کو رکھا ہی ع
ولان کان الحدیث موقوفا جعلت قبل رمزه موقوف لیعلم انه موقوف لما بعده من الکتب وحذارا قلیل حیث کلهم
المتصل والمختلف فیه علی انی لم اجعل هذه الرموز لا یعارض بها نفسه عن التقلید او یستعلم یتعرف صحیح
الحدیث والمسانید اور اگر حدیث موقوف لکھا مین نے پہلے اشارہ اوسکے کی لفظ موقوف کا تو کہ جانا جاوے کہ تحقیق حدیث
موقوف ہی اون کتابون مین کہ جنکا اشارہ کیا ہی بعد لفظ موقوف کے یعنی اگرچہ اون مین مرفوع ہو لیکن ان مین قول ہی اور یعنی
حدیث موقوف کا لانا کم ہی جہان کہین نہ پایا گیا متصل اور جہان اختلاف کیا گیا ہی اوسمین وجود اوسکے تحقیق نہین کیے مین نے
یا نشانے کر دیا ہے اوس عالم کے کہ بلند رکھتا ہی نفس اپنے کو تقلید سے یعنی بے پروا ہی تقلید سے یا دیا ہے طالب علم کے
لیے یہ نشانے ہی صحیح کتابون کو اور مسند و موقوف ع مراد موقوف سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم تک نہ پہنچی ہو بلکہ صحابی پر فقط ہی ہو
فلانے صحابی نے یوں کہا اور مراد متصل سے یہاں حدیث مرفوع ہی یعنی جہان کہین حدیث مرفوع نہین پائی گئی یا پائی گئی ہی پر
اوسمین اختلاف کیا گیا ہی مرفوع غیر مرفوع کے یہ نشان ہین اوس حدیث کی پہلی علامت کے لیے نرموں کی لکھی ہی اور مسند اون کتابون کو

کہتے ہیں کہ جن من سند بن صحابہوں کی ہوں بغیر ترتیب یا بوں کے خلاف بخاری وغیرہ کے ف والا فی الحقیقۃ لا اصحاح الیہا العموم الناس کلیعلم ان یکون جمیع ما فیہ صحیحا قال الا التباس و کرنہ پر حقیقت میں نہیں احتیاج ہی طرف شارحوں واسطے عام لوگوں کے یہ جاننا چاہیے کہ تحقیق میں امید کرتا ہوں یہ کہ ہو سب اوس چیز کا کہ اس مختصر میں ہی صحیح یعنی ثابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس ور ہوا شبہہ یعنی عام لوگوں کے لیے کہ اس میں حدیث موضوع نہیں ہی وقد جمع بحمد اللہ تعالی ہذا المختصر اللطیف ما ہو مجمع مجلدات من التالیف واذا انتہی ربنجوا من اللہ ان یجعل فی اجرہ فصلا کفیہم ما فصل من لفظ ما فیہ قد اشکل اور تحقیق جمع کیا ہی شکر خدای تعالی کا اس مختصر لطیف نے اون حدیثوں کو کہ نہیں جمع کیا اوسکو بڑی کتابوں نے تصنیف ہوئی میں سے اور جب تمام ہوے یہ کتاب امید رکھتے ہم خدای تعالی سے یہ کہ کریں ہمرہ آخر اسکے کے ایک فصل کہ کھول دے اوس چیز کو کہ بند کیا لفظ اوس چیز سے کہ اس میں مشکل ہو ف یعنی جو لفظ حدیث کے مشکل ہیں اوسکے معنی کھول دیتا ہے مصنف بجب حدیث کے منیہ لکھا کہ نام اسکا مفتاح الحصن الحصین کیا ف وہذہ مقدمۃ تشتمل علی احادیث فی فضل الدعاء والذکر واداب الدعاء والذکر واوقات الاجابۃ واحوالہا وما یلیق بہا ثم اسم اللہ تعالی الاعظم واسماؤہ الحسنی ثم یقال فی الصباح الی المساء وفی طول الہجرۃ الی المعاد من جمیع ما یحتاج الیہ وصح النص عنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم الذکر الذی ورد قضاء لکل بعض من لا وقات ثم الاستغفار الذی ہو افضل الطاعات ثم فضل القرآن العظیم وسورہ منہ وایاتہ ثم الصلوۃ علیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذلک اور رسالہ مقدمہ ہی کہ شامل ہی اوپر حدیثوں کے بیچ فضیلت دعا کے اور ذکر کے پھر بیان آداب دعا کا ہی اور آدابوں کے کرکا اور وقتوں قبولیت کا اور حالتوں قبولیت کا اور مکانوں قبولیت کا پھر بیان اسم اعظم کا اور اسامی حسنی کا پھر بیان اون دعاؤں کا کہ پڑہی جاویں صبح سے شام تلک اور بیچ درازی کی مدت کے تلک یعنی اول عمر سے آخر عمر تلک تمام اس چیز سے کہ احتیاج لائی جاتی ہی طرف اوسکے اور حال آنکہ صحیح ہوئی ہی نقل صریح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر بیان اون ذکروں کا کہ آئی ہی برزکی اوسکی اور خصوص خاص ہی ساتھ کسی وقت کے وقتوں سے پھر بیان استغفار کا ہی جو مشتمل ہی سب دعاؤں پھر بیان فضیلت قرآن برزک کا اور سورتوں اوسکی کا اور آیتوں کا پھر بیان اون دعاؤں کا کہ صحیح ہوئی ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح ف یعنی غیر مخصوص ساتھ وقت کے لفظ کو لک کا لفظ متعلق ہی ساتھ دعا کے مکرر اس توجیہ پر ملا علی قاری رحمہ اللہ نے کہا اور کہا کہ تینوں کے ساتھ کتابی یعنی ہر ایک استغفار اور قرارت اور دعا ہی مذکور کے لیے نہیں ہی وقت مخصوص اوقات بلکہ لایق یہ ہی کہ مواظبت کرے اوپر طالب جمیع حالات اور مقامات میں اس لیے کہ ہمیشہ کرنا ذکر کا ثابت ہوتا ہی اس آیت سے یا ایہا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنی اے ایمان والو یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت اور نہ مقید ہونا قرارت کا کسی وقت میں معلوم ہوتا ہی اس آیت سے اتل ما اوحی الیک من الکتاب یعنی پڑہ وہ چیز کہ وحی کی گئی طرف تیرے کتاب سے اور اسے ہی نہ مقید ہونا استغفار کا اس حدیث سے طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا یعنی خوشوقتی ہی واسطے کہ جو پاوے اعمال نامے اپنے میں استغفار بہت ثم خصہ بفضل الصلوۃ علی سید الخلق ورسول الحق الذی ہدی اللہ تعالی

تمکم بہ من الضلالۃ وبصّر من العمی فؤاد صح لفجۃ ولم یدع لاحد حجۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وکلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون یعنی تمام کیا میں نے اسکو ساتھ فضیلت دونوں اور سردار خلق کے اور رسول حق کے وہ جو راہ دکھائی اللہ تعالی نے بسبب اونکی گمراہی سے اور بینا کیا اندھے دین سے پس وہ شن کی راہ سیدھی اور نہ چھوڑی کسی کیلئے حجت رحمت خاص بھیجے اللہ اوپر اور سلام جبکہ یاد کریں اونکو یاد کرنیوالے اور جبکہ غافل ہوئے اونسے غافل ف مراد ہر وقت ہی اس لیے کہ کوئی وقت غفلت یا ذکر سے خالی نہیں بعضے محدثین نے اس حدیث کو افضل درود ہونیکا لکھا ہی فخر فضل الدعاء یعنی تین باب فضیلت دعا کے ہیں ف یعنی دعا کے ہیں طلب کرنا ادنی کا اعلی سے کسی حرکو بطور عاجزی اور مسکینی کے اور دعا کرنی بڑی فضیلت کی اب ہی اور اللہ تعالی کے کلام اللہ میں بھی دعا کرنے کی رغبت دلائی ہی اور حدیثوں میں کی دعا کی آئی ہی اور صدہا حدیثوں صحیح اور قول علمائی معتبر کے سے محبت دعا کا معلوم ہوتا ہی ع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدعاء ھو العبادۃ ثم تلا وقال ربکم ادعونی الآیۃ مص عہ حب مس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا ہی مغز عبادت کی ہر عبادت کی اصل اور کہا پروردگار تمہارے نے دعا کرو مجھسے ساری آیۃ پوری نقل کی حدیث ابن ابی شیبہ و بخاری فی الادب المفرد و ترمذی و نسائی ابن ماجہ و ابن حبان حاکم احمد ف ابن عباس سے معلوم ہوتا ہی کہ سوا کوئی حدیث نہیں حصر مبالغہ فرمایا یعنی نہیں کہ عابد اکثر عبادت کا ہی جیسکا اور بعد فرمایا الحج عرفہ یعنی رکن حج کا وقوف ہونے کا ہی اور ساری آیۃ یوں ہی وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین یعنی اور فرمایا رب تمہارے نے دعا کرو مجھسے تا قبول کروں میں دعا تمہاری تحقیق جو لوگ کہ تکبر کرتے ہیں عبادت میری عاجزی کرتے ہوئے داخل ہونگے دوزخ میں ذلیل مکرر اس معلوم ہوا ہے کہ دعا باعث اجر اور ثواب کی ہی جس چیز پر اجر ہو وہ عبادت ہی فخر من فتح لہ فی الدعاء منکم فتحت لہ ابواب الاجابۃ مص جس کو کوئی کھولا جاوے واسطے اوسکے دروازے قبول دعا کے تم میں سے کھولیجاتے ہیں اوسکے لیے دروازے قبولیت کے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے ف یعنی توفیق دعا کی علامت قبولیت کی ہی کہ اذکار الفخر حدیث فتحت لہ ابواب الجنۃ مس کھولے جاتے ہیں اوسکے لیے دروازے بہشت کے نقل کی یہ حاکم نے ف اس روایت میں بدلے ابواب الاجابۃ کے ابواب الجنۃ آیا ہی اور ذکر کرنے روایتوں مختلف میں اشارہ لطیف ہیری کہ دعا بھر حال خالی فائدے سے نہیں یا بسبب قبولیت کی ہوتی ہی مراد براتی ہی اگر بمصلحت وقت حصول مقصود میں توقف ہوتا ہی تو جزا اوسکے ہاتھ سے نہیں جاتی بلکہ سبب کھلنے دروازوں جنت کے ہوتی ہی کہ آخرت میں ذخیرہ رہتی ہی اور آخرت بہتری دنیا سے فان اللہ خیر واابقی اسی لیے آیا ہی کہ بعضی آدمی کہ جسکی دعا تاخیر کرتی ہی نا میں جب دیکھیں کہ اوس نعمت کو کہ ذخیرہ کی ہی انہیں نے کاش کوئی عبادتی نا میں نہ قبول ہوتی تو آخرت میں پورا ذخیرہ ثواب کا پاتے ع فتحت لہ ابواب الجنۃ وما سئل اللہ شیئا احب الیہ من ان یسئل العافیۃ ف کھولے جاتے ہیں اوسکے لیے دروازے رحمت کے اور نہیں مانگی جاتی اللہ تعالی سے کوئی چیز کہ بہت پیاری ہو نزدیک اوسکے اسکے کہ مانگی جاوے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے ف مراد عافیت سے یہی کہ سلامتی ہو سب آفتوں اور بیماریوں اور بلاؤں ظاہری اور باطنی سے دین و دنیا میں کذا ذکر الفخر حدیث ما یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر ت ق حب مس

نہیں پہرتی تقدیر معلق تو کوئی چیز مگر دعا اور نہیں یا دتی کرتی عمر میں کوئی چیز مگر نیکی نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم سے
ف مراد تقدیر سے یہاں بری چیز ہی کہ جسکے اوپر نیکو آدمی پر اجاتا ہی پس جب توفیق یا کیا دعا کی اللہ تعالی در کر دیتا ہی اسکو
یا آسان کر دیتا ہی پس بمنزلہ دور ہونیکے ہوتی ہی اور لفظ برکا ظاہر تر یہ ہی کہ معنی وسکے طاعت ہین کہ سب عبادت کو شامل ہی
جیسکی اللہ تعالی نے فرمایا وَلٰكِنْ كَانَ مِنَ الْآخِرِينَ یعنی ولیکن نیکی الاوہ ہی کہ ایمان لاوے پس معنی حدیث کے دو ہین
ایک یہ کہ جب برکیا عراو سکی ضائع نہ ہوئی پس کر یا کہ زیادہ ہوئی دردوسرے یہ کہ زیادتی عمر میں حقیقۃ ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالی نے
يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ یعنی محو کرتا ہی اور ثابت کرتا ہی اللہ رزق اور اجل سے جو کچھ چاہتا ہی اور صورت کی نی زیادتی کی
شناف مین یہ لکھی ہی کہ لوح محفوظ مین لکھا جاتا ہی کہ فلانا شخص اگر حج کریگا عمر اوسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر جہاد ہی کریگا ساٹھ
برس کی پس اگر دونون کیے عمر ساٹھ برس کی ہوئی یہ زیادتی عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا چالیس برس کی ہوئی یہ کمی ہوئی ع
لَا يُغْنِي حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَإِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ **مس رطس** نہیں فائدہ کرتا ڈر تقدیر سے یعنی ڈرنا اوترنے بلا کو کہ مقدر ہی دفع نہین کرتا اور دعا
نفع کرتی ہی اوس بلا سے کہ اوتری یعنی دفع ہوتی ہی یا پھیر آجاتا ہی اوس بلا سے کہ نہین اوتری یعنی ارادہ اوترنیکا کہتی ہی
اوسکو بھی دعا رد کرتی ہی یا آسان کر دیتی ہی اور تحقیق ملا البتہ ارادہ اوترنی کا کرتی ہی ملتی ہی اوس سے دعا پس اوٹھتے
دونون ان قیامت تک نقل کی یہ حاکم زار نے اور طبرانی نے اوسط مین **ف** اوٹھتے ہین یعنی کشتی کرتے ہین یعنی عا بلا کو پھیر
اوترنے دیتی پس دعا بہت بلا کی ہوتی ہی اور بچاتی ہی جیسے پھیر دیتی ہی لڑائی مین ع لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ
مِنَ الدُّعَاءِ **ت ف حب مس** نہین کوئی چیز بزرگ تر نزدیک اللہ تعالی کے دعا سے یعنی عبادتون مین پس نماز روزہ افضل ہا سپر نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے عن ابی ہریرۃ **ت** لَيْسَ أَحَدٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالَى يَغْضَبُ عَلَيْهِ **ف**
مس جو کوئی نہ مانگے اللہ تعالی سے یعنی ساتھ زبان حال کے یا قال کے از راہ بے پروائی کے تو غصہ ہوتا ہے
اللہ اوسپر نقل کی یہ ترمذی حاکم نے **ف** غصہ اس لیے ہوتا ہی کہ دعا مجو بیت ہی اللہ تعالی کی پس جس نے دعا نہی کی گویا
منکر دون مین کیا ع مَنْ لَمْ يَدْعُ اللّٰهَ غَضِبَ عَلَيْهِ **مص** جو کوئی نہ دعا کرے اللہ تعالی سے غصے ہوتا ہے
وہ اوسپر نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے لَا تَعْجِزُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ **حب مس**
نہ تھکو یعنی کاہلی اور قصور نکرو دعا مین اس لیے کہ تحقیق ہر گز نہین ہلاک ہوتا ساتھ دعا کے کوئی نقل کی یہ ابن حبان حاکم نے
مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ **ت** جسکو خوش لگے
یہ کہ قبول کرے اللہ تعالی دعا اوسکی نزدیک سختیون اور غمون کے پس چاہیے کہ بہت کرے دعا فراخی کی حالت مین نقل کی یہ ترمذی
ف اس لیے کہ مومن کی شان سے یہ ہی کہ اللہ تعالی سے التجا کرے پہلے مصطر آخر بخلاف کفار فجار کے کہ جب اونکو
سختی اور غم پہنچتی ہی دعا کرتے ہین اور فراخی مین اسر فتے ہین اور دعا چھوڑ دیتے ہین جیسکی اللہ تعالی نے فرمایا وَإِذَا أَنْعَمْنَا
عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ یعنی جب انعام کرتے ہین ہم آدمی پر منہ

منہ پھیر لیتا ہی اور دور ہو لیتا ہی تو دن ہی اور جب پہونچی ہی اسکو برائی پس صاحب حاجتروائی کا بلا ہی یعنی مستجاب الدعا ہی
ع اللّٰھُمَّ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ دُعَاءُ اللّٰہِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مس دعا ہتھیار مومن کا ہی یعنی دور کرتا ہی وہ
بلا سے اور غیر سے اور ستون دین کا ہی اور روشنی آسمانوں کی اور زمین کی یعنی وسیلہ ہی ظاہر و باطن آسمان و زمین کی
جانی میں نقل کی یہ حاکم نے ف نماز کو بھی اور حاجی ستون دین کا فرمایا پس مخالفات نہیں ہی اس لیے کہ ایک چیز کئی صفت
ہوتے ہیں اور نماز بھی مشتمل ہی دعا کو ع مَرَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ مُبْتَلًی فَقَالَ اَمَا کَانَ ھٰؤُلَاءِ یَسْاَلُوْنَ اللّٰہَ
الْعَافِیَۃَ کہ رے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قوم پر کہ گرفتار تھے کسی بلا میں پس فرمایا کیا نہیں تھے یہ یعنی حالت میں
کہ ملنگے خدا سے عافیت و اتم نقل کی یہ زار نے ف اس میں اشارہ ہی اس پر کہ بس نے لازم کیا دعا کو زمی میں منحوط
رہا بلا سے اور جسنے ترک کی اور غافل ہوا تضرع رب العالمین کیسے ہوتی ہی بلا سے اور سکی کہ ذکر علی مَا مِنْ مُسْلِمٍ
یَنْصِبُ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ تَعَالٰی فِیْ مَسْئَلَۃٍ اِلَّا اَعْطَاھَا اِیَّاہُ اِمَّا اَنْ یُّعَجِّلَھَا لَہٗ وَاِمَّا اَنْ یَّدَّخِرَھَا لَہٗ ا
نہیں کوئی مسلمان کہ قائم کرے منہ اپنا واسطے خدا تعالی کے دعا میں مگر کہ دیتا ہی اوسکو اوسد سوال اوسکا یا یہ کہ جلدی
دنیا ہی سوال اوسکو یعنی دنیا میں اور یا یہ کہ ذخیرہ کرتا ہی اوسکو اوسکے لیے نقل کی یہ احمد نے ف یعنی آخرت میں
بہت ثواب اوسکا دیگا یا بخشیدگا کچھ تا اوسکے عوض کہ اللہ تعالی ضایع نہیں کرتا اجر نیک کار کا پس تاخیر کی صورت میں طالب
دعا کا چھوڑنا نہ چاہیے اس لیے کہ کلام اللہ میں آیا ہی عَسٰٓی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا
شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی بھی چیز پر تم مکروہ رکھتے ہو اور واقع میں وہ تمہارے لیے بہتر
ہی اور بھی چیز دوست رکھتے ہو اور وہ بری ہوتی ہی تمہارے لیے اور اللہ جانتا ہی اور تم نہیں جانتے پس آدمی کو اپنی
اپنی نہیں جاننا سوا اللہ کے پس لازم ہی بندے کو کہ قایم ہووے حق بندگی میں اور سپرد اوسکو امر ربوبیت کا یہ حدیث دلیل ہی
اسپر کہ دعا بندے کی قبول ہوتی ہی چنانچہ حاکم نے روایت کی ہی کہ بلاوے کا اللہ تعالی ایک مومن کو قیامت میں اور درست
کہڑا کر کے پوچھے گا اے بندے میرے حکم کیا تھا میں نے تجھکو کہ دعا کرے تو مجھسے اور میں نے وعدہ کیا تھا تجھ
کو کہ قبول کرونگا پس آیا تو نے دعا کی تھی کہیگا ہاں اے رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق نہیں کی تو نے کوئی حاجت
کہ قبول میں نے تیرے لیے آیا فلانے دن نہیں دعا کی تھی تجھنے کہ دور کردون غم تیرا کہ اور تیرا تا تجھ پر دور کردیا میں نے تجھے
پس عرض کریگا سچ ہی بیشک اے رب میرے پس فرماویگا تو جلدی قبول کی میں نے حاجت تیری میں اسی طرح فلانے فلانے روز پھر دعا کی تھی
غم کے اور تیرے پر کہ دور کردون اوسکو پس کہا تو نے دور ہونا اوس غم کا عرض کریگا ہاں اے رب میرے پس فرماویگا ذخیرہ
کیا میں نے تیرے لیے جنت میں بدلے اوسکے ایسی ایسی چیزیں اسی طرح اور حاجت کو بوجہ کر فرماویگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے پس مومن نے نہیں کوئی دعا کی ہو کی مگر کہ اللہ تعالی بیان کریگا تعجیل اوسکی یا ذخیرہ اوسکا پس کہیگا مومن اوسوقت کاش کہ
کوئی دعا میری دنیا میں تعجیل نکرتی مختصار سی حدیث بڑی کا ذکر کی یہ ملا علی قاری نے اور شیخ فخر الدین رح نے لکھا ہی کہ دعا بندے
مسلمان کی البتہ مقبول ہی دنیا میں و یک پورد کار کے لیکن بنا بر مصلحت کے کبھی تا ہی دنیا میں اور کبھی ذخیرہ کرتا ہی آخرت کے لیے اس

دعا بندگی ہی کہ وقت اوتحنے بلا کے یا نزدیک خوف اوترنے کے بندہ ساتہ اوسکے علم لیا کیا ہی جیسا کہ ساتہ نماز سونپنے کے حکم کیا ہی جب وقت آوے نظم از دعا بنود مراد حاضتان جز بحق آن شیرین زبان ای اخی مستاز دعا کردن مار باقبول و بار داویت چه کار کرا جابت کردتان فهو المراد ورنه باد مدار نقد آید شاد ورکند ردلذت آن منتبه

بیان فضیلت ذکر کا ہی

بسحر تقریب بحق بار دگر **اَلذِّکْرُ** بیان **فضیلت ذکر** کا ہی **ف** فضیلت ذکر کی بابت ہی آیتون قرآن مجید کیسے مثل قول اللہ تعالی کے **فَاذْکُرُوْنِیْ** ذکر کرو مجہکو میں یاد کرونگا مجہکو یاد کرو نکا مین تمکو اور سفیان بن عیینہ نے کہا ہی کہ نہر مجہے پونہچی ہی کہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی بندون اپنے کو ایک چیز دی ہی مین نے کہ اگر چہ میل و سیکا میل کو دیا مین تحقیق لغت بزرگ مکو دیتا مین وہ یہ ہی **فَاذْکُرُوْنِیْ** ذکر کرو اوا جاء العلوم من ثبت نباتی سے نقل کیا ہی کہ کہا مین جانتا ہون جسوقت کہ پروردگار تعالی مجہکو یاد کرتا ہی یہ سوں بے تعجب کیا اور یوجہا کیونکر جانتا ہی تو کہا مین یاد کرتا ہون اوسکو تو وہی مجہے یاد کرتا ہی اور شیخ علی متقی رحمہ اللہ نے لکہا کہ ذکر یہ ہی کہ خلاصی پاوے غفلت و نسیان سے ساتہ دوام حضور قلب کے ساتہ حق کے اور یہ سوے نام حق تعالی کا ساتہ زبان و دل کے اور افضل ہی کہ ذکر دل اور زبان سے ہو اور اگر ایک سے ہو تو یس ساتہ دل کے افضل ہی ایسا ہی کہا نووی نے شرح مسلم مین اور برابر ہی ذکر ذکر جلالہ کا یعنی ہم ذات کا یا صفت کا صفات اسی یا ایک حکم کا احکام اوسکے سے فاعل کا افعال اوسکے سے پس کلام کرنی اور وعظ کہنا اور مدرس اور مفتی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر عظمت اور جلال اوسکے مین ذکر ہی فخر رح **یَقُوْلُ اللّٰہُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ اَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ اِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْہُ** الحدیث **خ مت س ق** فرماتا ہی اللہ تعالی مین نزدیک گمان بندے اپنے کی ہون کہ ساتہ میرے رکہتا ہی اور مین ساتہ اوسکے ہون یعنی ساتہ توفیق و رحمت و مدد کے جب یاد کرتا ہی مجہکو پس اگر یاد کرے مجہکو ذات اپنی مین یعنی چپکے سے یاد کرتا ہون مین اوسکو ذات اپنی مین و اگر یاد کرے مجہکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اوسکو اوس جماعت مین کہ بہتر ہی اوس سے فرمایا آخر حدیث تک نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسای ابن ماجہ نے **ف** نزدیک گمان بندے اپنے کے ہون یعنی معاملہ کرتا ہون بندے سے موافق گمان اوسکی کے اور کرتا ہون اوس سے جو توقع رکہتا ہی مجہسے مراد ہی رغبت دلانی اسپر کہ امید اللہ تعالی کے خوف پر غالب کیجے اور گمان ہمارا کیجے بخشیگا مجکو جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ایک شخص کو دوزخیون مین لیجانیکا حکم فرماویگا جب وہ کنارے دوزخ تہ پر سیگا عرض کریگا اے رب میرے میرا گمان تیرے ساتہ اچہا تہا فرماویگا اللہ تعالی پہر لاؤ اسکو **اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ** اور حقیقت امید کی یہ ہی کہ عمل کرے اور پہر امید وار بخشش کا رہے اور بغیر عمل کے امید رکہنے والا مسکرو ناہی یعنی بیمان اور مراد جسکے سے ذکر قلبی ہی یا آہستہ پڑہنا زبان سے یاد کرتا ہون مین ذات اپنی مین یعنی بغیر اطلاع حال اوسکے کسی مخلوق پر یا چپکے سے دوسکا ثواب و سلوک آپ ہی کسی اور پر مین سونے کا یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ ذکر قلبی افضل ہی پہر زبانی سے جسکے اس لیے کہ وارد ہوا ہی کہ وہ ذکر خفی کہ نہین سنتے ہین اوسکو حفظہ یعنی فرشتے اعمال لکہنے والے درجے افضل ہی اور وارد ہوا ہی کہ خیر الذکر الخفی جماعت بہتر یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا کی بیش دلیل ہوی یہ حدیث مذہب معتزلہ کی کہ ملائکہ افضل

افضل من سب ہے بنیاد اور بشکے اور آخر حدیث کا یہ ہی کہ اگر کوئی تزدیکی ڈھونڈھے اور آوے طرف میرے ایک بالشت
تزدیکی ڈھونڈھوں میں اور آوں طرف اوسکے ایک گز اور اگر تزدیکی ڈھونڈھے ساتھ میرے ایک گز تزدیکی ڈھونڈھوں طرف
اوسکے مقدار پھیلانے دونوں ہتھوں کے اور اگر آوے میرے پاس پیادہ روآوں میں طرف اوسکے بتزروحاصل یہ کہ بندہ اگر
تھوڑی سی بھی جرع اور مہر کرتا ہی اوں سے توجہ اور التفات اور رحمت اس سے زیادہ ہوتی ہی ع فرح اگاہ اخبرکم بخیر
اعمالکم وازکاھا عند ملیککم واررفعھا فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذھب والورق
خیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم قالوا بلی قال ذکر اللہ ت وس ا
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہتر ہین عملون تمہارے کے اور بہت پاکیزہ اونکے کے نزدیک
یاد شاہ تمہارے کے اور ساتھ بہت بلند اعمال کے درجون تمہارے میں یعنی حج میں اور ساتھ بہتر کے تمہارے لیے خرچ
کرنے سونے اور رجاندی کے اور ساتھ بہتر کے تمہارے لیے اس سے کہ ملو تم دشمنون اپنے سے یعنی کافرون سے
جہاد میں پس مارو تم گردنین اونکی یعنی مارڈالو تم بعضے اونکے کو اور مارین وہ گردنین تمہاری یعنی سبکی یا بعضون کی کہا
اصحابنے ہان خبر دیجیے فرمایا رسول خدا نے وہ ذکر اللہ کا ہی نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ حاکم احمد نے ف ایہا ہوا
ذکر کا اور بلند ہونا اوسکا اس سبب ہی کہ تمام عبادات مالیہ اور بدنیہ شاقہ قسم خرچ کرنے سونے اور رجاندی سے
اور لڑنے کفار سے وسیلے ہین طرف تقرب خدا تعالیٰ کے وزد کرنیکے اوسکے ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انا جلیس
من ذکرنی یعنی ہون ہمنشین اوسکا ہون جب یاد کرتا ہی مجکو وہ ذکر خلاصہ عبادات وطاعات کا ہوا اور افضل انواع ذکر کا قرآن
شریف ہی بنا بخ فضیلت اوسکی خیر کثیر ہین اوسکی اور پڑھنا اوسکا معلوم دین کا افضل ہی نزدیک جمیع کے اکثر حدیثون سے معلوم
ہوتا ہی اس لیے کہ یہ ذکر ہا یعنی ہی اور سب عمل کا ہی اور مشہور یہ ہی کہ عبادت متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو پہنچے افضل عبادت
لازم سے ہی کہ نفع اوسکا خاص کرنیوالیکی ذات پر ہو لیکن یہ حکم مخصوص ساتھ غیر ذکر کے ہی ورنہ کراوس سے مستثنے ہی
ولذکر اللہ اکبر ع ولذکر اللہ اکبر ولذکر اللہ اکبر ولذکر اللہ اکبر

ندے میرے ملائکہ جواب میں عرض کرتے ہیں تو ساتھ پاکی اور بڑائی کے یاد کرتے ہیں تجھکو اور تعریف کرتے تیری اور ساتھ بزرگی کے یاد کرتے ہیں تجھکو پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکھا ہی اونہوں نے مجھکو عرض کرتے ہیں قسم ہی اللہ کی نہیں دیکھا اونہوں نے تجھکو پس فرماتا ہی ربالعزۃ کیا حال ہوا کر دیکھیں مجھکو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ تجھکو ہو وین وہ بہت کرنیوالے عبادت تیری اور بہت بیان کرین بزرگی تیری اور بہت کرین تسبیح تیری پس فرماتا ہی اللہ پس کیا مانگتے ہین مجھسے عرض کرتے ہین فرشتے مانگتے ہین تجھسے بہشت فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکھی ہی اونہوں نے بہشت عرض کرتے ہین قسم ہی اللہ کی نہیں دیکھی اونہوں نے بہشت فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہوا گر دیکھیں وہ بہشت عرض کرتے ہین فرشتے اگر دیکھیں اوسکو اونہوں بہت اوسپر حرص کرنیوالے اور بہت طلب کرین اوسکو اور بہت اوسمین رغبت پھر فرماتا ہی اللہ کس چیسے پناہ مانگتے ہین عرض کرتے ہین فرشتے پناہ مانگتے ہین دوزخ سے فرماتا ہی اللہ پس کیا دیکھا ہی اونہوں نے اوسکو کہتے ہین فرشتے قسم ہی اللہ کی نہیں دیکھا اونہوں نے اوسکو فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہوا گر دیکھین اوسکو عرض کرتے ہین فرشتے اگر دیکھین اوسکو اونہوں بہت اوسسے بھاگنے والے اور بہت اوسسے ڈرنیوالے فرماتا ہی اللہ تعالی پس گواہ کرتا ہون مین تمکو تحقیق مین نے بخشدیے گناہ اونکے پس عرض کرتا ہی ایک فرشتہ ان فرشتون سے اونمین ایک شخص آدمی جنہاہی کہ کرنیوالون مین نہین ہی کرنیوالا اوسکے نہین کرنا تعالی کسی کام کے لیے فرماتا ہی اللہ تعالی وہ بیٹھنے والے نہین بدبخت ہوتا ہمنشین اونکا شکوہ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ رَبَّہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ ع ف م

مثل اوس شخص کے کہ یاد کرتا ہی پروردگار اپنے کو یعنی ہمیشہ یا کبھی کبھی اور اوس شخص کے کہ نہین یاد کرتا پروردگار اپنے کو یعنی مطلقا یا کبھی کبھی مانند زندے اور مردے کے ہی نقل کی ہی بخاری سلم نے ف حاصل یہ ہی کہ ذکر حیات قلب ہی اور غفلت موت اوسکی اور جیسیکہ زندہ اپنی زندگی سے بھرہ مند ہوتا ہی ایسا ہی گر کرنیوالا اپنے عمل سے بھرہ مند ہوتا ہی اور نہ یاد کرنیوالا اوسکو اپنے عمل سے بھرہ نہین مانند مردے کے ہی کہ اوسکو زندگی سے کچھ بھرہ نہین ہوتا شعر زندگانی تو ان کی مفت جانا کہ ہر انس زندہ آنست کہ با دوست رسالے دارد ع و فخر لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ لَا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ مرت ق

نہین بیٹھتی ہی ایک مجلس کہ یاد کرین اللہ کو اوسمین مگر گھیر لیتے ہین اونکو فرشتے یعنی وہ جو ذکر والو نکو ڈھونڈتے پھرتے ہین اور ڈھانپ لیتی ہی اونکو رحمت اور اترتی ہی اوپر اونکے تسکین خاطر کی اور یاد کرتا ہی اونکو اللہ بیچ اون لوگون کے کہ نزدیک اوسکے ہین نقل کی یہ مسلم ترمذی ابن ماجہ نے ف تسکین خاطر جمعی دل کی ہی کہ اوسکے سبب سے خواہش نفس تون جاتی رہتی ہی اور رذالت ماسوا اللہ کی دل سے نکل جاتی ہی اور حضور رسالتمآب کے ہم ہو جاتا ہی اور مراد اون لوگون سے نزدیک اوسکے ہین فرشتے مقرب ہین کہ جنہون نے کہا تھا حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کے وقت اے اللہ ایسے کو پیدا کرتا ہی تو کہ زمین مین فساد اور خون ریزی کریگا اون سے بطور فخر کے فرمایا اسنے کہ باوجود خواہش کے کہ نفس ہی و شیطان اور علائق نہین غافل رہتے اوسکے ذکر سے ع یا رسول السلام علیک یا نبی السلام علیک السلام علیک انت کلمتنی بشبع انشبتہ قال لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ

ت وجب مس مص ایک شخص نے عرض کیا اے رسول اللہ کے تحقیق احکام اسلام کے تجھ سے بہت سے ہوگئے ہیں مجھ پس خبر دو مجھکو ساتھ ایسی چیز کے کہ پھیر و ساکروں میں ساتھ اوسکے فرمایا ہیشہ تیری زبان تری ذکر اللہ کیسے نقل کی ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ **ف** شرائع اسلام کے یعنی علامتین اسلام کی قسم نوافل سے کہ دلالت کرتی ہیں حد سلام سلم کے یہ غالب ہوتی ہیں یعنی متعدد ہوتی ہیں اور اوس حد کو یونہی ہیں کہ عاجز ہوں سکنے کرنیسے اور تجربہ ہوں بسبب ترنمین کہ کون سی افضل ہی کہ اختیار کروں و تری زبان کی کنایہ ہی سہولت اور آسانی اور روانی زبان سے جیسے تکلی زبان کی عبارت ہی سکے اوسکے سے اور زبان سے یا زبان قلبی مراد ہی کیونکہ یہ زبان ہمیشہ ترنمین ہوتی ہی مگر ہی زبان کو فرمایا مبالغہ مراد بحسب طاقت کے ہوا جامع دونون مین کہ دل و زبان سے ہوں یہ تو علی تری **ع** آخر کلام فارقت علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان قلت ای الاعمال احب الی اللہ قال ان تموت ولسانک رطب من ذکر اللہ

حب رط کہا معاذ نے آخری کلام کہ جدائی کی مین نے اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یعنی وقت رخصت کے مین کو یہ تہا کہ عرض کیا مین نے کونسا عمل بہت پیارا ہی نزدیک اللہ کے فرمایا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مرے تو اوس حالت مین کہ زبان تری تر ہو ذکر اللہ کیسے نقل کی یہ ابن زنجویہ طبرانی نے **ف** تر ہونی بسہولت تری بذکر جاری ہونا مین تا زہ ہی ہیہ کہ علامہ عمل کا ذکر اللہ تعالی کا ہی اور مدار اوسکا حسن خاتمہ تری جیسکیواسطے ہوا ہین کہا ہی کہ آخر کلام جو کہ داخل ہو کا بہشت مین اور اشارہ ہی ہیہ کہ لازم کرنا ذکر کا حالت حیات مین سبب تا ہی حاصل ہونے وقت مرنے کے جیسکہ روایت کیا کیا ہی کما تعیشون تموتون وکما تموتون تحشرون یعنی جس طرح جیوگے رہوگے ویسی طرح مروگے اور جس طرح مروگے اوسی طرح اوٹہا جاؤگے قلت یا رسول اللہ فاوصنی قال علیک بتقوی اللہ ما استطعت وذکر اللہ عند کل حجر وشجر وعملہ من سرع فاحدث باللہ فیہ توبۃ انہ یاتی السیئۃ العلانیۃ بالعلانیۃ **ط** کہا معاذ نے میں نے عرض کیا میں نے اے رسول اللہ یہ نصیحت کر دو مجھکو فرمایا لازم گرو پر اپنے تقوی اللہ کا جب تک طاقت رکھے تو اور یاد کر اللہ کو نزدیک ہر تہبر اور درخت کے اور جب تو نے برائی یعنی گناہ یا غفلت پس پیدا کر خالص اللہ کے واسطے یعنی سچی توبہ اوسکے یعنی سچی توبہ کے یا برائی کے لیے تو یہ توبہ سچی گناہ پوشیدہ کے اور توبہ ظاہر سچی گناہ ظاہر کے نقل کی یہ طبرانی نے **ف** یہ عرض ہی وقت خوشی کے معاذ کے مدینہ مین کہ کے مکہ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ عرض دل حدیث سابق سے کی ہو اور تقوی یعنی پرہیزگاری حرام چیزون سے اور حلال ساتھ ہونے اور ارتکاب فواحش کے اور حقیقت مین تقوی محافظت کرنا حدود الہی کا اور وفا کرنا عہدون اوسکے کا ہی اور وہ تین قسم پر ہی تقوے عوام کا یہ ہی کہ فرمان برداری احکام الہی کی کرے اور بچے منع چیزون سے اور تقوی خواص کا موافقت بندگی ہی ساتھ پرورد گار کے اور بچنے حرام سے اور تقوی خواص الخواص کا یہ ہی کہ متقی وہی ہے کہ بچے ساتھ سوای ایزد تعالی کے اوسکی طرف سے کہے اور یاد کرنا نزدیک ہر درخت تہبر کے اشارہ ہی طرف مقام شاہد کے کہ ہر درخت دلیل ہی اور وحدانیت اللہ تعالی کی یعنی جو چیز دیکہے جاگہ اوسکی قدرت کاملہ سے پیدا ہوئی ہی اور شکایا نہوا لایک ہی کوئی شریک اوسکا نہین اور اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جیسا گناہ کیا ہی ویسی ہی توبہ کرے اگر گناہ پوشیدہ کیا تہا تو یہ بھی پوشیدہ کرے اور اگر ظاہر کیا

ی تو یہ بھی ظاہر کرے سے تعجب نہیں ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مجرد صادر ہونے گناہ کے توبہ کرنی واجب ہی بیانچہ نووی سے
منقول ہی کہ بعد گناہ کے بغیر توبہ کے توبہ کرنی واجب ہی اگرچہ گناہ صغیرہ ہو پس اس صورت میں اگر تایخیر کرکا توبہ میں ایک گناہ اور
اوسکے ترک کا لازم آویگا ع وفخر ما یحصل ادمی عملا انجی لہ من عذاب اللہ من ذکر اللہ ط امصر
نہ عمل کیا کسی آدمی نے کوئی عمل کہ بہت نجات دینے والا ہوا وسکو عذاب اللہ سے جیسے ذکر اللہ سے نقل کی یہ طبرانی احمد ابن
ابی شیبہ ف یعنی ذکر کے برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہیں کرتا اور انکا یہ سب پر افضل ہی
قالوا ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا ان تضرب بسیفہ حتی ینقطع
فانہ ذلک مرات ط امصر ط ض کیا صحابہ نے اور نہ جہاد اللہ کی اوسنے فرمایا اور نہ جہاد اللہ کی
راہ میں مگر یہ کہ مارے ساتھ تلوار اپنی کے یہاں تک کہ ٹوٹ جاوے تلوار فرمایا اسکو یعنی والا جہاد کو حتی یقطع تک تین بار نقل کی طبرانی
ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے اوسطا اور صغیر میں ف اور نہ جہاد یعنی جو جہاد خالی ہو ذکر سے اور جس جہاد میں ذکر بھی ہو
زیادہ ذکر سے افضل ہو کا حاصل کہ ذکر افضل ہی اور زیادہ جہاد سے یعنی جو خالی ہو ذکر سے لیکن جب کہ ملیگا ساتھ ایک عمل کے
پس شک نہیں کہ افضل ہو کا ذکر سے کذا ذکر علی رح اور بیہقی نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہی قولہ ان یضرب
بسیفہ حتی ینقطع اس سے معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس طرح کو ہو جیسے آجکی کرد فضل نہیں پس ان فنون میں محالف
ہوئی اس حنفی نے کہا ضرور پڑے ترجیح ایک حدیث کی دوسری پر یا کہیں کہ کسی آدمی کو وہم ہوا اور قسطلانی نے توجیہ نقل کی
وہ یہ ہی کہ الا ان یضرب بسیفہ بدل ہی جہاد سے اور کلمۃ الا کا زائد ہی پس اس صورت میں یہ حدیث مخالف
ہوئی ساتھ حدیث ابن عمر کے کہ بیہقی نے روایت کی ہی اور ساتھ حدیث الا اخبرکم بخیر اعمالکم
اخر تک کی اور ساتھ تمام حدیثوں کے دلالت رکھتے ہیں اوپر فضیلت ذکر کے جہاد خاص فخر رح لو ان رجلا غازیا فی مجرہ
دراہم یقسمہا واخر یذکر اللہ کان الذاکر اللہ افضل ط اگر تحقیق ایک آدمی ہو کہ گواوسکی میں دینار
ہوں کہ بانٹتا ہوا نکو یعنی اور ذکر نہ کرتا ہوا اور دوسرا ہو کہ ذکر کرتا ہوا اللہ کا یعنی اور درہم بانٹتا ہو تو ہو کا ذکر کرنوالا افضل
وسطے اللہ کے افضل نقل کی یہ حدیث طبرانی نے ف اس لئے کہ جو اللہ تعالی کو یاد کرتا ہی اللہ تعالی بھی اوسکو یاد کرتا ہی اور
اللہ کا یاد کرانا سب سے بعد کو افضل ہی ہر چیز سے ع اذا مررتم برياض الجنۃ فارتعوا قالوا یا رسول اللہ وما
ریاض الجنۃ قال حلق الذکر جب گذرو تم باغوں جنت میں سے میں کہا وکہا صحابہ نے اے رسول اللہ کی اور
کیا ہیں باغ جنت کے فرمایا حلقے ذکر کے غل کی یہ ترمذی نے ف یعنی یہ ہیں کہ جب گذرو تم ایک جماعت پر کہ یاد کرتے
ہوں اللہ تعالی کو ایک مکان میں جس تم بھی وسکے ساتھ یاد کرو یا سنو اوکا راوسکے متابعۃ اس لیئے کہ وہ باغ جنت
میں سے ہی اور زیادہ کو بھی فرمایا اللہ تعالی نے ولمن خاف مقام ربہ جنتان بعضوں نے جنتان کے یہ ہی معنے
کہے ہیں کہ ایک جنت یا مین یعنی حلقے ذکر کے اور دوسری عقبی میں اور میں کہا ہوں کہ ہو اوسین وہ چیز کہ سبب ہوئے
حاصل ہونے باغوں جنت کا قسم تسبیح اور تحمید اور تہلیل سے اور بعضے شارحین حدیث کے کہا ہی کہ حلقے ذکر کے سبب ذکر ہی

اور ہوں نے کہا کہ ہی حدیث پر کہ مضمون اوسکا یہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے جب کہ وہ ما عون بہت پر حرم ابو ہریرہ تھا کیا ہیں فرمایا مسجد ہیں ابو ہریرہ تھا جو فرمایا اوسکا کیا ہی فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فرمایا علی قاری نے کہا ہی کہ ظاہر یہی کہ یہاں مطلق حلقے مراد ہیں اور حلقے سجے سے اصل ہوتے ہیں اور نور وہی ہے تھا ہی کہ اصح بہت ہیں اخبار یہی اسپر کہ بیسا ذکر سنت ہی حلقے ہیں تنہا ذکر کرنے کے لیے ہی سنت ہی ع وفخر جہ یعقوب اللہ عزوجل سمع اھل الجمعۃ الیوم من افضل الذکر قیل من اھل الذکر یا رسول اللہ قال اھل مجالس الذکر من المساجد حب طص فرمایا ہی اللہ غالب اور بزرگ قریب ہی کہ جا ہیں کے صاحب سیر کے یعنی تنہا ہیں ملے اوسدن کہ کون ہیں صاحب بزرگی کے یعنی لائق اکرام کے کہ جن پر اللہ تعالے انعام بخشش کرتا ہے عرض کی صحابے کون ہیں صاحب کی کے لیے رسول اللہ نے فرمایا صاحب مجلسوں ذکر کے مسجدوں سے نقل کی

ابن حبان طبرانی ابو یعلی نے ف من المساجد بیان ہی مجالس کا اور بعضے نسخوں ہیں فی ہی کا ہی سے یعنی فی مجلس ذکر کے واقع ہی مسجد ہیں یعنی نا اور بازار دنیا کو ترک کر کر مشغول ہوی ہیں ساتھ ذکر خدا کے مسجدوں ہیں اس حدیث ہیں اس کی ذکر اللہ کا مسجد ہیں افضل ہی غیر مسجدوں سے ع ما من ادمی الا لقلبہ بیتان فی احدھما الملک واقف والاخر الشیطان فاذا ذکر اللہ خنس واذا نسی اللہ وضع الشیطان منقارہ فی قلبہ ووسوس لہ مص نہیں کوئی آدمی مگر کہ واسطے دل اوسکے دو مکان ہیں ایک ہیں ان سے فرشتہ ہی یعنی الہام کرتا ہی اچھی اور ذکر خدا کا اور دوسرے ہیں شیطان ہی یعنی وسوسے اور غفلت ڈالتا ہی پس جب یاد کرتا ہی اللہ کو یعنی سبب الہام فرشتے کے پیچھے ہٹ جاتا ہی شیطان اور جب نہیں یاد کرتا اللہ کو یعنی سبب اعراض کے الہام فرشتے کے کہتا ہی شیطان منہ اپنا اوسکے دل ہیں اور وسوسے ڈالتا ہی اوسکے لیے نقل کی ابن ابی شیبے ف وسوسے ڈالتا ہی کہ باعث ہوتے ہیں غفلت کے ہیں جب تلک کہ ذکر نہیں کرتا ہی حال ہوتا ہی شیطان آدمی کے ساتھ ع رحمہ اللہ من صلی الفجر فی جماعۃ ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجۃ وعمرۃ تامۃ تامۃ ف انقلب باجر حجۃ وعمرۃ ط جو کوئی نماز پڑھے فجر کی جماعت ہیں پھر بیٹھا ہوا یاد کرتا رہی اللہ کو یہاں تلک کہ نکلے آفتاب یعنی بقدر نیزے کے بلند ہو پھر پڑھے نماز دو رکعت ہوتا ہی ثواب اوسکی لیے مانند ثواب حج کے یعنی سبب قائم کرنے فرض کے جماعت سے اور تمام ثواب عمرے پورے پورے کے یعنی سبب ادا کرنے اس سنت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور طبرانی کی ذات ہیں بدکانت لہ کے یہ آیا ہی پھر تا ہی ساتھ ثواب حج اور عمرے کے ف بیٹھا ہوا یاد کرتا رہے یعنی ہمیشہ تا اور پر حالت ذکر کے برابر کہی کھڑا ہوا بیٹھا ہوا یا لیٹا ہو لیکن بیٹھے رہنا افضل ہی مگر کوئی اور عبادت پیش آجاوے جیسکہ طواف کے لیے کھڑا ہوا یا نماز جنازہ کے لیے یا حاضر ہونے مجلس درس کے لیے اوس صورت ہیں فضیلت بیٹھے رہنے کی جاتی رہتی ہی اور اس نماز کو نماز اشراق کہتے ہیں اور اس حدیث ہیں اشارہ ہی اسپر کہ لازم نہیں ہی کہ جہاں نماز پڑھی ہیں بیٹھا رہے بلکہ جا ہی کہ جگہ بدل کر صفین سے جہاں جا کے ذکر کے لیے بیٹھے اس لیے کہ مقصود اصلی مشغول کہنا وقت کا ذکر ہیں ہی اگرچہ

یاد دکان اور گھر میں جلا نماز پڑھنی ہی اور مسجد میں بیٹھنا افضل ہی ع ذاکرُ اللّٰہِ فی الغافلین کمثلِ الصابرِ فی الفارّین
مرحلس یاد کرنیوالا اللہ کا بیچ غفلت کرنیوالوں کے یعنی اللہ کی یاد سے کہ مشغول ہوں بیچ شہر اور بازاروں میں بیچ
صبر کرنیوالے کے یعنی غازی مجاہد کی بیچ بھاگنے والوں کے یعنی قرآنی کفار کیسے نقل کی یہ بزار نے اور طبرانی نے اوسط
میں ف اگرچہ بہانکا جائز ہو تو بھی صبر کرنیوالا درجہ ہی ان اللّٰہ مع الصابرین یعنی توفیق اللہ ساتھ صبر کرنیوالوں کے ہی
ع ما من قوم جلسوا مجلسا ولم یذکروا اللّٰہ فیہ الا کانت علیہم حسرۃ یوم القیامۃ مس د ت حب اس نہیں کوئی قوم کہ بیٹھیں ایک مجلس میں اور نہ
یاد ہوویں اوس سے اور نہ یاد کریں اللہ کو اوسمیں مگر کہ وا ہو کہ جدا ہوے مردار کہ ہے کیسے اور ہو کی مجلس واسطے حسرت
قیامت کے دن نقل کی حاکم ابو داؤد ترمذی ابن حبان احمد نسائی نے ف اس حدیث میں نفرت دلانی ہی غفلت سے اور
رغبت دلانی ہی ذکر پر پس ذکر کرنیوالے اشبہ ہوئے کہا نیوالے حلال کے اور تخصیص کرنیکی اس لیے ہی کہ برا جو اوات
میں ہی خلاصہ یہ ہی کہ مجلس غفلت کی مانند گدھے مردے کے ہی اور حد ہونا اوس سے مانند جدا ہونیکے ہی مردے سے ع وما
مشی احد ممشی لم یذکر اللّٰہ فیہ الا کان علیہ ترۃ وما اوی احد الی فراشہ لم یذکر اللّٰہ فیہ الا کان
علیہ ترۃ مس احب اور نہیں چلتا کوئی کسی راہ میں کہ نہ یاد کرتا ہو اللہ کو اوس میں مگر ہو گا نہ ذکر کرنا اوسپر موجب حسرت کا
اور نہیں بیٹھتا کوئی بسر لیے پر کہ نہ یاد کرے اللہ کو اوس میں مگر کہ ہو گا نہ ذکر کرنا اوسپر موجب حسرت کا نقل کی یہ نسائی احمد
ابن حبان نے ف اسی لیے فرماتے تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کاشکے گونگا ہوتا میں غیر ذکر خدا کے سے ع
ان الجمل ینادی الجمل باسمہ ای فلان ھل مر بک احد ذکر اللّٰہ فاذا قال نعم استبشر ط
تحقیق ایک بیڑ کا ہانکی بیڑا دوسرا کو ساتھ نام اوسکے یعنی جس نام سے مشہور ہی جیسے جمل احمد وغیرہ سے فلانے یعنی نام لیتا
اوسکا کیا گدھا ہی تجھپر کوئی کہ یاد کرتا ہو اللہ کو پس جب کہتا ہی بیڑا دوسرا ان کہ ہا ہی خوش ہوتا ہی بیڑا پوچھنے والا فرمایا آنحضرت
نے نقل کی یہ طبرانی نے ف انس سے روایت ہی کہ اسی طرح ہر صبح شام ایک گدھا اپنے مالک سے کہتا ہی پوچھتا ہی کہ آیا تجھپر کسی نے نماز پڑھی ہی اوسکو کہتا ہی ہاں پڑھی ہی جب وہ گدھا کہتا ہی اوس بزرگ جاتا ہی وہ گدھا اوسکو لیے ہوا اور جو بندہ
ایک گدھے زمین پر نماز پڑھتا ہی اوسکو کہتا ہی وہ گدھا اوسکے لیے گواہی دیگا روبرو رو رو کر اوسکی اور دعا ہی اوسکی مغفرت
مرتا ہی ع ان حیاء عباد اللّٰہ الذین یراعون الشمس والقمر والنجوم والاظلۃ لذکر اللّٰہ مس تحقیق اپنے بندے اللہ کے
وہ ہیں جو محافظت کرتے ہیں سورج چاند اور ستاروں اور بدلیوں کی یعنی ساعتوں اور دیواروں اور عمر کے واسطے
اللہ تعالیٰ کے نقل کی یہ حاکم نے ف یعنی ستاروں کے چلنے اور بدلنے اور ڈوبنے کا انتظار کرتے ہیں حاصل یہ کہ اوقات
بندے وہ ہیں کہ اکثر اوقات نماز اور وظائف میں مشغول رہتے ہیں اوران چیزوں پر بجاتی وقتوں کے لیے نگاہ رکھتے ہیں تحریر
لیس یحسر اھل الجنۃ الا علی ساعۃ مرت بھم ولم یذکروا اللّٰہ تعالی فیھا ط ی نہیں حسرت کرینگے جنت والے
مگر اوس ساعت پر کہ گذرے اوپر اور نہ یاد کیا ہو نے اللہ تعالیٰ کو اوس میں نقل کی یہ طبرانی نے سنی ف اس سے ثابت

قیامت کے دن ہوگی پہلے داخل ہونیوالے جنت میں اس لیے کہ بعد داخل ہونیکے حسرت کہاں ہوگی سوا جنکو
فراغت کے نہ یاد کیا اللہ کو اگر چہ بیکار رہا اوس میں یہ کیا حال ہی اون کا جو مشغول رہتے ہیں اوس ساعت میں لایعنی اور
لغو کی باتوں میں مقصود یہ ہی کہ دنیا ہی ساعت اس میں طاعت نا محال ہووے بہت روز قیامت ع اگر فی اذکر اللہ
حتی یقولوا مجنون حب اصی بہت کرو یاد اللہ کی یہاں تلک کہ کہیں لوگ کہ تو دیوانہ ہی نقل کی
ابن حبان احمد ابو یعلی ابن سنی ف یعنی کہیں بعضے جاہل اور غافل اوسکے حق میں کہ دیوانہ ہی اسی لیے کہا ہی امام غزالی رح نے
اگر ہوتے اصحاب ہمارے زمانہ میں تو لوگ کہتے کہ وہ دیوانے ہیں اور وں کہتے لوگوں کو یہ ہیں ایمان لا قیامت پر اور
ہی کہ لوگوں کے کہنے پر خیال نہ کرے اور ذکر بہت کرتا رہے اور تحقیق میں بڑی بزرگی ہی اسکو کہ خطاب انبیا علیہم الصلوۃ کا کہ اوسمیں
بیشمار ملا کہ احق بعضے انبیا کو بھی دیوانہ کہتے تھے ع کان یامرن یراعی التکبیر والتقدیس والتہلیل
وان یعقدن بالانامل قال لہن مسئولات مستنطقات دت تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوسکو حکم کرتے تھے یہ کہ انگلیوں کی جاؤ تکبیر اور سبحان الملک القدوس اور لا الہ الا اللہ اور یہ کہ گنی جاویں ہر ایک
تسبیح وغیرہ سانہ اوسکو انگلیوں کے فرمایا اسلیے کہ تحقیق ان سے پوچھے جاوینگے یعنی اعمال انگلیوں سے طلب کیے جائیں گے
گی جائیں کی یعنی اللہ کو یاد کیا کرتا ہی کہ انگلیوں کو اوسکی یاد پر قبول کی یہ ابو داؤد ترمذی نے ف انگلیوں کو
یعنی پڑھی جاویں سانہ گنی کے جیسکہ آئی ہی حدیثوں میں مثل سواد تسبیحوں وغیرہا کے بعد از نماز وغیرہ کے یہ حدیث دلالت
کرتی ہی اسپر کہ سنت ہی تسبیح کا سانہ انگلیوں کے ع وفوض علیکن بالتسبیح والتقدیس
والتہلیل ولا تغفلن فتنسین الرحمۃ مص لازم کرو اپنے پر اے عورتو تسبیح اور سبحان الملک
القدوس اور لا الہ الا اللہ اور نہ غافل ہووے کہ پس بھولائے جاؤ گے رحمت سے نقل کی ابن ابی شیبہ ف
نہیں ہی مراد غفلت دلانی فقط ان الفاظ پر بلکہ مراد ہر طرح کا ذکر ہی اور دور ہونا غفلت کا ہر وقت اور معنی ہیں کہ اگر ذکر کی
ذکر کو یاد ہو کی رحمت اور محروم رہو گی ثواب سے فرمایا اللہ تعالی نے فاذکرونی اذکرکم یاد کرو مجھکو یاد
کرونگا میں تمکو کذلک اتتک ایاتنا فنسیتہا وکذلک الیوم تنسی یعنی اسی طرح آئیں تیرے پاس آیتیں ہماری پس تو اوکو
اور اسی طرح آج کیدن بھولا جاویگا تو یعنی رحمت سے بیسبب بھولنے ذکر کے ع رایت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعقد
التسبیح بیمینہ س کہا ابن عمر نے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو کہ گنتے تھے تسبیح کو سانہ داہنے
ہاتھ سے گنے کی یہ نسائی نے لان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلوۃ الغداۃ حتی تطلع الشمس احب
الی من ان اعتق اربعۃ من ولد اسمعیل ولان اقعد مع قوم یذکرون اللہ تعالی من صلوۃ العصر الی
ان تغرب الشمس احب الی من ان اعتق اربعۃ د فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے البتہ بیٹھنا میرا ساتھ قوم کے
کہ یاد کرتے ہیں اللہ کو بعد نماز صبح کیسے آفتاب کے نکلنے تلک محبوب تو ہی نزدیک میرے اس سے آزاد کرون میں چار
شخص اولاد اسمعیل کیسے اور البتہ بیٹھنا میرا ساتھ ایک قوم کے کہ یاد کرتے ہیں اللہ تعالی کو نماز عصر کیسے آفتاب کے ڈوب

جوئے تمکہ محبوب تر ہی نزدیک بیسے اسی کہ آزاد ترون مین چار غسون تو روایت کی یہ ابو داؤد ف اولاد حضرت
اسمعیل سے اس لیے فرمایا کہ افضل عرب کے ہین اور حسب و نسب مین حضرت سے شرکت رکھتے ہین اور خصیص ان دونون قبیلون کی
اس لیے ہی کہ وہ شتے لکھنے والے اعمال کے بیچ ہوتے ہین اور وقت آرام اور خرید و فروخت کا ہوتا ہی کذا ذکر اصلی حدیث
سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ه ت قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ
ه ف قَالَ الْمُسْتَهْتَرُونَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِفَافًا ت آگے
بڑھ گئے مفردون یعنی تنہا چلنے والے اور بسیار کہا صحابہ نے کون ہین مفردون اے رسول اللہ کے نقل کی یہ سلم ترمذی نے بسوال کے روایت کر بہین دونون سنن مین اور جواب مین متکلف فرمایا وہ مرد کہ یاد کرین خدا کو بہت اور وہ عورتین کہ یاد کرین خدا کو
بہت نقل کیا یہ جواب سلم نے مصرے اور ترمذی نے یہ نقل کیا کہ فرمایا مفردون ہین کہ شیفتہ اور فریفتہ ہون اللہ کے
یاد مین کہ دور کر دیا ذکر اللہ نے بوجھ انکے یعنی گناہون سے انکے قیامت کیدن ہلکے ہونگے ف المفردون سوال ہی صفت سے
کہ کیا صفت ہی مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی اعتبار کے لائق تنہائی نفس کی ہی اللہ کے ذکر کی سے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم بہار جعرانہ پر کہ ایک منزل ہی مدینے کی پوچھے تو صحابہ مشتاق وطن کے مصرعے بعضے پڑھتے ہوئے اور روانے پہلے
وطن کو روانہ ہوئے پیچھے رہنے والون کو حضرت نے فرمایا کہ قریب ہو بچا جلد چلو کہ بعضے چھوٹے ہو کر کے ہوئے گئے صحابہ نے
صفت مفردون کی یعنی چھڑون کی پوچھی فرمایا جاہل وسکا یہ ہی کہ معنی ان مفردون کے ظاہر مین اس سے لیا سوال کرتے ہو بلکہ ہوتے
صفت کر پہلے نیکیون کے کو کہ وہ وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنے کو اللہ کے ذکر کے لیے اور مراد ذکر سے
سوا نماز اور عمل کی ذکر ہی غفلت اور بھولنے سے بھی ہاتا ہی تو جلد ہی ذکر مشغول ہوئے اور ابن عباس نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل
ہوتی ہی ساتہ ذکر کرنے نمازون کے بعد اور سبح شام سوتے بیٹھتے وغیرہا کے جس طرح منقول ہی حدیث شریف مین
سید وع إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَتَتَبَّعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ
وَهُوَ أَعْلَمُ أَيْنَ كُنْتُمْ فَيَقُولُونَ أَتَيْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ
وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا
جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ
رَأَوْا نَارِي قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ فَيُعْطِيهِمْ مَا سَأَلُوهُ وَيُجِيرُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوهُ قَالَ فَيَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ
عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ ت
ارشاد ہی اللہ کے کہ ہی واسطے اللہ کے فرشتے کہ ڈہونڈتے ہین مجلسین ذکر کی پس جب پاتے ہین مجلس کو کہ ہی اسمین ذکر
تو بیٹہ جاتے ہین ساتہ انکے اور گہیر لیتے ہین بعضے بعضون کو اپنے پرون سے یہان تک کہ بہر دیتے ہین ما بین انکے اور
آسمان دنیا کو پس جب جدا ہوتے ہین چڑہ جاتے ہین آسمان کو فرمایا پس پوچہتا ہی انسے اللہ اور وہ سب سے زیادہ
جاننے والا ہی کہان سے آئے ہو پس کہتے ہین ہم آئے ہین بندون تیرے سے کہ ہی زمین کے تسبیح کرتے ہین تجھکو اور بڑائی
کرتے ہین تیری اور کلمہ پڑہتے ہین تیرا اور حمد کرتے ہین تیری اور سوال کرتے ہین تجھسے فرماتا ہی کیا سوال کرتے ہین
مجھسے کہتے ہین سوال کرتے ہین تجھسے بہشت تیری فرماتا ہی کیا دیکہا ہی انہون نے بہشت میری کہتے ہین نہین دیکہی
اے رب ہمارے فرماتا ہی کیسا ہوتا اگر دیکہتے بہشت میری کہتے ہین اور سوال کرتے ہین تجھسے پناہ فرماتا ہی کس
چیز سے پناہ مانگتے ہین مجھسے کہتے ہین پناہ مانگتے ہین تجھسے اے رب ہمارے آگ سے تیری فرماتا ہی کیا دیکہی ہی
انہون نے آگ میری کہتے ہین نہین دیکہی اے رب ہمارے فرماتا ہی کیسا ہوتا اگر دیکہتے آگ میری کہتے ہین اور
مغفرت طلب کرتے ہین تجھسے پس بخشتا ہی انکو اور دیتا ہی انکو جو مانگتے ہین اور پناہ دیتا ہی انکو اس سے جسسے
پناہ مانگتے ہین کہتے ہین اے رب ہمارے بیچ انکے فلان بندہ ہی خطاکار گذرا تہا ساتہ انکے بیٹہ گیا فرماتا ہی
اور اسکو بہی بخشدیا ہی کہ وہ لوگ ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ساتہ انکے بیٹہنے والا انکا
ثم ذکر اللہ تعالی کے نقل کی یہ ترمذی ابن حبان نے ف کہا میرک شاہ نے کہ باقی حدیث یحیی علیہ السلام کی بعد قول
اَنْ تَعْمَلُوا بِهَا کے یہ ہی وَاِنَّهٗ كَانَ يُطِيْعُ بِهَا آخر تک اختصار کے لیے قطع معنی بیان ہوتے ہین اور تحقیق بہی

یہ بھی تھے کہ تاخیر کرتے تھے ساتھ اون پانچ باتون کے پس کہا اون سے حضرت عیسے علیہ السلام نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے
حکم کیا مجکو ساتھ پانچ باتون کے کہ عمل کرے تو اور پیرو حکم کرے بنی اسرائیل کو یہ کہ عمل کریں اوسپر پس جو یہ کہ حکم کرے تو
اونکو اور جو یہ کہ حکم کروں میں اونکو پس کہا یحیی نے کہ ڈرتا ہون میں اگر سبقت کرے تو مجھپر ساتھ باتون کے تو خسف کیا جاوے
یا یہ کہ عذاب کیا جاون میں پس جمع کیا یحیی نے لوگون کو بیت المقدس میں پس بھر گیا وہ اور بیٹھے لوگ بلندی پر پس کہا حضرت
یحیے نے تحقیق اللہ تعالے نے حکم کیا ہی مجکو ساتھ پانچ باتون کے کہ عمل کروں میں اونپر اول پانچ باتون کی یہ
ہی کہ عبادت کرو تم اللہ تعالی کو اور نہ شریک کرو ساتھ اوسکے کسی چیز کو پس تحقیق مثال اوس شخص کی کہ شریک کرتا
ہی ساتھ اللہ کے مانند مثال ایک آدمی کے ہی کہ خرید کیا اوسنے ایک غلام خالص مال اپنے سے ساتھ سونے کے
یا چاندی کے پس کہا اوس آدمی نے کہ یہ گھر میرا ہی اور یہ کام میرا ہی پس کام کرو اور ادا کرو کمائی طرف میرے
پس ہوا غلام کہ عمل کرتا ہی اور ادا کرتا ہی طرف غیر مالک اپنے کے پس کون ساتم میں کا خوش ہوتا ہی یہ کہ ہووے غلام
اوسکا ایسا اور دوسری بات یہ ہی کہ تحقیق اللہ تعالے نے حکم کیا مجکو ساتھ نماز کے پس جب پڑھو تم نماز پس التفات کرو اور
طرف پس تحقیق اللہ تعالی قائم کرتا ہی منہ اپنا واسطے منہ بندے اپنے کے نماز اوسکی میں جب تلک کہ نہ التفات کرے اور
تیسرے یہ کہ حکم کیا مجکو ساتھ روزے کے پس تحقیق مثال روزہ دار کے مانند مثال ایک آدمی کے ہی جماعت میں کہ ساتھ
اوسکے ایک تھیلی ہو کہ اوسمیں مشک ہو پس سب خوش ہوتے ہیں یا خوش کرتی ہی اونکو خوشبو اوسکے اور تحقیق بو
روزے کی بہت خوشبودار ہی نزدیک اللہ کے خوشبو مشک کی سے اور جو تحقیق یہ کہ حکم کیا اللہ نے مجکو ساتھ صدقے کے
پس تحقیق یہ مانند مثال ایک آدمی کی ہی کہ قید کیا اوسکو دشمنون نے پس باندھے ہاتھ اوسکے طرف گردن اوسکے
اور لا کی کیا اوسکو تو کہ مارین گردن اوسکی پس کہا میں بدلا دیتا ہون تجکو ساتھ قلیل اور کثیر کے یعنی ساتھ مال میں لاوے بقدر
اپنے کا اور بالجملہ یہ کہ حکم کیا اللہ تعالی نے تمکو یہ کہ یاد کرو تم اللہ کو فرمایا اخیر تک یعنی جیسے متن میں کہ کوئی ہی ہجرت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون حکم کرتا ہون تجکو ساتھ پانچ باتون کے اللہ تعالی نے حکم کیا ہی مجکو ساتھ اوسکے یعنی ساتھ سننے اور اطاعت کرنے حاکم کے
اور ساتھ جہاد اور ہجرت کے اور جماعت کے پس تحقیق جو شخص جدا ہو جماعت سے بقدر ایک بالشت کے پس تحقیق نکال دے اپنی اسلام کی گردن
اپنی سے مگر یہ کہ پھر آوے اور جو شخص پکارے پکارنا جاہلیت کا پس تحقیق وہ شخص جماعت دوزخ کی سے ہی پس عرض کیا
ایک شخص نے اے رسول خدا کے اگرچہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے فرمایا اور اگرچہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے
پس پکارو تم ساتھ پکارنے اللہ تعالی کے نام کہا اللہ نے تمہارا مسلمان مومن بندے اللہ کے یہ ترمذی میں ہی اور
ثبات کہا نسائی نے کہ اسی اور یہ جو فرمایا جو کوئی پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنی کفار میں رسم تھی کہ جب کوئی لڑائی میں جا خبر ہوتا
پکارنا یا آل فلان یعنی پکارتا اپنی قوم کو تو دوڑتی اوسکی مدد کو خواہ یہ ظالم ہوتا خواہ مظلوم پس اس سے منع فرمایا کہ ظاہر
نہ پکارے واہ اور کسی کو مدد اوسکا بھی کرنی جاہلیت کا اسلام حق کی طرف بلاوے ع وسیلہ لیکن
اللہ تعالی فی الدنیا علی الفرش مہد یدعلم لیتعالی ص قسم ہی اللہ کی البتہ یاد کرتی ہی اللہ کو ایک قوم

دنیا میں اور بھیجوں بچھے ہوئے کے داخل کریگا اور فرمایا اللہ بہشتیوں بلندیوں میں نقل کی یہ ابو یعلی نے **ف** کہا مصنف نے یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ بادشاہ اور امیر اور اہل دنیا جو ان کو منع نہیں منع کرتے حشمت اور رفاہیت اونکی کراہ تعالیٰ کے اور وہ ہی ثواب جاوین کے ذکر کا داخل کریگا اللہ تعالیٰ جنات علی میں **ع** اِنَّ الَّذِیْنَ کَانَتْ لَھُمُ الْحُسْنٰی وَھُمْ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ **موصص** تحقیق وہ لوگ کہ ہے ہیں ان کیلئے نیکی ترجمہ اللہ کی سے داخل ہونگے بہشت میں اوس حال میں کہ خوش رہینگے نقل کی یہ موقوفا ابن ابی شیبہ **اداب الدعاء** یہ ہیں آداب دعا کے **ف** آداب جمع ادب کی ہی دا و سکو کہتے ہیں کہ کرنا اوسکا اچھا ہو قول میں اور فعل میں **ع** مِنْھَا مَا یَبْلُغُ اَنْ یَّکُوْنَ رُکْنًا وَّاٰخَرُ یَکُوْنُ شَرْطًا وَّاٰخَرُ یَکُوْنُ غَیْرَ ذٰلِکَ مِنْ مَّامُوْرَاتٍ وَّمَنْھِیَّاتٍ وَّغَیْرِھَا بعضے اون میں سے وہ ہیں کہ پہونچتے ہیں کہ ان کے درجے کو اور بعضے شرط ہیں اور بعضے ہیں سوای ان دونوں قسموں کے حکموں سے معنی مجھے اور چیزوں منع کی گئی سے یعنی مکروہات اور سوای اسکے یعنی اوس جیسے کہ کرنا اوسکا بہتر موقوف کرنا اوسکے سے **ف** رکن اوسکو کہتے ہیں کہ ایک چیز اوسپر موقوف ہو اور وہ داخل ہو اوسکے اندر داخل ہو اور شرط کہتے ہیں ہر کی چیز جسکے قیام درست وغیرہا رکن نماز کے ہیں اور طہارت وغیرہا شرط ہیں **ع** وَھِیَ تَجَنُّبُ الْمُحَرَّمِ فِی الْمَاْکَلِ وَالْمَشْرَبِ وَالْمَلْبَسِ وَالْمَکْسَبِ **مرت** اور وہ آداب دعا کے بچنا حرام سے ہی کہا ہیں اور پہنے میں اور کسب کرنے میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ اداب شرط دعا کے ہیں اور لفظ حدیث کے نہیں مذکور ہوئے ہیں بلکہ مطلب اور حاصل حدیث کا ہی اور حدیث میں آیا ہی **ع** یہ رہیز کرو حرام سے پس جس پیٹ میں کہ لقمہ حرام کا ہو کا قبول نہیں ہوتی دعا اوسکی چالیس دن تک فَخُوْا لِاِخْلَاصِ لِلّٰہِ تَعَالٰی **مس** اور خالص کر کر دعا کرنی واسطے اللہ تعالیٰ کے نقل کی یہ حاکم نے **ف** یعنی اور کسی کو دعا میں اضافہ کا شریک نہ کرے اور ریا نہ کرے یہ کرنا علما ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ یعنی جب سوار ہوتے ہیں کشتی میں دعا کرتے ہیں اللہ سے درحالیکہ خالص کرنیوالے ہوتے ہیں اللہ کے لیے دین کو یعنی **ع** وَبِقَدِیْمِ عَمَلٍ صَالِحٍ وَذِکْرُہٗ عِنْدَ الشِّدَّۃِ **مرت** اور پہلے کرنا عمل اچھے کا یعنی عمل پہلے کو بیچ کام کرنے نقل نماز صدقہ وغیرہا کے اور یاد کرنا عمل اچھے کا نزدیک سختی کے یعنی کہ اپنی نیکی کو ذکر کرو دعا کرے جیسکا قصہ غار والوں کا مشہور ہی اور اس کتاب کے خاتمے میں بھی مذکور ہی نقل کی یہ مسلم و ترمذی ابوداود نے **وَالتَّنَظُّفُ وَالتَّطَھُّرُ** **عہ حمس** اور ستھرائی یعنی مل کچیل سے اور پاکی یعنی نجاست سے نقل کی یہ چاروں نے اور ابن حبان حاکم نے **وَالْوُضُوْءُ** **ع** **وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَۃِ** **ع** **وَالصَّلٰوۃُ** **عہ حمس** اور اداب دعا سے ہی وضو کرنا یہ صحاح ستہ میں ہی اور نماز پڑھنا قبلے کی طرف یہ بھی صحاح ستہ میں ہی اور نماز پڑھنی نقل کی یہ چاروں نے اور ابن حبان حاکم نے **ف** مراد یہ ہی کہ دعا کرنا بعد نماز کے واقع ہو کہ نماز پہلے یعنی قبلیہ تقدم عمل صالح کیسے ہی **ع** **وَالْجُلُوْسُ عَلَی الرُّکْبَتَیْنِ** **عو** اور بیٹھنا دوزانو نقل کی یہ ابو عوانہ نے **وَالثَّنَاءُ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَوَّلًا وَّاٰخِرًا** **ع** اور تعریف کرنی اللہ تعالیٰ کے اول اور آخر دعا کے نقل کی یہ صحاح ستہ میں **وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَذٰلِکَ**

آداب دعا

كذلك دت س حب مس اور دونو ہاتھونکا بھی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی طرح یعنی اول آخر دعا کے
نقل کی یہ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے وبسط الیدین ف مس اور کھولنا دونو ہاتھونکا یعنی
ہاتھ نہ رکھنے نقل کی یہ ترمذی حاکم نے ف بیہقی فی الصلوٰۃ میں لکھا ہی کہ اگر ہاتھ کھلے نہیں کر سکتا تو اسقدر کرے کہ ایک
ہاتھ ایک دوسرے پر نہ رکھے فرد رفعهما ع وان يكونا رفعهما حذو المنكبين دامس اور اٹھانا
دونو ہاتھون کا طرف آسمان کے نقل کی یہ صحاح ستہ میں اور یہ کہ ہو دونو اوٹھانا دونو ہاتھون کا برابر جو دونو
نقل کی یہ ابوداؤد احمد حاکم نے ف اوٹھانا ہاتھونکا برابر سینے ہی حضرت سے ثابت ہوا ہی اور مستحب ہی کہ مبالغہ
کرے ہاتھ اوٹھانے میں جو شکل میں اولذا ذکر انحراز مطلق اوٹھانا ہاتھونکا مستحب نہیں ہی بلکہ نہیں کہ نہیں مستحب ہی مکرر ہے اور جیسے
آوے ہو ہی ساتھ دونو کے سنت پیغمبر کی ہیں نہیں اوٹھانا ہی مثل حالت طرفین ع وكشفهما مو اور کہنیان
دونو ہاتھون کا یعنی آستین وغیرہ سے یہ موقوف ہی ف موقوف خطابی پر ہی کہ شراح حدیث ہی اور لانا لفظ کا
اس جگہ کہ نہ موقوف صحابی پر نہ تابعی پر اور نہ اسکے ساتھ کوئی رمز ہی خالی تسامح یعنی تساہل سے نہیں ہی فرد والتاء تدت
فرد س اور آداب گفتگو نماز کی یہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے ف یعنی جیسے اخلاق پیدا کرے مثل ع
بولنے کے اور اماتت و رعونت کے اور سماجی انکے کے ظاہر اور باطن قولاً اور فعلاً اور ترک کرے تکلف ہو فرد ع
والخشوع مو مص اور فروتنی کرنی دل سے نقل کی یہ موقوفا ابن ابی شیبہ سے ف مراد خشوع سے سکون
باطن کا ہی کہ دل لازم کرنا ہی سکون ظاہر کو ع والتمسكن مع الخضوع ت اور ظاہر کرنا مسکینی اور ذلت کا
ساتھ فروتنی تمام اعضا کے نقل کی ترمذی نے وان لا يكرقم بصره الى السماء مس اور یہ کہ نہ اوٹھاوے
دعا کرنیوالا آنکھ اپنی آسمان کی طرف نقل کی یہ مسلم نسائی نے ف کہا مصنف نے کہ نماز کی حالت میں ہی اور ہی اور
نے لکھا ہی کہ مطلق نہ اوٹھاوے نماز میں ہو یا خارج نماز کے وان يسأل الله تعالى باسمائه الحسنى وصفاته
العلى حب مس اور یہ کہ دعا کرے اللہ تعالیٰ سے ساتھ وسیلے اسمون اوسکی کے کہ اچھے ہین اور صفتون
اوسکے کہ بڑی ہین نقل کی یہ ابن حبان حاکم نے ف وصفاتہ عطف تفسیری ہی اس لیے کہ اسماء حسنیٰ شامل ہین
صفات کو یا پہلے سے مراد اسمای علمی ہین اور پیچھے وصفتی ع وان يتحبب السجع وتكلفه ع اور یہ کہ پرہیز
کرے قافیہ بندی سے اور تکلف کرے سجع کیسے نقل کی یہ بخاری نے ف یہ بھی عطف تفسیر ہی سجع کا ہی مانند
یہ ہی کہ تکلف کر کر قافیہ بندی منع ہی کہ حضور قلب سے باز رکھتا ہی اور از خود بمقتضا طبیعت شگفتہ کے قافیہ سجع ظاہر ہو
مضائقہ نہیں جو بی حیسے دعای سرور عالم میں ہی اللهم اني اعوذ بك من علم لا ينفع وقلب لا يخشع و
دعاء لا يسمع ونفس لا تشبع ع وان لا يتكلف التغني بالانغام مو اور یہ کہ نہ تکلف کرے گانیکا ساتھ
خوش آوازی کے یعنی بطور موسیقی کے نقل کی یہ موقوفا یہ بھی خالی تسامح سے نہیں فرد وان يتوسل الى الله تعالى بانبيائه
ع رس اور یہ کہ وسیلہ پکڑے طرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ نبیون اوسکے نقل کی یہ بخاری بزار حاکم نے ف

حدیث عمر کی سے کہ استسقے میں ہی وسیلہ ثابت کیا ہی یعنی اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا فَیُسْقَوْنَ اور حدیث عثمان بن حنیف کی کہ اندھے کے حال میں ہی وسیلہ معلوم ہوتا ہی اور ایسی ہی دعا حضرت آدم علیہ السلام کی سے یَا رَبِّ اَسْاَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ لہٰذا مولف نے کہ وسیلہ کرنا مستحبات سے ہی فخر و ع وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِہٖ خ اور وسیلہ پکڑے سارے نبیوں کے یعنی سوا انبیا کے صدیقوں کا اولیا کا اور شہدا کا نقل کی یہ بخاری نے ف صالح وہ ہی کہ قائم ہو ساتھ ادا کرنے کے کامل حق اللہ تعالیٰ کے جیسے قائم ہوتا ہی ساتھ ادا کرنے حق بندوں کے ع وَخَفْضُ الصَّوْتِ ع اور پست کرنا آواز کا نقل کی یہ صحاح ستہ میں ف یہ کمال ادب ہی کہ مولیٰ کے آگے آہستہ کلام کرے وہ جانتا ہی جیکے پکارے بالکل وہ اچھی طرح سنتا ہی کما قال تعالیٰ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اس مضمون پر دلالت کرتی ہی یعنی عاکر دعا مانگے رہے کڑگڑا کر اور چپکی اور بعضے سلف سے منقول ہی جیکے ثرثی سرد رجہ فضیلت کہتی ہی کار کردعا کرنے پر ع وَفَحْوَاہُ اَلْاِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ ع اور اقرار کرنا ساتھ گناہ کے نقل کی صحاح ستہ میں وَاِخْتِیَارُ الْاَدْعِیَۃِ الصَّحِیْحَۃِ الْمَاثُوْرَۃِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَتْرُکْ حَاجَۃً لِاَحَدٍ اِلٰی غَیْرِہٖ دس اور اختیار کرنا دعاؤں صحیح کا کہ روایت کی گئیں نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے اس لیے کہ تحقیق اوس نے نہیں چھوڑی ہی کوئی حاجت یعنی رچ بات دعا کے اور غیر کے طرف غیر اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد نسائی نے ف اولیٰ یہ ہی کہ وہ دعائیں پڑھے جو سے حال سے ثابت ہوئی ہیں ہر حال میں کہتے ہیں ملا علی قاری کہ جمع کی ہیں میں نے وہ تمام جو منقول ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مقید کسی وقت اور حالت میں نہیں نام رکھا میں نے اوسکا حزب الاعظم و ورد الدائم نہیں شک ہی کہ وہ بہتر ہی اون دعاؤں سے کہ بعضے مشائخ کہا رنے جمع کی ہیں مثل حزب البحر کے اور اسماء الحسنیٰ کے اوراد اور ادعیہ کے اور زینہ کے حرز جامع دعا سیفی اور اقداح اور امثال اوسکے کہ نہیں پہچانی جاتی ہی اصل اوسکی و کلمات الجوامع من الدعاء د اور اختیار کرنا جامع کرنیوالیوں کا دعاے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی وہ دعا میں اختیار کرے کہ جامع ہوں یعنی لفظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت شامل ہوں مطالب دین و دنیا کو مثل ربنا آتنا آخرت تک کی ع وَاَنْ یَّدْعُوَ لِاَنْفُسِہٖ وَاَنْ یَّدْعُوَ لِوَالِدَیْہِ وَلِاِخْوَانِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ م اور یہ کہ شروع کرے ساتھ نفس اپنے کے اور یہ کہ دعا کرے وسطے ماں باپ کے اور بھائیوں مومنوں کے نقل کی یہ سلمہ نے ف شروع کرے ساتھ نفس اپنے کے یعنی اول ماں باپ کے لیے دعا کرے پھر جیکے لیے چاہے کرے مثل اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ کے وَاَنْ لَّا یَخُصَّ نَفْسَہٗ بِالدُّعَاءِ اِنْ کَانَ اِمَامًا د ت ق اور یہ کہ نہ خاص کرے نفس اپنیکو ساتھ دعا کے اگر ہووے امام نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی نے ابن ماجہ نے ف یہ ادب نہایت سے ہی معنی یہ ہیں کہ اگر امام لوگوں کا دعا میں ہو مثل قنوت وغیرہ کے کہ امام دعا کرے اور مقتدی آمین کہتے رہیں جیسکہ مذہب شافعی کا ہی پس ایسی صورت میں کہ اپنے نفس کو دعا میں خاص کرے خیانت ہی لیکن جو سب کے ساتھ ہیں یا شہد میں اور غیر اگر امام نے اپنے نفس لیے دعا کرے تو خیانت نہیں ہی یا خیانت ہوتی ہی جبکہ ہو دعا میں کہ ذاتی منفیہ اور آزار کے لیے ہو یا

دعا کی اور جیسے متقدیو نکو بھی شہ بیٹ کر لیا تو خاص کر نا اپنے نفس کا نہو کا لیکن اگر بری اپنے لیے ہی دعا کرنا ہی
اثنائی دعا میں تخصیص ہی ہی یہ منع ہی کہ اقال استاذی **وَاَنْ یَّسْاَلَ بِعَزْمٍ ع** اور یہ کہ سوال کرے ساتھ قطع
یہ صحاح ستہ میں ہی **ف** یعنی دعا کرے مثلاً اغْفِرْلِیْ وَاَعْطِنِیْ یعنی بخش مجلو اور روسے مجلو اور نہ کہے اگر چاہے
تو دے اور چاہے تو نہ دے **ع وَاَنْ یَّدْعُوَ عَنْ غَبَۃٍ حب ع** اور یہ کہ دعا کرے ساتھ رغبت کے یعنی ساتھ
نہایت خواہش کے نسبے بے پروائی سے نقل کی یہ ابن حبان ابو عوانہ نے **وَاَنْ یُّخْرِجَہٗ مِنْ قَلْبٍ یَّجِدُ حَلَاوَتَہٗ**
وَاَنْ یَّحْضُرَ قَلْبَہٗ وَیُحْسِنَ رَجَاءَہٗ مس اور یہ کہ کمالے دعا دل لینے سے ساتھ کوشش اور کوشش کے اور یہ
حاضر کرے دل اپنے کو اور راضی رکھے امید اپنی نقل کی یہ حاکم نے **ف** لفظ حدیث کے یہ ہیں **اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُّوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ** یعنی دعا کرو اللہ سے یقین کر کر سا
قبولیت کے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا دعا کو دل غافل کھیلنے والے سے اور قبولیت دعا میں نظر ای کیا ہو
نہ کرے بلکہ نظر اور پر کرم اور رحمت پروردگار اپنے کے کہ کہے شیطان نے زندگی اپنی قیامت تک مانگی
قبول فرمائی تو کو کیونکر محروم کر کا **ع وَاَنْ یُّکَرِّرَ الدُّعَاءَ غ** اور یہ کہ مکرر کرے دعا کو یعنی ایک
مجلس میں یا کئی مجلسوں میں نقل کی یہ بخاری مسلم نے **وَاَقَلُّہُ اَلثَّلٰثُ دی** اور ادنے مکرار کا تین
تہائی نقل کی یہ ابو داؤد ابن سنی نے **ف** ابن مسعود سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دوست رکھتے تھے کہ اقل دعا کا تین بار ہو اور اوسط پانچ بار اور اکمل سات بار کذا فی فتح المبین **وَاَنْ یُّلِحَّ فِیْہِ**
س مس ع اور یہ کہ مبالغہ کرے دعا میں نقل کی یہ نسائی حاکم ابو عوانہ نے **ف** یعنی مداومت کرے
اوسپر اور ایک بار پر اکتفا نہ کرے کہ فرمایا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُلِحِّیْنَ**
فِی الدُّعَاءِ یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی سائلہ کرنیوالو نکو دعا میں **فح وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ بِاِثْمٍ وَّلَا قَطِیْعَۃِ**
رَحِمٍ مر ف اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھ گناہ کے اور نہ کاٹنے ناتے کے نقل کی یہ مسلم ترمذی نے **ف**
ساتھ گناہ کے یعنی ساتھ ایسی چیز کے کہ اوسکے سبب سے گناہ میں پڑے جیسکہ دعا کرے یا اللہ خوب روپے دے
تو باج زنک میں خرچ کروں اور مانند اسکے ایسی دعا نہ کرے کہ کمال بے ادبی ہی اور ساتھ کاٹنے ناتے کے
فلانے ناتے دار سے مجھسے جدائی ہو جاوے اور میں نہ سلوک کروں اوس سے اسکو تخصیص بعد تعمیم کہتے ہیں اسلیے
کہ قطع رحم گناہ میں داخل تھا پھر جدا بیان کیا زیادتی اہتمام کے لیے **ع وَاَنْ لَّا یَدْعُوَ بِاِثْمٍ قَدْ فُرِغَ مِنْہُ مس**
اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھ اوس کام کے کہ تحقیق فراغت کی گئی اوس سے نقل کی نسائی نے **ف** یعنی مثلاً
لنسے قید والا دعا نہ کرے کہ تہنگنا ہو جاؤں اور سوای اسکے بہت چیزیں ہیں **ع وَاَنْ لَّا یَعْتَدِیَ**
فِی الدُّعَاءِ بِاَنْ یَّدْعُوَ بِمُسْتَحِیْلٍ اَوْ مَا فِیْ مَعْنَاہُ غ اور یہ کہ نہ تجاوز کرے حد سے دعا میں یعنی اس طرح
نہ دعا کرے ساتھ محال کے یعنی مانند طلب ثبوت کے یا ساتھ اوس چیز کے کہ بیچ معنی محال کے ہو نقل کی یہ بخاری نے

ف یعنی محال کے ہو یعنی مثلاً نہ دعا کرے آسمان کے اوتر یا تلی اور زمین کے جڑ وہ جائیلی اور حیات ہوئی ائمنی
اور حوالی بھر ائیلی دعا کرنی ہی قبیلہ محال اور فانی مقام کیسے ہی اس لئے کہ تغیر ہونا ہر مقدر کا محال ہی ع اوان لا یتحرک خ دس ق اور یہ کہ نہ تنگ کرے رحمت خدا کو نفل کی یہ بخاری ہو داؤد نسائی ابن ماجہ نے ف
یعنی تم کہے اے اللہ مجلو بخش میرے سوا کسی کو نہ بخش اس کہنے میں اللہ کی رحمت میں تنگی کرنی ہوتی ہی ع او
ان یسأل حاجاتہ کلھا ت حب اور یہ کہ مانگے خدا سے سب حاجتیں اپنی نفل کی یہ ترمذی
ابن حبان نے ف حدیث ضعیف میں یا ہی کہ مانگے ایک تم میں سے پروردگار اپنے سے تمام حاجتیں اپنی
یہاں تلک کہ مانگے اوس سے نمک جوتی اپنی کا جو ٹوٹ جاوے اور نمک مانڈی کا جو احتیاج ہووے اوسکی فخر
ونامز الداعی ولمسلم خ مردس اور آمین کہنی دعا کرنوالے کی اور سننے والے کی یعنی تجھے فراغ کے
نفل کی یہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نے ف حدیث روایت کی گئی ہی کہ نہیں جمع ہوتی ایک گروہ کہ بعضے
دعا کریں اور بعضے آمین کہیں مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالے دعا اونکی فخر ومسحہ وجھہ بیدیہ بعد فراغہ د
ت حب ق مس اور ملنا منہ اپنے کا ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے یعنی ساتھ ایک
ہاتھ کے مانند مسکہ ون کے پیچھے فراغت پانے دعا کے نفل کی یہ ابو داؤد ترمذی ابن حبان ابن ماجہ حاکم نے ف
ہاتھ پھیرنے ہیں اس لیے کہ برکت قبولیت کی ہاتھ پر بھی منتہی پر پہنچے کہ اشرف اعضا ہی فخر وان لا یستعجل یا یح
یستبطئ عن الاجابۃ او یقول دعوت فلم یستجب لی ع مردس ق اور یہ کہ جلدی کرے ساتھ
اس طرح کے کہ دیر جانے قبولیت کو یا نہ کہے کہ دعا کی میں نے پس نہ قبول کی گئی میرے لیے نفل کی یہ بخاری
مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے ف فرق دونوں میں ہی کہ اول کہنا مقام امید میں ہی اور دوسرا تمام ناامیدی میں ع اداب
الذکر یہ ہیں آداب ذکر کے کہ لازم اور مستحب ہی رعایت اونکی وقت ذکر کے قال العلماء
ینبغی ان یکون الموضع الذی یذکر اللہ فیہ نظیفا خالیا تنہا ہی عالموں حدیث نے لائق ہی آداب ذکر
کہ ہووے جگہ کہ جسمیں یاد کرتا ہی اللہ تعالی کو پاکیزہ خالی ف یا کیزہ ہو کوڑے کرکٹ میل کچیل سے یعنی جاء نماز
بطریق اولے پاکی چاہیے کہ اس میں تعظیم باریتعالی کی ہی اسی لیے تحسن ہی کہ ذکر مکانوں بزرگ میں کرے مانند مسجد
وغیرہ کے بلکہ چاہیے کہ مجلس ذکر کو ساتھ خوشبوئیوں کے معطر رکھے کہ محل حضور ملائکہ کا ہی اور خالی ہو ہر چیز سے
کہ وسوسے ڈالیں پس تنبیہ ہی اسپر کہ دل کہ مہر رب کا ہی طاہر ہو نجاست محبت دنیا کی سے اور خالی ہووے
غیروں کے یعنی خطرہ ماسوا اللہ کا دل میں نہ آوے ع وفخر وان یکون الذکر وعلی اکمل الصفات المتقدمۃ
اور یہ کہ ہووے ذکر کرنیوالا اوپر کامل ترصفتوں پہلی کے ف یعنی جو صفتیں آداب عامہ میں کہ مومن مثل نجاست کے حرام کے
طہارت اور اخلاص اور باوضو ہونا اور دوزانو بیٹھنا وغیرہا کہ مناسب ہی کرکے ہی اور کاملتر اس لیے کہا کہ مرتبہ ذکر کا افضل ہی و
لذکر اللہ اکبر یعنی ذکر اللہ کا بہت بڑا ہی ع وان یکون فمہ نظیفا اور یہ کہ ہووے منہ اوسکا پاک ف

نجاست حقیقی سے اور نجاست حکمی سے مانند جھوٹ اور غیبت اور تمام ری باتوں سے ع وَاِنْ کَانَ فِیْہِ تَغَیُّرٌ اَزَالَہٗ بِالسِّوَاکِ اور اگر ہووے منہ مین تغیر بسبب چپ رہنے کے یا کھانے سونیکے دور کرے اوسکو ساتہ مسواک کے ف اور اگر تغیر دانتون مین ہو دور کرے اوسکو ساتہ توبہ کے ع وَاِنْ کَانَ جَالِسًا فِیْ مَوْضِعٍ اَسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ اور اگر ہو بیٹہا کسی جگہ متوجہ ہووے قبلے کی طرف ف اتین اسکا روی کہ چلتے کو قبلے کی طرف منہ نہ کرنا شرط نہین اور چاہیے کہ ذکر کو موقوف بیٹہنے پر نہ رکہے اور اوسکے یاد سے غافل نہ رہے خواہ کہڑا ہوا بیٹہا ہوا اور اگر کہڑا ہو یا کروٹ سے لیٹا ہو یا چت لیٹا ہو تو بہی وقبلہ ہووے کہ وارد ہوا ہی خَیْرُ الْمَجَالِسِ مَا اُسْتُقْبِلَ بِہِ الْقِبْلَۃُ یعنی بہتر مجلس وہ قبلہ ہی ع مُخْتَشِعًا مُتَذَلِّلًا بِسَکِیْنَۃٍ وَّوَقَارٍ فروتنی کرنیوالا ہو دیکہنے سے دہیل جانیوالا ہو یعنی فروتنی ظاہر مین کرے اگرچہ دونون باتین تکلف حاصل ہون ساتہ آہستگی اور خاطر جمعی کی ف آنکہ بند کرنی اس باب مین بڑا دخل رکہتی ہی کیونکہ اوسسے حواس ظاہر کے رک جاتے ہین اور وہ باعث ہوتا ہی کھلنے حواس باطن کا شعر چشم بند ودل بہ بند وگوش بند کرنہ بینی نور حق بر بایند فحضور قلب اور ساتہ حضور دل کے ف ذکر حضور دل سے افضل انواع ذکر کا ہی کہ مقصود ذکر سے حضور قلب ہی ہی ساتہ رب کے اگرچہ ذاکر غافل کو بہی ثواب ہوتا ہی ساتہ تفاوت مرتبے کی تَدَبَّرْ مَا یُقَالُ وَ یُعْقَلُ مَعْنَاہُ فکر کرے اور تامل کرے اوس چیز مین کہ ذکر کرتا ہی یعنی الفاظ ذکر مین اور سمجہے معنی اوسکے ف اتین تنبیہی اسپر کہ ذکر خلیل ساتہ حضور کے بہتر ہی کہ ذکر سے ساتہ جہل اور سستی کے ع وَلَا یَحْرِصُ عَلٰی تَحْصِیْلِ الْکَثْرَۃِ بِالْعَجَلَۃِ اور نہ حرص کرے اوپر حاصل کرنے بہت ذکر کے بسبب جلدی کے ف کہ یہ باعث ہوتا ہی ادائے ذکر کو ساتہ غفلت کے اور یہ خلاف مطلوب ہی اس لیے کہ مرغوب حضور ہی ساتہ محبوب کے ع فَلِذٰلِکَ اسْتَحَبُّوْا اَنْ یُّمَدَّ صَوْتُہٗ بِقَوْلِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پس واسطے اسکے یعنی واسطے اس بات کے کہ مستحب ہوا ہی یہ کہ دراز کرے آواز اپنی ساتہ قول لا الٰہ الا اللہ کے ف دراز کرے آواز یعنی جہان مد جائز ہی مانند الف لا کے لیکن نہ زیادہ کرے اوپر مقدار پانچ الف کے اور نہین جائز ہی وقف اور لفظ اللہ کے کہ وہم دلاتا ہی کفر کا پہر جانا چاہیے کہ دراز کی کرے چلانا نہین سمجہا جاتا ہی کہ چلانا منع ہی اور تضرع کی نہی بعضے علماء نے آواز بلند کرنی حرام ہی مسجد مین اگرچہ ساتہ ذکر کے ہو ع وَکُلُّ ذِکْرٍ مَشْرُوْعٍ فَاِجْہَارًا کَانَ اَوْ مُسْتَحَبًّا لَا یُعْتَدُّ مِنْہُ حَتّٰی یَتَلَفَّظَ بِہٖ وَلْیُسْمِعْ نَفْسَہٗ اور جو ذکر کہ حکم کیا ہی ساتہ اوسکے شرع مین فرض ہو یا مستحب ہو نہین اعتبار کیا جاتا کچہ اوسکے یہان تلک کہ بولے ساتہ اوسکے اور سناوے نفس اپنے کو ف یہ تمام حکم ہی اوس ذکر کے مین کہ شارع نے حکم کیا ہی کہ پڑہا جاوے زبان سے جیسے قرارت نماز کی اور التحیات وغیرہا پس یہ معنی نہین ہین کہ حرکت دیوے اسکو دل مین بغیر بولنے زبان کے نہین ہوتا ہی شرع مین معتبر اسلیے کہ ہمیشگی ذکر کی نہین متصور ہوتی بغیر

بلکہ ذکر دل کا افضل قسم ہی کو وارد ہوا ہی خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ وَخَیْرُ الرِّزْقِ مَا کَفٰی یعنی بہتر ذکر وہ ذکر خفی ہی اور بہتر رزق وہ ہی جو بقدر کفایت کے ہو ع وَاَفْضَلُ الذِّکْرِ الْقُرْاٰنُ اِلَّا فِیْمَا شُرِعَ بِغَیْرِہٖ اور بہتر ذکر قرآن پڑہنا ہی مگر جیکہ اوس جگہ کے کہ شروع ہی ذکر سانہ غیر قرآن کے ف وہان قرآن پڑہنا بہتر نہیں مانند رکوع اور سجودے نماز شروع میں بیان تسبیحات میں اس جگہ قرآن پڑہنا مکروہ ہی ع وَلَیْسَ فَضْلُ الذِّکْرِ مُنْحَصِرًا فِی التَّھْلِیْلِ وَالتَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ بَلْ کُلُّ مُطِیْعٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی فِیْ عَمَلٍ فَھُوَ ذَاکِرٌ اور نہیں ہی فضیلت ذکر کی منحصر تہلیل و تسبیح و تکبیر کے بلکہ ہر فرمانبردار اللہ تعالیٰ کے ہی کسی کام میں پس وہ ذکر کرنیوالا ہی یعنی حکماً ف اسی مضمون سعد بن جبیر رحمۃ اللہ نے شعر میں لکہا ہی شعر ذکر گفتن چہ آن بیست کہ کوئی اللہ ذکر آنست کہ زبان کہ وقت گناہ فخر قَالُوْا وَاِذَا وَاظَبَ الْعَبْدُ عَلَی الْاَذْکَارِ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَبَاحًا وَّمَسَاءً وَفِی الْاَحْوَالِ وَالْاَوْقَاتِ الْمُخْتَلِفَۃِ لَیْلًا وَّنَھَارًا کَانَ مِنَ الذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی کَثِیْرًا وَالذَّاکِرَاتِ کہا ہی عالموں نے اور جب ہمیشگی کرتا ہی بندہ اوپر ذکر ہی کی کہ روایت کیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صبح کو اور شام کو اور ہر حالتوں کے اور وقتوں مختلف کے رات کو اور دن کو تو ہوا ہی بہت ذکر کرنیوالے مردوں سے خدا تعالیٰ کو اور عورتوں بہت ذکر کرنیوالیوں سے ف یعنی جس مرد عورت نے ذکر دن فضل کیے ہمیشگی کی ہووے کا ذاکروں اللہ کثیر اور ذاکرات سے کہ فضیلت اوسکی پہلے گذری اور اللہ تعالیٰ نے اوسکے حق میں فرمایا اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا یعنی طیار کی ہی اللہ نے ذاکروں کے لیے بخشش اور اجر بڑا ع وَمَنْ کَانَ لَہٗ وِرْدٌ فِیْ وَقْتٍ مِّنَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ اَوْ عَقِیْبَ صَلٰوۃٍ اَوْ غَیْرِ ذٰلِکَ فَعَانَہٗ اَنْ یَّتَدَارَکَہٗ وَیَاْتِیَ بِہٖ اِذَا اَمْکَنَہٗ اور لائق ہی واسطے اوس شخص کے کہ ہو اوسکے لیے وظیفہ ہر ایک وقت کے رات کے یا دن کے یا پیچھے نماز کے یا سوا اسکے یعنی جمعے میں یا مہینے میں یا سال میں پس فوت کرے اوسکو یعنی بعذر یا بلا عذر تو لائق ہی کہ تدارک کرے اوسکا اور بجا لاوے اوسکو جبکہ ممکن ہووے اوسکو ف یعنی قادر ہووے پر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسکا وظیفہ رات کا فوت ہووے درمیان نماز فجر کی اور ظہر کی ادا کرنے تو لکہا جاتا ہی کویا کہ رات ہی کو پڑہا ع وَلَا یُھْمِلُہٗ لِیُعْتَادَ لِمُلَازَمَۃِ عَلَیْہِ وَلَا یُسَاھِلُ فِیْ قَضَائِہٖ اور چہوڑے اوسکو بالکل کہ عادت پڑے رہے ملازمت کی یعنی مداومت اور محافظت کی ورد پر اور سستی کرے بیچ قضا اوسکے اوقات الخ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ت س ق مس یہ بیان ہی وقتوں قبولیت دعا کا یعنی ان وقتوں میں دعا بہت قبول ہوتی ہی دنوں میں سے ایک لیلۃ القدر ہی نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے ف طبرانی نے ایک قوم سے نقل کی ہی کہ اوس رات میں درخت سجدہ کرتے ہیں اور اوس شب میں بیدار رہنے کا بڑا ثواب آیا ہی اور معتاد یہ ہی کہ معتبر جلد کتے رہنا اکثر رات کا ہی یعنی آدہی رات سے زیادہ و آور اگر ساری رات جاگے اور جب ملال اور خلل ادائی فرائض اور سنتوں میں کرے نہیں تو افضل ہی الا جسقدر کہ توفیق قیام کی پاوے مقصود حاصل ہی

ہی **فخر** وَیَوْمُ عَرَفَۃَ **ق** اور دن عرفے کا یعنی نویں تاریخ محرم کی نقل کی یہ ترمذی نے وَشَہْرُ رَمَضَانَ **ا** اور مہینا رمضان کا نقل کی یہ بزار نے وَلَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ **ق مس** اور رات جمعے کی نقل کی ترمذی حاکم نے وَیَوْمُ الْجُمُعَۃِ **دس ق حب مس** اور دن جمعے کا نقل کی یہ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَنِصْفُ اللَّیْلِ **ط** اور آدھی رات نقل کی یہ طبرانی نے الثَّانِی **اص** آدھی رات اخیر نقل کی یہ احمد ابویعلی نے **ف** پس بحسب روایت اول کے ٹھیک آدھی رات وقت قبولیت کا ہے اور بحسب دوسری روایت کے تمام نصف اخیر **فخر** وَثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ **اص** اور تہائی اول رات کی نقل کی یہ احمد نے وَثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ **ا** اور تہائی رات اخیر نقل کی یہ احمد نے **ف** حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہر شب اخیر تہائی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالی نزول فرماتا ہے سماء دنیا پر یعنی سماء رحمت و فضل کے تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے کہ سوال کرے مجھ سے تو دوں میں اسکو اور کون ہے کہ بخشش چاہے بخشوں میں اسی طرح صبح تک فرماتا ہے **فخر** وَجَوْفُہٗ **دت س مس طر** اور درمیان تہائی رات آخر کا یعنی شروع چوتھے حصے کا نقل کی ابوداؤد ترمذی نسائی حاکم طبرانی بزار نے وَوَقْتُ السَّحَرِ **ع** اور وقت سحر کا نقل کی یہ صحاح ستہ میں **ف** بعضوں نے کہا کہ سحر کہتے ہیں اسوقت کو کہ صبح کے پہلے ہی اور بعضوں نے چوتھے حصے آخر کو کہا ہی بعضے مشائخ نے فرمایا ہی کہ نمونہ نعمتوں بہشت کا کہ اللہ تعالی نے دنیا میں کہا ہی وقت ہی یعنی عجب لذت اہل اللہ کو اس وقت میں شعر ہر کہ بیدار شد بہ سعادت کہ خدا را بحافظ ازیں دعا و تاشت و روسحری بود **فخر** وَسَاعَۃُ الْجُمُعَۃِ اَرْجٰی ذٰلِکَ وَوَقْتُہَا مَا بَیْنَ اَنْ یَّجْلِسَ الْاِمَامُ فِی الْخُطْبَۃِ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوۃُ **مد** اور ساعت جمعے کی بہت امید والی ہے اس وقتوں کی ہی یعنی سب وقتوں میں سے ساعت جمعے میں امید قوی ہی قبولیت کی اور وقت ساعت جمعہ کا ہی ہے بیٹھنے امام کے منبر پر خطبے کیلیے تمام ہونے نماز تک نقل کی یہ مسلم ابوداؤد نے **ف** ظاہر تر یہ ہی کہ مراد بیٹھنے امام کے بیٹھنا امام کا ہی اول شروع خطبے کے اور وہی وقت منکلم کا ہی غیر امام کو کذا قال علی القاری و طیبی نے بیٹھنے سے بیٹھنا درمیان دو خطبوں کے مراد کہا ہی اور ایک روایت میں ساعت جمعے کی یہ ہی وَبَیْنَ حِیْنَ تُقَامُ الصَّلٰوۃُ اِلَی السَّلَامِ مِنْہَا **ت ق** اور جسوقت سے کہ قایم کی جاوے نماز سلام تلک نماز سے نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ نے وَاَلَّا تُوَافِقُ اِلَّا عَبْدٌ یُّصَلِّیْ **خ مس ق** اور حال یہ کہ دعا کرنیوالا کھڑا ہوا نماز پڑھتا ہو نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی ابن ماجہ **ف** ترجمہ ساری حدیث کا یوں ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق جمعے میں ایک ساعت ہی کہ نہیں موافقت کرتا اوسکے مسلمان حال کہ وہ کھڑا ہوا نماز پڑھتا ہو اللہ سے خیر مگر کہ اوتیا ہی اوسکو اور اشارہ فرمایا دست مبارک سے کہ قلیل فرماتے تھے ساعت **ع** وَقِیْلَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَی الْغُرُوْبِ لِلشَّمْسِ **موت** اور کہا بعضوں نے بعد عصر کے غروب آفتاب تلک نقل کی یہ موقوف ترمذی نے وَقِیْلَ اٰخِرُ سَاعَۃٍ مِّنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ **دس موطا دت س مس** اور کہا بعضوں نے آخر ساعت دن جمعے کی نقل کی یہ ابوداؤد

نسائی نے مرفوعا اور موقوفا مالک ابو داود ترمذی نسائی حاکم نے وقیل بعد طلوع الفجر قبل طلوع الشمس وقیل بعد طلوع الشمس اور کہا بعضون نے بعد طلوع صبح صادق کے پہلے نکلنے آفتاب کے جمعے کے اور کہا بعضون نے جبھے نکلنے آفتاب کے وذهب ابو عمر العفاري الى انها بعد ارتفاع الشمس بقيد رمح اور گئے ہین ابو عمر غفاری صحابی رہ طرف اسکے کہ تحقیق وہ ساعت ہے جبھے نکلے آفتاب کے ہی تہوڑا سا ایک ہاتھ تلک قلت والذي اعتقده انها وقت قراءة الامام الفاتحة في صلوة الجمعة الى ان يقول امين جمعا بين الاحاديث التي صحت عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم كما بينته في غير هذا الموضع کہا مصنف نے اور کہتا ہون مین وہ جو اعتقاد کرتا ہون مین یہ ہی کہ تحقیق وہ ساعت ہی وقت پڑہنے امام کے الحمد کو نماز جمعہ مین تا وقت کہنے امام کے آمین کو جمع کرنے کر درمیان حدیثون کے وہ جو صحیح ہوئی ہین نبی صلی علیہ وآلہ وسلم سے جیسیکہ بیان کیا مین نے اوسکو بیچ غیر اس جگہ کے ف کہا فخر الدین رح نے کہ مصنف نے منہیے مین مین حدیثین روایت کی ہین اور اوسمے یہ وقت بیان کیا ہی اور کہا کہ مین نے اور غیر یسے نے جو کہ واقف ہوا ہی قول بہیے پر تجربہ کیا ہی کہ دعا اسوقت مین قبول ہوتی ہی یہہ مصنف رح نے ترجیح قول اول کی امام نووی سے تائید لایا اور کہا وقال النووي رحمه الله والصحيح بل الصواب الذي لا يجوز غيره ما ثبت في صحيح مسلم من حديث ابي موسى الاشعري اور کہا ہی نووی رح نے کہ صحیح بلکہ بہتر اور درست تر کہ درست ہین ہی سوا اوسکے وہ جو ثابت ہوئی ہی صحیح مسلم مین حدیث ابی موسی اشعری سے ف کہ بیٹہنا گیا امام اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ تحقیق وہ ساعت ہی درمیان بیٹہنے امام کے خطبے کے پہلے منبر پر اخیر نماز تک اور صحیح مقابلے یہ ضعیف کے ہی اور صواب مقابلے مین خطبے کے کذا ذکر علی اور اعمال روز جمعے کے یہ ہین کہ جماع کرے اپنی بی بی سے اور بدن نوا وے اور ناخون کتروا وے اور نہا وے اور خوشبو لگا وے اور تیل ڈالے اور کنگہی کرے داڑہی مین اور جو کچہ میسر ہو بہتر دیوے اور بعد زوال کے نہ حاضر ہووے مجلس مین قبل امام کی اور مشغول رہے اور دعا مین رہے غروب تلک کہ بیچ صحیح قول کے ساعت قبولیت دعا کی پہلے غروب کے ہی اور بعد نماز جمعے کے ملاقات کرے بہائی مسلمانون سے اور عیادت کرے بیماروں کی اور جنازے پر حاضر ہووے اور زیارت قبور کی کرے اور مجلس نکاح مین حاضر ہووے اور طلب علم اور طلب رزق کی کرے ساتہ کسی حلال کے اور کہے سات بار شب جمعہ اور روز جمعے مین اللهم انت ربي لا اله الا انت خلقتني وانا عبدك وابن امتك وفي قبضتك وناصيتي بيدك امضي في حكمك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت ابوء بنعمتك وابوء بذنبي فاغفر لي ذنوبي فانه لا يغفر الذنوب الا انت اور جو کوئی ترک کرے ہی اوپر ترک جمعے کے بغیر ضرورت کے کہا جاتا ہی منافق اوس کتاب مین کہ محو کی جاتی ہی اور نہ بدلی جاتی ہی یعنی لوح محفوظ مین اور مہر کر دیتا ہی اللہ تعالی اوپر دل اوسکے اور نہین قبول کی جاتی ہی طاعت اور عبادت

اور عبادت اوسکی اسی طرح ثابت ہوا احادیث صحاح سے کذا فی وظائف النبی احوال الاجابۃ یہ بیان ہی حال قبولیت دعا کا ف حال وصف ہی کا ہوگا نہ ہوا لیکا اور وقت ظرف ہی واسطے دعا کرنیوالیکے پس ظاہر ہوا اس سے فرق درمیان اوقات الاجابۃ اور احوال الاجابۃ کے ع عِنْدَ النِّدَاءِ بِالصَّلٰوۃِ دمس نزدیک اذان کے واسطے نماز کے نقل کی یہ ابو داؤد حاکم نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو چیزیں ہیں کہ رد نہیں کی جاتیں درگاہ عزت و کبریا سے ایک اون دو چیزوں میں سے دعا ہی نزدیک اذان کے فخر وَبَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ دت س حب اور درمیان اذان اور تکبیر کے نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان نے ف کہا میرک شاہ رحمہ اللہ نے کہ زیادہ کیا ترمذی نے کہ عرض کی گئی پس کیا کہیں ہم یا رسول اللہ یعنی اذان اور تکبیر کے درمیان میں فرمایا سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یعنی مانگو اللہ تعالیٰ سے عافیت دنیا اور آخرت میں اور عام ہی کہ دعا متصل اذان کے کرے یا فاصلے سے مگر یہی ہی کہ متصل کرے ع فخر وَبَعْدَ الْحَيْعَلَتَيْنِ اِنْ نَزَلَ بِهٖ كَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ مس اور پیچھے حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے واسطے اوس شخص کے کہ اترے اوپر غم یا سختی نقل کی یہ حاکم نے ف کرب کہتے ہیں فکر اور غم سخت کو اور شدت کہتے ہیں عذاب اور محنت کو اور احتمال کہتا ہی کہ اوسکا اویکا ہووے یعنی حضرت نے لفظ کرب کا فرمایا شدت کا ع وَعِنْدَ الصَّفِّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حب طموطا اور نزدیک صف جہاد کے واسطے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں نقل کی یہ ابن حبان طبرانی نے مرفوعا اور موقوفا موطا میں وَعِنْدَ الْتِحَامِ الْحَرْبِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا د اور نزدیک ملنے لڑائی والوں کی بعضے اونکے بعضو کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی جب مسلمان کافروں پر حملہ کر کر ملجاویں اور زرحم زرحم لگنے لگیں ع وَدُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوْبَاتِ ت س اور پیچھے نمازوں فرض کے نقل کی یہ ترمذی نسائی نے ف کیونکہ وہ افضل وقت ہی اور بہت امید قبولیت کی ہی اور یہ وقت متصل فرض کے ہی بعد سلام کے اور اگر بعد سنتوں معمول کے اور ذکر ماثور کے مراد کہیں امید ہی کہ یہی حکم ہو فخر ع وَفِي السُّجُوْدِ مد اور بیچ سجدے کے نقل کی یہ مسلم ابو داؤد نسائی نے ف فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیچ حالت سجود کے بندہ پروردگار اپنے سے بہت نزدیک ہوتا ہی پس اسوقت میں بہت دعا کرو فخر ا وَعَقِيْبَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ ف اور پیچھے پڑھنے قرآن کے نقل کی یہ ترمذی نے وَلَا سِيَّمَا الْخَتْمِ ط موص اور خصوصا پیچھے ختم قرآن کے یعنی اس وقت میں بہت امید قبولیت کی ہی نقل کی یہ طبرانی نے مرفوعا اور موقوفا ابن ابی شیبہ نے خُصُوْصًا مِنَ الْقَارِئِ ع ف ط خصوصا پڑھنے والے سے یعنی دعا اوسکی بہت قبولیت رکھتے ہی سن نے والے سے نقل کی یہ ترمذی طبرانی نے وَعِنْدَ شُرْبِ مَاءِ زَمْزَمَ مس اور نزدیک پینے پانی زمزم کے نقل کی یہ حاکم نے وَالْحُضُوْرِ عِنْدَ الْمَيِّتِ مرعہ اور نزدیک حاضر ہونیکے پاس موئے کے یعنی قریب الموت کے

یا مردویہ کے نقل کی یہ مسلم نے اور چار ون نے **ف** اس لیے کہ ملائکہ آمین کہتے ہیں اور یہ ترجمہ اوسکا ہی لفظ حضور کو زیر پڑھیں اور جب پیش پڑھیں تو یہ معنی ہونگے کہ جملہ احوال جابت سے حال حضور کی ہی اور قوی وثابت بیش کی ہی اور اسی طرح اعراب اور معنی لفظ صیاح اور اجتماع کے ہیں **ع** وَصِيَاحُ الدِّيَكَةِ **ح مرت س** اور نزدیک آواز مرغون کے نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی نے **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب سنو آواز مرغ کی پس مانگو اللہ تعالیٰ سے زیادتی کرم اوسکی کہ وہ مرغ دیکھتا ہی فرشتے کو **ع** لِاجْتِمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ **ع** اور نزدیک جمع ہونے مسلمانون کے نقل کی یہ صحاح ستہ مین **ف** جس جگہ اجتماع زیادہ ہو مثل جمعے اور عیدین اور عرفے کے امید قبولیت کی زیادہ ہی **ع** وَفِيْ مَحَالِّ الذِّكْرِ **ح مرت** اور مجلسون کر مین نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نے **ف** اس مین داخل ہی مجلسین علم کی اور ذکر الٰہی **ع** وَعِنْدَ قَوْلِ الْاِمَامِ وَلَا الضَّآلِّيْنَ **مد س ق** اور نزدیک کہنے امام کے ولا الضالین کہنی اوسکو بھی فرشتے آمین کہتے ہین نقل کی یہ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے وَعِنْدَ تَغْمِيْضِ الْمَيِّتِ **مد س ق** اور نزدیک آنکھ بند کرنے میت کے یعنی بعد جان نکلنے کے نقل کی یہ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے وَعِنْدَ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ **طا مر** اور نزدیک تکبیر نماز کے نقل کی یہ طبرانی ابن مردویہ نے وَعِنْدَ نُزُوْلِ الْغَيْثِ **د طا مر** اور نزدیک برسنے مینہ کے نقل کی یہ ابوداؤد طبرانی ابن مردویہ نے رَوَاهُ السَّدِيْدِيُّ فِيْ اَوَائِلِ مُرْسَلَاتِهٖ وَقَالَ قَدْ حَفِظْتُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ طَلَبُ الْاِجَابَةِ عِنْدَهٗ روایت کیا اسکو ناضی نے بیچ کتاب نماز کے طبرانی نے ارسال کے اور کہا کہ تحقیق یاد رکھتا ہون بہت علماے متقدمین سے پانا قبولیت کا نزدیک اوسنے مینہ کے قلت وَعِنْدَ رُؤْيَةِ الْكَعْبَةِ **ط** کہا مصنف رحمہ اللہ نے کہتا ہون مین اور نزدیک دیکھنے کعبے کے نقل کی یہ طبرانی نے **ف** جو دعا چاہے سو کرے اور بعضوں نے کہا ہی یہ پڑھے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہ دعا جامع ہی **ع** وَبَيْنَ الْجَلَالَتَيْنِ فِي الْاَنْعَامِ حَفِظْنَا ذٰلِكَ مُجَرَّبًا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَنَصَّ عَلَيْهِ الْحَافِظُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ السَّعْدِيُّ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ عَنِ الشَّيْخِ الْعِمَادِ الْمَقْدِسِيِّ اور درمیان دو نام بزرگ اللہ تعالیٰ کے سورہ انعام مین یاد رکھتے ہین ہم اسکو مجرب بہت عالمون سے اور صریح بیان کیا ہی یعنی آپ نے دعا جلالتین مین قبول ہوتی ہی حافظ عبدالرزاق سعدی نے تفسیر اپنی مین شیخ عماد مقدسی سے **ف** نام اللہ تعالیٰ کا سوا انعام مین دو بار ایک جای مذکور ہوا ہی اس آیت مین مثل مَا اُوْتِيَ رُسُلَ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ یعنی رسل اللہ کے محل قبولیت کا ہی اور حافظ سے مراد حافظ حدیث ہی حافظ حدیث وہ ہی کہ لاکھ حدیثین مع متن و سند جانتا ہو **فخر** اَمَّا مَكَانُ الْاِجَابَةِ فَكَالْمَوَاضِعِ الشَّرِيْفَةِ مکان قبولیت دعا کے پس مکان بزرگ ہین یعنی اتنا مساجد کے **ف** کاف فکالمواضع کا زایدہ ہی یعنی جہان کی قبولیت روایت کی گئی ہی وہ مکان بزرگ ہین جیسے یون نہ کہا مصنف نے ہی المواضع الشریفہ **ع** قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رِسَالَتِهٖ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ اَنَّ الدُّعَآءَ يُسْتَجَابُ هُنَاكَ

مکان قبولیت

هُنَاكَ فِي خَمْسَةَ عَشَرَ مَوْضِعًا حسن بصری رحمہ اللہ سے بیچ رسالے کے کہ بھیجا تھا طرف اہل مکہ کے تحقیق دعا قبول کی گئی ہی اس جگہ بیچ بیس جگہ کے ف جب حضرت نبی ہی مکے سے کوچ کرنے کے طرف بصرے کے تو نامہ لکھا اہل مکہ کو اوس مین ان حدیثون کو نہین لکھین کہ وارد ہین فضیلت ہمسایگی ان کی اور یہ ہی لکھا اِنَّ الدُّعَاءَ أَحْرَمُ وَ رِبْدَةٌ وَجِيهَةٌ یعنے دعا بلکہ بعضے مواضع مذکورہ کی ہین سوای انکے اور بھی ہین مثل کن بمائی اور ماہین رکنین وغیرہا کے ع فِي الطَّوَافِ وَعِنْدَ الْمُلْتَزَمِ بیچ جگہ طواف کے یعنی جسکو طواف کہتے ہین وقت طواف کے وہان دعا قبول ہوتی ہی اور نزدیک ملتزم کے ف ملتزم اوس جگہ کو کہتے ہین کہ درمیان دروازہ کعبہ کے اور حجر اسود کے ہی کیونکہ وہان چمٹتے ہین واسطے ترک کے اس لیے ملتزم نام رکھا گیا مقدار دو گز کی ہی کہ ایک طرف حجر اسود پر ہی ہین دوسرا دروازہ کعبہ پر یوے نیچے فجر وَتَحْتَ الْمِيزَابِ وَفِي الْبَيْتِ وَعِنْدَ زَمْزَمَ اور نیچے پرنالے کعبے کے اور اندر کعبے کے اور نزدیک زمزم کے ف یعنی وقت کہ تم یوے ہوسکے قرب چاہ زمزم کے وقت پینے پانی اوسکے ع وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَفِي الْمَسْعَى وَخَلْفَ الْمَقَامِ وَفِي عَرَفَاتٍ وَفِي الْمُزْدَلِفَةِ وَفِي مِنًى وَعِنْدَ الْجَمَرَاتِ الثَّلَاثِ اور صفا اور مروہ پر اور بیچ جگہ دوڑنے کے درمیان صفا مروہ کے اور پیچھے مقام ابراہیم کے یعنی بعد ادا کرنے دو رکعت طواف کے اور عرفات مین یعنی وان عرفہ کے حالت احرام مین سے زوال سے تلبیہ کہتے تلک اور مزدلفہ مین یعنی بعد ادا کرنے نماز صبح کے آفتاب نکلنے سے پہلے تلک اور منا مین اور نزدیک جمرات تین کی یعنی جمرہ عقبہ کے ف ظاہر یہ ہی کہ تمام مناسک محل قبولیت کا ہی اس لیے کہ مکان حاجیون کا ہی خصوصًا وقت عبادت کے مسجد خیف مین اور ملتزم مین اور دعا کرے کہ بعد طواف کے پردہ کعبے کا پکڑے اور رخسارہ اور سینہ اپنا اوسے لگاوے اور تمام مدان اوس کا کہے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ بَلَّغْتَنِي وَفَّقْتَنِي بِإِيَابِكَ وَأَلْزَمْتَنِي بِأَعْتَابِكَ أَرْجُو رَحْمَتَكَ وَأَخْشَى مِنْ عَذَابِكَ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِي وَجَسَدِي عَلَى النَّارِ ع قُلْتُ وَإِنْ لَمْ يُجَبِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَعَلَى أَيِّ مَوْضِعٍ عَلَى أَنَّا قَدْ رُوِّينَا فِي اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ فِي الْمُلْتَزَمِ حَدِيثًا مُسَلْسَلًا مِنْ طَرِيقِ أَهْلِ مَكَّةَ کہا مصنف کے کہا ہون مین اور اگر نہ قبول کی جاوے دعا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کس جگہ مین قبول کی جاوے یعنی اگرچہ وہ افضل جگہون مین کی ہی باوجود اسکے تحقیق ہم روایت کیے گئے ہین بیچ قبولیت دعا کے ملتزم مین حدیث مسلسل طریق اہل مکہ سے ف حدیث مسلسل قسم حدیث کی ہی کہ راوی سنتا ہے وقت روایت کی ایک حالت پر ہون جیسے کہ سہو نہ کرے قسم کہائی وقت روایت کے وغیر ذلک کذا ذکر العلی و مضمون حدیث کا یہ ہی کہ ابن عباس نے روایت کی کہ سنا مین نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے ملتزم ایک جگہ ہی کہ مقبول ہوتی ہی اوس مین دعا مانہین کرتا ہی اوس مین کوئی بندہ کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالے دعا اوسکی اور کہا ہر راوی نے راویون اس حدیث سے مصنف تلک وقت روایت کے کہ قسم ہی خدا کی ماننہ کی ہین نے اللہ تعالی سے ہر گز نہ کہ قبول کی اللہ تعالی نے دعا میری فَخَرَّ الَّذِينَ يُسْتَجَابُ دُعَاؤُهُمْ یہ بیان اہی اون لوگون کا کہ قبول کی جاتی ہی دعا اونکی یعنی کثر مقبول ہی ہوتی ہی ع مردان مُضْطَرُّ اون مین سے

بیان جن لوگون کی دعا قبول ہوتی ہی

ایک بیمار ہی نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داؤد نے ف یعنی غمزدہ مصیبت میں گرا ہوا تو ہی وسیلہ سوا اللہ کے
کے نہ ہو شیخ داؤد دیانی رحمہ اللہ ایک بیمار کی عیادت کو گئے کہ وہ مطلق امید حیات کی نہ رکھتا تھا اوسنے
کہا اے شیخ دعا کرو میری شفا کے لیے شیخ نے فرمایا کہ تو دعا کر کہ مضطر ہی تو اور دروازے قبولیت کے
مضطر کی دعا کے لیے کھلے ہیں کیونکہ نیاز او سکا زیادہ ہی اور اللہ تعالی نیازیجاروں کا دوست رکھتا ہی
فخر وَالْمَظْلُوْمُ ع اور مظلوم نقل کی یہ صحاح ستہ میں ف روایت کی ابو ہریرہ نے تین آدمی ہیں
کہ رد نہیں کی جاتی دعا اونکی ایک اون میں سے مظلوم ہی او تہا تا ہی اللہ تعالی عا مظلوم کی اور برابر کے اوسکو
قبول کرتا ہی اور کہولے جاتے ہیں اوسکے لیے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہی اللہ تعالی قسم ہی مجھے
اپنی بزرگی کی کہ مدد کرونگا میں تیری اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو فخر اور روایت کی ابن عمر نے کہ بچو تم مظلوم کی بد دعا سے
کہ وہ چڑھتی ہی آسمان کو گویا کہ وہ ایک شعلہ ہی ع وَاِنْ كَانَ فَاجِرًا رمص اور اگرچہ ہو وے
مظلوم کہ کار نقل کی یہ احمد نزار ابن ابی شیبہ وَلَوْ كَانَ كَافِرًا وَجَبَ اور اگرچہ ہو وے مظلوم کافر
نقل کی یہ ابن حبان احمد نے ف اختلاف کیا ہی علمای حنفیہ رحمہ اللہ نے کہ دعا کافر کی قبول ہوتی ہی یا
نہیں فتوی ہیر ہی کہ قبول ہوتی جیسیکہ ذکر کیا برجندی نے اور تحقیق یہ ہی کہ دنیا میں حالت اضطرار میں کفار کی
دعا قبول ہوتی ہی اور قول اللہ تعالی کا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ بیان ہی حال آخر کا کہ وہ نہیں
چلاوینگے کوئی نہیں سنے گا ع وَالْوَالِدُ دت ق اور باپ نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ اپنے
ف یعنی باپ کہ بیٹے کے حق میں دعا کرے بری ہو یا اچھی قبول ہوتی ہی اور مالک عا کا بھی یہی حکم ہی واللہ
اعلم دیلمی نے مسند فردوس میں کہ دعا باپ کی اپنے بیٹے کے لیے مانند دعای نبی کے ہی امتیانی سے
لفظ حدیث کے یہ ہیں دُعَاءُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ كَدُعَاءِ النَّبِيِّ لِاُمَّتِهٖ ع وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ ت ق
جب اور بادشاہ عدل کرنیوالا کہ حق اللہ کا اور بندونکا ادا کرے نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نے
وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ نح مرق اور آدمی نیکبخت نقل کی یہ بخاری مسلم ابن ماجہ نے ف یعنی نیک ہی کہ حق
بندگی کے اوس طرح ادا کرے جیسیکہ فرمایا ہی اور رشتہ کے اوسپر فخر وَالْوَلَدُ الْبَارُّ بِوَالِدَيْهِ ص اور بیٹا
سلوک کرنیوالا ساتھ ماباپ اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی ہی کہ سلوک کرے اوسنے اور حق اونکا ادا
کرے اور رضا اونکی طلب کرے فخر وَالْمُسَافِرُ د ق اور مسافر نقل کی یہ ابو داؤد نزار ابن ماجہ نے
ف یعنی مسافر اللہ کی راہ کا مثل حج اور جہاد اور طلب علم کے اور احتمال ہی کہ مطلق مسافر مراد ہو ع وَالصَّائِمُ حِيْنَ
يُفْطِرُ ق جب اور روزہ دار وقت افطار کرے نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نے ف یعنی
افطار سے پہلے کہ وقت تضرع اور زاری کا ہی اور اگر بعد افطار کے مراد کہیں تو بھی جائز ہی فخر وَلِلْمُسْلِمِ دَعْوَةٌ
يَدْعُوْ بِهَا لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مرد ص اور مسلمان دعا کرے بھائی مسلمان کے پیٹھ پیچھے نقل کی یہ مسلم ابو داؤد ابن ابی شیبہ نے ف

س لیے کہ خاص مومن ہی ریا اور اکراہ وسکے ساتھ ہی عاکرے بطرح کہ اوسکو خبر نہو خلق عبادت کے ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دعا مسلمان کی بھائی اپنے کیلیے غائبانہ مستجاب ہی نزدیک دعا کرنیوالیکے اوپر فرشتہ متعین ہی جب دعا کرتا ہی بھائی کیلیے ساتھ تبکے کہ تو کہتا ہی فرشتہ آمین اوسکے لیے بھی حاصل ہو مانند اسکے فخر لکم المسلم ما لم یدع بظلم او قطیعۃ رحم او یقول دعوت فلم اجب **مص** اور مسلمان جب تلک کہ نہ دعا کرے ساتھ اراوہ ظلم کے کسی یا کاٹنے رحم کے جب تلک شتاب کہے دعا کی میں نے پس قبولیت کیا گیا میں نقل کی یہ ابن ابی شیبہ **ف** یعنی مسلمان کی عا مقبول ہوتی ہی جب تلک ظلم کیلیے قطع رحم کیلیے نہ کرے یا جب تلک کہ نہ کہے عا کی میں نے نہ قبول کی ہی جب کہتا ہی نہیں قبول ہوتی **ع** للہ عتقاء فی کل یوم ولیلۃ لکل عبد منہم دعوۃ مستجابۃ **ا** یعنی حق سبحانہ وتعالیٰ ہر روز اور ہر رات میں چھ سو لاکھ بندے اوس میں سے ایکو عا مقبول ہی نقل کی احیہ نے واسم اللہ تعالیٰ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین **مس** اور نام اللہ بزرگ کا بہت بڑا وہ جسکے عا کیا جاوے اللہ سے اوسکے قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی جب طریق دعا کی ادا کیا جاوے اور جب انکا اہتمام ہی ساتھ اوسکے دیتا ہی اس آیت میں ہی نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہی تجھکو تحقیق میں ہوں ظلم کرنیوالوں میں سے نقل کی یہ حاکم نے **ف** جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فضیلت اسکی جانی تو یہی فرمایا کہ دعا ذی النون علیہ السلام کی یہی آیت تھی ایک شخص نے عرض کیا کہ آیا وہ سے یونس ہی کے تھی خاصہ یا سب مومنوں کیلیے فرمایا کہ نہیں سنتے ہو قول اللہ تعالیٰ کا فنجیناہ من الغم وکذلک ننجی المومنین یعنی یونس کو نجات دی جسنے اور اسی طرح نجات دیتے ہیں ہم مومنوں کو اور ظاہر یہ ہی کہ اسم اعظم اسامی الٰہی میں سے ہی قتل لیلۃ القدر کے لیکن جمہور کہتے ہیں کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ نے فرمایا ہی کہ بشرطیکہ کہے اللہ کہے تو اور نہ ہو تیرے دل میں سوای اوسکے کوئی چیز تیر اسکی ہو کی اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے سوال کیا رب العزۃ کہ تعلیم کرے اوسکو اسم اعظم پس کہا یا اللہ تعالیٰ نے خواب میں کہ اسم اعظم یہی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم اور بہت سے قول دیا اللہ کے اس میں اور ہوئے ہیں چنانچہ جلال الدین سیوطی نے رسالہ علیحدہ اسکی تحقیق میں تصنیف کیا ہی بسبب خوف دراز کی کتاب کے اسیر کفایت کرتا ہوں کہ بعضے متقین نے کہا ہی کہ یہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنی اس میں سب اسم اعظم کہ بزرگوں نے نقل کیے ہیں آجاتے ہیں اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا خیر الوارثین یا ارحم الراحمین یا سمیع الدعاء یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا عالم یا سمیع یا علیم یا حلیم یا مالک الملک یا مالک یا سلام یا حی یا قیوم یا قادر یا غنی یا محیط یا حکیم یا علی یا قاہر یا رحمٰن یا رحیم یا ستار یا کریم یا غفور یا مانع یا محیی یا مقسط یا حی یا قیوم یا حمد یا رب یا رب یا رب یا رب یا رب یا وہاب یا غفار یا قریب یا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین انت حسبی ونعم الوکیل

مص
ع واسم الله تعالی الاعظم الذی اذا سئل به اعطی واذا دعی به اجاب اللهم انی اسئلک
بانی اشهد انک انت الله لا اله الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد عه
حب مس اور نام اللہ بزرگ کا بڑا وہ جو جب مانگا جاوے اللہ سائلہ اوسکے دیتا ہی اور جب دعا کیا جاوے
سائلہ اوسکے قبول کرتا ہی اس دعا مین ہی الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے مطلب اپنا اور مقصود اپنا بوسیلہ اسکے کہ مین
گواہی دیتا ہون یعنی یقین کرتا ہون کہ تحقیق تو ہی ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک اور بی پروا ایسا کہ نہین جنا یا اور نہ جنا
گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوئی نقل کی یہ چارون نے اور ابن حبان حاکم احمد نے اور لفظ الاعظم کا شروع عہد تک
ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہی اللھم انی اسئلک بانک انت اللہ الاحد الصمد الی اخرہ مص یا الاسم الاعظم
یون آیا ہی الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بوسیلہ اسکے کہ تو ہی ہی اللہ تنہا ہے پروا آخر تک یعنی انی الفاظ مثل پہلی
روایت کے ہین نقل کی یہ ابن ابی شیبہ واسم اللہ تعالی العظیم عه حب مس الاعظم مص اللہ
اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت وحدک
لا شریک لک المنان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام عه حب مس امص
اور نام اللہ بزرگ کا بڑا ہیبت بڑا وہ جو جب دعا کیا جاوے اللہ سائلہ اوسکے قبول کرتا ہی اور جب مانگا جاوے سائلہ
اوسکے دیتا ہی اس دعا مین ہی الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بوسیلہ اسکے کہ تیرے لیے ہی سب تعریف
نہین کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہین کوئی شریک تیرا تو مہربان ہی بہت دینے والا آسمانون کا اور
زمین کا اے صاحب بزرگی اور بخشش کے نقل کی یہ چارون نے اور ابن حبان حاکم احمد ابن ابی شیبہ نے اور احمد اور
ابن ابی شیبہ کی روایت مین لفظ الاعظم کا ہی اور باقیون کی روایت مین لفظ العظیم کا اور وحدک لا شریک لک
فقط ابن ماجہ کی روایت مین آیا ہی اور لفظ الحنان کا ابن حبان کی روایت مین اسی لیے رمز اسکے لکھی جاتی ہے
اور ایک روایت مین پہلی دعا مین زیادہ یا حی یا قیوم عه حب مس یا اے زندہ اے تدبیر
کرنیوالے جہان کے نقل کی یہ چارون نے اور ابن حبان حاکم احمد نے واسم اللہ تعالی الاعظم فی ھاتین
الآیتین والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم وفاتحۃ ال عمران الم اللہ لا الہ الا ھو
الحی القیوم دت ق مص اور نام اللہ بزرگ کا بڑا ان دونون آیتون مین ہی ایک یہ ہی
اور معبود تمہارا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہی بخشنے والا مہربان اور دوسری یعنی ابتدا سورہ آل عمران کی ہی کہ
یہ ہی اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ ہی خبر کیری کرنیوالا جہان نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ
واسم اللہ تعالی الاعظم فی ثلث سور البقرۃ وال عمران وطہ مس اور نام اللہ بزرگ کا بڑا ہین
سورتون مین ہی سورہ بقر مین اور آل عمران مین اور طہ مین نقل کی یہ حاکم نے قال القاسم فالتمستھا
فوجدتھا انہ الحی القیوم قلت وعند ابن ماجہ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم جمعا بین الحدیثین

کہتے ہیں کہا قاسم نے کہ راوی اس حدیث کا ہی پس دو ہوئے ہا میں نے اس سے رتو کو سنا ہا میں نے اوس سے رتو ہیں کہ تحقیق اسم اعظم اللہ الحی القیوم
ہی کہا مصنف نے کہتا ہوں میں اور نزدیک میرے یہ ہی کہ تحقیق اسم اعظم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ہی وہ ہے قدر
رکے درمیان دونوں حدیثوں کے ف حدیث اسما ہے کہ متن ہیں مذکور ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسم اعظم لا الہ
الا ھو اور اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ہی اور حدیث ابو امامہ کی دلالت کرتی ہی کہ اسم اعظم تین سورتوں میں ہی
بقرہ اور آل عمران اور طہٰ میں اور اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ان سورتوں میں پائی سو میں بقرہ اور آل عمران میں تو
ظاہر ہی لیکن سورہ طہٰ میں دل میں اللہ لا الہ الا ھو لہ الاسماء الحسنی ہی اور آخر میں ہی وعنت الوجوہ للحی القیوم پس صفت
جمع کرنے اور توضیح دونوں حدیثوں کیلیے یہ نکلا کہ اسم اعظم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ہی فخر ولمارویناہ
فی کتاب الدعاء لولا حدیث عن یونس بن عبد الاعلی واللہ تعالیٰ اعلم اور انتہا کرنا میرا اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم
تو واسطے اوس خبر کے ہی کہ روایت کیے گئے ہم اوسکو بیچ کتاب الدعا کے کہ تصنیف احمد ی کی ہی یونس بن عبد الاعلیٰ
اور اللہ تعالیٰ بہت جانتا ہی یعنی وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہی کہ اسم اعظم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ہی والقاسم
ھذا ھو ابن عبد الرحمٰن الشامی التابعی صاحب ابی امامۃ صدوق اور قاسم کہ ذکر کیا وہ بیٹا عبد الرحمٰن کا ہی
شامی تابعی یار ابو امامہ باہلی صحابی کا ہی سچا واسماء اللہ تعالیٰ الحسنی لترجمۃ بالدعاء بھا تسعۃ وتسعون اسما من
احصاھا دخل الجنۃ مر ت س ق مس حب لا یحفظھا احد الا دخل الجنۃ نخ اور
اللہ برتر کے اچھے وہ جملہ کیے گئے ہیں ہم ساتھ پکارنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اوسکے ننانوے نام ہیں جو شخص یاد کرے
اوسکو داخل ہووے بہشت میں نقل کی ہی بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نے زیادہ کرکیا اوسکو کوئی مکرمہ اعلیٰ کا
جنت میں نقل کی ہی بخاری نے ف حکم کیے گئے ہیں ہم بیچ اس آیہ میں وللہ الاسماء الحسنی فادعوہ بھا یعنی کیلیے
نام ہیں اچھے پس پکارو اوسکو ساتھ اوسکے اور کہا مصنف نے اختلاف کیا ہی عالموں نے بیچ معنی حصا اوسکے پس کہا بخاری
وغیرہ نے اور یہی صحیح ہی کہ معنی اوسکے یاد کرنا ہی بیچ حفظ کے یعنی بیچ روایت میں لفظ حفظ کا آیا ہی و بعضوں نے کہا ہی یاد
یا ایمان لایا معانی جانے اوسکے دل سے الخ کہے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ یاد کیا قرآن کو اس لیے کہ قرآن میں
یہ سب نام موجود ہیں اور اس حدیث میں حصا اسماء حسنیٰ کا بتانا نہیں ہی بلکہ مقصود یہ ہی کہ یہ خاصیت جو مذکور ہوئی حاصل ہو
ساتھ ان ناموں کے ہی لوامع النجوم میں لکھا ہی کہ ایک ہزار نام اللہ تعالیٰ کے ہیں کہ سوائے اوسکے کوئی نہیں جانتا
ہزار نام اور ہیں کہ ملائکہ جانتے ہیں سوائے اوسکے کوئی نہیں جانتا اور ہزار نام سلمانوں کی زبان پر جاری ہیں اور نہیں
تین کتاب توریت میں اور تین میں سو انجیل میں اور تین سو زبور میں اور سو کلام اللہ میں اوان میں سے ننانوے لوگوں پر ظاہر ہیں
اور ایک پوشیدہ ہی وہ اسم اعظم ہی وراہویہ سے منقول ہی کہ دو ہوئے ہیں میں نے اسمائے باری تعالیٰ کے قرآن میں
ایک سو تیرہ نہ پائی میں نے لیکن بعضے کرتے ہیں مثل غافر اور غفور اور غفار کے اور مانند انکے پس بعید دور کرنے کے مکرر سے
ننانوے باقی رہے ع فخر ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو وہ اللہ ہی وہ جو نہیں کوئی معبود مگر وہ اللہ نام ہی

ذات واجب الوجود کا آلہ معبود حق ہی اور یہ نام غیر خدای تعالی پر اطلاق نہیں کر سکتے ہیں نہ حقیقۃ نہ مجازاً اور نہ نام اطلاق کرتے ہیں اگرچہ بجاز ہووین پس یہ نزکر تسمیہ نامونکا ہوا اور معانی تمام نامونکے چاہیے کہ متصف ہووین سائہ اونکے یعنی وہ خصلتین انہی میں حاصل ہے چنانچہ نصیب بن کر شرح اونکی بیان ہوگی اور یہ نام متعلق کیلیے ہی بخلق یعنی خلق پکڑنیکے لیے اور نصیب یہ کا اس نام سے تالہ ہی یعنی نگاہ کرے اوسپر مثل نگاہ بچے کے سائہ مانکے کہ بالکل دل اپنا مشغول دادا وسکی کا رکھے اور التفات سوا اوسکے نہ کرے اور امید سائہ غیر اوسیکے نہ رکھے اور نہ غیر اوسیسے ڈرے **خاصیت** جو کوئی ہر اسم کو ہزار بار پڑھے صاحب یقین ہو اور جو کوئی اس کو ہر نماز کے سو بار پڑھے باطن اسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بخشنے والا مہربان نصیب بندیکا ان دونون اسمونسے یہ ہی کہ مہربان خلق پر ہو اور سبھون پر نظر سائہ عین رحمت کے ڈالے اور سب کام اپنے اوسی کو سونپے کہ نعمت دینے والا وہی ہے اور اوسکے غیر سے امید نہ رکھے اور نہ غیر اوسیسے ڈرے اور دفع کرنے ہر ی چیز مین سعی کرے اور حق المقدور حاجت محتاجون کی برلاوے ملائم ہو اور بغیر عوض **خاصیت** جو کوئی بعد نماز کے کہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حق تعالی غفلت اور نسیان اور قساوت اوسکے دل کی اوٹھالے اور جو کوئی ہر روز سو بار اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے تمام خلق اوسپر مہربان و مشفق ہون اَلْمَلِكُ بادشاہ حقیقی کہ ملک و جہان کا اوسیکے قبضہ قدرت مین ہی اور وہ بے نیاز ہی سب سے اور سب اوسکے محتاج ہیں بندے نے جب جانا تو بندہ در کا اوسکی کا اور گدا اوسکی کا ہووے اور طلب عزت کی آستان خدمت اور طاعت اوسکی سے کرے اور وہب ہی کہ تعلق کرے ہیچ چیز سے بقدرت اور تصرف اوسکی کے اور بے نیاز ہووے سب سے بالکل اور ظاہر نہ کرے احتیاج اپنی اوسے اور ڈرا وسپر سوا اوسے اور تصرف کرے ملک نفس اور دل اور قالب اپنے مین اور مالک ہووے اعضا اور قوی اپنے کا اور سخر کرے انکو طاعت حق پر اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنے کا ہووے بعضے مشایخ سے کسی نے وصیت چاہی فرمایا دنیا اور آخرت کا ہو یعنی قطع کر حاجت اور شہوت اپنی کو دنیا سے اس لیے کہ بادشاہی اور ملک سالی آزادی ہووے بے نیازی مین ہی **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو سائہ اسم اَلْقُدُّوْسُ کے ملازمت کرے اگر صاحب ملک ہو حق تعالی اوسکے ملک کو قائم دائم رکھیگا والا نفس اوسکا مطیع و فرمان بردار اوسکا ہوگا اور اگر وسطے عزت و حرمت کے پڑھے جو بہ ہی اَلْقُدُّوْسُ نہایت پاک منزہ سب نقصانون سے اور نصیب بندیکا اس سے یہ ہی کہ پاک کرے علم کو خیالون سے اور ارادہ کو خطون سے **خاصیت** جو کوئی ہر روز نزدیک زوال کے پڑھے دل اوسکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعے کے سائہ اسم اَلسُّبُّوْحُ کے اوپر مکھڑے روٹی کے لکھکر کہاوے بصفت فرشتے کے ہو اور واسطے پناہ حاصل ہونیکے دشمنونسے وقت بھاگنے کے جتنا دور پڑھے اور اگر مسافر راہ مین مداومت کرے بھی امن اور حاجز نہو اور اگر تین سو انیس بار شیر نیچ پڑھ کر دشمن کو دیکھے مہربان ہو جاوے اَلسَّلَامُ سلامت اور بے عیب نصیب بندیکا یہ ہی کہ نہ عیب ہووے اخلاق برونسے اور کاہونی کارہ سے **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو ایک سو پندرہ بار ہمیشہ پڑھے حق تعالی صحت و شفا اوسے عطا کرے اور اگر مداومت کرے اسپر خوف سے نڈر ہو اَلْمُؤْمِنُ امان دینے والا خلق کو آفتون سے دنیا اور آخرت مین نصیب بندیکا اس سے یہ ہی کہ امن مین رکھے خلق کو اپنی برائی اور غیر کی برائی سے **خاصیت**

خاصیت جو کوئی اس اسم کو پڑھے یا اپنے ساتھ رکھے حق تعالیٰ بلاشبہ شر شیطان سے اسکو محفوظ رکھے اور کوئی ایسی قدرت نہ پاوے اور ظاہر و باطن اپنکا حق تعالیٰ کی امان میں ہو اور جو کوئی اسکو بہت پڑھے خلق مطیع اور منقاد اسکی ہو کل شیء مہیمن نگہبان ہر چیز کا ساتھ کمال قدرت کے اور مطلع خلق پر ساتھ رزقون اور اجلون کے نصیب بند یکا یہ ہی کہ مرقبہ اہ محافظ آدل میں اور مطلع ہو اور پر احوال اسرار الیکے اور غالب ہووے اور اوصاف اپنے کے خاصیت جو کوئی غسل کے اور اس اسم کو ایک بند ہزار پڑھے اور باطنون کے اور غیبونکے مطلع ہو اور اکر اسیر مواظبت کرے تمام آفتوں سے پناہ پاوے العزیز غالب حکم میں اور نہیں تاکہ کوئی اوسپر غلبہ پاوے نصیب بند یکا یہ ہی کہ غالب ہووے نفس اور ہوا اور شیطان پر اور آبرو ریزی نہ پی بسبب طمع اور سوال اور مذلت کے اہل دنیا کے در وازے پر نہ جاوے اور حاجت اپنی اللہ کے سوا اور کسی سے اظہار نہ کرے اور بیمثل ہووے علم اور عمل اور عرفان میں خاصیت جو کوئی بعد نماز فجر کے ایکسو بار اس اسم کو پڑھے کسی کا محتاج نہ ہو اور بعد خواری کے عزیز ہو اور اس اسم میں خاصیتیں عجیب و غریب لکھیں میں الجبار دست کرنیوالا کامون بگڑے ہوئیکا اور بزرگ کہ ادراک کسی کا کرو کہیرے بزرگی اوسیکے ہیں یہ نصیب بند یکا اسکے یہ ہی کہ نقصانون نفس اپنے کو ساتھ حاصل کرنے کمال اور فضائل کے درست کرے اور نفس سرکش اپنے غالب جو کر ساتھ لازم کرنے تقوے اور ہمیشہ کرنے طاعت کے کامل ہووے خاصیت جو کوئی بعد سبعات عشر کے اکیس بار یہ اسم پڑھے شر ظالمونسے امن میں ہو اور جو کوئی مداومت کرے اوسپر عباد اور بد کوئی خلق کیسے نڈرا و امان میں ہو اور اہل ولایت و سلطنت ہو اور اکر اکو طبی نقش کر لکھے ہیبت اور شوکت اسکی خلق کے دل میں قرار پکڑے الکبیر بزرگ اور نہایت خاص عام سے اور برتر اس سے کہ یاوے قدر او سکی عقل و وہم نصیب بند یکا یہ ہی کہ تمام چیزون کو سوائی حصول کے جناب پاک اللہ تعالیٰ کی میں اور سوای استغنا و حصول کے شہوات دنیا سے بلکہ مستلذات آخرت کو بھی پیچ اور حقیر جانے اور دنیا اور اہل دنیا کی زخارف اور شہوات کیلیے سر نہ جھکاوے اور قدر و جاہ بسبب علو شان انسانیت اور عزت مرتبے دین کے نہ بسبب بزرگ جان نفس کے اور تکبر ذات اپنی کے خاصیت اکر اس اسم کو بیچ بستر حلال اپنے کے پہلے دخول سے دس بار پڑھے حق تعالیٰ اسکو فرزند خلف اور پرہیزکار عطا فرماوے اور اکر ابتدای ہر کار میں بہت سے مراد کو پہنچے الخالق اندازہ کرنیوالا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کے البارئ پیدا کرنیوالا خلق کا المصور صورت دینیوالا خلق کو بیمثل و بیمانند ہووے نصیب بند یکا اکر یہ اسم پڑھے مخلوق کا نصیب بند یکا تینون اسمونسے بعضون کے یہ کہا ہی کہ جب ادای وظائف سے فارغ ہو تو کچھ کسب اور کام کرے کہ اوس وجہ معیشت کی اپنے لیے پیدا کرے خصوصا و کسب اور کام کہ ترا و سکا بعد موت کے باقی رہی اور لوگونکو اوسسے فائدہ پہنچے مثلا کلام اللہ لکھ جاوے وغیر ذلک خاصیت جو کوئی اسم الخالق پر ملازمت کرے حق تعالیٰ فرشتہ پیدا کرے تا اوے عبادت کرے روز قیامت تک اور دل اور منہ اسکا روشن و نورانی کر دے اور جو کوئی ہفتے میں سو بار اسم العلیم پڑھے حق تعالیٰ اسکو قبر میں نہ چھوڑے اور ریاض قدس کی طرف لیجاوے اور جسکی بی بی باکرہ ہو سات روز روزہ رکھے اور نزدیک افطار کے اکیس بار اسم المصور کو پڑھے اور پانی پر دم کر کر اسکو پی بی اسکی حاملہ ہووے اور فرزند نیک تولد ہووے

[illegible] ان حق تعالی الغفار بخشنے والا کناہ بدونکا اور ڈھانپنے والا عیبوں اور نعمے کا نصیب بندیکا ظاہری خاصیت[۱۱] جو کوئی بعد نماز عصر کے سو بار کہے یا غفار اغفر لی حق تعالی اوسکی تین جلد بخشے کریگا ہی القهار غالب کہ تمام عالم نیچے قدرا وسیکے عاجز اور مغلوب ہین نصیب بندیکا یہ ہی کہ غالب ہووے بڑے دشمنو پر کہ نفس و شیطان ہین خاصیت[۱۲] جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہتا ہی حق تعالی محبت دنیا کی دل اوسکے اوٹہا دیتا ہی اور خاتمہ اوسکا ساتہ خیر کے انجام کریگا ہی اور محبت اور شوق حق تعالی بیچ دل اوسکے پیدا کرتا ہی الوهاب بہت دینے والا بغیر عوض کے نصیب بندیکا یہ ہی کہ خرچ کرے جان و مال اپنی اللہ کیلیے بغیر عوض و بیعوض خاصیت[۱۳] جو کوئی فقر اور فاقہ سے بیچ بچے کے ہووے اس اسم پر مداومت کرے حق تعالی اوسکی تین ہی نجات دیتا بختتا ہی کہ حیران رہتا ہی اور جو کوئی لکہتا ہی اور پاس اپنے رکہتا ہی ویسا ہی ہوتا ہی اور اگر بعد نماز چاشت کے آیت سجدہ کی تین پڑہے اور سر بیچ سجدہ کے رکہے اور سات بار کہے خلقت سے بروا ہو جاتا ہی اور اگر کوئی حاجت رکہتا ہو بیچ رات کے درمیان صحن گھر کے یا مسجد کے تین بار سجدہ کرے اور ہاتہ اوٹہا کر سو بار کہے حاجت اوسکی واہو تی ہی الرزاق روزی پیدا کرنیوالا اور پہونچانیوالا روزی کا مخلوقات کو نصیب بندیکا یہ ہی کہ نفع پہونچاوے خلق کو ساتہ روحانی و جسمانی کے خاصیت[۱۴] جو کوئی پہلے فجر کے بعد طلوع صبح صادق کے بیچ چار رکعت کے کمر اپنے کے بیچ ہر رکعتکے دس بار کہے ہر گز اوس جانہ ضعف و غلطی ہووے چاہیے کہ کوئے وہانے سے شروع کرے اور منہ قبلے کی طرف رہے الفتاح کہولنے والا دروازون رزق اور رحمت کا نصیب بندیکا یہ ہی کہ کہولے مشکلات خلق کے خاصیت[۱۵] جو کوئی بعد نماز فجر کے دونون ہاتہ اوپر سینے کے رکہے اور ستر بار کہے رزق اوسکے جاتا رہی اور نور اور صفائی روزانی ہووے العلیم جان نیوالا پوشیدہ اور آشکارا کا نصیب بندیکا یہ ہی کہ ساتہ زیادے رب زدنی علما کے شوق ہو کر آرزومند کثرت علم کا ہووے خاصیت[۱۶] جو کوئی اس اسم کی تین سو بار کہے جان اوسکی تین مغفرت بیانی ازرانی کرے اور جو کوئی بعد ذکار کے سو بار کہے یا عالم الغیب حق تعالی اوسکی تین دل کی[۱۷] سے کرے القابض تنگ کرنیوالا روزی کا یا دل بند و نکالا اور قبض کرنیوالا روح کی کا خاصیت جو کوئی اسم القابض کی تین چالیس روز اور بیچ ار نیوالے کہے اور کہالے عذاب قبر سے اور بہوکے سے امن میں ہووے اور جو کوئی اسم الباسط کی تین وقت بحر کے ہاتہ اوٹہائے رکہے اور بیچ دل کے دعا پڑہے اور ہاتہ اوپر منہ لاوے کہے ہرگز حاجتمند اسکا نہ ہووے کہ کسی سے کہے چاہے الباسط فراخ کرنیوالا روزی کا یا دل بند و نکا نصیب بندیکا ان دونون اسمون سے یہ ہی کہ تنگ کرے دل بند و نکا ساتہ خوف الہی کے اور فراخ کرے ساتہ بیان رحمت اور فضل انتہای کے الخافض الرافع پست کرنیوالا کافرو نکا قرابتیے سے اور اوٹہانیوالا مومنون کا قرابتیے سبب نیکبختی کے نصیب بندیکا یہ ہی کہ پست کرے اہل کو ساتہ عداوت اہل اہل کے اور بلند کرے حق کو ساتہ محبت اہل حق کی خاصیت[۱۸] الخافض جو کوئی تین روز یہ کلمہ پڑہتے رہے کسی مجلس میں ستر بار کہے دشمن پر فتح پاوے اور جو کوئی اسم الرافع کی تین درمیان آدہی رات چودہوین رات کے ہر روز سو بار کہے حق تعالی اوسکی تین ظاہر بے گزین کرتا ہی

اور تونگر اور بے احتیاج کرے المعز المذل عزت دینوالا بندوں کا دونوں جہان میں اور خوار کرنیوالا انکا بسبب
بندگی یہ ہی کہ عزیز رکھے اونکو کہ جنکو عزیز رکھا اللہ تعالی نے بسبب علم اور معرفت کے اور خوار رکھے اونکو کہ جنکو خوار کیا
اللہ تعالی نے بسبب کفر اور ضلالت کے خاصیت جو کوئی اسم المعز کی تین بیچ رات پر کے یا رات بیتے
بعد نماز شام کے یعنی مغرب کے اکیسو جالیس بار پڑھے اوسکی تین بیچ نظر خلق کے ہیبت اور حرمت ظاہر ہووے
اور سوای حق تعالی کے کسی سے نہ ڈرے اور جو کوئی ستمگار ظالم اور حاسد سے ڈرتا ہو بیچ بار اسم المذل کی تین بیچ
اور سر بیچ بعد یکے کہے اور کہے یا الہی شر فلانی ظالم کے سے امان دے حق تعالی شر اوسکے تین سر اوسکے سے دفع
کرنیوالا السمیع البصیر سننے والا دیکھنے والا نصیب بندے کا یہ ہی کہ کہنے اور دیکھنے اور سننے خلاف شرع کے سے حذر
کرے اور اللہ تعالی کو حرکات اور سکنات اپنے پر حاضر ناظر جانے خاصیت جو کوئی اسم السمیع کے تین دن
پنجشنبہ کے بعد نماز چاشت یا نیچسو بار اور موافق ایک قول کے ہر روز سو بار پڑھے اور بات کرے اور بعد اوسکے حاکم کے
دعا اوسکی قبول ہووے اور جو کوئی اسم البصیر کی تین دن پنجشنبہ کے درمیان فرض اور سنت کے ساتھ اعتقاد درست کے
سو بار پڑھے حق تعالی اوسکی تین ساتھ نظر خاص کے مخصوص کرے الحکم حکم کرنیوالا نصیب بندے کا یہ ہی کہ رفع خصومت
اور حکومت میں عدالت کرے اور لوگوں کے انصاف کرے اور حاکم ہووے خاصیت جو کوئی جمعے کی رات اسم الحکم کو
تین بیچ کہے کہ بیہوش ہو جاوے حق تعالی باطن اوسکے تین معدن اسرار یعنی کان بینا کا العدل انصاف کرنیوالا نصیب بندے کا
یہ ہی کہ عدالت کے معاملات حق اور خلق میں خاصیت جو کوئی اسم العدل کے تین جمعے کو اوپر بیس لقموں کے کہے
اور کہاوے حق تعالی خلق کی تین سحر کے اللطیف باریک بین کہ دور و نزدیک اوسکے نزدیک یکسان ہی اور
نیکی اور نرمی کرنیوالا بندوں کا نصیب بندے کا یہ ہی کہ دعوت کرے خلق کو طرف بہ متعال کے ساتھ لطف اور نرمی کے
خاصیت جسکو اسباب معیت مہیا نہ ہووے اور بیچ فقر اور فاقے کے رہے یا بیچ غربت کی کوئی مونس طلبے
یا بیمار ہے اور کوئی غمخواری اوسکی نہ کرے یا لڑکی رکھتا ہو اور کوئی درخواست نہیں کرتا یعنی نکاح کا کوئی پیغام نہیں بھیجتا وضو
پاک کرے یعنی خوب طرحسے اور دو رکعت نماز گزارے اس اسم کی تین ساتھ اس بیکے سو بار پڑھے حق تعالی ہم
اوسکی کو کفایت کرے الخبیر آگاہ ساتھ سب چیزوں کے اور دانا دل کے باتوں کا نصیب بندے کا یہ ہی کہ سیانا
کاموں دین دنیا کے خبردار و باریک بین ہووے خاصیت جو کوئی بیچ ہاتھ نفس کے گرفتار ہووے اس اسم کی تین بیچ
چھنگا یا وے الحلیم بردبار کرنیوالا عفو کنندہ پر بندوں میں نصیب بندے کا یہ ہی کہ عمل کرے ایذای بندوں پر اور درگزرے
ساتھ عذاب زیردستوں کے خاصیت جو کوئی اس اسم کو اور پر ایک ورق کے لکھے یعنی کاغذ پر اور دھوئے
اور پانی اوسکے کی تین اور پر پہنی اپنی کے چھڑکے حق تعالی آفت سے محفوظ رکھے العظیم بزرگ اور بزرگوار
صفات میں خداوند عالم سے نصیب بندے کا یہ ہی کہ ہمت بلند رکھے اور دنیا کیلئے سر نہ جھکاوے اور ملک کو ہیچ
عظمت الہی کے مقابلے میں حقیر گنے اور حاصل کرے وہ کمالات کہ بزرگ ہووے اوسکے قدر اوسکی

خاصیت۱۰ جو کوئی اس اسم کو لازم کرے پڑھے یعنی ملازمہ جسقدر ہو بیچ تنظر خلق کے عزیز اور بزرگ ہووے الغفور
بہت بخشنے والا نصیب بندیکا وہی ہی جو غفار کے بیان مین گذرا خاصیت۱۱ جس کسی کو کوئی مرتبہ نہووے جیتے
اور درود سر وغیرہ یا غم اور اندوہ اوپر اوسکے غلبہ کرے اس اسم کو اوپر ورق کے لکھے اور اوپر روٹی کے
نقش اوسیکو جذب کرے اور کھاوے حق تعالی شفا اور خلاصی اوسکو بخشے اور اگر بہت کھیے سیاہی دل اوسکے جاوے
اور بیچ حدیث صحیح کے ایا ہی کہ جو کوئی بجن کرے اول سجدہ مین یا رب اغفر لی تمہا رہ کرے حق تعالی گناہ جو پہلے
اور پیچھے اوسکے ہین بخشے الشکور قدر دان اور دینے والا قوا بڑے کا عمل تھوڑے پر نصیب بندیکا یہ ہی
کہ شکر کرے واجب تعالی کا اس طرح کہ سب نعمتین اوسی کی طرف سے جانکر ہر عضو کو کہ جسوا سطے پیدا کیا ہی اوس مین
مصروف رکھے خاصیت۱۲ جسکی تین تلی معاش کی ہووے یا دل اوسکے کے تین کدورت پوہچے یا بیچ آنکھ کے
تاریکی واقع ہووے اس اسم کی تین اکتالیس بار پانی کے پڑھے اور بیچ آنکھ اپنی کے ملے حق تعالی شفا اور
خلاصی اوسکو بخشے العلی بلند مرتبہ نصیب بندیکا یہ ہی کہ خرچ کرے طاقت اپنی حاصل کرنے علم و عمل مین تا بجنس
اپنے سے زائد ہووے خاصیت۱۳ جو کوئی اس اسم کو لازم کرے یعنی پڑھے اور پاس اپنے رکھے اگر خوار اور
بیقدر ہوگا حق تعالی اوسکی تین بزرگی پونہچاوے اور اگر فقیر ہوگا اوسکی تین تونگر کرے اور اگر ساتھ سفر کے مبتلا ہووے
پہرا دیوے اوسکو بیچ وطن اپنے کے پونہچاوے الکبیر بڑا ایسا بڑا کہ اوسپر کوئی بڑا متصور نہین نصیب بندیکا
وہی ہی جو العلی مین کہا خاصیت۱۴ جو کوئی اس نام کی تین ہفتے بزرگ اور عالی قدر ہووے اور اگر حکام اور والی
اوپر اوسکے ہمیشگی کرین سب لوگ اوسنے ڈرین اور مہین نیک آکے دوڑے الحفیظ نگاہ رکھنے والا عالم کا اور
ضائع ہونے سے نصیب بندیکا یہ ہی کہ نگاہ رکھے اپنی تین ہلاک کرنیوالی چیزون ظاہر و باطن کی سے یعنی
قتل ہونے خاصیت۱۵ جسکی تین خوف ڈوبنے کا ہووے یا جلنیکا یا زخم دوشے کا ہووے یا وہم رہزنیکا
اور کہبراہٹ یا نظرون حرام سے ڈرتا ہی اس اسم کی تین اپنی بازو پر باندھے حق تعالی اوسکی تین ان چیزون سے امن مین رکھے
اور نگاہ رکھے المقیت قوت دینے والا نصیب بندیکا یہ ہی کہ بھوکو نہ مرنا کہلاوے اور غافلو نکو راہ بتاوے خصلت
اگر کسی غریب دیکھے یا خود اوسکی تین غریبی درپیش آوے یا لڑکا بخولی کرے یا بہت سا بار اور انبوہ خیال کے
چڑھے اور وہم کرے اور بعد اوسکے پانی بیچ کوزے کے پڑھ اور پیوے کر پینے کو دے اور آپ روزہ دار کی تین ہلاکت سے
اوپر پھول کے پڑے سونگھے قوت پاوے اور روزہ رکھ سکے الحسیب کفایت کرنیوالا ہر حال مین یا حساب کرنیوالا
بندونسے روز قیامت کے نصیب بندیکا یہ ہی کہ کفایت کرے حاجت محتاجونکو اور حساب کرنیوالا ہووے نفس اپنے سے
خاصیت۱۶ جو کوئی چور اور دشمن اور درندہ سے ڈرتا ہی اس اسم کی تین اوپر ڈرنیوالا ہووے یا نظر لگنے سے ڈرتا ہی اس اسم کی تین
اوسکی اسوقت سات اور سات مرتبہ کہے حسبی اللہ الحسیب وہ ابتدا دن بیچنبہ کیسے کرے حق تعالی اوسکی
اوسیکو نگاہ رکھے الجلیل بزرگ قدر نصیب بندیکا یہ ہی کہ نفس اپنے کو ساتھ صفتون کمال کے آراستہ

خاصیت جو کوئی اس اسم کی تین بار سات بار زعفران کے لکھکر سایہ اپنے رہنے یا بیوے تمام خلقت تعظیم اور توقیر اور سلام کرے
الکریم وہ بخشش کرنیوالا اور بخشنے والا گناہ گنہگار و نکا بدون تنفع کے نصیبت یہ کہ یہ ہی کہ سعی کرے کرم اور
خلق کے حاصل کرنیمین خاصیت بیچ بھیونے اپنے کے اس کی تین بہت کہے یہان تک کہ بیچ حواب کے ہو جاوے دیکھے
دعا کرین اور اکرمک اللہ ثمین یعنی بزرگ کرے تمکو اللہ اور مکرم اور معزز ہووے اور کہتے ہین اسد اللہ غالب علی
بن ابی طالب اس اسم کی تین بہت کہنے تہارے سب بیماریونکی تین کرم اللہ وجہہ کہتے ہین الرقیب نگاہ رکھنیوالا الاحفاظ کا
حافظ تونے اور ایذا دینے والی چیز وسے نصیبت یہ کہ یہ ہی کہ نگہبان نفس اپنے کا ہووے اور عارضے دل اور نفس کے
دور کرے اور جانے اللہ تعالی دیکھنے والا اوسکا ہی خاصیت جو کوئی اس اسم کی تین سات بار اوپر بلی اور اولاد اور
مال اپنے کے پڑہے اور اوپر کر دانکے دم کرے سب دشمنون اور سب آفتونسے امن مین ہووے المجیب قبول کرنیوالا دعا
بیمار و نکا اور جواب دینے والا بیکار نیوالونکا نصیبت یہ کہ یہ ہی کہ فرمان برداری اللہ تعالی کی کرے اور امر و نواہی مین
اور جواب دیوے اہل حاجت کو سایہ نرمی کے خاصیت جو کوئی اس اسم کی تین بہت کہے پھر دعا کرے قبول ہے
اور اگر لکھکر پاس اپنے رکھے بیچ امان کے ہووے الواسع علم اوسکا فراخ ہی اور نعمت اوسکی سبکو یہ نصیبت یہ کہ
یہ ہی کہ سعی کرے فراخی علم اور نخاوت اور معارف مین اور سبھون سے بھر نوع کشادہ میانی ہووے خاصیت
جو کوئی اس اسم کی تین بہت کہے حق تعالی اوسکی تین قناعت اور برکت دیوے الحکیم استوار کار اور دانا سایہ حقایق
اسرار کے نصیبت یہ کہ یہ ہی کہ محکم کرے کام اپنے خاصیت جس کسی کی تین کئی کام مین آوے کہ کفایت اور فراخی اوسکی کرے
اس اسم کی تین بیشکی کرے مہم اوسکی کفایت ہووے الودود دوست رکھنے والا فرمان بردار و نکا یا محبوب اولیا کے لونمین نصیب
یہ کہ یہ ہی کہ سوای ملا رضی تعالی کے کسی چیز کو دوست نہ رکھے خاصیت اگر دربیان خانہ وند اور جورو کے ناموافقت ہووے اور
جھگڑہ پڑے اس اسم کی تین ایک ہزار اور ایک بار اوپر کہا نیکے پڑہے اور جسکی طرف سے ناموافقت ہووے دیوین
نوکر کہاوے درمیان اونکے اتفاق اور الفت پڑے المجید بزرگ اور شریف ذات اور افعال مین نصیب یہ کہ
عظیم مین معلوم ہوا خاصیت جس کسی کی تین بیہیولا فرنک کا ہووے یا جزام یا کوڑہ بیچ ایام بیض کے روزہ رکھے
یعنی تیرہوین از چودہوین اور پندرہوین اوپر بیچ وقت افطار کے بہت کہے اور اوپر پانی کے دم کرے اور کہاوے بیمار
اور جس کسی تین بیچ اپنی مین اپنے کے عزت اور حرمت نہ ہووے ہر صبح تو ایک کم سو بار پڑہے اور اوپر اپنے دم کرے
عزت اور حرمت حاصل ہووے المحیط اوٹھانیوالا اور زندہ کرنیوالا مردو نکا قبر وسے اور بیدار کرنیوالا
دل غافلونکا خواب غفلت سے نصیبت یہ کہ یہ ہی کہ زندہ کرے دلون مردہ کو سایہ سکھانے علم کے کہ سبب حیات ابدی کا ہی
خاصیت جو کہ چاہے کہ دل اوسکا زندہ ہووے بیچ وقت سونے کے ہاتھ اوپر سینے کے رکھے اور اس اسم کی تین
ایکبار کہے حق تعالی دل اوسکے تین محل انوار کا کرے الشہید حاضر اور مطلع ظاہر اور باطن پر نصیبت یہ کہ اسم خبیر و علیم
مین بیان ہوا خاصیت جس کسی کی تین فرزند نافرمان بردار ہو یا لڑکی نیک ہووے تو ایک صبح کے ہاتھ اوسکے پیشانی

اور نہ طرف آسمان کے ٹرے اور الیس ہا رہے یا شہید اللہ تعالیٰ وسلی تین سانہ درستی لاوے یعنی غرمان دار
اور تنکجت کرے الہی ثابت سانہ شہنشاہی کے اور لاق سانہ خدائی کے خصیت یہ کا یہ ہی کہ ما سوا اللہ کو ہاں جانے
اور ثابت ہووے سانہ متابعت حق کے کہ شریعت نبوی ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تصدیق ہووے سانہ یعنی حمایت کے
خاصیت جس کسی کا استیا جا رہا ہو اور پرچارون کو دینے کا قدکے اس نام کو لکھے اور بیچ آدمی اسکے اور پرمیسر ہا ہے
اپنے کے رکھے اور نظر طرف آسمان کے کرکے اس نام کی تین شفع لاوے پانی جاوے یا اوس چیز سے پاوے اور اگر
آدمی ات مین سرنکا کرکے ایکسوآٹھ بار کہے چھٹکارا پاوے الوکیل کارساز بندون کا خصیت یہ کا یہ ہی کہ ضعیفون
اور عاجزون کے کام مین کوشش کرے اور روای حاجت انکی مین بی بی سی کرے کہ کوئی وکیل انکا ہی خاصیت اگر بکلی یا ہوا
یا پانی یا آگ سے ڈر ہووے اس نام کی تین وکیل بنا کرے امان پاوے اور اگر بیچ جا کہ خوف کے بہت کہے امن ہووے
القوی المتین قوت والا استوار سب امورین خصیت یہ کا یہ ہی کہ خواہش نفسانی پر قوی اور غالب ہووے اور دین مین
سخت اور چست ہووے اور جاری کرنے احکام شرع مین سستی کو راہ نہ دیوے خاصیت جس کی تین دشمن قوی
ہووے کہ دفع کرنے اوسکے عاجز ہووے تہوڑا الکا خمیر کرے اور اوسکی ایکمزار اور ایک علی بنا وے یعنی کولن
بنا وے اور ایک ایک کولی کو اوڑہا وے اور کہے یا قوی یا اور سانہ نیت دفع ہونے دشمن کے اسکے مرغے کے
حق تعالیٰ دشمن اوسکے کی تین قہر کیا اور پسند کرے اور جو کوئی لڑکا طفل یعنی نہوتا دودہ پیتا کہے اور مان اوس کی کسی
دودہ نہ ہووے اسم المتین کی تین لکھے اور دہووے اور پانی اوسکے تین اوسکو دیوے دودہ بہت ہووے الوالی
مدد کار اور دوست رکھنے والا مومنو کا خصیت یہ کا یہ ہی کہ دوستی کرے مسلمانون سے اور کوشش کرے تاید
دین مین اور سعی کرے حاجت روائی خلق کی مین خاصیت جو کوئی اس نام کو بہت بہت بیہودون خلقت سے اکا
ہو جاوے اور جسکی تین لونڈی یا بی بی ہو وے کہ جو خصلت اوسکی سے ناخوش ہووے جسوقت کہ لکھے اوسکے
جاوے اس نام کی تین بہت پڑہے حق تعالیٰ وسلی تین سانہ دوستی کی لاوے الحمید تعریف کرنیوالا ذات وصفات
اپنی کا یا تعریف کیا گیا خصیت یہ کا یہ ہی کہ ہمیشہ تعریف کرنیوالا حق کا ہو اور آراستہ ہو سانہ صفتون کمال کے یا تعریف کیا ہو
نزدیک خدا اور بندون کے خاصیت جو کوئی اس اسم کو بہت کہے کامون والا ہو جاوے یعنی اوسکے اپنے اور
نیک کام ہو اکرین اور جسکے تین فحش کہنا اور بدزبانی دور غالب دے اور نہ سکے اوسکے بیچا اس نام کو اوپر پیالے
لکھے اور رہتے اوس پیالہ مین پانی بہا کرے فحش کہنے سے امان پاوے المحصی کہیر نیوالا ہی علم اوسکا ہر چیز کو اظاہر ہی
نزدیک اوسکے گنتی سب مخلوقات کی خصیت یہ کا یہ ہی کہ شمار کرے اعمال اپنے کو پہلے اسکے کہ کرے جاوین اور
کوشش کرے اس مین کہ اعمال اور احوال اپنے پر اطلاع پاوے خاصیت جو کوئی رات جمعے کو اس نام کی تین
ایکمزار بار کہے عذاب قبر اور حساب قیامت سے امن ہووے اور کہا گیا کہ جو کوئی اس اسم کو بہت کہے سر کرے خلط کرے المبدئ
المعید پیدا کرنیوالا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنیوالا خصیت یہ کا یہ ہی کہ سعی کرے پیدا کرنے نیکیون مین اور اعادہ کرے

ئے یعنی ادا کرے جو اوس سے رہ گیا ہی اور تصور ہوا ہی **خاصیت**[۵۱] جس کسی کی تین عورت حمل والی ہووے یعنی پیٹ والی کر
رہتا ہی کہ لڑکا یا اور زمین کے آوے یعنی پیدا ہووے اوگلی تسبیح کی یعنی شہادت کی اوگلی اور پیٹ اوسکے کے پہلے
اور دس کم سوا رکھے **اَلْمُبْدِئُ** حق تعالیٰ پاک اوس حمل کی تین کرنے اور دیر تک رہنے سے محفوظ رکھا ہی اور جس کسی
کی تین کوئی غائب ہووے اور چاہے کہ پھر آوے یا اوس سے کوئی چیز پاوے جب کہ کے لوک اور آدمی اوسکے
بیچ خواہ کے ہون یعنی سو جاوین **اَلْمُعِیْدُ** کی تین بیچ چار دن کون کے کہ ستر بار پڑہے اور بعد اوسکے کہے **یَا مُعِیْدُ**
یَا مُبْدِئُ عَلَّمْنِیْ مَا لَا سات روز تک گذری ہون کہ غائب پھر آوے یا اوس سے کوئی چیز آوے **اَلْمُحْیِیْ** زندہ کرنیوالا دلو کا ساتہ
نور ایمان کے اور پیدا کرنیوالا مخلوقات کا بدنون میں **نصیحت**[۵۲] یہ ہی کہ زندہ کرے خلق کو ساتہ فائدہ دینے کے علم سے اور
دل کو ساتہ معرفت الٰہی کے **اَلْمُمِیْتُ** مارنیوالا بدنون کا اور دل کا ساتہ خواب غفلت اور نادانی کی **نصیحت**[۵۳] یہ ہی کہ مارے خلق کو
نفسانی اور خیلون شیطانی کو **خاصیت**[۵۴] جس کسی کی تین درد اور رنج اور ضائع ہونے کسی عضو کا اعضا اپنے مین سے دور ہو
اسم **اَلْمُحْیِیْ** کی تین سات بار پڑہے اون چیزون سے لمس مین کرے اور جو کوئی ویسی نقص کے قادر نہ ہووے بیچ تابعداری کے
غلبہ کرے وقت سونیکے ہاتہ اور پیر سینے کے رکھے اور اسم **اَلْمُمِیْتُ** کی تین پڑہے یہان تک کہ سو جاوے حق تعالیٰ
نفس اوسکے کی تین آرام دیوے اور تابعدار کرے **اَلْحَیُّ** زندہ سب سے پہلے اور سب سے بعد **نصیحت**[۵۵] یہ ہی کہ زندہ ہووے
ساتہ یاد پروردگار تعالیٰ کے اور خرچ کرے جان اپنی اوسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوے **خاصیت**[۵۶] اگر کوئی آدمی بیمار ہووے
اس اسم کی تین بہت کہے صحت پاوے یا بیمار پڑہے صحت پاوے **اَلْقَیُّوْمُ** قائم رہنے والا ذات و صفات مین
اور خبر گیری کرنیوالا مخلوقات کا **نصیحت**[۵۷] یہ ہی کہ نپے پروا ہو ماسوای اوسکے اور سنوارے امور بندون کے
خاصیت[۵۸] جو کوئی اس اسم **اَلْقَیُّوْمُ** کی تین بیچ وقت سحر کے بہت پڑہے بیچ دلون کے اوسکے تین تصرف
ظاہر آوے اور جو کوئی بیچ خلوت کے بہت کہے تو نکر ہووے **اَلْوَاجِدُ** غنی اور نہ پرواکہ محتاج کسی کا کسی چیز مین نہین
نصیحت[۵۹] یہ ہی کہ بیچ حاصل کرے کمال ضروری کے بہت سعی کرے **خاصیت**[۶۰] جو کوئی بیچ وقت کہا نے
اپنے کے اس اسم کو کہے وہ کہا نا بیچ پیٹ کے نور ہووے **اَلْمَاجِدُ** بزرگ **نصیحت**[۶۱] یہ ہی جو پہلے کہ **خاصیت**[۶۲]
جو کوئی بیچ خلوت کے اٹنا کہے کہ آپ سے بیہوش ہو جاوے نور اوپر دل اوسکے ظاہر ہوین **اَلْوَاجِدُ اَلْاَحَدُ** کا **خاصیت**
مین اور ذات مین **نصیحت**[۶۳] یہ ہی کہ یکا ہووے بندگی مین جیسکہ وہ یکا ہی خدائی مین اور موصوف ہووے ساتہ فضائل کے
خاصیت[۶۴] جس کسی کی تین دل تنہائی سے ہراسان ہووے ایک ہزار ایک بار اسم کی تین
پڑہے خوف دل اوسکے جاتا رہے مقرب نزدیک درگاہ حق کا ہووے اور اگر طلب فرزند کی رکھے اسم کی تین
پاس اپنے رکھے فرزند آوے یعنی پیدا ہووے **اَلصَّمَدُ** بے پروا کہ نہین محتاج کسی کا اور سب اوسکے محتاج
نصیحت[۶۵] یہ ہی کہ رہے بے نیاز ہووے خلق سے اور سعی کرے کارسازی بندون اور برلانے حاجت حاجتمندون
خاصیت[۶۶] جو کوئی بیچ سحر کے یعنی مرتبہ صبح کے یا بیچ وقت آدہی رات کے سر بیچ بعد یکے رکھیا یکسو رہ

اس اسم کی تین پڑھے بحالت حیض اور قول میں ہووے اور بیچ ماتہ کسی طعام کے کرفتار نہووے اور اگر بہت تھوڑا کھاوے نہ ہووے اور بیچ حالت وضو کے کھڑے نیاز بے پرواہووے اَلْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ قدرت والا قدرت ظاہر کرنیوالا نصیب بندیکا یہ ہی کہ قادر ہووے اور بازرکھنے نفس کے خواہشوں اور لوتوں سے خاصیت اگر بیچ وقت وہونے اعضاء کے یعنی ہر دن کے اسم اَلْقَادِرُ کی تین پڑھے بیچ ماتہ کسی طعام کے کرفتار نہ ہووے اور کوئی دشمن اوسپر فتح نہ پاوے اور اگر کوئی کام کوئی مشکل پیش آوے آسان ہووے یعنی کام بنا یا جاوے کام آسان ہووے اور اگر اسم اَلْمُقْتَدِرُ کی تین ملازمت کرے یعنی ہمیشہ پڑھے غفلت ساتہ آگاہی کے بدل جاوے اور جو کوئی بیچ اوسوقت کے کہ سوتے سے اٹھے اور اسم اَلْمُقْتَدِرُ کی تین تین بار پڑھی نام کار اوسکے ساتہ حق کی ہووے اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ کے کرنیوالا دوستوں کا ساتہ نزدیکی رحمت کے اور پیچھے ڈالنے والا دشمنوں کا لطف اپنے سے نصیب بندیکا یہ ہی کہ اسم مقدس سے یہ ہی کہ اسکے کرے اپنے تئیں ساتہ سبقت کرنے نیکیوں کے اور اوٹکو کہ مقرب درگاہ عزت کے ہیں اوپر پیچھے ڈالی نفس اور شیطان اور مردودوں درگاہ کی تین خاصیت جو کوئی بیچ معرکے لڑائی کے پڑھے اسم اَلْمُقَدِّمُ کی تین پڑھے یا پاس اپنے رکھے کوئی سخت وبیچ ساتہ اوسکے نہ پہنچے اور اگر بہت کہے نفس بیچ طاعت الہی کے فرمان بردار ہووے اور جو کوئی اسم اَلْمُؤَخِّرُ کی تین سو بار پڑھے دل اوسکا بغیر حق کے آرام نہ پکڑے اَلْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ پہلے سب سے پیچھے سب کے نصیب بندیکا یہ ہی کہ جلدی کرے طاعتوں میں اور بچالانے اوامر میں اور جان حیز کرے اللہ کے لیئے حیات ابدی پاوے خاصیت اگر کسی کی تین فرزند نہ ہووے چالیس روز چالیس بار ہر روز اسم اَلْاَوَّلُ کی تین پڑھے اوسکی مراد پاوے اور جس کسی کی تین عمر آخر ہو نیچے اور اعمال نیک نہ رہے اس اسم اَلْاٰخِرُ کی تین ورد وظیفہ اپنا کرے حق تعالی عاقبت اوسکے ساتہ خیر کی کرے اَلظَّاهِرُ الْبَاطِنُ آشکارا باعتبار مصنوعات کے دلالت کرتے ہیں اوپر کمال صفتوں اوسکے پوشیدہ وہم وخیال سے باعتبار کنہ ذات کے نصیب بندیکا یہ ہی کہ باعتبار شہرت کے ظاہر ہو اور اس جہت سے کہ منسب ہی ساتہ صفات ملائکہ کے پہچانا اوسکا سہل ہی خاصیت جو کوئی بعد نماز اشراق کے اسم اَلظَّاهِرُ کی تین ہزار بار پڑھے حق تعالی آنکھ اوسکی کی تین روشن کرے اور جو کوئی ہر روز تین بار کہے یا باطن لوکون جاننے والے پوشیدون الہی سے ہووے اَلْوَالِیْ کارساز اور مالک نصیب بندیکا مثل نصیب اَلْوَکِیْلُ کے ہی خاصیت جو کوئی چاہے کہ کہیرا اوسکا یا خیرا اوسکے کا معمور اور آباد ہووے اور آندہی اور مینہ سے اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے اسم اَلْوَالِیْ کی تین اور پرنجورے کوے کے کہ پانی اوسے نہ پہنچا ہووے رکھے اور پانی اوس انجورے میں بہوے اور انجورے کی تین اور پر دیواروں کہکے مارے اور مینہ دیوار کا سلامت رہے اور اگر سانہ نیت تسخیر کسی کے پڑھے چاہیے کہ گیارہ بار پڑھے وہ شخص مطیع اور فرمان بردار اوسکا ہووے اَلْمُتَعَالِیْ بہت بلند نصیب بندیکا وہی ہی جو اَلْعَلِیُّ میں کہا خاصیت جو کوئی اس اسم اَلْمُتَعَالِیْ کی تین بہت کہے جو دشواری کہ ہووے آسان ہووے کہا گیا جو عورت کہ بیچ حالت حیض کے اسم اَلْمُتَعَالِیْ

سبحانہ وتعالیٰ تین بہت بڑے آفتوں اور بلی سے رہائی پاوے اَلْمُغِیْثُ یعنی کرنیوالا کہ ہونا یکی اور احسان کا اوسکی ذات سے ہی نصیب بندے کا یہ ہی کرنکی کرے ماں باپ کے حق مین اور اوستاد اور مشائخ اور اقارب اور تمام حق والون کے حق مین خاصیت جو کوئی آفتون ہوا وغیرہ سے ڈرتا ہو اس اسم کو پڑھے امان پاوے اور جو کوئی لڑکا صغیر رکھے اور اس اسم کو سات بار پڑھے اور اوس لڑکیکو سانہ کرم حق تعالیٰ کے سونپے تا وقت بلوغ کے محفوظ ہووے کہا کار کوئی سانہ پینے شراب کے اور زنا کے مبتلا ہووے ہر روز سات بار کے دل سرد ہووے اَلتَّوَّابُ تو یہ قبول کرنیوالا نصیب بندیکا یہ ہی کہ قبول کرے عذر خلق کا اگرچہ کئی بار ہو خاصیت جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کے تین سو سانہ بار پڑھے حق تعالیٰ اوسکی تین توبہ نصوح کی عنایت فرماوے اور جو کوئی بہت کہے کام اوسکے سانہ صلاح کے یعنی درستی کے بہر آوین اور نفس بیچ طاعت کے آرام پاوے اَلْمُنْتَقِمُ بدلا لینے والا کافرون اور سرکشون سے سانہ عذاب کے نصیب بندیکا یہ ہی کہ بدلا لے بڑے دشمنون سے نفس و شیطان مین خاصیت جو کوئی اوپر ظلم کے معارضہ شر کا اور مقاومت یعنی بدلہ لینے کے کرنا اس اسم کی تین تین جمعے تک ملازمت کرے یعنی لازم کرے دشمن خوش ہو جاوے اور یہ دابہ غیر اوہر رہے اَلْعَفُوُّ درگذر کرنیوالا کا ہون اور تقصیرات کے نصیب بندیکا وہی ہی جو عفو مین گذرا خاصیت جس کسی کے گناہ بہت ہوین اس اسم کی ملازمت کرے یعنی ناغہ پڑے حق تعالیٰ تمام گناہ اوسکی بخش دے اَلرَّءُوْفُ مہربان نصیب بندیکا سائل نصیب الرحیم کے ہی جاتا ہے جو کوئی چاہی کہ کسی مظلوم کی تین بار تہ کسی ظالم کے سے رہائی دیوے اس اسم کی تین سو بار پڑھے وہ ظالم سفارش اوسکی قبول کرے اور جو کوئی ہمیشہ کرے یعنی ہمیشہ پڑھتا رہے دل اوسکا مہربان ہو جاوے اور تمام خلق آدمی اور پسر مہربان ہوون مَالِكُ الْمُلْكِ خداوند جہان کا نصیب بندیکا اسم اَلْمُلْكُ مین گذرا دُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ صاحب کی اور بخشش کا نصیب بندیکا یہ ہی کہ حاصل کرے اپنے نفس کے لیے بزرگی اور اکرام کرے بندگان خدا کو جیسا کہ لائق ہوے خاصیت جو کوئی وبراس نام کے ہمیشگی کرے تونگر ہووے اور حاجتین اور مشکلین جہان کی بنا دین اور اسی طرح اسم دُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ہی اَلْمُقْسِطُ عدل کرنیوالا نصیب بندیکا اسم اَلْعَدْلُ مین گذرا خاصیت جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑھے شر شیطان اور وسوسے اوسکے سے امن مین رہے اگر سات سو بار کہے جو مقصود کہ رکھتا ہو حاصل ہووے اَلْجَامِعُ جمع کرنیوالا کو نکا قیامت مین نصیب بندیکا یہ ہی کہ جمع کرے درمیان علم و عمل کے اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ اور جمع کرے وظائف عبادات اور اوراد مین اور سعی کرے بسبب جمع کرنے فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کی شعر و جمعیت کوش تا ہمہ وقات شوی ترسم کہ پراکندہ شوی مات شوی خاصیت جو کوئی کہ اہل و اقارب اوسکے متفرق ہوگئے ہون وقت چاشت کے غسل کرے اور منہ طرف آسمان کے کرے اور اس اسم کو سو بار پڑھے اور ایک انگلی کی تین عقد کرے بس تا پہنچے کی تین منہ پر ملے سانہ تھوڑے عرصے کے درمیان اوسکے جمعیت ہووے

اَلْغَنِیُّ الْمُغْنِیُ بے پروا ہر چیز سے بنانے بے پروا کرنیوالا جسکو چاہے نصیب بند یکا یہ ہی ذکر ہفتہ حاصل کرے ماسوا اللہ سے
خاصیت جو کوئی ساتہ بلا طمع کے کرفتار ہووے اسم اَلْغَنِیُ کی تین اور ہر عضو کے اعضا اپنے سے یعنی اوپر بدن
بدنوں اپنے سے جیسے منہ ہی اور آنکہ اور کان اور ناک اور ہاتہ اور پاؤں وغیرہ پر ہاتہ رکہکر پڑہے اور ہاتہ نیچے
اوتارے حق تعالی بلا اوسکی دفع کرے اور جو کوئی ہر روز ستر بار کہے بیچ مال اوسکے برکت ہووے اور کسی وقت
محتاج نہ ہووے اور جو کوئی اسم اَلْمُغْنِیُ کی تین بیچ دس جمعے کے ملازمت کرے یعنی ملانہ ہمیشہ پڑہے ہر جمعی کو ہزار دفعہ کہے
خلقت سے بے نیاز ہووے یعنی بے پرواہ ہووے اَلْمَانِعُ باز رکہنے والا ہلاک نقصان کا بندوں سے دین و دنیا
مین نصیب بند یکا یہ ہی کہ نفس و طبیعت کو خواہشون نفسانی سے باز رکہے **خاصیت** جو کوئی اَلْمُعْطِیُ کو وظیفہ بنائے
اور یا مُعْطِیَ السَّائِلِیْنَ بہت کہے ساتہ کسی سوال کے محتاج نہ ہووے اور جب درمیان مرد اور عورت یعنی میان بی بی کے غصہ
اور جھگڑا واقع ہووے اوسوقت کہیجوئے اپنے پر جاوے اسم اَلْمَانِعُ کی تین بیس مرتبہ پڑہے حق تعالی اوس غصے کو دفع کرے
اَلضَّارُّ النَّافِعُ ضرر پونہچانیوالا اور فائدہ پونہچانیوالا جسکو چاہے نصیب یکا ظاہری **خاصیت** جس کسی تین کوئی حال اور مقام
بہم پہنچے اسم اَلضَّارُّ کی تین بیچ راتون جمعے کے سو بار پڑہے حق تعالی اوسکی تین بیچ اوس مقام کے ثبات عنایت فرماوے
اور ساتہ مرتبہ اہل قرب کے پونہچے اور جو کوئی بیچ کشتی کے ہووے ہر روز اَلنَّافِعُ کی تین لازم کرے کوئی آفت ساتہ اوسکی
نہ پونہچے اور اگر بیچ اول ہر کار کے اَلْمَانِعُ پڑہے تمام کار موافق دل کی خواہش اوسکی کے ہووے اَلنُّوْرُ روشن کرنیوالا مزین
آسمان کا ساتہ ستارون کے اور روشن کرنیوالا دل مومنون کا ساتہ نور معرفت و طاعت کے نصیب یکا یہ ہی کہ روشن
ہووے ساتہ نور ایمان اور عرفان کے **خاصیت** جو کوئی بیچ رات جمعے کے سات وقفہ سورہ نور اور ایکبار ایک بار اس
اسم کو پڑہے بیچ دل اوسکی کے ایک نور ظاہر آوے اگر بیچ وقت صبح کے ملازمت کرے یعنی لازم کرے پڑہنا اسکا دل اوسکا روشن ہووے
اَلْهَادِیْ راہ دکہانیوالا نصیب بند یکا یہ ہی کہ بندگان خدا ہی تعالی کو طرف اوسکے راہ دکہاوے **خاصیت** جو کوئی ساتہ
اوٹہاوے اور منہ طرف آسمان کے کرے اور اس اسم کو بہت کہے اور ہاتہ اور منہ اور آنکہون اپنے کے طرف مرتبہ اہل مرتبہ
پاوے اَلْبَدِیْعُ پیدا کرنیوالا عالم کا بدون مثال کے نصیب یکا بیان ہو چکا **خاصیت** جس کسی کو کوئی غم یا ہم درپیش آوے سترہ بار
بیچ ایک وایتے کے ہزار بار یا بدیع السموات والارض کہے وہ مہم ساتہ کفایت کے پونہچے اور اگر وسوسے کے ساتہ یعنی وضو سے منہ
طرف قبلہ کرکے اتنا کہے کہ بیچ خواب کے یعنی نیند کے جاوے جو کچہ کہ چاہے بیچ خواب کے دیکہے اَلْبَاقِیْ ہمیشہ رہنے والا
خاصیت جو کوئی بیچ رات جمعے کے سو بار کہے تمام عمل قبول ہوون اور کسی سے بیچ تحفی ساتہ اوسکے نہ پونہچے اور واسطے
دفع کرنے دشمن کے اور دفعہ کے رنج اور اسقام کی بہت کہے اَلْوَارِثُ باقی بعد فنای موجودات کے اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بند کا
یہ ہی کہ اون اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات ہین کوشش کرے مثل تعلیم علم اور صدقہ جاریہ وغیرہا کے **خاصیت**
جو کوئی ہر روز وقت طلوع ہونے آفتاب کے اس اسم کی تین سو بار پڑہے کوئی بیچ تحفی ساتہ اوسکے نہ پونہچے اور جب مرے حق
سبحانہ تعالے بخشدے اور کہا گیا جو کہ بہت کہے اپنے زمانے کے لوگون سے فوقیت پاوے یعنی بزرگی پاوے

لن شبیدہ کرنمای عالم کا نصیب بندیکا ظاہری خاصیت جو کوئی تدبیر کام لیے کی بجائے اس اسم تو در میان تا نور رہے
ستا کے ہزار بار پڑھے جو کچھ کہ صواب اور بہتر ہووے اور پورا وسکے ظاہر ہووے اور اگر ہمیشگی کرے ہمات اور کار اوسکے
بغیر سعی اوسکی کے بنائے جاوین الصنعوف ق مس جب بردبار کہ ستایی نہیں کرتا بیچ عدد
کرنے کہنکاروں کے نصیب بندیکا ظاہری نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نے خاصیت جس کسی کی سیل کوئی
رنج یا درد یا شقت پیش آوے ایکہزار اور تین بار پڑھے اطمینان باطن کا پیدا ہووے اور اگر دہشت ہی دہشت حالی ہے
اور روز مدامت کرے زبان حاسدون اور دشمنونکی بند ہووے یعنی بان حسد کرنیوالونکی اور دشمنونکی بند ہو جاوے اوغصہ
بادشاہ کا دفع ہو جاوے واللہ اعلم بالصواب الحمد للہ تمام ہوا بیان اسماء حسنی کا شرح شیخ عبد الحق اور شیخ فخر الدین رولے
یا اللہ عمل نصیب کر ہم سبکو آمین وسمع رجلا وھو یقول یا ذا الجلال والاکرام فقال قد استجیب لک فسل
اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ کہتا تھا کہ یا ذا الجلال والاکرام پس فرمایا تحقیق قبولیت کی گئی تیرے
لیے یعنی سچی قبولیت کا ہو اپس مانگ جو چاہی نقل کی یہ ترمذی نے ان للہ ملکا موکلا بمن یقول یا ارحم الراحمین
فمن قالھا ثلثا قال لہ الملک ان ارحم الراحمین قد اقبل علیک فسل مس تحقیق واسطے اللہ کے وسنہ ہی
تین بار تا اوس شخص کے کہ کہتا ہی یا ارحم الراحمین پس حق کوئی کہتا ہی اسکو تین بار کہتا ہی اوسکے لیے وسنہ تحقیق ارحم
الراحمین متوجہ ہوا تجھ یعنی تا تجھ قصد قبولیت اور عنایت کے پس مانگ جو چاہے نقل کی یہ حاکم نے وعن رجل وھو یقول یا ارحم
الراحمین فقال لہ سل قد نظر اللہ الیک مس اور کہ زدے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر اوس حال میں
کہ وہ کہتا تھا یا ارحم الراحمین پس فرمایا اوسکے لیے مانگ تحقیق نظر رحمت و عنایت کی کی اللہ تعالی نے طرف تیرے نقل کی جاوے
من سال اللہ الجنۃ ثلث مرات قالت الجنۃ اللھم ادخلہ الجنۃ ومن استجار من النار ثلث مرات قالت
النار اللھم اجرہ من النار ت س ق جب مس جو کوئی مانگے اللہ تعالے سے بہشت تین بار کہتی ہی بہشت یا اللہ
داخل کر اوسکو بہشت میں اور جو کوئی پناہ مانگے دوزخ کی اگر سے تین بار کہتی ہی آگ یا اللہ بچا اوسکو آگ سے نقل کی یہ ترمذی نسائی
ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے من دعا بھؤلاء الکلمات للخمس لم یسال اللہ شیئا الا اعطاہ لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ط طس
دعا کرے اور یاد کرے اللہ تعالی کو ساتھ ان کلموں پانچ کے نہ مانگے اللہ تعالی سے کوئی چیز مگر کہ دیتا ہی اللہ اوسکو وہ پانچ
کلمے یہ ہین نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک وہ نہیں کوئی شریک اوسکا اوسیکے لیے بادشاہت ہی اور اوسیکے لیے سب تعریفیں
اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور نہیں ہی پھرنا کسی ہون سے اور قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے نقل کی یہ طبرانی
نے کبیر میں اور اوسط میں ف دوسرا کلمہ مصنف نے لہ الملک کو لکھا ہی در طاعلی قاری رحمہ اللہ کا دوسرا ہونا
بہتر کہا ہی ثم حمد اللہ علی اجابۃ الدعاء یہ بیان ہی لحمد سکے کا قبولیت دعا سے ما یمنع احدکم اذا عرف الاجابۃ
من نفسہ شفی من مرض او فقد من سفر ان یقول الحمد للہ الذی بنعمتہ وجلالہ تتم الصالحات مس

توں سی چیز منع کرے ہی ایک نہار یا تو جب بھیجا نے قبولیت نفس اپنے سے یعنی ترغیب دی یا سفر سے تیسرے یا اپنے آنے کے لیے دعا کرتا تہا پس شفاد یا جاوے بیمار سے یا آوے سفر سے اس سے کہ کہے اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ الَّذِيْ اَعُوْذُ بِكَ کہ ہر چیز اوسکا یہی سب تعریف اوس خدا کے لیے کہ بسبب علمہ اور بزرگی اوسکے پورے ہوتے ہیں کام اچھے یعنی حاتمین اچھی ہوتی نقل کی ہے حاکم ابن سنی نے ف یعنی لائق تہیں کہ کسی مراد برآوے بعد دعا کرنیکے وہ ان کلمات کے کہنے کو چھوڑے ع

اَلَّذِيْ يَقَالُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَّمَسَآءِ كُلِّ لَيْلَةٍ یہ بیان ہی اوس چیز کا کہ پڑہے جاوے ہر روز کی صبح میں اور شام میں بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ عصحمس مص

صبح یا شام کی ہے ساتھ نام اوس خدا کے کہ نہیں ضرر کرتی ہے ساتھ ذکر کرنے نام اوسکی کے کوئی چیز نہ زمین کی نہ آسمان کے ہے وہ یا بات وغیرہ سے ہو زمین میں اور آسمان میں اور وہ سن نے والا اور جاننے والا ہر چیز کو ہی پڑہے اسکو تین بار نقل کی ہے چار دفعہ اور ابن حبان حاکم ابن السنی شیخین ف صبح کے پڑہنے میں بسم اللہ کے پہلے لفظ اَصْبَحْنَا کا مقدر ہو کا یعنی صبح کی ہمنے اور تمام کی پڑہنے میں لفظ اَمْسَيْنَا کا یعنی شام کی ہمنے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح تین تین بار یہ دعا پڑہتا ہی تو اوسدن رات میں کہانی بلا سمین ہو یعنی ہی مسئلوہ اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ طس وَفِي الْمَسَآءِ فَقَطْ مرعطس مي ي ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تقي ي پناہ کہا

میں ساتہ کلموں اللہ کے یعنی قرآن کے اور کتابوں تری ہوئی کے کہ پورے ہیں یعنی نے نقصان کی اوس چیز کے کہ پیدا کی نقل کی ہے طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور طبرانی نے اوسط میں اور دارقطنی ابن سنی نے یعنی اہل روایت میں صبح تمام میں دعا نہیں آئی ہی اور ان کتابوں نے لفظ شام ہی کو نہیں روایت کی ہی میں بار پڑہے نقل کی ہے ترمذی اور ابن سنی نے ف راوی ہی نقل میں مسیار صحابی سے کہ سنے یہ دعا پڑہتے ہوئے میں ہوئے سر سترہ مرد فرشتے کہ دعا بخشش کی کرنے میں اوسکے لیے اور ذکر

کرنا ہی شہید مرتا ہی لفظ حدیث کے ہیں مَنْ قَالَهٗ وَكَّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُّصَلُّوْنَ عَلَيْهِ وَاِنْ مَاتَ مَاتَ شَهِيْدًا اور صحیح مسلم میں روایت کی ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کی کہ آج کی رات ایک بچھو نے کاٹنے سے کیا ایذا دی مجھ کو میں نے فرمایا آگاہ ہوا کر کہا تو ہوتا کہ شام کرتا اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو ضرر نہ پہونچاتا تجھ کو اور جو کوئی منزل پر اوتر کر یہ پڑہے تو نہیں ضرر کرتی کوئی چیز تب تک کہ کوچ کرے کہتی

السکوہ و شرح العاری اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ

الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تقي ي پناہ انکا جو ہیں زمین سات سے اور والے جانے اور شیطان راندے کیے سے یعنی مانکے ہوئے اور والے خدا سے پڑہے یہ اعوذ میں بار یہ تین آیت پڑہے هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ آخر تک کہ ترجمہ اسکا یہی ہی وہ ہی اللہ جو نہیں کوئی معبود مگر وہ جاننے والا غیب کا حاضر بندوں سے پوشیدہ ہی اور ظاہر کا ہی

وہی ہی بخشش کرنیوالا مہربان وہی ہی خدا جو نہیں کوئی معبود و فرمروا بادشاہ ہی نہایت پاک سلامت سب عیب سے امن دینے والا
نگہبان غالب زبردست بزرگوار پاکی ہی خدا کو اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں اہل یعنی بت وغیرہ کو شریک ٹھہراتے ہیں وہ
خدا ہی پیدا کرنیوالا درست کرنیوالا صورت بنانیوالا واسطے اوسکے نام ہیں اچھے سارے پاکی کے یاد کرتی ہی اوسکو وہ چیز کہ ہیچ آسمانوں کے
اور زمین کے ہی اور وہ غالب ہی دانا نقل کی یہ ترمذی و دارمی ابن سنی نے **ف** فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جو شخص اس اعوذ کو مع ان تین آیتوں اخیر سورہ حشر کے پڑہتا ہی صبح کو معین کرتا ہی اللہ تعالی سارے اوسکے ستر ہزار فرشتے اوسکے
واسطے بخشش کرتے ہیں شام تلک اور اگر اوس دن میں مرتا ہی شہید مرتا ہی اور جو کوئی شام کو پڑہتا ہی یہی درجہ پاتا ہی کذا فی
المشکوۃ والشرعین قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تین مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ تین مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین
مرتبہ **دس سے** قل ہو اللہ تین بار پڑہے اور قل اعوذ برب الفلق تین بار اور قل اعوذ برب الناس تین بار نقل کی
یہ ابو داود و ترمذی نسائی ابن سنی نے **ف** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس کا صبح شام کو تین تین بار پڑہنا کفایت کرتا ہی ہر چیز سے یعنی دفع کرتا ہی ہر بلا کو مشکوۃ فَسُبْحٰنَ
اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ **دی** پس تسبیح کرو تم اللہ کو جسوقت کہ رات کرتے ہو تم یعنی
نماز مغرب اور عشا کی پڑہو اور جسوقت کہ صبح کرتے ہو تم یعنی نماز فجر کی پڑہو اور اوسکے لیے تعریف ہی بیچ آسمانوں کے اور
زمین کے اور تسبیح کرو تیسرے پہر یعنی نماز عصر کی پڑہو اور جسوقت کہ ظہر کرتے ہو تم یعنی نماز ظہر کی پڑہو نکالتا ہی اللہ یکو
مردے سے یعنی جانور کو انڈے سے اور جیوا نکو نطفے سے یا مومن کو کافر سے اور ذاکر کو غافل سے اور نکالتا ہی مردے کو
زندے سے یعنی انڈے کو جانور سے اور نطفے کو حیوان سے اور کافر کو مومن سے اور غافل کو ذاکر سے اور جلاتا ہی زمین کو یعنی سبز
کرتا ہی بیچ اوسکے برسنے کے اور اسیطرح یعنی مثل اس نکالنے کے نکالے جاؤ گے تم یعنی قبروں سے نقل کی
یہ ابو داود ابن سنی نے **ف** مراد تسبیح سے پانچ نماز کی ہی اللہ کی یا زبان سے یا نماز پڑہنے اور لفظ وعشیا کا عطف
کیا کیا ہی حین پر اور وَلَهُ الْحَمْدُ اخر تک جملہ معترضہ ہی یعنی پاکی یاد کرو وقت عشا کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو کوئی صبح کو
پڑہتا ہی فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ تک پاتا ہی ثواب اوس چیز کا کہ فوت کرتا ہی اوس رات میں شکر اللہ کا اور جو کوئی شام کو پڑہتا ہی اوسکو شام کو پاتا ہی ثواب اوس چیز کا کہ فوت کرتا ہی اوس رات میں شکر اللہ کا **طہ** پڑہے اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ مراد کہتا ہوں آیۃ الکرسی نقل کی یہ طبرانی نے وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ وَالْاٰيَةُ مِنْ اٰلِ سُوْرَةِ
غَافِرٍ اِلٰى قَوْلِهٖ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ **حب اتے** اور پڑہے آیۃ الکرسی اور آیۃ ابتدا سورہ خافر سے قول
اوسکے اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تلک نقل کی یہ ابن حبان احمد ترمذی ابن سنی نے **ف** ساری آیت یوں ہی حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ
مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ
آیا ہی حدیث شریف میں کہ جو شخص یہ دونوں آیتیں یعنی آیۃ الکرسی اور آیۃ ابتدای غافر کی صبح کو پڑہتا ہی محفوظ رہتا ہی یعنی سب

بیت سے اور شیطان سے سبب برائی کے شام تلک اور جو شام کو پڑھتا ہی صبح تلک محفوظ رہتا ہی سبب برکت اس کے
مشکوٰۃ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ مودت ۳

مص صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے واسطے اللہ کے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا ہی
کوئی شریک اوسکا اوسی کے لیے بادشاہت ہی اور اوسی کے لیے سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اے پروردگار میرے
مانگتا ہوں میں تجھے بھلائی اوس چیز کی کہ اس دن میں ہی یعنی جو مقدر ہی کہ اس میں واقع ہوگا اور بھلائی اوس چیز کی کہ پیچھے
اس دن کے ہی اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی ہے کہ اس دن میں ہی اور برائی اوس چیز کی کہ پیچھے اس کے
ہی اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کاہلی سے کہ طاعت میں ہو اور برائی بڑھاپے کے سے اے پروردگار میرے
پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے عذاب سے کہ آگ میں ہی اور عذاب سے کہ قبر میں ہی نقل کی یہ مسلم ابوداود و ترمذی نسائی ابن السنی

ف اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ وغیرہا کے اوپر کے لفظ رات کے پڑھنے کے ہیں یعنی صبح کے وظیفے میں اَصْبَحْنَا
وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ پڑھیں گے اور شام کے وظیفے میں اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ سب جاہی اسی طرح سمجھو اور دن کے
وظیفے میں هٰذَا الْيَوْمِ اور رات کے وظیفے میں هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اور دن تو مَا بَعْدَهٗ اور رات کو
فَا بَعْدَهَا اور برائی اس دن اور ما بعد اوسکی مراد ہی اوسچیز سے کہ ضرر کرے دین و دنیا میں اور بار بار کہنے سے مراد
بڑھاپے کی یہ ہی کہ سبب بڑھاپے کے عقل جاتی رہے اور بندہ کی اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح نہ سکے پس پناہ مانگی ہی بڑھاپے کی برائی سے
والا نفس بڑھاپے کی فضیلت آئی ہی کہ خوشحال ہی اوس شخص کا کہ طویل عمر اوسکی اور اچھے ہوں عمل اوسکے ع اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں
ساتھ تیری کاہلی سے اور بہت بڑھاپے سے کہ بمنصہ اعضا کام سے باز رہیں اور برائی بڑھاپے کی سے اور فتنے دنیا کے
یعنی فتنے میں پڑنے سے سبب محبت دنیا کے یا فتنے سے کہ دنیا میں ہو کہ باز رکھے عقبیٰ اور مولیٰ سے اور عذاب قبر سے
نقل کی یہ مسلم نے اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ
وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ اور صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے واسطے اللہ کے
لیے پروردگار ہی سارے جہان کا یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس دن کی فتح اوسکی اور مدد اوسکی یعنی دین ظاہری طور کی
دفع پر مدد کرے تو اس دن میں اور روشنی اوسکی اور برکت اوسکی یعنی ہمکو طاعت کی اور ہدایت اوسکی اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے
برائی اوسچیز کے کہ اس دن ہی اور برائی اوسچیز سے کہ پیچھے اوسکے ہی نقل کی ابوداود نے **ف** فتح رات کے نکہ ہی کہ اللہ تعالیٰ مراد برلاوے تجھے حق
موافق مقصد اوسکے رات دن میں اور نور خبر ادراک کرنا اللہ تعالیٰ کا ہی بندہ کو کہ دیکھے اوس سے راہ حق کی اور ہدایت
راہ دکھانی ہی طرف راہ استقامت کے ہمیشہ کو یہاں تلک کہ خاتمہ بخیر ہو ع اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَاَنْتَ

وبك نحيى وبك نموت وإليك النشور ع ح ب ع و یا اسی قدرت سے تو ہی صبح کی ہے اور اسی قدرت سے تو ہی ہمکو شام کی ہمت اور سبب تیرے جیتے ہیں ہم اور سبب تیرے مرتے ہیں ہم اور طرف تیرے اوٹھنا ہی حد ہے کے نقل کی یہ جار دلیلوں سے اور ابن حبان احمد ابو عوانہ نے ف شام کے وظیفے میں اوٹنا پڑھے بعنی بك أمسينا وبك أصبحنا اور تنہا مصنف نے مناسب یہ ہی کہ صبح میں کہا جاوے وإليه النشور اور شام میں وإليه المصير اور یہی صحیح ہی اوس حدیث میں کہ روایت کی ابو عوانہ نے مکرر ملا علی قاری نے اس قول پر شبہہ کیا ہی اور کہا ممکن ہی اسکے ثابت ہوا ہی واللہ اعلم اصبحنا وأصبح الملك لله والحمد لله لا شريك له لا إله إلا هو وإليه النشور ر ے صبح کرتے ہے اور صبح کی ملک نے واسطے اللہ کے اور سب تعریف کے لیے ہی نہیں شریک کوئی اوسکا نہیں کوئی معبود مگر وہ اور طرف اوسکے اوٹھنا ہی نقل کی یہ ہزار ابن سنی نے اللهم فاطر السموات والأرض عالم الغيب والشهادة رب كل شيء ومليكه أشهد أن لا إله إلا أنت أعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشيطان وشركه د ت س حب مس مص یا اللہ پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے جان لے والے پوشیدہ اور ظاہر کے پروردگار ہر چیز کے اور مالک اوسکے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو سا دیا نکتا ہوں میں پناہ تیری برائی نفس اپنے کیسے یعنی خواہش نفس کیسے جو خلاف ہدایت کے ہووے اور برائی شیطان کیسے اور شرک کیسے یعنی شرک اور کفر میں ڈالنے والے کیسے نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ ف عرض کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایئے کوئی دعا کہ پڑھوں میں صبح و شام فرمایا یہ دعا پڑھو اور بعضی روایت میں یہ زیادہ آیا ہی ع وأن نقترف على أنفسنا سوءا أو نجره إلى مسلم اور پناہ مانگتے ہیں ہم اس سے کہ حاصل کریں ہم اوپر نفسوں اپنے کے برائی کو یعنی گناہ یا ظلم کو یا کھینچ لاوے اوسکو طرف مسلمان کے یعنی نسبت کریں اوسکو طرف مسلمان کے کہ پاک ہو اوس سے یا ضرر پہونچاویں کسی کو نقل کی یہ ترمذی نے اللهم إني أصبحت أشهدك وأشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك بأنك أنت الله لا إله إلا أنت وأن محمدا عبدك ورسولك ط س یا اللہ تحقیق میں نے صبح کی اوس حالت میں کہ گواہ کرتا ہوں تجھکو اور گواہ کرتا ہوں اوٹھانیوالوں عرش تیرے کو اور تمام فرشتوں تیرے کو اور تمام مخلوق تیری کو ساتھ اسکے کہ تحقیق تو معبود ہی ہیں کوئی معبود مگر تو اور تحقیق محمد بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے نقل کی یہ طبرانی نے اوسط میں اور ترمذی نے ف أشهدك گواہ کرتا ہوں تجھکو اپنے اقرار ربوبیت و ہدایت تیری کے بیچ الوہیت اور ربوبیت کے پس یہ بنا کرنا اسلام کا اور اقرار کرنا گواہی کا ہی ہر صبح و شام اور غرض تعلیم اپنے سے یہ ہی کہ میں غافلوں سے نہیں ہوں اور اوٹھانیوالے عرش کے آٹھ فرشتے ہیں کما فی درمیان کان اور کندھے اوسکے کے فرق و ہزار برس کا ہی اور ایک روایت میں سات ہزار برس کا اور جو کوئی پڑھے اسکو بخشتا ہی اللہ تعالیٰ تمام رات دن کے ع اللهم إني أصبحت أشهدك وأشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك أنك أنت الله لا إله إلا أنت وحدك لا شريك لك وأن محمدا عبدك ورسولك ولعد ولعمرات د ت س

یا اللہ تجھ سے مسیح کی اوس حال میں کہ گواہ کرتا ہوں میں تجھکو اور گواہ کرتا ہوں اوٹھانیوالوں عرش برکو اور فرشتوں تجھکو
اور تمام مخلوق تیری کو ساتھ اسکے کہ تحقیق تو معبود ہی نہیں کوئی معبود مگر تو تنہا ہی تو نہیں شریک کوئی ترا اور تحقیق محمد تیرے
بندے اور رسول ہیں تیرے یہ دعا چار بار نقل کی یہ داود و ترمذی نسائی نے ف حدیث شریف میں آیا ہی کہ جسنے
یہ دعا ایکبار پڑہی چوتھائی آزاد کرتا ہی اللہ تعالی اسکو اوسکے اور جسنے دو بار پڑہی آزاد کرتا ہی آدہا اوسکو اوسکے اور جسنے
تین بار پڑہی تین چوتھائی اور جسنے چار بار پڑہی سارے کو آزاد کرتا ہی اللہ تعالی اوسکے ذکر کیا اوسکو میرک رہنے ع
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ
وَمَالِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ دق س ج مس مص یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھسے سلامتی عافیت
ولیات ظاہر و باطن کیسے دنیا اور آخرت میں یعنی امور دنیا و آخرت میں یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے معاف ہونا گناہوں اور عافیت
دین اپنے میں اور دنیا اپنی میں اور اہل اپنے میں یعنی قرابتی اور خدام اور مال اپنے میں یا اللہ ڈھانک عیب میرے اور امن دیدے خوف
میرے اور نگہبانی خوف کی چیزوں سے مجکو امن میں رکھ یا اللہ محافظت کر میری آگے میرے سے اور پیچھے میرے سے اور داہنی میرے سے اور بائیں
میرے سے اور اوپر میرے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ بزرگی تیری کے اس سے کہ دہسایا جاؤں نیچے میں نقل کی یہ ابوداؤد
ابن ماجہ نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ ف مراد اہل عافیت سے نہ ہونا خدا کا سی اور دوسرے خلاصی عیبوں سے
اور کہا مصنف نے کہ معنی عافیت کے ہیں سلامتی پس دین میں سلامتی ہو کی سے اور دنیا میں سلامتی ہو بیماریوں اور بلاؤں سے اور
عورت اوسکو کہتے ہیں کہ شرم کرے آدمی اور برا جانے جب وہ ظاہر ہو جاوے اور یہ معنی اس لیے بیان کیے جو بلا آئی ہی انہیں دینے
آئی ہی اور نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو ترین ان کلمات کے پڑہنے کو صبح اور شام میں ع لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ د
س ق مص ی نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا ہی وہ نہیں شریک کوئی اوسکا اوسیکے لیے سلطنت ہے اور اوسیکے
لیے تعریف ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی نہیں مرتا اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی
شیبہ ابن سنی نے اور لفظ یحیی اسے لا یموت تلک فقط ابن سنی نے روایت کیا ہی ف فضیلت اس کلمے کی بعد
تفسیر میں یہ آئی ہی کہ جس شخص نے صبح کو پڑہا ہوتا ہی ثواب بڑے بڑے آزاد کرنے غلام کے کہ اولاد حضرت اسمعیل کیسے ہوا اور دس
نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس درجے بلند ہوتے ہیں اور محفوظ رہتا ہی شیطان سے رات تلک اور جو شام کو پڑہتا ہی
یہی ثواب پاتا ہی اور صبح تلک شیطان سے محفوظ رہتا ہی روایت کیا اس حدیث کو ابن عیاش اور ایک شخص نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا یو جہا کہ یا رسول اللہ ابن عیاش آپسے یہ حدیث روایت کرتا ہی فرمایا سچ کہتا ہی
ابن عیاش مشکوۃ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَبِیًّا
ه مس اط راضی ہوے ہم ساتھ اللہ کے از روی رب ہونے کے یعنی خوب تصدیق کی ہم نے اللہ کے رب ہونے کی

ہونیکی اور ساتھ اسلام کے ازروی دین ہونیکے اور ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازروی رسول ہونیکے یعنی تصدیق کے ہمنے رسالت اونکی کی یہ چارون نے اور حاکم احمد طبرانی نے ف اکثر سخون مین بعد لفظ رسولاً کے لفظ نبیاً کا بھی ہے اور ابن السنی کا بھی مستحب ہی کہ دونون کو جمع کرے کذا قال النووی رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ثلث مرات مصی راضی ہوین ساتھ اللہ کے ازروی رب ہونیکے اور ساتھ اسلام کے ازروی دین ہونیکے اور ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازروی نبی ہونیکے پڑہے یہ تین بار نقل کی یہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے صبح شام کو تین تین بار یہ دعا پڑہے حق ہوا اللہ تعالیٰ کو راضی کریگا اوسکو قیامت کے دن مسئلوۃ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ دس جیبی یا اللہ جس جسنے صبح کی ساتھ میرے کسی نعمت سے یا ساتھ کسیکے مخلوق تیرے ہی طرف سے ہی تو ایک ہی یعنی جو نعمت دین و دنیا کی کہ حاصل ہوئی ہی مجکو یا اور کو مخلوق سے پس وہ خاص تیری ہی عنایت سے ہی نہین کسی شریک تیرا اس تیرے ہی لیے تعریف ہی اور تیرے ہی لیے شکر ہی یعنی لازم ہی شکر ہمیز بان دل و اعضاے مقابلے مین اس نعمت کے نقل کی یہ ابو داؤد نسائی ابن حبان ابن سنی نے ف فرمایا آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے صبح کو یہ دعا پڑہی شکر اوس دن کا ادا کیا اور جسنے شام کو پڑہی شکر اوس رات کا ادا کیا کذا فی المشکوٰۃ اور بعضے روایت مین آیا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا تھا اور نعمتین تیری مجھپر بہت ہوین شکر اونکا کیونکر ادا کرون حکم ہوا اے داؤد جو جانا تونے کہ نعمت تیرے پاس تیری ہی طرف سے ہی شکر اونکا ادا کیا تونے فخر اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ثلث مرات اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ثلث مرات دس ے یا اللہ سلامتی دے مجکو بدن مبرمین یعنی تمام اعضاے سے کوئی چیز کناہ کی نہو یا اللہ سلامتی دے مجکو سماعت مبرمین یعنی بہرا نہو جاؤن یا اوس چیز کے سن نے سے کہ سننا درست نہو مثل غیبت اور جھوٹ اور گانی بجانیکی یا اللہ سلامتی دے مجکو بینائی مبری مین نہین کوئی معبود مگر تو یعنی بجی سے عافیت مانگتے ہین نہ غیر جیسے پڑہے اسکو تین بار یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کفر سے اور محتاجگی سے یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر کیسے نہین کوئی معبود مگر تو یعنی نہین پناہ مانگے جاتی ہی مگر تجھسے پڑہے یہ تین بار نقل کی یہ ابو داؤد نسائی ابن سنی نے ف مراد سلامتی بینائی سے سلامتی ہی اندھے پن سے یا ندیکھنے شیانون قدرت کی سے یا نظر کرنے سے طرف حرام چیزونکے مانند عورت اجنبی اور لڑکے کے اور مراد سلامتی سمع سے تمام شکیکے اور مراد کفر سے یا کفر مشہوری اور محتاجگی سے محتاجگی دل کی کہ آدمی کو بے صبر کرے گلہ تقدیر کا اور اللہ تعالیٰ کا کروانی ہی یا کفر سے کفران نعمت اور محتاجگی سے محتاجگی طرف خلق کے یا کم ہونا مال کا ساتھ نہونے قناعت کے اور نہونے صبر کے اور کثرت حرص کے ع سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا دس ے پاک ہی اللہ اور تسبیح کرتا ہون ساتھ تعریف اوسکے

ہیں ہی قوت بندے کو حرکت اور سکون پر مگر ساتھ قدرت کے اللہ نے جو چاہا اللہ نے ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا جاما ہوں میں
تحقیق اللہ ہر چیز پر قادر ہی و تحقیق اللہ نے کہیر ہر چیز کو اور روی جانے کے یعنی وہ ہر چیز کو جانتا ہی نقل کی یا بو داؤد نسائی ابن ہی نے

ف جو چاہا ہوا جو نہ چاہا نہ ہوا یعنی برابر ہی کہ بندہ چاہے یا نہ چاہے اور یہی معنی ہیں اس آیت کے وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ
اللّٰہُ یعنی نہیں چاہتے ہو تم مگر او سوقت کہ چاہے اللہ اور حدیث قدسی میں ہی یُرِیْدُ وَاُرِیْدُ وَلَا یَکُوْنُ اِلَّا مَا اُرِیْدُ وَمَنْ رَضِیَ فَلَہُ
الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَہُ السَّخَطُ وَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ یعنی اے بندے ارادہ کرتا ہی تو ایک کام کا اور ارادہ کرتا
ہوں میں اور نہیں ہوتا مگر جو چاہتا ہوں میں پس جو شخص راضی ہوا یعنی میرے ارادہ پر پس اوسکے لیے خوشنودی میری ہی اور جو خفا ہوا
میرے ارادے پس اوسکے لیے خفگی میری ہی اور کرتا ہی اللہ جو چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جو ارادہ کرتا ہی اور حدیث شریف میں ہے

ع اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ وَکَلِمَۃِ
الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّۃِ اَبِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
اط فِی الصَّبَاحِ وَالْمَسَآءِ س فِی الصَّبَاحِ فقط صبح کی ہمنے اور پیدائش اسلام کے اور کلمہ اخلاص کے یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے اور اوپر دین نبی اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوپر ملت باپ اپنے ابراہیم کے کہ وہ توحید کرنیوالے تھے اوپر اللہ
تعالے کے اور نہیں تھے مشرکوں سے نقل کی امام طبرانی نے بیچ صبح اور شام کے اور نقل کی نسائی نے بیچ صبح کے فقط ف
یعنی دعا ہی اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ آخر تک کو احمد اور طبرانی نے صبح شام کا بڑھنا نقل کیا ہی اور نسائی نے فقط صبح میں اور
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ مدی عبارت چلی پہلی عبارت سے اسکو علاقہ نہیں ایسا ہی کہا ہمنے اور یہی حضرت نے یہ دعا مالوک سکتا ہے اور
ظاہر تر یہی کہ حضرت یہی نبی و پیامبر لانیکے حکم کیے گئے تھے جبکہ جواب اذان میں آیا ہی کہ جب مؤذن اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا تھا حضرت جواب دیتے تھے اَنَا اَنَا یعنی میں بھی گواہی دیتا ہوں ع بِکَ اَسْتَغِیْثُ
یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ س مس
ر اے زندہ اے ہمیشہ رہنے والے بسبب رحمت تیرے کے فریاد کرتا ہوں میں اور مدد چاہتا ہوں ہر چیز میں سنوار اے
میرے تمام حال میرا اور نہ سونپ مجکو طرف نفس میرے کے ایک پلک مارنے کی یعنی نہ محروم کر مجکو نعمت امداد سے نقل کی
یہ نسائی حاکم بزار نے ف حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں لڑا میں کافروں سے پھر حاضر
ہوا حضرت کے پاس تو کہا میں نے کہ سجدہ میں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھ رہے تھے پھر گیا میں اور لڑا میں پھر اگر دیکھا کہ
حضرت یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ سجدہ میں پڑھتے تھے پس فتح دی اللہ تعالی نے اوپر کو ع اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ
خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ نخ س یا اللہ تو رب میرا ہی نہیں
تو نے معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجکو اور میں بندہ تیرا ہوں اور میں اوپر عہد تیرے کے ہوں اور وعدے تیرے کے ہوں یعنی عہد اور وعدہ
تجھ سے ایمان لانیکا اور خالص عبادت کرنیکا دن استطاعت کے یا میں اوپر مستقیم ہوں بقدر طاعت اپنی کے یعنی یہ اقرار ہی

اقرار ہی اپنی عاجزی کا کہ جسطرح واجب ہی ویسا نہیں واجبا مقرار کرتا ہوں میں وسطے تیرے سانہ نعمت تیری کے کہ میرے ہی اوپر اقرار کرتا ہوں میں سانہ گناہ اپنے کے پس بخش مجکو بس تحقیق نہیں بخشتا اگر کوئی مگر تو پناہ مانگتا ہوں میں تیرے برائی کرتوت اپنی سے یعنی بخش گناہ میرے تقل کی یہ بخاری نسائی نے اللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ دی یا اللہ تو رب میرا ہی نہیں کوئی معبود مگر تو پیدا تو نے مجکو اور میں بندہ تیرا ہوں اور میں عہد تیرے پر ہوں اور وعدے تیرے پر بقدر طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہوں تیرے برائی کرد ار اپنے کیسے اقرار کرتا ہوں میں سانہ نعمت تیری کے کہ مجھیر ہی واقرار کرتا ہوں میں سانہ گناہ اپنے کے پس بخش مجکو تحقیق نہیں بخشتا گناہوں مگر کوئی مگر تو تقل کی یہ ابوداؤد ابن سنی نے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُکِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنْ ابْتُغِیَ وَاَرْاَفُ مَنْ مَلَکَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰی اَنْتَ الْمَلِکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَکَ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَکَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِکَ وَلَنْ تُعْصٰی اِلَّا بِعِلْمِکَ تُطَاعُ فَتَشْکُرُ وَتُعْصٰی فَتَغْفِرُ قَرِیْبٌ شَھِیْدٌ وَاَدْنٰی حَفِیْظٌ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِیْ وَکَتَبَتِ الْاٰثَارُ وَنَسَخَتِ الْاٰجَالُ اَلْقُلُوْبُ لَکَ مُفْضِیَۃٌ وَالسِّرُّ عِنْدَکَ عَلَانِیَۃٌ اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّیْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ مَا قَضَیْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَاَنْتَ اللّٰہُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَہُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَکُلُّ شَیْءٍ ھُوَ لَکَ وَبِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ اَنْ تُقِیْلَنِیْ فِیْ ھٰذِہِ الْغَدٰوۃِ اَوْ فِیْ ھٰذِہِ الْعَشِیَّۃِ وَاَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِکَ ط ب یا اللہ تو ہی لائق تر ہی سانہ ذکر کے اوس کی کہ یاد کیا جاوے یعنی کہ تر لائق تر ہی ہر مذکور سے اور تو لائق تر ہی سانہ عبادت کے اوس سے کہ عبادت کیا جاوے یعنی تیری عبادت کے عبادت ہمیں کی مائل ہی اور تو بہت مدد کرنیوالا ہی اوس سے کہ مدد مانگی جاوے اوس سے اور تو ہی بہتر ہی اوس سے کہ مالک ہو یعنی مالکوں مجازی سے تو زیادہ مہربان ہی اور تو ہی بہت سخی اوس سے کہ مانگا جاوے اور تو فراخ تر ہی عطا میں اوس سے کہ دنیا ہی تو بادشاہ ہی نہیں کوئی شریک تیرا اور تو ایک ہی ہی کوئی ہمسر تیرا ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہی مگر ذات تیری ہر گز نہیں عبادت کیا جاتا ہی تو مگر سانہ توفیق اپنی کی اور ہر گز نہیں نافرمانی کیا جاتا ہی تو مگر سانہ علم اپنے کے اطاعت کیا جاتا ہی تو پس جزا دیتا ہی اور نافرمانی کیا جاتا ہی تو پس بخشتا ہی تو قریب تر ہی ہر حاضر سے یعنی اشارہ ہی نحن اقرب الیہ من حبل الورید اور تو نزدیک تر ہر نگہبان سے ہی حائل ہو اور تو نزدیک نفسوں کے اور پکڑی تو نے بال پیشانیوں کے یعنی سب تیرے قبضہ قدرت میں ہیں اور لکھا تو نے عملوں کو یعنی لوح محفوظ میں اور اٹھیں تو نے عمریں لوح محفوظ میں اور دل سب تیری تجلیات سے ہویدا ہیں اور پوشیدہ نزدیک تیرے علانیہ ہر ی حلال وہ چیز ہی کہ حلال کی تو نے اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی تو نے اور دین وہ چیز ہی کہ مقرر کیا تو نے اور کام وہ چیز ہی کہ حکم کیا تو نے یعنی تمام امور کہ دنیا میں ہوتے ہیں تیرے ہی حکم اور ارادے سے ہوتے ہیں اور مخلوق

پیدائش تیری ہی اور سب بندے بندے تیرے ہیں اور تو ہی اللہ بہت مہربان بخشنے والا مانگتا ہو میں تجھسے
ساتھ وسیلے نور ذات تیری کے وہ جو روشن ہوگئے بسبب سکے آسمان اور زمین اور مانگتا ہوں ساتھ وسیلے ہر حق کے
تو وہ دسطے تیرے ہی سب مخلوق پر یعنی اطاعت عبادت وغیرہا اور ساتھ وسیلے حق ملنے والوں کے کہ تجھ ہی یعنی راہ کرم اور وعدے تیرے کے جو حق رکھتے ہیں الانجیر کسکا حق ہی یہ کہ معاف کرے تو مجکو اس دن ہیں یا اس رات میں
یعنی صبح کی وظیفے میں فِیْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ کہے اور شام کے وظیفے میں فِیْ هٰذِهِ الْعَشِیَّةِ اور یہ کہ امان دے تو مجھکو
آگے ساتھ قدرت اپنی کے نقل کی یہ طبرانی نے کبیر میں اور کتاب الدعا میں ف حدیث شریف میں آیا ہی کہ جو
کوئی پڑھے یہ دعا لکھی جاتی ہیں اوسکے لیے دس نیکیاں اور دور کی جاتی ہیں دس برائیاں اور ثواب ملتا ہی دس غلام
آزاد کرنیکا اور پناہ دیتا ہی اللہ تعالے شیطان سے کذا ذکر علی اور یہ جو کہا کہ نہیں نافرمانی کیا جاتا مگر ساتھ علم اپنے کے آگے
اشارہ ہی اسپر کہ طاعت نہیں ہی مگر بسبب ارادے اور امر اللہ تعالی کی اور معصیت بسبب ارادے کے ہی آگی
اور حاصل ہوا تو نزدیک نفسوں کے یعنی حاصل ہوا تو درمیان لوگوں کے اور خواہشوں نفس اونکے کی میں نہیں قابو
رکھتے ہیں کہ ایمان لاویں یا کفر تو یہ مگر ساتھ ارادے تیرے کے حاصل یہ ہی کہ مالک ہی لوگوں کا پھیر تا ہی جدھر چاہتا ہی ف فخر
حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ی کفایت ہی مجکو اللہ ایسا
کوئی معبود کہ وہ اوسپر بھروسا کیا میں نے یعنی نہ غیر اوسکے پر بس اعتماد رکھتا ہوں اور نہ ڈرتا ہوں کسی سے مگر اوسے
اور وہ پروردگار عرش بڑیکا ہی پڑھے یہ سات بار نقل کی یہ ابن سنی نے ف حدیث شریف میں آیا ہی کہ جو کوئی صبح
شام یہ آیت سات سات بار پڑھے تو کفایت کرتا ہی اللہ تعالے غم دنیا اور آخرت اوسکیکو اور بعضے شارح نے کہا ہی
تو اگر کسی شخص کو سوا اسکے اور ورد نہ ہو تو یہ کافی ہی اور اللہ تعالی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اسکے پڑھنے کو اس آیت
میں فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ اٰخر تک ع وفخرہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی
کل شیء قدیر عشر مرات بس حسبی نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اوسکا اوسیکے لیے بادشاہت
ہی اور اوسیکے لیے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پڑھے اوسکو دس بار نقل کی یہ نسائی ابن حبان احمد طبرانی ابن سنی نے
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ مرات بس حسبی ع پاک ہی اللہ بزرگ اور بڑائی بیان کرتا ہوں
ساتھ تعریف اوسکی کے پڑھے یہ سو بار نقل کی یہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم ابن حبان ابو عوانہ نے ف حدیث شریف میں
آیا ہی کہ جسنے صبح شام کو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سو سو بار پڑھا تو نہیں لائیگا کوئی قیامت کو عمل بہتر اوسیسے کہ لاویگا یا ویسا
لیکن وہ شخص کہ عمل کرے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اوس سے پڑھے یعنی بس وہ افضل اوس سے ہوگا انتہی اور
اکثر ان تسبیحات وغیرہا کو کتنے نقل کیی کئی سے زیادہ وہی پڑھیگا تو یہ بھی ثواب یاد دیگا اور زیادتی کا حد بس گنتی اور وسیلے
کے نہیں ہی کہ اس سے زیادہ پڑھنا منع ہو مثل یاد تی طہارت کی تین بار سے زیادہ اعضا کو دھونا منع ہی کذا قال
علی اور اسی طرح شیخ فخر الدین نے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ کے بیان میں قول مصنف کا نقل کیا ہی اور بعضے علماء نے

اسکے کہتے ہیں واللہ اعلم سُبْحَانَ اللّٰہِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ

ف سبحان اللہ سو بار پڑھے الحمد للہ سو بار لا الہ الا اللہ سو بار اللہ اکبر سو بار نقل کی یہ ترمذی نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑھے ہوگا اوسے ثواب مانند سو حج کے نیز اسکے اور جو صبح شام کو سو سو بار الحمد للہ پڑھے ہوگا مانند ثواب اسی شخص کے کہ سو گھوڑے جہاد کے لیے دیے یا فرمایا اس مضمون کی جگہ یہ کہ سو جہاد کے اور جو لا الہ الا اللہ سو صبح شام کو سو سو بار پڑھے ہوگا ثواب مانند سو غلام آزاد کرنے والے کے کہ وہ غلام اولاد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ہوں اور جو اللہ اکبر سو سو بار صبح شام کو پڑھے نہیں ہوگا کوئی بہتر عمل میں اوسدن اس شخص سے لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ بھی اسی برابر عمل کے ہوگا یا زیادہ اس سے پڑھے یعنی وہ افضل اس سے ہوگا مشکوٰۃ

وَصَلَّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ط اور درود بھیجے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دس بار نقل کی یہ طبرانی نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی مسلمان کو دس بار پچھیر درود نہ بھیجے یا وہ کی اوسکو شفاعت میری نہ پہنچے قیامت کے اور فرمایا کہ جو کوئی مجھ پر صبح کی نماز کے بعد پہلی بات کرنیکے درود بھیجنا ہی روا کرنا ہی اللہ تعالیٰ سو حاجتیں اوسکی جلدی دنیا ہی کی حاجتیں ہوویں سے اور ستر کو تاخیر دنیا ہی اور بعد نماز مغرب کے بھی ایسا ہی ثواب پاتا ہی کذا ذکر المصنف فی المنہیۃ اس مقام کے ایک درود لکھا جاتا ہی کہ وہ پڑھی بہت مناسب ہی ارطفی نے اوادمین اور ابن نجار نے اپنی تاریخ میں حضرت ابوبکر سے روایت کی ہی کہ کہا اونہوں نے کہ میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا اور سلام کیا اوسکو حضرت نے جواب دیا اور خوش ہو کر اپنے پہلو میں بٹھایا جب وہ شخص اپنی حاجت عرض کر اوٹھا تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر جو شخص ہی کہ بلند کیے جاتے ہیں عمل اسکے لیے مانند عمل سب روئے زمین میں والوں کے عرض قیامت میں نے کیا ہی سبب اسکا فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہی مجھ پر ایک درود دس بار بھیجتا ہی کہ مانند درود سب خلق کے ہوتا ہی پوچھا اوسنے وہ کیا ہی فرمایا یہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ یعنی اللہ رحمت خاص بھیج اور حضرت محمد کے کہ نبی ہیں عدد کی اوس کے کہ درود بھیجے ہیں اوس کو مخلوق تیرے سے اور رحمت خاص بھیج اوپر محمد کے کہ نبی ہیں جیسا کہ لائق ہی اوسکو کہ درود بھیجیں اوسپر اور رحمت خاص بھیج اوپر محمد کے جو نبی ہیں جیسا کہ حکم کیا تو نے ہمکو یہ کہ درود بھیجیں ہم اوپر کذا فی الدر المنثور وَاِنْ اَبْلَغَ یَوْمٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ د اور اگر مبتلا کیا جاوے کوئی غم میں یا مرض میں کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَتَرَکَّبُ مَرْجَلَہٗ وَکَایَۃٌ یَا اَللّٰہُ تَحَقَّقْ میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فکر سے اور غصے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عاجزی یعنی کمال کے حاصل کرنے میں اور کاہلی سے یعنی اعمال میں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے نامرد ہونے سے یعنی مدد دشمن کیسے کہ بار کرے لڑائی دشمن کیسے اور بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بوجھ قرض کیسے اور قہر آدمیوں کیسے یعنی ظاہر اور غلبہ ظالموں اور جور بدعتیوں کیسے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حدیث شریف میں آیا ہی کہ ایک شخص نے سرور عالم صلی

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ بہت سے غم اور قرض لاحق ہوئے ہیں مجھکو فرمایا آلا ادلک علی کلام اذا انت قلتہ اذھب اللہ ھمک وقضی دینک ایک کلام کہ جب پڑھے تو اوسکو اللہ تعالیٰ دور کرے غم تیرا اور ادا کرے تجھ سے قرض تیرا اوسنے عرض کیا فرمائیے فرمایا صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو شخص روایت کرتا ہی کہ پڑھی میں نے یہ دعا پس اللہ تعالیٰ نے دور کیا غم میرا اور ادا کیا قرض میرا تمام ہوی حدیث کہا مصنف نے عجز ترک کرنا اوسچیز کا ہی کہ کرنا اوسکا خوب ہوا اور پناہ غلبہ قرض سے اس لیے ہی کہ حدیث شریف میں ہی اَلدَّیْنُ شَیْنُ الدِّیْنِ یعنی قرض عیب دین کا ہی اور فرمایا ہی لَاھَمَّ اِلَّا ھَمُّ الدَّیْنِ وَلَا وَجَعَ اَوْجَعُ مِنْ وَجَعِ الْعَیْنِ یعنی قرض کے غم برابر کوئی غم نہیں اور آنکھ کے درد برابر کوئی درد نہیں تمام ہوا علاوہ حدیث پہلی کا ایک روایت میں آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے دن مجھ کے ستر بار پڑھا اَللّٰھُمَّ اغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ نہیں کہ رزق کے واسطے دوسرے مجھ سے بے نیاز کر بحلال اوسکا اور حرام سے اللہ تعالیٰ کا اور فضل سے اوسکا اور غیر اوسکے سے اَذْکُرُ عَلِیًّا عَنِ الْفَرْدُوْسِ اِلٰی ھُنَا یُقَالُ فِی الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ جَمِیْعًا وَلٰکِنْ یُقَالُ فِی الْمَسَاءِ مَکَانَ اَصْبَحْنَا اَمْسَیْنَا وَمَکَانَ ھٰذَا الْیَوْمِ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ وَمَکَانَ لَکَ الْحَمْدُ لَکَ الْمُلْکُ وَمَکَانَ لَہُ النُّشُوْرُ لَہُ الْمَصِیْرُ وَمَکَانَ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْھَا اَسْئَلُکَ بِالْحَرْفِ وَکُلِّ کَلِمَۃٍ یہاں تلک پڑھا جاوے بیچ صبح اور شام کے دونوں کے ولیکن پڑھا جاوے شام کے وظیفے میں جگہ اصبح کے لفظ سے کا اور جگہ اصبحنا کے امسینا اور جگہ ھذا الیوم کے ھذہ اللیلۃ اور جگہ مذکر کے مونث یعنی کی جگہ ہا اور جگہ نشور کے مصیر سیکہ لکھا ہے اوسکو ساتھ سرخی کے اور ہر کلمے کے وَیُزَادُ فِی الْمَسَاءِ فَقَطْ اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَءَ وَبَرَاَ اور زیادہ کی جاوے شام میں فقط یعنی صبح میں یہ دعا امسینا وامسی الملک آخر تک کہ یعنی ہمنے شام کی ملک نے واسطے اللہ کے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے جسنے تھام رکھا ہی یعنی محفوظ رکھا ہی آسمان کو اس سے کہ گر پڑے زمین پر مگر ساتھ حکم اوسکی کے برائی اوس چیز کے کہ اندازہ کیا اور پیدا کیا مثل کی یطرائی نے وَیُزَادُ فِی الصَّبَاحِ فَقَطْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَاءُ وَالْعَظَمَۃُ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَمَا یَحْتَوِیْ عَلَیْھِمَا لِلّٰہِ وَحْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَہٗ فَلَاحًا وَاٰخِرَہٗ نَجَاحًا اَسْئَلُکَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ **مص** اور زیادہ کی جاوے صبح میں فقط یہ شام میں یہ دعا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ آخر تک کہ معنی یہ ہیں صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے واسطے اللہ کے اور بزرگی اوسکے اور بزرگی صفات کے اور مخلوق اور حکم اور رات و دن اور جو چیز کہ ظاہر ہوتی ہی رات دن میں واسطے اللہ ہی کے ہیں کہ ایک ہی یا اللہ کر اول اس دن کا سبب نیکی کا یعنی خیر کر اس کو طاعت میں اور درمیان اوسکے کو سبب طلب بھلائی کا اور آخر اوسکی کو سبب نجات کا آفتوں سے ماننے والا ہوں میں تجھسے بھلائی دنیا اور آخرت کی اے بہت مہربان مہربانوں کے نقل کی ہی ابن السنی نے اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ وَمِنْکَ وَاِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِیَّتُکَ بَیْنَ یَدَیْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ مَا شِئْتَ کَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ یَکُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ اَنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ مَا صَلَّیْتَ مِنْ صَلٰوۃٍ فَعَلٰی مَنْ صَلَّیْتَ وَمَا لَعَنْتَ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰی مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِیُّنَا

وتوفني في الدنيا والآخرة توفني مسلما والحقني بالصالحين ی مس ط حاضر ہون مین خدمت تیری مین یا اللہ حاضر ہون مین خدمت تیری مین پھر حاضر ہون مین اور مستعد ہون طاعت تیری پر اور بھلائی کا تمہون تمین ہی یعنی تصرف اور قدرت تیری مین ہی اور بھلائی تمکو پہونچنی والی تجھیے ہی اور طرف تیرے ہی جوع کرنیوالا حال ہمارا اور مآل کار ہمارا یا اللہ جو کچھ کہی مین نے بات یا کہائی مین نے قسم یا مانی مین نے کوئی نذر یا خرچ ہش تیری سے کیے ہی چاہا ہو اللہ اور جو نہ چاہا تو نے نہ ہوگا اور نہین ہی پہرنا کنا ہو سکنے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد تیری کی تحقیق تو ہر چیز قادر ہی ایسا جو کچھ کہی مین نے دعا پس حال کی اوسکو کہ دعا کی تو نے اوسپر اور لائق حال کے کیا حال اوسکو اور جو کچھ کہی مین نے لعنت پس کرا دو پر اوسکے کہ لعنت کی تو نے اوسپر تو مالک میرا ہی دنیا اور آخرت مین مار مجھکو مسلمان اور ملا مجھکو ساتھ نیکبختون کے یعنی ساتھ نبیون اور رسولون کے قول کی یہ ابن سنی حاکم احمد طبرانی نے ف آیا ہی کہ اخیر کلام مرتے دم حضرت ابوبکر رضہ کا یہ تھا رب توفني مسلما والحقني بالصالحين ع اللهم اني اسالك الرضا بعد القضاء وبرد العيش بعد الموت ولذة النظر الى وجهك والشوق الى لقائك في غير ضراء مضرة ولا فتنة مضلة یا اللہ تحقیق مین تجھسے خوشنودی مانگتا ہون پیچھے تقدیر کے یعنی جو مصیبت بلا کی تقدیر جاری ہوا وسپر راضی ہون اور ٹھنڈک عیش کی پیچھے مرنیکے اور مزہ دیکھنے کا طرف ذات تیری کے اور شوق طرف ملنے تیرے کیے بیچ غیر حالت سخت کے کہ زیان پہنچانیوالی ہو اور غیر فتنہ گمراہ کرنیوالیکے ف معنی عیش کے زندگانی مین پس مراد ساتھ ٹھنڈک عیش کے بعد مرنیکے اچھا ہونا زندگانی کا ہی بعد مرنیکے تیہان کی زندگانی فانی ہی اور وہان کی باقی پس اصل حین آرام و مہن کا ہی اسی لیے حضرت نے وہان کا آرام مانگا بیچ غیر حالت سخت کے کہ زیان پہنچانیوالی ہو یعنی ایسا شوق مانگتا ہون کہ نقصان نکرے سلوک میرا مین اور ستھا میرا مین ادب براد کلام اسیلیے کہ کبھی شوق مین حالت نکر کے ہو کر خلاف ادب کے باتین ہو جاتی ہین اور بیہودی جلد بدلے اور غیر فتنہ گمراہ یعنی نہ لاحق مورخ و ملا کر سبب گمراہی میرا کیا غیر میرا کیا ہو ع واعوذ بك ان اظلم او اظلم او اعتدي او اعتدي على او اكسب خطيئة او ذنبا لا تغفرها اللهم فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة ذا الجلال والاكرام واني اعهد اليك في هذه الحياة الدنيا وانبهدك وكفى بك شهيدا اني اشهد ان لا اله الا انت وحدك لا شريك لك لك الملك ولك الحمد وانت على كل شيء قدير واشهد ان محمدا عبدك ورسولك وانبهد ان وعدك حق ولقاءك حق والساعة آتية لا ريب فيها وانك تبعث من في القبور وانك ان تكلني الى نفسي تكلني الى ضعف وعورة وذنب وخطيئة واني لا اثق الا برحمتك فاغفر لي ذنوبي كلها انه لا يغفر الذنوب الا انت وتب علي انك انت التواب الرحيم مس ط اور پناہ مانگتا ہون مین تجھسے اس سے کہ ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین یا زیادتی کرون مین یعنی بیچ حق نفس اپنے کے یا غیر اپنے کے یا زیادتی کیا جاؤن مین بیچ حال تر مین یا خطا یا کرا وہ قصد کرکے تو اوسکو یعنی شر کرا ایسا پیدا کرنیوالے آسمانون اور زمین کے اے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے اے صاحب بڑی بخشش کے پس تحقیق مین عہد کرتا ہون طرف تیرے بیچ اس زندگانی دنیا کے اور گواہ کرتا ہون مین تجکو اور کافی ہی تو گواہ کر پس تحقیق مین گواہی دیتا ہون

اسکی نہیں تو اُس معبود طرف تو تنہا ہی تو ہیں تو کوئی شریک تیرا ترے ہی لیے ہی پادشاہت اور ترے ہی لیے ہی تعریف
اور تو ہر چیز پر قادر ہی اور گواہی دیتا ہوں میں اسکی کہ تحقیق محمد بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے اور گواہی دیتا ہوں میں اسکی
کہ تحقیق وعدہ تیرا حق ہی اور ملنا تیرا یعنی حضور تیرا بیشک آنیوالی ہی نہیں شک اوسمیں اور تحقیق تو اوٹھاویگا
اونکو کہ قبروں میں ہیں اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ تحقیق تو اگر سونپے گا مجکو طرف نفس اپنے تو سونپے گا مجکو طرف بیمار تیرا ذلت
عیب اور تقصد گناہ کے اور چوک کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ تحقیق میں نہیں اعتماد کرتا ہوں مگر رحمت تیری کیلئے
یعنی انعام و احسان تیرے کیلئے نہیں وسیلے میرے سب گناہ میرے تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر تو اور توبہ قبول کرتا میری نہیں
مجکو کوئی تحقیق تو قبول کرنیوالا مہربان ہی نقل کی یہ حاکم احمد طبرانی نے **ف** روایت ہی مدینہ بیچ کے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے انکو بلا کر یہ دعا تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ مواظبت کرنا اسپر اور مراد سونپنے سے طرف نفس کے یہاں تک کہ
منقطع ہو امید سے نظر عنایت رب کی اس بات سے بالکل یعنی مراد نہیں ہی اس لیے کہ اگر بالکل اسکے امر کے نفس کیطرف سپرد ہوں
سب تباہ ہوں اور موجود سے معدوم ہو جاویں **ع** فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا
وَلَمْ یُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا **موم** پس جب نکلے آفتاب کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ آخر تک کہ معنی اوسکے یہ ہیں سب تعریف اسکے
لیے ہی جسنے عفو کیا ہمارے اس دن ہمارے میں اور نہ ہلاک کیا ہمکو بسبب گناہوں ہمارے کے نقل کی یہ موطا
سلم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَنَا هٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ **موطی** سب تعریف
ثابت ہی واسطے اسکے جسنے بخشا ہمکو یہ دن اور درگذر کیں اوسمیں لغزشیں ہماری یعنی چوکیں اور برائیاں اور نہ عذاب کیا
ہمکو ساتھ آگ کے نقل کی یہ موطا طبرانی ابن سنی نے ثُمَّ یُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ **ف ط** پھر نماز پڑھے دو رکعت نقل کی
یہ ترمذی طبرانی نے **ف** نماز صبح کی پڑھ کر طلوع آفتاب تلک ذکر میں مشغول ہی پھر دو رکعت پڑھ کر اوسکو اُن
کہتے ہیں ثواب حج اور عمرے پورا پورا یہی مضمون حدیث کا کہ مشکوٰۃ میں ہی عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی یَا بْنَ اٰدَمَ اُرْكَعْ لِیْ
اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوَّلَ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ **ف دس** روایت کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے
لے دیوے تو مجکے پڑھ میرے لیے چار رکعت اول دن میں کفایت کرونگا میں تجکو آخر اوسکے تک نقل کی ترمذی
ابو داؤد و نسائی نے **ف** یعنی سب حاجتیں تیری برلاؤنگا اور بخیت کرونگا دل تیرا اس لیے کہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف
رجوع کرتا ہی اللہ وسیلہ انعام فرماتا ہی اور اس حدیث میں اشارہ اسپر ہی کہ جسنے **صرف** کیا اپنی نبی اللہ کی بندگی میں روا
کریگا اللہ تعالیٰ حاجتیں اوسکی بیچ ضعیفی اور آخر عمر اوسکے اور ایسی ہی جو قائم رہا اوسکی بندگی میں دنیا میں کفایت کریگا
اللہ تعالیٰ مہمات اوسکیلو عقبیٰ میں اور یہ بھی نماز اشراق کی ہی یا چاشت کی کذا ذکر علی اور وارد ہوا ہی کہ پڑھے اسمیں
وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور وَالضُّحٰی اور اِذَا زُلْزِلَتِ اور قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ کذا فی وظائف النبی مَا یُقَالُ فِی النَّهَارِ بیان
ہی اوس چیز کا کہ پڑھی جاوے دن میں یعنی بعد صبح کی نہیں ساری دن میں جب چاہے پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ **خ مت س ق مص** مائتی مرتبہ

بیان سونے کا

کرتا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی ہی نہین شریک کوئی اوسکا اوسی کے لیے بادشاہت ہی اور اوسیکے لیے تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پڑھے یہ کلمہ سو بار نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ اور احمد نے دس بار پڑہنا اسکا روایت کیا ہی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاصل اوسکا یہ ہی جو کوئی اسکو یہ کلمہ سو بار پڑہے ہوا ہی اوسکو ثواب دس غلام آزاد کرنیکا اور سو نیکیان لکہین جاتی ہین اور سو گناہ دور کیے جاتے ہین اور دن بہا ہی شیطانے تمام دن شام تک اوسکو نہین لانیکا کوئی قباحت کو عمل مثل اس سے مکروہ کوئی کہ عمل زیادہ کرے اس سے کذا فی المشکوۃ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ هر ت س م ص پاک ہی اللہ اور تسبیح کرتا ہون میں اوسکی تعریف اوسیکے پڑہے یہ تسبیح سو بار نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ مِنْ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فِی الْیَوْمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ مِّنَ الشَّیْطَانِ کُلِّ اللّٰهِ لَهٗ مَلَکًا یَرُدُّ عَنْهُ الشَّیَاطِیْنَ ص جو کوئی پناہ مانگے ساتھ اللہ کے دن میں دس بار شیطان سے تعین کرتا ہی اللہ اوسکے ایک فرشتہ کہ روکرتا ہی وس سے شیطانون کو یعنی وسوسہ شیطانون کو نقل کی یہ ابو یعلی نے ف یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ کہے یا اَسْتَعِیْذُ بِاللّٰهِ یا اَلْمُجِیْرُ اَجَارَ اللّٰهُ یا اَلْعَوْذُ بِاللّٰهِ معنی سبکے پناہ مانگنے کے ہین مگر اول افضل ہی اور پہلے پڑہنے کلام اللہ کے اعوذ کی لفظ مین اختلاف ہی نزدیک جمہور کے اعوذ باللہ اولی ہی اور بعض علمای حنفیہ نے استعیذ باللہ اختیار کیا ہی ع مِنْ اَسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّةً اَنْ مَّسَاوٍ وَّعِشْرِیْنَ مَرَّةً لَعَدَدِ الَّذِیْنَ کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ یُسْبِحُوْنَ لَهُمْ وَیُرْزَقُ بِهِمْ اَهْلُ الْاَرْضِ ط جو کوئی بخشش چاہے مومن مردون کے لیے اور مومنہ عورتون کے لیے ہر دن میں ستائیس بار یا پچیس بار فرمایا ایک وعدہ نکلا ہوا ہی دن لوگون میں سے کہ قبول کی جاتی ہی دعا اونکی اور رزق دیے جاتے ہین بسبب برکت اونکی کے زمین والے یعنی ابدال اور برگزیدون میں سے ہوتا ہی نقل کی یہ طبرانی نے ف ظاہر یہ ہی کہ استغفار کرتا ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ستائیس بار فرمایا یا پچیس بار اور ایکروایت میں آیا ہی کہ جو کوئی استغفار کرتا ہی مومنین اور مومنات کے لیے کہتا ہی اللہ تعالی بدل ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کی ایک ایک نیکی ع اَیُّ یَجِدُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ یُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِیْحَةٍ فَیُکْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ یُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِیْئَةٍ هر س ج عاجز ہوتا ہی ایک تم مین کیا یعنی کیا نہین طاقت کہتا ہی یہ کہ حاصل کرے ہر دن ہزار نیکیان پہر فرمایا وہ یہ ہی کہ سبحان اللہ سو بار کہے پس لکہی جاتی ہین اوسکیلیے ہزار نیکیان یا دور کیے جاتے ہین نقل کی یہ مسلم نے اور دور کیے جاتے ہین نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن حبان نے اوس سے ہزار گناہ نقل کی یہ تمام روایت سابقہ اختلاف لفظ کے مسلم ترمذی نسائی ابن حبان نے ف اوحیط مین لفظا واو کا یا تنویع کے لیے ہی یعنی حشو تنویع کے لیے لکہے جاتے ہین اور دور ہوتی ہین خطائین کہ کار سے یا او بمعنی الواو جمع کے ہی یعنی دونون باتین ہوتی ہین جسکیلیے دلالت کرتی ہی اوسپر روایت وحیط کی فج وَقُبِلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَهَارِکَ

واصوات دعائك فاغفرلي **دت مس** اور چاہیے کہ تیرے نزدیک زیادہ مغرب کے اللھم ھذا اقبال لیلک
اوسکا یہ ہی ایسا یہ وقت ہی تیری رات کے آنیکا اور تیرے دن کے پیٹھ پھیرنیکا اور تیرے پکارنیوالوں کی آوازوں کا یعنی
سونیوالوں کا بس بخش مجکو نقل کی یہ ابوداؤد ترمذی حاکم نے ما یقال فی اللیل امن الرسول الآیتین واخر البقرۃ ع وہ چیز
پڑھی جاتی ہی رات میں یعنی خواہ اول میں ہو یا اوسط یا آخرات میں یعنی قید نہیں جب چاہے پڑھے امن الرسول ہی اگنتا
ہوں دو آیتیں کہ آخر سورہ بقرہ کی ہیں نقل کی صحاح ستہ میں **ف** حدیث شریف میں آیا ہی کہ جسنے پڑھیں دو آیتیں آخر
سورہ بقرہ کی رات میں کفایت کرینگے اوسکو یعنی قیام لیل سے کفایت کرنے کے لئے بڑی چیز ہے **مشکوۃ** قل ھو اللہ احد
خ مس اور پڑھنا قل ھو اللہ کا ہی نقل کی بخاری مسلم نسائی نے وقرأۃ مائۃ آیۃ **مس** وقرأۃ عشر آیات
مس اور پڑھنا سو آیتوں کا ہی نقل کی یہ حاکم نے اور پڑھنا دس آیتوں کا ہی نقل کی یہ حاکم نے **ف** حدیث
شریف میں آیا ہی کہ جسنے پڑھیں رات میں نہ لکھا گیا غافلین سے اور یہی ثواب دس آیتوں کا آیا ہی حاکم کی روایت
میں اور ایک روایت میں آیا ہی کہ جسنے سو آیتیں پڑھیں آیتیں رات میں نہ لکھا جاوے گا اوسکے لیے ثواب فرمان برداری کا
ع وقرأۃ عشر آیات اربع من اول البقرۃ وایۃ الکرسی وآیتین بعدھا وخواتیمھا **موطا** اور پڑھنا دس
آیتوں کا ہی کہ چار آیتیں اول بقرہ کیسے ہوں یعنی مفلحون تک اور ایک آیۃ الکرسی اور دو آیتیں کہ پیچھے آیۃ الکرسی کے ہیں یعنی
خالدون تک اور آخر بقرہ کی تین آیتیں یعنی امن ما فی السموات سے آخر سورہ تک نقل کی یہ موقوفا طبرانی نے **ف**
مضمون حدیث طبرانی کا ابن مسعود سے یہ ہی کہ جسنے یہ پڑھیں نہیں داخل ہونیکا شیطان اوسکے گھر میں صبح تک **ع**
وقرأۃ کہ یٰسین **ما** اور پڑھنا یٰس کا نقل کی یہ ابن حبان نے **ف** جو کوئی خیر سورہ کہف کا ان الذین آمنوا
اخر تک سوتے وقت پڑھے تو جو وقت چاہیگا اوسیوقت اوٹھیگا کذا فی جامع الصغیر ما یقال فی اللیل والنھار
جمیعا سید الاستغفار اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک
ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ
لا یغفر الذنوب الا انت من قالھا من النھار موقنا بھا فمات قبل ان یمسی فھو من اھل الجنۃ ومن قالھا من اللیل وھو موقن بھا فمات قبل ان یصبح فھو من اھل الجنۃ **ح مس** وہ چیز کہ پڑھی جاتی ہی رات دن میں دونوں میں سید الاستغفار
ہی کہ تو یہ ہی اللھم انت ربی سے الا انت تک کہ ترجمہ اوسکا یہ ہی ایسا تو پروردگار میرا ہی نہیں کوئی معبود مگر تو پیدا کیا
تونے مجکو اور میں بندہ ہوں تیرا اور میں پر عہد تیرے کیے ہوں اور وعدے تیرے بقدر طاقت اپنی کے بناہ پکڑتا ہوں
ساتھ تیرے برائی کرتوت اپنی کی سے اقرار کرتا ہوں میں واسطے تیرے ساتھ نعمت تیری کے کہ مجہپر ہی اور اقرار کرتا ہوں
ساتھ گناہ اپنے کے پس بخش مجکو واسطے یہ کے نہیں بخشتا ہی گناہوں کو کوئی مگر تو خصوص پڑھنے استغفار کو یعنی اللھم
انت کو تا الا انت دلکو در حالیکہ یقین کرنیوالا ہو ساتھ مضمون اوسکے بہر مرے پس وہ اہل بہشت سے ہی اور جو کوئی پڑھے
رات میں اوس کو یقین کرنیوالا ہو ساتھ مضمون اوسکے پھر مرے پس وہ اہل بہشت سے ہی نقل کی یہ بخاری نسائی نے **ف**

وظیفہ رات کا

وظیفہ رات کے پڑھنے کا

ف لفظ موقوفا ہیں اشارہ اسیسہ ہیں کہ مدار اس عتاب کا سمجھنے اور یقین کرنے معانی پر ہی اگرچہ زبے لفظ بھی آوے ہے
یعنی مخبر مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا شَرِيْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِيْ يَوْمٍ اَوْ فِيْ لَيْلَةٍ اَوْ فِيْ شَهْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَوْ فِيْ تِلْكَ
اللَّيْلَةِ اَوْ فِيْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ **س** نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بڑا ہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ نہیں کوئی شریک اسکا نہیں کوئی معبود مگر اللہ اسیکے لیے بادشاہت ہی اور اسیکے لیے تعریف ہی نہیں کوئی معبود
مگر اللہ اور نہیں ہی پہرنا کسی ہونے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ اللہ کے جو کوئی پڑھے یہ کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ سے الا باللہ
دن میں یا رات میں یا مہینے میں پہر مرے اوس دن میں یا اوس رات میں یا اوس مہینے میں بخشے جاوین وسطے اوسکے گناہ
اوسکے قتل کی یہ نسائی نے دعا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْمَانَ فَقَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ يُرِيْدُ اَنْ يَمْنَعَكَ كَلِمَاتٍ مِنَ
الْخَيْرِ يَرْغَبُ اِلَيْهِ فِيْهِنَّ وَيَدْعُوْهُنَّ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ
خُلُقٍ وَّنَجَاحًا يَتْبَعُهٗ فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا **ط س** ملا باقی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سلمان صحابی کو نہیں فرمایا کہ تحقیق نبی اللہ کا چاہتا ہی یہ کہ دے یعنی سکھاوے تجھ کو کتنے ایک کلمے کہ اوترے میں خدا کی طرف
تو کہ رغبت کرے تو طرف اللہ کے بیچ مواقیت اوسکے کے یعنی جو مواقیت ان کلمات پر کہ یکا تو محبت اور شوق اللہ تعالیٰ کا تیرے
دل میں پیدا ہو کا اور دعا کرے تو ساتھ اوسکے رات میں اور دن میں وہ یہ ہیں اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ آخر تک کہ ترجمہ اوسکا اے
یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے صحت ایمان میں یعنی کمال ایمان کا اور تصدیق کہ جسمیں نہ ہو اور مانگتا ہوں ایمان بیچ اچھی خلق کے
یعنی ایمان کامل کہ ملا ہو ساتھ حسن خلق کے اور مانگتا ہوں خلاصی نیا میں کہ پیچھے آوے اوسکے مراد پانی یعنی چھٹکارا مجھے
میں اور مانگتا ہوں رحمت تجھ سے اور سلامتی یعنی آفتوں دنیا اور آخر کے سے اور مانگتا ہوں بخشش تجھ سے اور رضامندی تیری یعنی
بسبب طاعت کے نقل کی یہ طبرانی نے اوسط میں **ف** واسطے رحمۃ اللہ سے نقل کیا ہی کہ خلق حسن تک کرنا
خصومت کا ہی ساتھ خلق کے اور رضی کہنا اوکا محبت اور رحمت ہیں **فخر** وَاِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ **قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ**
اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِهٖ
د اور جب آوے گھر اپنے میں پس چاہیے کہ کہے اللہم سے تو کلنا تک کہ ترجمہ اوسکا یہ ہی اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی
گھر میں آنیکی اور بھلائی نکلنے کی یعنی داخل ہونا اور نکلنا دونوں اچھے ہوں اور بسبب بھلائی کی ہوں ساتھ نام اللہ کے
داخل ہوئے ہم اور ساتھ نام اللہ کے نکلے ہم اور اوپر اللہ کے کہ پروردگار ہمارا ہی توکل کیا ہمنے یعنی وسیلہ پہروسا کیا آپنے
اوپر نکلنے میں اور سب اوپر میں پہر سلام کہے اوپر گھر والوں اپنے کے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اور اوسکا بعضی
ٹی میں آیا ہی کہ جب آوے تو گھر میں سلام کرو اپنے اہل پر اور جب نکلو گھر سے رخصت کرو اہل اپنے کو ساتھ سلام کے اور کہا ہی
بعضے علماء نے کہ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین یا نیت ملائکہ کے کہ ذکر علی اور روایت
سہیل بن سعد سے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر شکوہ کیا اپنی تنگدستی کی اوس نے فرمایا کہ جب تو

دعا میں گھر میں جانے کے

ہووے تو کہہ مین سلام علیک کرخواہ کہہ مین کوئی ہووے یا نہ ہووے بعد اسکے سلام مجھپر بھیج اور قل ہو اللہ الخ پڑھ
پس یہی کیا اوس شخص نے بس بہت دیا اللہ تعالی نے اوسکو رزق یہان تک کہ باٹا اوپر ہمسایون اور قرابتیون کے
لہذا ذکر المصنف فی النہیۃ وکذا دخل الرجل بیتہ فذکر اللہ عند دخولہ وعند طعامہ قال الشیطان لا مبیت لکم
ولا عشاء وإذا دخل فلم یذکر اللہ عند دخولہ قال الشیطان أدرکتم المبیت وإذا لم یذکر اللہ عند طعامہ قال
الشیطان أدرکتم المبیت والعشاء **مدس ق ی** اور جب آوے آدمی کہرانے مین یعنی سکونت
کی جگہ مین خواہ کہر اصلی ہو یا عارضی پس یاد کرے اللہ کو نزدیک داخل ہونے کہرانے کے اور نزدیک کہانا کہانے کے
کہانا ہی شیطان یعنی اپنے تابعین سے کہ نہین ہی جگہ رات کی رہنیکی تمکو اور نہ کہانا رات کا یعنی تمہارا حصہ ان کہر والون کے
کچھ نہین ہی پس جب داخل ہووے پس یاد کرے خدا کو نزدیک داخل ہونے کہرانے کے کہتا ہی شیطان پائی تمنے جگہ رات کے
رہنے کی اور جب یاد کرے خدا کو نزدیک کہانا کہانے کے کہتا ہی شیطان پائی تمنے جگہ رات کے رہنیکی اور کہانا انکا
یعنی پس خدا ہو اس کہر سے اور کہر والون سے اسمہ دار رہو شریک ہونیکے کہر مین اور کہانے مین نقل کی یہ مسلم ابوداؤد
نسائی ابن ماجہ ابن سنی سے اذا کان جنح اللیل او کقولہ صبیانکم فان الشیطان تنشر حینئذ واذا ذہبت
ساعۃ من العشاء فخلوہم واغلق بابک واذکر اسم اللہ واطفیء مصباحک واذکر اسم اللہ واوک سقاءک
واذکر اسم اللہ وخمر اناءک واذکر اسم اللہ ولو ان تعرض علیہ شیئا ع جب ہووے سرشام پس منع کرو تم
اپنے لڑکون کو باہر نکلنے سے یعنی کہر کے باہر نکلنے اور کو بچون کے پھرنے سے پس تحقیق شیطان پراکندہ ہوتے ہین اوسوقت
پس جب کذرے ایکساعت رات سے پس چھوڑو اونکو اور بند کرو دروازہ اپنا اور یاد کرو نام خدا کا یعنی بسم اللہ کہ وقت بند کرنے
اوپر بھانڈا چراغ اپنا اور یاد کرو نام اللہ کا اور منہ باندہ مشک اپنی کا اور یاد کرو نام خدا کا اور ڈھانک تن اپنا اور یاد کرو نام اللہ کا
اگرچہ چوڑا و مین رکھے تو اوسپر کچھ لکڑی وغیرہ برتن پر رکھا کرو کہنا ہنوں کی یہ صحاح ستہ مین **ف** ایکروایت
مین آیا ہی کہ شیطان نہین کہولتا ہی بند دروازے بند کو پس اسی پر قیاس کرو اور چیزونکو اور چراغ بجھا اسنے کہ مبادا ایکی اور بعید کہ مبادا
اور احتیاط ہی اس سے کہ بجھا دیجاوے اور کہر جلا دے ع **وذکر عند النوم** یہ بیان ہی اوس حدیث کا
پڑہے جاوے اور یکے جاوے نزدیک سونیکے **اذا اتی فراشہ وہو طاہر** د جب ارادہ کرے کوئی اپنے بچونے کا
آنیکا حال یہ کہ وہ پاک ہو تو کرے جو مذکور ہوا ہی اوپر ہی نقل کی ہی ابوداود نے **ف** یہ ٹکڑا ہی حدیث کا باقی
رہ گئے ہی غرض مصنف کی اس سے ثابت کرنا طہارت کا ہی اور ایک روایت مین بعد لفظ فراشہ کے یوان آیا ہی
او فلیتطہر ح **طس** یا پس چاہیے کہ باوضو ہووے نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین اذا اخذ مضجعہ فلیتوضأ وضوءہ
للصلوۃ ع یا پس چاہیے کہ وضو کرے مانند وضو ہی کے نماز کے لیے یعنی وضو کامل یہ صحاح ستہ مین **ف**
حدیث شنیدہ مین آیا ہی کہ جو طہارت کرتا ہی اس حال مین کہ رات کو اوسکے فرشتہ جب یہ کروٹ لیتا ہی
فرشتہ کہتا ہی اللھم اغفر لہ یعنی اے اللہ بخش اسکو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی طہارت سے سوتا ہی اور اوس رات

راتمن گیا شہید مرتا ہی ع لو لفظ اور کا کلام مصنف سے ہی واسطے توبیع روایت کے یعنی بعضے روایت میں ثمن آیا ہی اور بعضے میں
یون ع ثم یاتی الی فراشہ فینفضہ بصنفۃ ثوبہ قال مرات ثم لیقل باسمک ربی وضعت جنبی وبک
ارفعہ ان امسکت نفسی فاغفرلہا وان ارسلتہا فاحفظہا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین ع مصر پھر اوٹھے
بچھونے اپنے کے پاس چہاڑے اوسکو ساتہ کونے کپڑے اپنے کے یعنی جو کونہ اندر کے طرف ہو تین بار پھر بسمک ربی الخ کہکر
اوسکا یہی ساتہ نام تیرے لے رب میرے رکہا مین نے پہلو اپنا اور ساتہ مدد تیرے اوٹہاہ کا اوسکو یعنی بچھونے کے کر رہے تو
جان میری یعنی قبض روح کرے پس بخشدل اوسکو اور اگر بھیجے تو اوسکو پس نگہبانی کر ساتہ اوسکے کہ نگہبانی کرا ہی ساتہ اوسکے اپنے بندگی
نقل کی یہ صحاح ستہ مین اور ابن ابی شیبے ف یعنی جیسکہ محفوظ رکہتا ہی تو نیک بندونکو کنا سے اور مدد کرتا ہی اور
توفیق تیا ہی ویسے ہی میرے نفس کو محفوظ رکہ اور مدد کر اور توفیق اچہی دے اور یہ جو فرمایا کہ پھر کہے یعنی پہر رکہنے پہلو
کے یا پہلو پر کہنے کے پہلے اس صورت مین معنی وصنعت جنبی کے یہ ہونگے کہ ارادہ کیا مین نے پہلو پر کہنے کا
ع ولیضطجع علی شقہ الایمن ع اور چاہیے کہ لیٹے اوپر داہنی پہلو اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے صحیح اپنی
ف نیند بہتر موت کی ہی اس طرح کے لیٹنے سے قبض کیا یا داہنی ع وہی تنکد بیمینہ دای وضعوا
تحت خدہ دت س اور تکیہ کرے داہنے ہاتہ اپنے کو نقل کی یہ ابوداود نے یعنے رکہے ہاتہ کو نیچے گال
اپنے کے نقل کی یہ ابوداود و ترمذی نسائی نے ثم یقول بسم اللہ وضعت جنبی اللھم اغفر لی ذنبی واخسا
شیطانی وفک رہانی تقل میزانی واجعلنی فی الندی الاعلی د مس پہر کہے یعنی لیٹنے کے بسم اللہ
اخر تک کہ ترجمہ اوسکا یہی ہے نام اللہ کے رکہا مین نے پہلو اپنا یا اللہ بخش میرے لیے گناہ میرے اور دور کر شیطان کو مجہ سے اور چہٹکارا کر مجہ کو
اور بہاری کر ترازو عملون میرے کی اور کر مجہکو مجلس بلند مین یعنی مجلس فرشتون مقرب اور انبیا کی مین نقل کی یہ ابوداود حاکم نے
ف مراد کردنے نفس کی ہی کہ عرض عملی کرو یعنی یہ ہین کہ خلاص کر نفس میرے کو حق تعالے سے اور حق تعالے سے
اور گناہون سے ع اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک رمص ثلث مرات دس رت
یا اللہ بچا مجہکو عذاب تیسے سے اوسدن کہ اوٹہاوے گا تو بندون اپنے کو نقل کی یہ بزار اور ابن ابی شیبے تین بار پڑہے یہی
نقل کی یہ ابوداود و نسائی ترمذی نے باسمک ربی وضعت جنبی واسمک ارفعہ ان امسکت نفسی فاغفرلہا
ساتہ نام تیرے کے رکہا مین نے پہلو اپنا بخش میرے مجکو نقل کی یہ ابن ابی شیبے اللھم باسمک اموت واحیی خ
مدت س یا اللہ ساتہ نام تیرے مرتا ہون مین اور جیتا ہون مین جس سوتا ہون اور جاگتا ہون نقل کی یہ بخاری
مسلم ابوداود و ترمذی نسائی نے سبحان اللہ ثلثا وثلثین والحمد للہ ثلثا وثلثین واللہ اکبر اربعا وثلثین ع
مدت س حب سبحان اللہ پڑہے تینتیس بار اور الحمد للہ پڑہے تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑہے چونتیس بار
نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود و ترمذی نسائی ابن حبان نے ف کتاب ابوداؤد مین لکہا ہی کہ حضرت علی

فرمایا ان بعد کو کیا جانتا گرون میں و بروتیرے ایجابت اپنی اور فاطمہ بنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور نہیں عائشہ
پیاری حضرت کی اول کل میں سے اور تعین میرے پاس اور میں نہیں چکی یہاں تلک کہ نشان ہو کیا نہا اوکی ہانڈی میں اور
پانی لائی تعین میں مشک میں یہاں تلک کہ نشان ہو کیا نہا اوکے سینے میں اور چہاڑو دی تعین کہ میں یہاں تلک کہ غبار
اڑنے پڑے اوکے اوپر بچالی تعین ہانڈی یہاں تلک کہ میلے ہوگئے تہے کپڑے اٹھگے اور پوچھی تہی ذلکو بہت ان عمرو کے
مشقت اور محنت اور ایذا سنا میں نے کہ غلام لونڈی لائے ہیں کسی عزیز سے حضرت کے پاس کہا میں نے کہ چلو تم
سلنے باپ کے پاس اور مانگو اوسے ایک خادم کہ کفایت کرے تمکو ان کاموں سے پس آئیں فاطمہ حضرت کے پاس پس پایا اوکے
پاس کئی نوجوانوں کو کرسے بیٹھے تہے پس حیا کی اور پھر آئیں لیکن حضرت عائشہ نے یہ قصہ روبرو حضرت کے بیان کر
یہ قصہ سنکر حضرت فاطمہ کے کہ تشریف لائے کہتے ہیں حضرت علی کہ آئی حضرت ہمارے پاس اور ہم لیٹے ہوئے تہے
اپنے بچھونوں میں کپڑے اوڑھے ارادہ کیا ہمنے کہ کھڑے ہوں فرمایا اسی طرح لیٹے رہو میں تشریف لائے اوپر سینہ
کے درمیان میرے اور فاطمہ کے یہاں تلک کہ پائی میں نے ٹھنڈک دونوں پاؤں حضرت کے اپنے سینے میں
پھر فرمایا فاطمہ سے کیا حاجت لائی تہی تو طرف ہمارے کل میں یہ چکی رہیں و مار ہمارے حیا کے کچھ نہ کہ سکیں حضرت
علی نے کہا قسم ہی خدا کی میں بیان کروں بکار و بروتمہارے حاجت لائی یا رسول اللہ تحقیق یہ نزدیک ہے ستی میں چکی
کہ نشان ہو کیا انکے ہاتھوں میں اور پانی لائی ہیں مشک میں کہ نشان ہو کیا انکے سینے میں اور چہاڑو دیتی ہیں گھر کی غبار
آلودہ ہوتی ہیں کپڑے انکے اور پکاتی ہیں کہانا کہ میلے ہوتے ہیں کپڑے انکے اور پہونچی انہی خبر ہلکو کہ آئے ہیں تمہارے
پاس لونڈی غلام پس کہا تمہیں نے انکو مانگو تم ایک خادم حضرت سے فرمایا حضرت نے کیا نہ بتاؤں میں تمکو بہتر اوس چیز سے
کہ مانگتے ہو تم فرمایا بخیر ارادہ کرو سونیکا اور لیٹو اپنے بچھونوں میں کہو تینتیس بار سبحان اللہ اور کہو الحمد للہ تینتیس بار
اور اللہ اکبر چونتیس بار پس یہ بہتری تمہارے لیے خادم سے پس آیا ہی اور روایت میں کہ حضرت فاطمہ اور حضرت علی ہی
اسکو چھوڑتے تہے تعلم ہوئی حدیث اور ایک روایت میں آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے وہ خصلتیں ایسی ہیں کہ جو اون پر
مواظبت کرتا ہی جنت میں داخل ہوتا ہی ایک یہ ہی کہ دس دس بار سبحان اللہ الحمد للہ اکبر ہر نماز کے پیچھے پڑھے کہ جمع بابت پانچ نمازوں کے
ڈیڑھ سو ہوتے ہیں اور میزان اعمال میں ڈیڑھ ہزار نیکیاں اسکے ہیں کی اور دوسری خصلت یہ ہی کہ سوتے وقت
سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پس جمع اسکی سو ہوئی اور ہزار بیچ میزان کے **مشکوٰۃ**
وَاجْمَعْ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثْتَ فِيهِمَا فَيَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ
النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ
يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ع ع ه اور جمع کرے دونوں ہتھیلیاں اپنی یعنی جب بلکہ پڑے بچھونے پر پھر پھونکے
بیچ انکے پس پڑھے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرے دونوں ہاتھ جہاں تلک قدرت
رہے یعنی جہاں تلک ہاتھ پہنچے بدن سے شروع کرے پھیرنا انہوں کا اپنے سر اور منہ اپنے اور اگلے حصے جسد سے

بدن اپنے سے حصے پہر تمام کرے پیچھے کی جانب مانند غسل مسنون کے ترے یہ یعنی جو کہ کہ مذکور ہوا جمع کرنا ناتہ نکالا اور
پڑھنا ہو نکنا ناتہ پہیرنا اس سبکو کرے تین بار نقل کی یہ بخاری اور چاروں نے **ف** پہلے ہو نکنا پہر پڑھنا اس لیے ہی
تو ساتھوں کے ساتھ شباہت نہو امعنی یہ ہیں کہ جمع کرے دونوں نتھیلیوں کو پہر قصد کرے پھونکنے کا پہر پڑھے پہر پھونکے
اس صورتین پھونکنا بعد پڑھنے کے ہو کا **ع** وَبِرَبِّ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ **ع س ص** اور پڑھے آیۃ الکرسی تک
تی یہ بخاری نسائی ابن ابی شیبہ **ف** حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ جسنے سوتے وقت آیۃ الکرسی
اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ رہیگا ہمیشہ ہمیشہ تک اور شیطان نہین پاس آتا صبح تک اور جو پڑھے اسکو جب چلکہ پکڑے بستر پہ
تو امن مین رکھتا ہی استعالی کہرا و سکیلکو اور کہر سہانے اوسکیلکو اور کہتے کہر کر دا و سکیلکو **مسلم** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ **مردت س** سب تعریف ہی خدا کی لیے
جسے کہلایا ہمکو اور پانی پلایا اور کفایت کیا سب مہمات ہماری تو اور نگاہ رکہا ہمکو برائی اور نقصان کی اور جگہ دی پس بہت ہین وہ لوگ
نہین کفایت کرتا ہی کوئی انکو اور نہ جگہ دیتا ہی نقل کی یہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ
وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ وَاَفْضَلَ وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ **دت س حب مس ع و** سب تعریف ہی خدا کے لیے جسنے کفایت کیا مجھکو اور
جگہ دی مجھکو اور کہلایا مجھکو اور پلایا مجھکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجھپر یعنی بسبب اوس چیز کے کہ احتیاج پڑتی ہی اور زیادہ دیا
یعنی احتیاج سے اور وہ خدا کہ دیا مجھکو بہت یا شکر ہی اللہ کے لیے بہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کے اور مالک اوسکے
اور معبود ہر چیز کے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے آگ سے نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابو عوانہ نے
اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ
لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ
وَشَرْكِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ **اط** یا اللہ پروردگار آسمانون کے اور زمین کے
جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو ہی پروردگار ہر چیز کا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو
نہین شریک کوئی تیرا اور گواہی دیتا ہون کہ تحقیق حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے تیرے ہین اور رسول
تیرے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہین یعنی اسیکے پناہ پکڑتا ہون مین پناہ تیرے شیطان سے یعنی اوسکے وسوسون سے
اور شرک اوسکے سے یعنی شرک مین ڈالنے اوسکے سے اسکو اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ کرون
اوپر نفس اپنے کے برائی یا کھینچون مین اوسکو طرف کسی مسلمان کے یعنی بہتان یا ظلم کرون مین کسی پر نقل کی یہ احمد
طبرانی نے اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ **دت س حب مس ص** یا اللہ پیدا کرنیوالے
آسمانون اور زمین کے اے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے اے پروردگار ہر چیز کے اور مالک اوسکے

پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی نفس اپنے کی سے یعنی عاجز ہوں اوسکے منانے سے اور پناہ مانگتا ہوں
برائی شیطان اور شرک اوسکے سے نقل کی یہ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن السنی اللّٰھُمَّ اَنْتَ
خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفّٰھَا لَکَ مَمَاتُھَا وَمَحْیَاھَا اِنْ اَحْیَیْتَھَا فَاحْفَظْھَا وَاِنْ اَمَتَّھَا فَاغْفِرْھَا اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ **مرس** یا اللہ تو نے پیدا کی جان میری اور تو ہی اوسکو تیرے ہی لیے موت
اوسکی ہی اور زندگی اوسکی اگر جلا دے تو اوسکو یعنی جگائی بیس نگہبانی کر اوسکی یعنی بلیات سے اور اگر فنا ہونے پر ہو جیسے
اور اگر مارے تو اوسکو بخش دے اوسکو یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے سلامتی یعنی سوتے جاگتے دنیا آخرت میں نقل کی یہ مسلم
نسائی **ف** ماتھا و محیاھا اشارہ ہی طرف اس آیت کے تحیائی و مماتی مدبر العالمین یا یعنی یہ ہیں کہ تیرے
ہی لیے ہی نہ غیر تیرے کے لیے مارنا اوسکا اور جلانا اوسکا **ع** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَکَلِمَاتِکَ
التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَکْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰھُمَّ لَا یُھْزَمُ جُنْدُکَ
وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُکَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ سُبْحٰنَکَ وَبِحَمْدِکَ **دس مص** یا اللہ تحقیق
پناہ مانگتا ہوں ساتھ ذات تیری کے کہ مبارک ہی اور ساتھ کلموں پورے تیرے کے یعنی کتابوں اور اسماء تیرے کے عالی
اوس چیز کی سے کہ تو پکڑنیوالا ہی مال پیشانی اوسکی کے یعنی قبضہ قدرت تیری میں ہی یا اللہ تو دور کرتا ہی قرض اور گناہ
تو یا اللہ نہیں شکست پا جاتا ہی لشکر تیرا اور نہیں خلاف کیا جاتا ہی وعدہ تیرا اور نہیں نفع دیتی دولتمند کو دولتمندی اوسکی تجھ سے
دولتمندی پاک ہی تو اور ساتھ تعریف تیری کے تسبیح کرتا ہوں نقل کی یہ ابوداؤد نسائی ابن السنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **ف** بخشش مانگتا ہوں میں اوس اللہ سے کہ نہیں
معبود مگر وہ زندہ تدبیر کرنیوالا اور رجوع کرتا ہوں میں طرف اوسکے پڑھے یہ استغفار تین بار نقل کی یہ ترمذی نے
ف حدیث شریف میں آیا ہی کہ جو کوئی پڑھتا ہی تین بار اس استغفار کو جسوقت کہ جکڑا ہی بھوت نے پر بخشے
جاتے ہیں گناہ اوسکے اگرچہ برابر جھاگ دریا کے ہوں یا بقدر ریتے درختوں کے یا بقدر ریت جنگل عالج
یا بقدر دنوں دنیا کے کذا فی المشکوٰۃ عالج نام ایک جنگل کا ہی زمین مغرب میں مدینہ کے اور تو بہ کہتے ہیں پھر نیکو اور شروع میں کہتے ہیں پھر نیکو گناہ سے اور پشیمان ہونا اوس سے ساتھ صدق ارادے کے اور عزم
جمیع بعد اوسی حمد اللہ سے پوچھا کہ تو نے کیا چیز سنی فرمایا کہ فراموش کرنا گناہ کا یعنی حلاوت گناہ کی دل سے ایسی
نکلے کہ گویا ہوا ہی نہیں اوسکو **ذکر** لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ **حب مس**
نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اوسکا اوسی کے لیے بادشاہت ہی اور اوسی کے لیے
تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہیں ہی پھرنا کسی سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ اللہ کے
پاک ہی اللہ اور تعریف ہی اللہ کے لیے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ بہت بڑا ہی نقل کی یہ ابن حبان نے

اور موقوفا نسائی نے ف حدیث شریف مین آیا ہی تو جسے پڑہا اس کلمے کو جو وقت کہ [illegible]
بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور خطائین اوسکی اگرچہ ہون برابر جھاگ دریا کے ع وَيَقُولُهُنَّ صَبِيحَةَ اللَّهُمَّ
السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ
التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ
قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ
دُوْنَكَ شَيْءٌ اُقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ مرعہ مص ص اور کہے حال یہ کہ وہ بستر
ہو کروٹ سے یہ دعا یا اللہ پروردگار آسمانون کے اور اے پروردگار زمین کے اور اے پروردگار عرش
اے پروردگار ہمارے اور اے پروردگار ہر چیز کے اے پہاڑنے والے دانے اور گٹھلی کے یعنی اوگانے کے
لیے اور اے اوتارنے والے توریت اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی ہر چیز کے
تو پکڑنے والا ہی بال پیشانی اوسکی کے یعنی قبضہ قدرت تیرے مین ہی یا اللہ تو پہلے سب سے ہی پس نہین ہی پہلے تیرے
کوئی چیز اور تو ہی پیچھے ہی پس نہین ہی پیچھے تیرے کوئی چیز اور تو ہی ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کے یا غالب ہی پس
نہین ہی اوپر تیرے کوئی چیز اور تو ہی پوشیدہ ہی یعنی باعتبار ذات کے کہ پوشیدہ ہی نظرون اور وہمون خلائق سے
پس نہین ہی پیچھے تیرے کوئی چیز یعنی سب سے زیادہ پوشیدہ ہی اوگا دے ہمسے قرض اور بے پروا کر ہمکو محتاجی سے نقل کی یہ مسلم اور
چارون اور ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے ف احتمال ہی کہ قرض سے مراد حق اللہ کے اور بندون کے
ہون اور مراد محتاجی سے محتاجی کی طرف خلق کے ہی یا یہ کہ محتاجی دل سے بے نیاز کر سبب بنے بے پروائی
مطلوبات کے اور ذخائر عقبی مین حضرت ابو ہریرہ سے نقل کیا ہی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئین نہ پایا کہ پڑہ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ اَنْزِلْ
ع بِسْمِ اللّٰهِ س اور لپٹا ہون مین ساتھ نام اللہ کے نقل کی نسائی نے ف یعنی نسائی کی روایت مین
دعا ما بعد کی مع بسم اللہ کے ہی اور ابن سنی کی روایت مین اللھم اسلمت سے شروع ہوتی ہی ع اَللّٰهُمَّ
اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ
لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ وَاجْعَلْ اٰخِرَ
مَا يَتَكَلَّمُ بِهٖ ع یا اللہ تابعدار کیا مین نے ذات اپنی کو طرف تیرے یعنی مطیع حکم تیرے ہوا
راضی قضا تیرے پر رافع ساتھ قدرت تیری کے اور سونپے مین نے سب کام دین و دنیا اپنی کے طرف تیرے اور
بہروسا کیا مین نے بھیجہ واسطے خواہش کرنیکے طرف ثواب تیرے کے اور ڈر تیکے عذاب تیرے سے نہین ہی
پناہ اور نہ نجات عذاب تیرے سے مگر طرف تیرے ایمان لایا مین ساتھ کتاب تیری کے جو اوتاری تو نے
اور ساتھ نبی تیرے کے جسکو بھیجا تو نے اور چاہیے کہ پڑہے ان کلمات کو آخر اوسچیز کے کہ کلام کرے ساتھ اوسکے نقل کی

تحاح ستہ میں **ف** یعنی سب دعاؤں سے پہلے اس دعا کو پڑھے اور بعد اسکے اور کلام نہ کرے کہ آیت قرآن کی مثل قل یا دعیرہ کے اگر پڑھے مضائقہ نہیں کذا قال الفخر اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ جب تو بستر پر آوے وضو کرماند وضو نماز کے پھر لیٹ داہنی کروٹ پر پھر پڑھ اللھم اسلمت نفسی الیک تک پس اگر اوس رات میں مر گیا تو فطرت اسلام پر مریگا اور اگر صبح کریگا تو پوجیگا بھلائی کو **مشکوٰۃ** وکیفما قل یا ایھا الکفرون اور چاہیے کہ پڑھے قل یعنی تردید ک ارادے سوئیکے نقل کی یہ طبرانی نے **تو** لیکم علی حدا سمتھا **د ت س حم مس مص** بہر چاہیے کہ سووے اوپر خیم قل یا کے نقل کی یہ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ **ف** حدیث شریف میں آیا ہی حاصل وسکا یہی کہ آدمی اسکے پڑھنے سے شرک سے پاک ہوتا ہی **مشکوٰۃ** وکان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقرأ المسبحات قبل ان ترقد ویقول ان فیھن ایۃ خیر من الف ایۃ **د ت س** اور کہتے حضرت نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کہ پڑھتے تھے مسبحات یعنی جن سورتوں کے شروع لفظ سبحان کا یا یسبح یا سبح کا ہی پہلے سوئیکے اور فرماتے تھے کہ تحقیق اینمیں ایک آیت ہی بہتر ہزار آیتوں سے نقل کی یہ ابوداؤد ترمذی نسائی نے **ف** وہ آیت غیر معلوم ہی مانند لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کی جب پڑھے تو اوسکا ثواب پاوے کذا ذکر العلی وھن الحدید والحشر والصف والجمعۃ والتغابن والاعلیٰ **مو س** اور یہ مسبحات سورہ حدید ہی اور سورہ حشر اور سورہ صف اور سورہ جمعہ اور تغابن اور سبح اسم ربک الاعلیٰ نقل کی یہ موطا نسائی نے وکان یقرأ الم تنزیل السجدۃ وتبارک الملک **س ت مص مس** اور نہیں سوتے تھے نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم یہاں تک کہ پڑھیں الم السجدہ اور سورہ تبارک نقل کی یہ نسائی ترمذی ابن ابی شیبہ حاکم نے **ف** روایت ہی خالد جہنی صحابی سے کہ پڑھو تم سورت نجات دینے والی کو یعنی عذاب دینا اور آخرت کیسے کہ وہ الم تنزیل السجدہ ہی سنا ہی ہمنے کہ اسکو ایک شخص نے اپنا در دکیا تھا اسکے سوا کچھ اور درد نہیں پڑھتا تھا اور وہ شخص بہت گناہ کار تھا پس جب یہ اس سورت نے پر اپنے پھیلائے اوسپر یعنی اپنی پناہ میں کر لیا اوسکو اور عرض کیا کہ اے رب میرے بخش اسکو کہ یہ بہت پڑھا کرتا تھا مجکو پس اللہ تعالیٰ نے اوسکی شفاعت قبول کی اور فرمایا فرشتوں کو اسکے لیے عوض ہر گناہ کے ایک نیکی لکھو اور بلند کرو درجہ اسکا اور یہ بھی کہا خالد نے کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والیکے لیے قبر میں جھگڑتی ہی عرض کرتی ہی اے بار خدایا اگر میں تیری کتاب کے ہوں تو شفاعت میری اسکے لیے قبول کر اور اگر تیری کتاب کے نہیں ہوں تو مٹا ڈال مجھکو کتاب سے اور یہ سورت نیکی جانور کے پھیلاتی ہی پر اپنے اوپر پس شفاعت کرتی ہی اوسکی میں اوسکو عذاب قبر سے اور سورت تبارک کی بھی یہی فضیلت بیان کی اور خالد سوتے نہیں تھے جب تک کہ نہ پڑھتے تھے الم تنزیل اور کہا طاؤس نے کہ فضیلت دی گئی ہی ان دونوں سورتوں سب قرآن کی ساتھ ساٹھ نیکیوں کے **مشکوٰۃ** بقرأ بنی اسرائیل والزمر **ت س مس** اور نہ سوتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم یہاں تک کہ پڑھیں سورہ بنی اسرائیل

بنی اسرائیل اور سورہ زمر نقل کی یہ ترمذی نے حاکم نے ما کنت اری احدا یفعل ہذا فقبل ان یقرا الایتین الثلث
الاواخر من سورۃ البقرۃ **موضح** حضرت علی فرماتے ہیں کہ نہیں تھا میں جانوں کسی کو کہ عمل کرتا ہو کہ سوے پہلے اسکے کہ
پڑھے تین آیتیں کہ آخر سورہ بقرہ کے ہیں یعنی للہ ما فی السموات سے آخر سورہ تک حدیث موقوف اور صحیح ہی **ف** فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دو آیتیں آخر سورہ بقرہ کے مجھکو خزانے عرش سے ملے ہیں یعنی من آمن الرسول سے آخر تک
پس سیکھو تم اور سکھاؤ عورتوں اپنی کو کہ نہیں ملی مجھکو تبشیر کی ہی اور تقرب ہی اللہ تعالی کا اور دعا ہی اور کسی نبی کو سوائی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ آیتیں نہیں ملی ہیں جو آیتیں دعا کی ہیں سے پڑھنا ہی قبول کیجاتی ہیں کذا فی الشکوۃ اذا اخذ مضجعک
حبیبک علی الفراش وقرات فاتحۃ الکتاب وقل ہو اللہ احد فقد امنت من کل شی الا الموت فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب لیٹے تو بیٹھنا اپنا بچھونے پر اور پڑھے تو الحمد اور سورہ اخلاص پس تحقیق امن میں ہوا تو ہر چیز سے
یعنی ہر بلا سے سوای موت کے نقل کی یہ بزار نے ما من رجل یاوی الی فراشہ فیقرا سورۃ من کتاب اللہ
الا بعث اللہ لیلۃ ملکا یحفظہ من کل شی یؤذیہ حتی یہب من نومہ متی ہبت نہیں کوئی آدمی کہ جاوے
پڑنے طرف بچھونے اپنے کے پس پڑھے کوئی سورہ کتاب اللہ سے مگر کہ بھیجتا ہی اللہ تعالی طرف اوسکے ایک فرشتہ
کہ نگہبانی کرتا ہی اوسکی ہر چیز سے کہ ایذا دے اوسکو یہاں تک کہ جاگے تیاری سے جب جاگے نقل کی یہ احمد نے
اذا اوی الرجل الی فراشہ ابتدرہ ملک وشیطان فیقول الملک اختمہ بخیر ویقول الشیطان اختمہ
بشر فان ذکر اللہ نام وبات الملک یکلؤہ الحدیث باتی بمثلہ **س حب مس ص** جب آتا ہے
آدمی طرف بچھونے اپنے کے دوڑتا ہی اوسکی طرف فرشتہ اور شیطان یعنی دونوں حملہ کرتے ہیں تا ساتھ ہو دیں
اوسیں پس کہتا ہی فرشتہ ختم کر یعنی عمل نیا اور کلام اپنا ساتھ بھلائی کے یعنی سوتے وقت کر میں مشغول ہوا اور نکی کر
اور کہتا ہی شیطان ختم کر ساتھ برائی کے پس یاد کرے خدا کو پھر سووے رات گذارتا ہی فرشتہ کہ نگہبانی کرتا ہی
اوسکی یہ حدیث ہی کہ آویگا پیغام اوسکا نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نے **ف** بقیہ اس حدیث کا مصنف کرتا ہے
عدد میں بیان کیا ہی وہ یہ فان وقع عن سریرہ فمات دخل الجنۃ یعنی پس اگر گرپڑا تخت اپنے سے پھر مرجاوے تو
داخل ہوگا بہشت میں کذا فی فتح المبین اور سمجھا گیا اس سے کہ اگر ذکر اللہ تعالی کا نہ کیا فرشتہ نگہبانی نہیں کرتا ہی
بلکہ شیطان شب گذارتا ہی منتظر رہتا ہی بہکانے اور وسوسہ ڈالنے اوسکے کا وقت بیداری کے کہ اذکار علی اور
حدیث زیر میں آیا ہی کہ جو کوئی سورہ دخان آخر پڑھتا ہی صبح کرتا ہی وس حال میں کہ بخشے ہوئے ہیں
اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے اور جو کوئی آخر سورہ آل عمران کا یعنی ان فی خلق السموات والارض سے آخر تک
پڑھتا ہی آنکو لکھا جاتا ہی اوسکے لیے ثواب قیام لیل کا یہ دونوں آیتیں شکوۃ میں ہیں واذا ذکر الی فی میت
ما یحب فلیحمد اللہ علیہا ولیحدث بہا **خ مس** اور جب دیکھے کوئی بیچ جواب اپنے کے اوسکو چاہیے
کہ دوست کہتا ہی یعنی اچھی چیز پس چاہیے کہ شکر کرے خدا کا اوسپر اور بیان کرے اوسکو نقل کی بخاری مسلم نسائی نے

وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا إِلَّا مَنْ تُحِبُّ خ مس اور نہ بیان کرے وسکو مگر اوس شخص سے کہ دوست رکھتا ہی
نقل کی یہ بخاری مسلم نے ف اس لیے کہ دوست اچھی تعبیر کریگا اور دشمن بری تعبیر کریگا اور جیسے
تعبیر بیان کریگا وہ واقع ہوگی کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ رویا اور بیان ملاکے بنی جب تلک کہ نہین تعبیر کہا گیا
یعنی استقرار نہین کہتا ہی پس جب تعبیر کہی گئی واقع ہوتا ہی موافق تعبیر کے چنانچہ ایک دفعہ مین آیا ہی کہ ایک عورت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ خواب مین دیکھا مین نے کہ گویا آسمان پھر
سر پر کا ٹوٹ گیا ہی پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا غائب تیرا آوے گا پس خاوند وسکا سفر سے آیا بعد اوسکے بہر سفر
گیا اور عورت وسکی نے پھر وہی خواب دیکھا پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر حاضر ہوئی حضرت کو بتایا
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا حضرت صدیق نے فرمایا کہ خاوند تیرا مر گیا بعد اوسکے خواب حضرت سے عرض کیا
فرمایا کہ کیا خواب اپنا کسی سے کہا ہی کہا اوسنے فرمایا کہ ویسا ہی ہوگا جیسے تعبیر تجھی بنی قاعدہ ہی کہ خواب
کسی سے نہ کہے اور اچھا دوست سے کہے چنانچہ حضرت صحابہ کرام سے اب بیان فرماتے اور تعبیر بھی فرماتے
اور اونکی خواب پوچھتے اور تعبیر کہتے فخر فَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ خ مر فَلْيَبْصُقْ مر وَلْيَتْفُلْ
ع ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا ع اور جب دیکھے خواب مین وہ چیز کہ برا جانتا ہی پس تھکاری نقل کی یہ بخاری رحمہ اللہ نے
یا تھو کے نقل کی یہ مسلم نے یا چاہیے کہ پھونکے نقل کی یہ صحاح ستہ مین یعنی بعضی روایت مین بدلے لیتفل
لیبصق آیا ہی اور بعضی مین لیتفث تین تین بار بائین طرف اپنے نقل کی یہ صحاح ستہ مین وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ وَمِنْ شَرِّهَا ع ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا ع مر دس ف اور پناہ مانگے ساتھ اللہ
شیطان راندہ کیے سے اور برائی خواب کے یعنی أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَمِنْ شَرِّ هَذِهِ الرُّؤْيَا پڑھے نقل کی
صحاح ستہ والون نے پڑھے اعوذین تین بار اور ذکر کرے اوسکو کسی سے نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے
فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ ع پس تحقیق وہ خواب نہین ضرر کریگا اوسکو نقل کی یہ صحاح ستہ مین وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي
كَانَ عَلَيْهِ مر اور چاہیے کہ پھر جاوے اوس کروٹ اپنی سے کہ تھا اوسپر نقل کی یہ مسلم نے اور بعضی روایت
مین بدلے اس عبارت کے یون آیا ہی فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ ع یا چاہیے کہ کھڑا ہو جاوے پس نماز پڑھے نقل کی یہ بخاری نے
ف کروٹ لینے کو تغیر حال مین بڑا دخل ہی اور نماز کی برکت سے ضرر دفع ہوتا ہی ع وَإِذَا وَقَعَ أَوْ وَجَدَ حَيَّةً
أَوْ عَقْرَبًا فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ
وَأَنْ يَحْضُرُونِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُلَقِّنُهَا مَنْ عَقَلَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهَا فَأَعْلَقَهَا
ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ دت س مص اور جب دیکھے یا ماریدے وحشی یا مانند اوسکے چاہیے جاوے جس جگہ کہ ہے اوسپر
بکلمات اللہ تامات یعنی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ کلمون پورے خدا کے یعنی کتابون اور اسمای الٰہی کے غصے
اوسکے اور عذاب اوسکے اور برائی بندون اوسکے اور وسوسے شیطانون کے اور حاضر ہونے اونکے میرے پاس یعنی ظاہر

ظاہر مین تصرف کرنے والے تھے نقل کی یہ احمد نے اور تھے عبداللہ بن عمرو بن عاص سکھاتے تھے یہ کلمے جو عقل رکھنے والے اپنے کو اور جو مٹیا کہ نہین عقل رکھتا تھا لکھتے تھے عبداللہ انکو کاغذ مین بہر لٹکاتے اوسکو کالی مین اوسکے نقل کی یہ ابوداؤد و ترمذی نسائی حاکم نے ف اس سے تعویذ یا ذہنا انکو کے لیے مین جانے معلوم ہوا کہ شرعاً بھی جائز تعویذ مین سوای آیت یا اسمای الہی کے کچھ نہو اور شکے وغیرہ بیٹھے الحرام ہین کرنا ذکر ع فخر اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق الی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر ما ینزل من السماء و ما یعرج فیھا و من شر ما ذرأ فی الارض و ما یخرج منھا و من شر فتن اللیل و من شر طوارق اللیل و النھار الا طارقا یطرق بخیر یا رحمن ط بناہ مانگتا ہون مین ساتھ کلمون پورے خدا کے وہ کلمے کہ نہین خلاف کرتا ہی اونسے نیک اور نہ زیادتے اونسے شر سے کہ اوترتی ہی آسمان سے یعنی ملایک اور حادثے اور برائی اوس چیز سے کہ چڑھتی ہی آسمان مین یعنی اعمال بد وغیرہ اور برائی اوس چیز سے کہ پیدا کی ہی مین اور برائی اوس چیز سے کہ نکلتی ہی اوس سے اور برائی فتنون رات کے سے اور فتنون دن کے سے اور برائی حادثون رات اور دن کے مگر حادثہ کہ آوے سانہ بھلائی کے اے مہربان قبل کی یہ طبرانی نے ف آیا ہی کہ رات محاربہ جن کو ایک شیطان نے شعلہ آگ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لاکر ضرر پہونچانا چاہا جب حضرت جبرئیل نے انکو یہ دعا بتلائی اسکے پڑھنے سے شعلہ آتشی بجھگیا اور شکے ع و فی الارق اللھم رب السموات السبع و ما اظللن و رب الارضین السبع و ما اقللن و رب الشیاطین و ما اضللن کن لی جارا من شر خلقک اجمعین ان یفرط علی احد منھم او ان یطغی عز جارک و تبارک اسمک طس مص اور جسے نیند اچٹتی مین یا اسپر پروردگار سماتون آسمانون کے اور اوس چیز کے کہ سایہ ڈالا ہی آسمانون نے اوسپر اور اسے پروردگار زمینون کے اور اوسچیز کے کہ اوٹھایا ہی زمینون نے یعنی مخلوقات اور ای پروردگار شیطانون کے اور اون لوگون کے کہ گمراہ کیا ہی شیاطین نے اوکو ہوے میرے لیے نگہبان برائی سب مخلوقات کے جسے اس سے کہ غالب آوے مجھ پر کوئی زمین سے یا یہ کہ حد سے کوئی تجاوز کرے غالب ہی تیرا چاہنے والا تیرا اور بابرکت ہی نام تیرا نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی شیبہ اللھم غارت النجوم و ھدأت العیون و انت حی قیوم لا تأخذک سنۃ و لا نوم یا حی یا قیوم اھدأ لیلی و نوم عیونی یا اللہ جب کے ستارے یعنی آفتاب اور آرام کرتے آنکھون نے اور تو زندہ تدبیر کرنے والا ہی نہین آتی ہی تجھکو اونگھ اور نہ نیند اے تدبیر کرنے والے ہر امر کی یعنی رام کر مجھکو سب نیند رات کے رات مین اور رسلا اکثر میری کو نقل کی یہ ابن سنی نے وادا انتبہ من النوم فقال الحمد للہ الذی رد الی نفسی و لم یمتھا فی منامھا الحمد للہ الذی یمسک السموات ان تقع علی الارض الا باذنہ ان اللہ بالناس لرؤف رحیم سر جب مص اور جب جاگے نیند سے بس کہے سب تعریف ہی اللہ کے لیے جسنے پھیری طرف میری جان میری اور نہ مارا اوسکو بیچ وقت سونے اوسکے کے سب تعریف ہی اللہ کے لیے جسنے تھام رکھا ہی آسمانون کو اور زمین کو یعنی محافظت کرتا ہی اس سے کہ ٹل جاوین جگہ اپنی سے اور البتہ

اگر کل جہان کے لوگ اس کو نہ چاہیں گے اور تو کوئی چیز اوسکے تحقق میں نہیں روک سکتی اور اسی لیے تعریف بھی اسی کے لیے چاہیے اور اسی لیے آسمان کو اس سے کہ گر پڑے زمین پر مگر ساتھ ارادے اوسکے کے تحقق اللہ ساتھ لوگوں کے البتہ بہت بڑا ہے

مرزا اسمٰعیل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مس سب تعریف اسی واسطے اللہ کے جو زندہ کرتا ہے مردوں کو اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نقل کی یہ حاکم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ع د ت س مص سب تعریف اسی واسطے خدا کے جس نے زندہ کیا ہمکو بعد اسکے کہ مارا ہمکو یعنی سلایا اور طرف اوسکے پر اگٹھا ہونا ہے نقل کی یہ بخاری ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ نے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَا شَرِیْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ د ت س ج مس نہیں کوئی معبود مگر تو نہیں کوئی شریک تیرا پاکی تیری تجکو یا اللہ تحقیق میں بخشش مانگتا ہوں تجھسے اسطے گناہوں اپنے کے اور مانگتا ہوں تجھسے رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجھکو علم اور نہ کج کر دل میرا بعد اسکے کہ ہدایت کیا تو نے مجھکو یعنی طرف راہ حق کے اور بخش مجھکو اپنے پاس سے رحمت یعنی نعمت بڑی تحقیق تو ہی بخشنے والا ہے نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ س ج مس نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا قہر کرنے والا پروردگار آسمانوں اور زمین کا اور اوسکا جو درمیان اون دونوں کے ہی غالب بہت بخشنے والا نقل کی نسائی ابن حبان حاکم نے ف ایک روایت میں آیا ہی کہ نہیں کوئی بندہ کہ کہے وقت جاگنے کے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مگر کہ بخشتا ہی اللہ تعالیٰ گناہ اوسکے اگرچہ ہوں برابر جھاگ دریا کے پس جب اوٹھاوے سر اپنا طرف جہت کہر کے کہے سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ پس جب کپڑے پہنے کہے بسم اللہ اور اسی طرح جب ہی بسم اللہ کہنی ہر کام میں اور شروع کرے دہن نے میں ساتھ داہنی طرف کے اور اسی طرح جوتی اہنی طرف سے پہنے بہر دعائیں لباس کے پہننے کی حواسین مذکور ہوئی ہیں سے وظائف النبی من نعاس اللیل فقال لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَوْ یَدْعُوْا اُسْتُجِیْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ ع ه جو کوئی جاگے رات میں اور کروٹ بدلے پس کہے لا الہ الا اللہ تنہا اعتقالی کہ معنی یہ ہیں نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں کوئی شریک اوسکا اوسی کے لیے بادشاہی اور اوسی کے لیے سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی سب تعریف ہی واسطے اللہ کے اور پاکی ہی اللہ کو اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہیں ہی پھرنا کسی سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے یا اللہ بخش مجھکو یا فرمایا دعا کرے جو چاہے قبول کی جاتی ہی واسطے اوسکے پس جو وضو کرے اور نماز پڑھے قبول کی جاتی ہی نماز اوسکی

بیان اعمال جو بعد سونے کے کرنا چاہیے

اوسکی نقل کی یہ بخاری اور چارون نے **ف** اکثر استعمال تعاز کا آتا ہی اوس جانے مین کہ او سکے
سایہ آواز ہو جیسکہ عادت ہی وقت بیدار ہونے کے اور اوید عوشک راوی ہی ولید بن مسلم راوی کو شک
ہوا ہی کہ لفظ اللھم اغفرلی کا فرمایا تہا یا یدعو کا اور فرمایا تعجب اوپر یعنی جو خصوص وقت کہ کہلنے کے سب کو یہ کلمات
پڑہ کر دعا کرے قبول کی جاتی ہی بعضے عالمون نے کہا ہی کہ اس دعا کا نام درہم الکیس ہی جیسکہ آدمی اپنے
کیسہ مین درہم رکہتا ہی جسوقت چاہتا ہی لیلیتا ہی ایسی ہی یہ دعا ہی کہ اجابت اسکی قریب اور مہیا ہی **صحیح**
مَنْ قَالَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنَ الْبَيْتِ بِسْمِ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرًا وَاٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ
عَشْرًا وَفِيْ كُلِّ شَيْءٍ يَخَافُهُ وَلَمْ يَبْقَ لِلشَّيْطَانِ وَلَدٌ يَكُوْنُ مَعَهُ **طس** جو کوئی کہے جسوقت کہ نکلے گھر سے
رات مین بسم اللہ دس بار اور سبحان اللہ دس بار اور ایمان لایا مین اللہ کے اور کفر کیا مین نے ساتھ معبودون
باطل کے یعنے خواہ ت ہون یا شیطان دس بار محفوظ رہی ہر چیز سے کہ ڈرتا ہی اوس سے اور نہین لائق ہی کسی
لقمہ کو کہانے اوسکو یعنی لاحق ہووے یا ہلاک کرے اوسکو مانند اوس ساعت تلک کہ حرکت کی ہی اوسنے اور
یہ کلمہ پڑہے مین یعنی ایک رات دن محفوظ رہیگا ایذا دینے والی چیزون سے اور کہا ہونے نقل کی یہ طبرانی نے
اوسط مین **وَاِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ عَادَ فَلْيَنْفُضْهُ بِصِنْفَةِ اِزَارِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ**
مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ فَاِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ
فَارْحَمْهَا وَاِنْ رَدَدْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ **ت** اور جب اوٹہے کوئی اوسکو
بچھونے اپنے سے پہر رجوع کرے طرف اونکے پس چاہیے کہ جہاڑے اوسکو ساتہ کنارے لنگے اوسکے
تین بار پس لیے کہ نہین جانتا ہی کہ کون سی چیز آئی ہی پیچھے اوسکے اوسپر یعنی شاید کوئی کیڑہ وغیرہ اوسپر بیٹہا
ہو پس جب لیٹے پس کہے ساتہ نام ترکے یا اللہ رکہا مین نے پہلو اپنا اور ساتہ نام تیرے اوٹہاؤنگا اور ساتہ نام تیرے
بیری یعنی قبض روح کرے پس رحم کر اوسپر اور جو چہوڑے تو اوسکو یعنی جکاوے پس نگہبانی کر اوسکی ساتہ اوس
نگہبانی کرتا ہی تو ساتہ اوسکے بندون نیکبخت اپنے کے نقل کی یہ ترمذی ابن سنی **وَاِذَا قَامَ لِيَدْخُلَ**
الْحَلَاءَ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ **مص ی** اور جب اوٹہے تو کہے تہہرجہ ہے پس کہ داخل ہووے بیت الخلا مین
یعنی ارادہ کرے داخل ہونے کا پس کہے بسم اللہ نقل کی یہ ابن ابی شیبہ ابن سنی **ف** فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ بسم اللہ کے کہنے سے پردہ ہو جاتا ہی درمیان ستر ہ شرمگاہ کے اور آنکھون جنات کے **علی المرقاۃ**
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ **ع مص** باللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے ناپاک جنون اور ناپاک جنیون
نقل کی یہ صحاح ستہ مین اور ابن ابی شیبہ **وَاِذَا خَرَجَ غُفْرَانَكَ** **حب ہ مص** اور جب نکلے
یا ہمارے کہے مانگتا ہون مین بخشش تیری نقل کی یہ ابن سنی نے اور چارون نے اور ابن ابی شیبہ **ف**

پناہ جانیکے وقت چاہیے اس لیے ہی کہ جگہ حاضر ہونے شیاطین کی ہی چنانچہ یہ مضمون ریدبن ارقم سے

بیان نماز پنجگانہ اور نوافل کا

صحیح حدیث میں روایت کیا ہی اور شیخ ابن حجر نے کہا ہی کہ جو لوگ ذکر کرنا ایسے وقت میں مکروہ جانتے ہیں جیسے کہ جمہور کا ہی وہ تفصیل کرتے ہیں کہ اگر اوس مکان میں ہو کہ پاخانے ہی کے لیے بنا ہو پس کہے ان کاموں کو پہلے داخل ہو سکے اور غیر اوسکے میں مثل جنگل وغیرہ کے پس چاہیے کہ وقت شروع کے کہے اور جو کوئی اوسوقت بھول جائے اور عین اوس حالت میں یاد آوے اوس سے کہے نہ زبان سے اور نکلنے کے وقت میں بخشش چاہنے کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ بخشش چاہتا ہی فوت ہونے ذکر زبان سے کہ اوس حالت میں نہیں ہو سکتا ہی اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ترک ذکر زبانی کا نہیں کرتے تھے مگر بیچ وقت حاجت کے پس کوتاہی تقصیر جان کر زبان اوسکا ساتھ استغفار کے کیا اور دوسرا سبب یہ کہ بخشش چاہی تقصیر کے بیچ وفا کرنے شکر نعمت پہنچے کھانے کے اور نکلنے فضلے کے کہ ایذا دے واقع ہوئی کذا ذکرہ الفخر اور سبب ہی کہ پاخانے میں ایسی چیز نہ لیجاوے کہ جس میں نام اللہ اور رسول کا ہو مانند مہر اور روپے وغیرہا کے اور پردے میں شتابی وہ دور جاوے جنگل میں کہ کوئی اوسکو دیکھے نہیں اور سر ڈھانکے سایہ جاوے کے اور کپڑا نہ اوتہا وے یہاں تک کہ قریب ہووے زمین سے اور تکیہ کرے بائیں ہاتھ پر اور کپڑا رکھے دائیں کو اور پشت رو قبلہ اور بیت المقدس اور سورج اور چاند اور ہوا کی طرف نہ کرے اور تین ڈھیلوں سے پاک کرے اور بہتر اور کرے جو سے پاک کرے اور کرمی میں اول ڈھیلا بھیجے کہ لیجاوے اور دوسرا لگے کرا اور تیسرا پہر بھیجے کو اور جاوے یہ برعکس اسکے کرے اور عورت ہر موسم میں ڈھیلے لے بطور لینے مرد کے جاوے میں اور نام اللہ تعالیٰ کا نہ لے اور نکلا کرے پاخانے میں کہ جب ایسی ہی ضرورت ہووے اور کہنکھارے نہیں اور نہ تھوکے اور نہ سنکے ناک اور نہ جواب چھینک کا دے اور نہ جواب سلام کا دے اور نہ جواب موذن کا دے مکروں سے اور دایاں ہاتھ شرمگہ نہ لگا دے اور کھاٹ پر اور راہ میں اور سایے درخت وغیرہ میں کہ لوگ وہاں آرام پاتے ہیں پاخانہ نہ پھرے بہتے ہاتھ دھووے اور استنجا کرے بائیں ہاتھ سے ڈھیلے اعضا کر کر بہتر سے ہوا حتیاط سے کرے اور اول بیچ کی اونگلی اونچی کر کر پانی سے استنجا کرے پھر چھنگلیا کے پاس کی اونگلی سے پھر چھنگلیا سے پھر شہادت کی اونگلی سے یہاں تک کہ خوب خاطر جمع کرے پھر ہاتھ دھونے بعد فراغ کے بسم اللہ کہے اول ہی اور بعد بھی پس جب نکلے پاخانے سے داہاں پاؤں کا ل کر دعا ی مذکورہ پڑھے اور داخل ہوتے ہوئے باہاں پاؤں پہلے رکھے اور اسی طرح پشاب کرنے میں بھی قبلے وغیرہ کی طرف پشت رو نکرے اور منہ کے رخ سے بچے ناچیز ہیں ہر زمین اور نرم زمین پر پشاب کرے پتھر پر اور پانی جاری اور غیر جاری میں نکرے اور نیچے درخت میوہ دار کے اور کنارے نہر جاری کے اور نہانے کی جای نہ کرے اور کھڑے ہو کر اور نیچے پرنالے کے اور کہتے نجاست کے پر کھڑے اور پشاب برتن میں جمع کرے اور کلام وغیرہ جو پہلے گذرا نہ کرے بعد ازاں ڈھیلے چرخنگ کرے چل قدمی کر کر کہنکھار کر پانی نہ دھووے کہ قطرے کے بند ہونے کے لیے بہتیرے

بہترے وضو کے بعد کی گدانی وظائف النبی الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی س ی مص سب تعریف ہی واسطے خدا کے جسنے دور کی مجھ سے ایذا دینے والی چیز اور چین دیا مجھکو نقل کی یہ نسائی ابن سنی نے اور موقوفا ابن ابی شیبہ وادا توضا فلیسم اللہ د ت ق اور جب وضو کرے پس چاہیے کہ بسم اللہ کہے نقل کی یہ ابوداود و ترمذی ابن ماجہ نے ف بسم اللہ پڑھنی ہی پہلے وضو کے سنت موکدہ ہی نزدیک جمہور کے اور مدارے میں مستحب کلی ہی مذہب حنفی میں اور نزدیک حنبلیوں کے فرض ہی پس ایسی سنت ترک نکرے اور منقول سلف سے ہے بسم اللہ وضو کے یہ الفاظ ہیں بسم اللہ العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام اور بعضوں نے کہا افضل بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی کذا ذکر العلی والفخر ثم یقول اللھم اغفرلی ذنبی ووسع لی فی دارہی وبارک لی فی رزقی س ی پھر کہے یعنی وضو کرتے ہیں یا اللہ بخش میرے لیے گناہ میرے اور فراخی کر میرے لیے گھر میرے میں یعنی دنیا میں اور قبر میں اور آخرت میں اور برکت دے میرے لیے بیچ رزق میرے کے یعنی دنیا کا ہو یا آخرت کا یا ظاہر کا یا باطن کا نقل کی یہ نسائی ابن سنی نے ف ابوموسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ پانی آیا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے واسطے وضو کے پس وضو کیا اور سنا میں نے کہ پڑھتے تھے یہی دعا اللھم اغفرلی آخر تک عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ سنا میں نے کہ ایسی ایسی دعا آپ پڑھتے تھے فرمایا کہ کیا چھوڑا میں نے کچھ یعنی ایسی دعا کی میں نے کہ جمع کرنے والی بھلائیوں دنیا اور آخرت کی ہی ۵ ع ۵ واذا فرغ من الوضوء رفع نظرہ الی السماء د س ولیقل اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ مرد س ق مص ی ثلث مرات ق مص ی اور جب فارغ ہوچکے وضو سے اوٹھاوے نظر اپنی طرف آسمان کے نقل کی یہ ابوداود ونسائی نے یعنی نظر کا اوٹھانا حفظ ان دو کی روایت میں آیا ہی رکھے کوا ہی شاہدوں میں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہیں کوئی شریک اسکا اور گواہی دیتا ہوں میں کہ بیشک محمد بندے اوسکے ہیں اور رسول اوس کے نقل کی یہ مسلم ابوداود ونسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے اور تین بار پڑھنا اس کلمے کا روایت کیا ہی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف حدیث شریف میں آیا ہی کہ جو کوئی بعد وضو کے اس کلمے کو پڑھے آٹھوں دروازے بہشت کے کھل جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہووے کذا فی المشکوٰۃ اور بعضے روایت میں اس کلمے کے ساتھ یہ دعا زیادہ ہی اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین ت یا اللہ کر مجھکو توبہ کرنیوالوں سے اور کر مجھکو پاکیزگی کرنے والوں سے نقل کی یہ ترمذی سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک س س ہی کہ پاک ہے تو یا اللہ اور ساتھ تعریف تیرے کے شہادت دیتا ہوں میں کہ اپنی دنیا ہو میں اسکے کہ نہیں کوئی معبود مگر تو بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں طرف تیری نقل کی یہ نسائی من توضا وقال سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک واتوب الیک کتب فی رق ثم جعل فی طابع ثم لم یکسر الی یوم القیمۃ ط جس کوئی وضو کرکے پس کہے سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک واتوب الیک لکھا جاتا ہی اوسکے لیے یعنی

یہ ہمیشہ یا ثواب اسکا برجہ کا عذر مین پہر لیا جاتا ہی سر مہر پس نہین توڑی جاتی ہی مہر قیامت تلک یعنی نہیں باطل کرتی ہی اسکو کوئی چیز نقل کی یہ طبرانی نے اوسطہ مین ف وضو مین مسواک کرنی بہت ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ لازم کرلے اپنے پر مسواک کرنی اس لیے کہ اوسمین دس خصلتین مین پاک کرتی ہی منہ کو اور راضی ہوتا ہی رب اور خوش ہوتا ہی شیطان اور دور ہوتی ہی بلغم اور خوشبو مین آتی ہی اور دور کرتی ہی تپ کو اور روشن کرتی ہی بینائی کو اور دور کرتی ہی دانتون کے مرض کو اور وہ سنت سے ہی پہر فرمایا کہ نماز مسواک سے افضل ہی ستر درجہ اوس نماز پر کہ بغیر مسواک کے ہو کذا فی النہایہ اور جو کوئی وضو پر وضو کرتا ہی دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور روبقبلہ اونچے پر وضو کے لیے بیٹہے اور کوئی سے وضو نہ کروا دے مگر بعذر اور کلام غیر ضروری نہ کرے اور پہلے آنے وقت نماز کے وضو کرے اور بہت ہین آداب وضو کے فقہ مین دیکہا چاہیے اور بعضے فقہائے سخن لکہا ہی پر ہنا دعاون منقولہ کا اکثر علماء سے ہوئی ہم پس کہے بعد بسم اللہ اور بعد کے الحمد للہ الذی جعل الماء طہورا اور وقت کلی کے اللھم اسقنی من حوض نبیک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاسا لا اظمأ بعدہ ابدا اللھم ارحنی علی تلاوۃ القرآن وذکرک وشکرک وحسن عبادتک اور وقت پانی دینے ناک کے اللھم لا تحرمنی رائحۃ نعیمک وجنانک اور منہ دہوتے وقت اللھم بیض وجہی یوم تبیض وجوہ ولا تسود وجہی یوم تسود وجوہ اور داہنے ہاتہ پر پانی ڈالنے کے وقت اللھم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا اور بائین پر پانی ڈالنے کے وقت اللھم لا تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظہری اور مسح کے وقت اللھم حرم شعری وبشری علی النار وأظلنی تحت ظل عرشک یوم لا ظل الا ظلک اور وقت مسح کانون کے اللھم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اور وقت مسح کردن کے اللھم اعتق رقبتی من النار اور وقت داہنے پاون دہونے کے اللھم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل الاقدام اور بائین پاون کے اللھم اجعل ذنبی مغفورا وسعیی مشکورا وتجارتی لن تبور اور درود بہیجے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وقت دہونے ہر عضو کے اونکہی کرنے بعد وضو کے حضرت سے ثابت نہین ہوئی ہی بلکہ فرمایا ہی کہ اکثر بیچ کیا کرتے ہین ریڑہے دور رکعت تحیۃ الوضو کہ ثابت ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ تحیت جبرئیل اول جو وحی خدا پر لائے سکہایا اونکو وضو اور حکم کیا ساتہ وضو کرنے کے بعد اوسکے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ وضو کرے پس اچہی طرح وضو کرے یعنی برعایت سنت پہر کہڑا ہووے پس پڑہے دو رکعت حضور دلسے اوسنے ریا اور اخلاص سے مگر کہ واجب ہوئی ہی اوسکے لیے جنت اور سنجہی کہ اول رکعت مین پڑہے بعد فاتحہ کے والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم سے ونعم اجر العاملین تک اور دوسری مین ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاءوک فاستغفروا اللہ سے توابا رحیما تک کذا فی الوضو

وظائف النبی اللّٰھم صل علی محمد یہ بیان نماز تہجد کا افضل الصلوٰۃ بعد المکتوبۃ الصلوٰۃ فی جوف اللیل

ہے بہترین نماز تو اب مین پیچھے فرض کے نماز درمیان رات کے ہی نقل کی یہ مسلم نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کرو لگا ہی شیطان اوپر گدی سر ایک تمہارے جبوقت کہ وہ سوتا ہی تین گرہ اللہ ہی اوپر ہر گرہ کے اس مضمون کو اور پڑے رات دراز ہی پس سوؤ پس اگر جاگا وہ اور یاد کیا اللہ تعالی کو کھل جاے ہی ایک گرہ پس اگر وضو کیا دوسری کہ کھلتی ہی پس اگر نماز پڑھی تیسری کہ کھلتی ہی اور صبح کرتا ہی شاد ان خوشدل اور نہین تو صبح کرتا ہی بد دل کاہل اور فرمایا کہ لازم گرو اپنے پر قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی کیونکہ وہ اچھے لوگون کا ہی کہ پہلے تھے اور سبب نزدیکی تمہاری کا ہی طرف پروردگار تمہارے کے اور سبب دور ہونے گناہون کا ہی اور سبب باز رہنے کا ہی گناہ سے اور قیام رات کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہان تک کہ صبح کے پاے مبارک حضرت کے عرض کیا لوگون نے لوگون نے کہ کیون کرتے ہین آپ ایسا اللہ تعالی نے تو بخشدیے ہین آپکے گناہ اگلے پچھلے فرمایا کیا نہون مین بندا شکر کرنے والا اور حضرت کے سامنے ایک شخص مذکور ہوا کہ تمام رات سوتا رہتا ہی صبح تک نہین اٹھتا نماز تہجد کے لیے فرمایا کہ پیشاب کر جاتا ہی شیطان اوسکے کانون مین اور فرمایا کہ نہین لوگ کہ راضی ہوتا ہی اللہ اوسنے ایک شخص کہ قیام کرے راتکو نماز کے لیے اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین جماعت مین اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین جہاد مین اور فرمایا کہ رحم کرے اللہ اوس شخص پر کہ اوٹھا رات کو پس نماز پڑھی اور جگایا بی بی اپنی کو پس نماز پڑھی اوسنے پس اگر انکار کیا اوسنے چھڑکا خاوند نے اوسکے منہ پر پانی اور رحم کرے اللہ اوس عورت پر کہ اوٹھی رات کو پس نماز پڑھی اور جگایا خاوند اپنے کو پس نماز پڑھی اوسنے پس اگر انکار کیا اوسنے چھڑکا بی بی نے اوسکے منہ پر پانی اور فرمایا کہ جنت مین البتہ خانے ہین کہ دیکھا جاتا ہی ظاہر اونکا اندر سے اور اندر اونکا باہر سے یعنی ایسے صاف لطیف ہین تیار کیا ہی اونکو اللہ تعالی نے اون لوگون کے لیے کہ کرتے ہین کلام اور کھلاتے ہین طعام اور پڑھے پڑھے کہتے ہین صیام یعنی بہت روزے رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور اوس حال مین کہ لوگ سوتے ہین اور فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالی نزول فرماتا ہی یعنی رحمت خاص اوسکی ہر شب طرف آسمان دنیا کے جبوقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات آخری اور فرماتا ہی کون ہی کہ دعا کرے مجھے پس قبول کرون واسطے اوسکے کون ہی کہ سوال کرے مجھے پس دون مین اوسکو کون ہی کہ بخشش مانگے مجھے پس بخشون مین اوسکو پھر فراخ کرتا ہی ما تہ پیلے اور فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دے اوسکو کہ نہ تنگ ہی اور نہ ظالم یعنی اپنے ذات مبارک مراد کرتا ہی کہ میری عبادت کرے مین اولادون کا ضائع نہین کرنے کا صبح تک یون ہی فرماتا ہی اور فرمایا کہ جب جگاتا ہی آدمی اہل اپنے کو پس دونون نماز پڑھتے ہین لکھے جاتے ہین ذاکرین اور ذاکرات مین یعنی اونکے یاد کرنے والون مین لکھے جاتے ہین کہ بڑی بزرگی اونکی آئی ہی اور فرمایا کہ اشراف امت میری کے اوٹھانے والے قرآن کے ہین یعنی جو یاد کرین اور عمل کرین اوسپر اور شب بیدار رہتے ہین یعنی تہجد گزار کذا فی المشکوۃ

او عیسیٰ نے حضرت جنید بغدادی رح کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا تمہارے ساتھ معاملہ کیا فرمایا اونہوں نے کہ وہ جو حقائق معارف کی باتیں کرتا تھا میں سب فنا ہوئیں کچھ نہ کام آئیں مگر کتنی رکعتیں خفیف تہجد کی کہ پڑھتا تھا میں آدھی رات میں وہی کام آئیں اللہ تعالیٰ ہم سبکو اسپر عمل نصیب کرے آمین آمین آمین

ع اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ صَلٰوۃُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ خ مر بہترین نماز کی نماز آدمی کی بیچ گھر اوسکے مگر فرض نفل کی یہ بخاری مسلم نے ف یعنی فرض مسجد ہی میں افضل ہیں اور سنتیں موکدہ بھی اسی حکم میں داخل ہیں ہمارے زمانے میں یعنی مسجد ہی میں پڑھے تا تہمت ریا نہ ہو سکے نہ لگے ع صَلٰوۃُ اللَّیْلِ خ مر وَالنَّہَارِ یا مثنیٰ مثنیٰ خ مر نماز رات کی نفل ہے یہ بخاری مسلم نے اور نماز دن کی نفل کی یہ احمد نے دو دو رکعت ہیں نفل کی بخاری مسلم احمد نے ف امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رح کے نزدیک سات دن میں نفل دو دو رکعت کرنی افضل ہیں اور امام اعظم صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک چار چار افضل ہیں اور صاحبین کے نزدیک رات کو دو دو رکعت ہی افضل ہیں اور دونوں ہمارا اور ہر ایک حدیث سے سند لئے ہیں کذا ذکر اللعلی وکان اذا قام من اللیل یتہجد قال اللّٰھم لک الحمد انت قیم السمٰوٰت والارض ومن فیھن ولک الحمد انت ملک السمٰوٰت والارض ومن فیھن ولک الحمد انت نور السمٰوٰت والارض ومن فیھن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقاءک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعۃ حق اللّٰھم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت انت ربنا والیک المصیر فاغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر انت الٰھی لا الٰہ الا انت ع ع اور تہجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اوٹھتے رات میں تو کہ تہجد پڑھتے تھے یا اللہ تیرے لیے سب تعریف ہی تو ہی قائم رکھنے والا آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہی اور تیرے لیے سب تعریف ہی تو ہی پادشاہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہی اور تیرے لیے سب تعریف ہی تو ہی روشن کرنے والا آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہی یعنی تجھی سے سب بات بنتے ہیں اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہی تو ہی ثابت و موجود یعنی تیرے سوا اسکو فنا ہی اور وعدہ تیرا سچا ہی اور ملنا تیرا حق ہی اور کلام تیرا سچا ہی اور جنت حق ہی اور موجود اور دوزخ حق ہی اور سب نبی حق ہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہی یا اللہ واسطے تیرے فرمان بردار ہوا میں اور تجھ پر ایمان لایا میں اور تجھی پر کام اپنے سونپے میں نے اور طرف تیرے رجوع کی میں نے اور تیری مدد کے جھگڑا میں نے دشمنوں دین کے اور طرف تیرے فریاد لایا میں تو رب ہمارا ہی اور طرف تیرے بازگشت ہی پس بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے میں نے اور جو پیچھے کیے میں نے اور جو پوشیدہ کیے میں نے اور جو ظاہر کیے میں نے اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہی اوسکو مجھ سے یعنی میں

ہین ویسا نہین جانتا تو ہی سب کے بنانے والا یعنی جیسا تو جانتا ہے اور دنیے پہلے سنتے یا شفاعت پہلے قبول کرے اور تو ہی پیچھے رکھنے والا تو ہی معبود میرا نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہ صحاح ستہ مین اور بعوانے زیادہ ایک روایت مین پہلے دعا کے ساتھ یہ زیادہ آیا ہی **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ غ** اور نہین ہی بہرا کہ ہونے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اسکے نقل کی یہ بخاری نے **ف** فتح الباری مین لکہا ہی کہ بعضی جہلا سے سمجہا جاتا ہی یہ دعا بعد تکبیر تحریمہ کے پڑہتے تہے اور تکرار حمد کی اس لیے ہی کہ یہ تمام امور کہ حمد اوسکے سزاوار ہی موجب حمد کے ہین اور ارات ربنا ولک الحمد فقط ابو عوانہ نے زیادہ کیا ہی اور طرف تیرے فریاد لایا ہین یعنی جو کوئی تکرار حق کا کرے اوسکی فریاد فیصلے کو تیرے پاس لایا ہین نہ غیر تیرے پاس کسی کاہن وغیرہ ہین اور جملہ ارات الہی فقط مسلم نے زیادہ کیا ہی **فخر ع** سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد للہ رب العلمین **ف** قبول کی اللہ تعالی نے تعریف اوس شخص کی کہ تعریف کی اوسکی سب تعریف ہی واسطے خدا کے جو پروردگار ہی ساری جہان کا نقل کی یہ ترمذی نے یعنی بعضے روایت مین یہ دعا چہوڑ دی آئی ہی **سبحان اللہ رب العلمین سبحان اللہ وبحمدہ دس** پاکی ہی اللہ کو جو پروردگار ہی عالمون کا پاک ہی اللہ اور ساتہ تعریف اوسکی کے پاکی بیان کرتا ہون مین نقل کی یہ ابو داؤد نسائی نے **وقعد الثلث الاخیر من اللیل فنظر الی السماء فقال ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لایت لاولی الالباب العشر الایات من اخر ال عمران حتی ختمہا ثم قام فتوضا واستن فصلی احدی عشرۃ رکعۃ ثم اوذن بلال فصلی رکعتین ثم خرج فصلی الصبح خ مدس ق** اور تیسرے ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچلی تہائی رات کی پس دیکہا طرف آسمان کے پس پڑہین یہ آیتین تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانون کے اور زمین کے اور آنے جانے رات دن کے البتہ نشانیان ہین واسطے صاحبون عقل کے پڑہین دس آیتین کہ آخر سورۂ آل عمران کی ہین تہا تک کہ تمام کیا اوسکو پہر کہڑے ہوے پس وضو کیا اور مسواک کی یعنی بعد اوٹہنے کے سوتے سے یا وضو مین وقت ارادے کلی کے یا وقت اٹہڑے ہونیکے نماز مین پس پڑہین گیارہ رکعتین یعنی آٹہ تہجد کی اور تین وتر کی پہر اذان دی صبح کی بلال نے پس پڑہین حضرتے دو رکعتین یعنی سنت صبح کی پہر نکلے طرف مسجد کے پس نماز پڑہی صبح کی نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن حبان نے **ف** اختلاف رات دن کا یہ ہی کہ دن سے رات ہوتی ہی آنے سے دن تہی اجالا ہوتا ہی آنے اندہیرا کبہی کمی کبہی جاڑا اور بعد لاولی الالباب کے باقی آیتین یون ہین الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ وما للظلمین من انصار ربنا انا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار ربنا واتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد فاستجاب لہم ربہم انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی بعضکم من بعض فالذین ہاجروا واخرجوا من دیارہم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا لاکفرن*

عنهم سیئاتهم ولادخلنهم جنات تجری من تحتها الانهار خلدین فیها نزلا من عند الله وما عند الله خیر للابرار وان من اهل الکتاب لمن یؤمن بالله وما انزل الیکم وما انزل الیهم خشعین لله لا یشترون بآیات الله ثمنا قلیلا اولئک لهم اجرهم عند ربهم ان الله سریع الحساب یا ایها الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا الله لعلکم تفلحون اور شرح ہدایہ میں ابن ہمام نے لکھا ہے کہ شعبی نے کہا ہے جو میں نے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس سے نماز تہجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دونوں نے کہا ہے تراویح رکعت پڑھتے تھے آٹھ اون سے تہجد اور تین وتر اور دو سنت فجر کی ع وکان یصلی من اللیل ثلث عشرۃ رکعۃ یوتر من ذلک بخمس لا یجلس فی شیء الا فی آخرہن خ م اور ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتے تھے رات سے یعنی کبھی کبھی تراویح رکعت وتر کرتے تھے اون میں سے سانہ پانچ کے نہیں بیٹھتے تھے کسی رکعت میں یعنی بقصد سلام کے نہیں بیٹھتے تھے مگر بیچ اخیر کے نقل کی یہ بخاری مسلم نے ف حنفی یہ معنی کہتے ہیں کہ وتر انہیں سے تین ہوتی نہیں مگر دو رکعت تہجد کی کہ ملی ہوئی ہوتی نہیں اوس سے اونکو بھی اسی میں شمار کر کے پانچ وتر کی نہیں واللہ اعلم ع وکان یصلی من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ یوتر بواحدۃ خ م اور تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑھتے رات سے یعنی کبھی گیارہ رکعت وتر کرتے تھے سانہ ایک کے نقل کی یہ بخاری مسلم نے ف یعنی پانچ دو رکعت پڑھتے اخیر دو کانے کے سانہ ایک رکعت اور ملا لیتے پس وتر کرتے سانہ اس رکعت کے اوس دو کانے کو پہلے جو پس واقع میں تین ہوتی نہیں مگر وتر اخیر ہی رکعت سے ہوتا اسی لیے بوتر بواحدۃ کہا ع واذا قام صلی اللیل کبر عشرا وحمد عشرا وسبح عشرا واستغفر عشرا دس ق مص حب اور جب اوٹھتے رات کے یعنی تہجد کے اللہ اکبر کہے دس بار اور الحمد للہ کہے دس بار اور سبحان اللہ دس بار اور استغفار پڑھے دس بار نقل کی یہ ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن حبان نے وقال اللھم اغفر لی واھدنی وارزقنی وعافنی دس ق مص عشرا حب اور پڑھے یا اللہ بخش مجکو اور راہ دکھا مجکو اور رزق دے مجکو اور عافیت دے مجکو یعنی دنیا کی بلیات سے کہ بازر کہتے ہیں بعضوں آخر کے سے نقل کی ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ اور نقل کی ابن حبان نے یہ دعا دس بار پڑھنی وتعوذ باللہ من ضیق المقام یوم القیمۃ دس ق مص عشرا حب اور پناہ مانگی سانہ اللہ کے تنگی مکان کی سے دن قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد و نسائی ابن ابی شیبہ اور نقل کی ابن حبان نے یہ دعا دس بار پڑھنی ف یعنی پڑھے اعوذ باللہ من ضیق المقام یوم القیمۃ اور کہا ہے کہ میدان محشر کا لوگوں پر ایسا تنگ ہوگا کہ اونکی سختی اور ہول سے آزردہ کرین کے دوزخ میں داخل ہونے کی گذا ذکر الفخر اور شریف ہوزنی کہتے ہیں کہ حاضر ہوا میں حضرت عائشہ پاس پس پوچھا میں نے اون سے تہ سانہ کس چیز سے ابتدا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتے رات کو پس کہا اونہوں نے کہ پوچھی تو نے

تونے مجھے ایک چیز نہیں بوجھی تھی سو نے پہلے تیرے بھی حضرت جب جاگتے رات کو اللہ اکبر دس بار
اور الحمد للہ دس بار اور سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار پڑھتے دس بار
اور لا الٰہ الا اللہ دس بار اور اللھم انی اعوذ بک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامۃ دس بار پھر نماز پڑھتے کذا فی المشکوٰۃ پس یہ
معشرات السبع ہیں مقابلے میں سبعات عشر کے یعنی صوفیہ کرام رح کے نزدیک سات سات بار (وقس علیہ) جانی ہیں
کہ مشہور ہیں ویسی ہی یہ سات چیزیں دس دس بار پڑھی جاتی ہیں وَاِذَا قُمْتَ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ قُلِ اللّٰھُمَّ رَبَّ
جَبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ
فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی
صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ مرعہ عجب اور جب شروع کرے نماز تہجد کی پڑھنے یا اللہ پروردگار جبرئیل اور میکائیل
اور اسرافیل کے اے پیدا کرنے والے آسمانوں و زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو
حکم کرتا ہے یعنی قیامت کو درمیان بندوں اپنے کے جس اوس چیز کے کہ ہیں اوس میں اختلاف کرتے راہ دکھا مجھکو
اوس چیز کی کہ اختلاف کیا گیا ہے اوس میں حق سے ساتھ حکم اور توفیق اپنی کے تحقیق تو راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے
طرف راہ سیدھی کے نقل کی یہ مسلم اور چار وں نے اور ابن حبان نے ف اوس میں کہ اختلاف
کرتے ہیں یعنی جس حق میں جو اختلاف کرتے ہیں اونکے لیے حکم فرما دیگا کہ اہل حق کو نجات دیگا اور اہل باطل کو
عذاب کرے گا اور من الحق بیان ہی ما کا یعنی مختلف فیہ میں جو کچھ کہ حق ہو مجھکو اوسکی راہ بتا اور اوسپر ثابت رکھ
ع مخر وَاِذَا صَلَّیْتَ الْوِتْرَ تَلَا فِیْ الْاُوْلٰی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ
وَفِی الثَّالِثَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ دت س اص حب والمعوذتین د اق
حب اور جب پڑھے وتر تین رکعت پس پڑھے پہلی میں سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری میں قل یا ایھا الکافرون
اور تیسری میں قل ہو اللہ احد نقل کی یہ ابو داؤد و ترمذی نسائی احمد ابن ماجہ ابن حبان ابن سنی اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس نقل کی یہ ابو داؤد احمد ابن ماجہ ترمذی ابن حبان نے یعنی ان کتابوں میں تینوں سورتیں
تیسری رکعت میں پڑھنی آئی من ویفصل بین الشفع والوتر بتسلیمۃ یسمعھا اور جدائی کرے درمیان
دو رکعت کے کہ وتر سے پہلے ہوتی ہیں اور درمیان نماز وتر کے ساتھ سلام پھیرنے کے کہ سنے سلام کو نکو
نقل کی یہ احمد نے اَوْ لَا یُسَلِّمُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِھِنَّ س یا نہ سلام پھیرے یعنی وتر کی نماز میں مگر تیسری
آخر تین رکعت وتر کے نقل کی یہ نسائی ابن سنی نے ف ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ ولا یسلم والے قصے
موافق روایت اور درایت کے ہی اور جس صورت میں او ہو تو تنویع روایت کے لیے ہی یعنی بعضی روایت میں یوں آیا ہی
اَوْ یُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ خ مر اَوْ بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ قط سنی اَوْ بِتِسْعٍ اَوْ بِاِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً اَوْ اَکْثَرَ مِنْ
ذٰلِکَ سنی یا وتر کرے ساتھ ایک کے یعنی ایک رکعت اوسمیں ملا ہوا ہو نقل کی یہ بخاری مسلم نے یا وتر کرے ساتھ

پانچ رکعت کے ساتھ نقل کی یہ دارقطنی بیہقی نے یا وتر کے ساتھ نو رکعت کے یا گیارہ کے یا زیادہ اس سے یعنی تیرہ رکعت نقل کی بیہقی نے ف یعنی تین رکعت ان میں سے وتر کی ہوں اور باقی تہجد کی پس تہجد کی نماز کو وتر کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے کسی راوی نے ساری نماز کو وتر کہا ہے اور نماز تہجد کی زیادہ تیرہ رکعت کے ثابت نہیں ہوئی ہے باوجود یکہ اسمیں بھی اختلاف واقع ہوا ہے بعضوں نے کہا ہے مع وتر اور سنت فجر کے تیرہ ہوتی ہیں اور بعضوں نے سوا سنت کے مگر صحیح یہ ہے کہ سوا سنت فجر کے وتر سمیت تیرہ ہوتی ہیں علی وشیخ عبدالحق رح ویقنت فی الاخیرۃ اذا رفع راسہ من الرکوع مس اور وہ دعا قنوت پڑھے اخیر رکعت میں جب وہ اٹھاوے سر اپنا رکوع سے نقل کی یہ حاکم نے ف یہ حدیث موافق مذہب امام شافعی رح کے ہے اور امام اعظم صاحب رح نے اور بہت حدیثوں سے پہلے رکوع کے دعا قنوت پڑھنی ثابت کی ہے چنانچہ شروح میں نقل کی ہیں ع یقول اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت انک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا وتعالیت نستغفرک ونتوب الیک عہ حب مس مص وصلی اللہ علی النبی مس ابن کہے یعنی یہ دعا قنوت پڑھے یا اللہ راہ دکھا مجھکو بیچ اون لوگوں کے کہ راہ دکھائی تو نے یعنی کر مجھکو ہدایت والوں میں سے اور عافیت دے مجھکو بیچ اون لوگوں کے کہ عافیت دی تو نے اور دوستی کہ مجھکو اون لوگوں میں کہ دوست رکھا تو نے اور برکت دے میرے لیے اوس چیز میں کہ دی تو نے اور بچا مجھکو برائی اوس چیز کے سے کہ مقدر کی تو نے تحقیق تو حکم کرتا ہے یعنی جو چاہتا ہے اور نہیں حکم کیا جاتا ہے بجبر اور تحقیق نہیں ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست رکھا تو نے اور نہیں عزیز ہوتا وہ شخص کہ دشمن رکھا تو نے برکت والا ہے تو اے رب ہمارے اور برتر ہے تو بخشش مانگتے ہیں ہم تجھ سے اور رجوع کرتے ہیں ہم طرف تیرے نقل کی یہ چاروں نے اور ابن حبان نے اور حاکم ابن ابی شیبہ نے اور رحمت خاص بھیجے اللہ حضرت نبی صاحب پر نقل کی یہ نسائی نے ف یعنی نسائی کی روایت میں بعد دعای قنوت کے درود بھی پڑھنا آیا ہے اور اسیوطی رح نے کتاب عمل الیوم واللیلہ میں یہ درود بعد قنوت کے روایت کیا ہے صلی اللہ علی النبی محمد وآلہ وسلم اور نووی نے لکھا ہے کہ مستحب ہے اسی درود کا پڑھنا بعد قنوت کے اور مراد برائی تقدیر کے سے یہ ہے کہ تقدیر پر راضی ہو اور بے صبری کرے اور جزع فزع ہو اور نووی نے لکھا ہے کہ اگر قنوت پڑھنے والا امام ہو تو ضمیریں جمع کی کہے مثلاً اہدنا بجای اہدنی کے اور ہوا اسکے اسی طرح اور اگر منفرد بھی پڑھے جائز ہے مکروہ کیونکہ امام تو قنوت اپنے نفس کے لیے دعا کرنی نہ چاہیے اور مستحب ہے کہ اللھم انا نستعینک کے ساتھ اس دعا قنوت کو بھی ملا لے

ملائے اور چاہیے کہ مقدم کرے اسکو جیسیکہ تصریح کی ہی بعض علما ر ہمارے نے اور ابن ہمارے
فقہا ہی کہ موخر کرے اسکو اس لیے کہ اتفاق کیا ہی صحابہ کرام نے اور پڑھا اللھم انا نستعینک کے اور اگر کہی یہ دعا قنوت
پڑھے اور کبھی وہ تو بھی جائز ہی فجر و علی اور بعضی واسطے ہین یہ دعا قنوت الی ہی اللھم اغفر لنا
وللمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات وألف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم وانصرھم
علی عدوک وعدوھم اللھم العن الکفرۃ الذین یصدون عن سبیلک ویکذبون رسلک
ویقتلون اولیاءک اللھم خالف بین کلمتھم وزلزل اقدامھم وانزل بھم بأسک الذی لا یرد
عن القوم المجرمین صلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم اللھم ربنا
نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک الخیر ولا نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک
بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونخشی عذابک الجد ونرجو رحمتک
ان عذابک الجد بالکفار ملحق **موصل سنی** یا اللہ بخش ہمکو اور مومن مردون اور مومن عورتون کو
اور مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو اور الفت ڈال درمیان دلون اونکے کے اور اصلاح کر ذات
اونکے یعنی سنوار امورون کے اور حالتین دونا کی کہ واقع ہین آپسین بسبب اسکے کہ ایک دوسرے کی خبر لے اور مدد دے
اونکو اوپر دشمنون اپنے کے اور دشمنون اونکے کے یعنی شیطان اکیلا ہے اللہ رحمت سے دور کر کافرون کو جو
روکتے ہین راہ تیری سے اور جھٹلاتے ہین رسولون تیرے کو اور لڑتے ہین دوستون تیرے سے یا اللہ خلا
ڈال درمیان باتون اونکے کے یعنی تو کہ آپسین اونکے خلاف واقع ہو اور ایکا ٹوٹ جاوے اور ڈگا قدم اونکے
یعنی لڑائی مین ثابت قدم نہ رہین اور اوتار اوپر عذاب اپنا وہ جو نہین روکتا ہی تو اوسکو قوم کافرون کی سے
شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے یا اللہ تحقیق ہم مدد مانگتے ہین تجھسے
اور بخشش مانگتے ہین تجھسے اور تعریف کرتے ہین اوپر تیرے ساتھ بھلائی کے اور نہین ناشکری کرتے ہین
تیری کی الگ ہوتے ہین ہم یعنی دل سے بیزار ہوتے ہین اور چھوڑتے ہین ہم یعنی ظاہر مین اوسکو کہ نافرمانی
تیری شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے یا اللہ تجھی کو عبادت کرتے ہین
اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہین ہم اور سجدہ کرتے ہین ہم اور طرف عبادت تیری کے کوشش کرتے
ہین ہم اور طرف خدمت تیری کے دوڑتے ہین ہم اور ڈرتے ہین ہم عذاب تیرے سے کہ حق ہی اللہ عذاب تیرا
ساتھ ہین ہم رحمت تیری کی تحقیق عذاب تیرا کہ حق ہی ساتھ کافرون کے ملنے والا ہی حل کی یہ دعا قنوت
ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے **ف** دونون اللھم کے پہلے بسم اللہ خاص بیہقی کی روایت مین آئی ہی اور بعضی
روایت مین آیا ہی کہ یہ دونون سورتین قرآن کی ہین تلاوت انکی منسوخ ہوگئی ہی اور مدد مانگتے ہین یعنی

طاعت سے آنے پر اور ترک تر نے معصیت پر اور اوپر غالب ہونے کے اور نفس اور شیطان اور تمام کافروں سے
قُرَاذَا کر الفجر وَاذَا سلم مِنْهُ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهُ فِي الثَّالِثَةِ
وَيَرْفَعُ نَفْسَ دمص قُطْ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ قط اور جب سلام پھیرے وتر کا
کہے پاک ہی بادشاہ نہایت پاک تین بار تجھیے آواز اپنی تیسری دفعہ کے اور بلند کرے نقل کی یہ نسائی اور ابو داؤد
ابن ابی شیبہ دارقطنی نے بروایت دو ثقہ مستور اور جبر مرسل کا ہی نقل کی یہ دارقطنی نے ف یعنی دارقطنی کی روایت میں
آیا ہی کہ رب الملائکۃ والروح کو سبحان الملک القدوس کے ساتھ ملائکہ کہتے تھے کہ اذکر علی اور یہ دعا بھی بعد وتر
کے پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْكَ
لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ غه طس مص یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں
ساتھ تیرے ساتھ خوشنودی تیری کے غضب تیرے سے یعنی مانگتا ہوں یہ کہ راضی ہووے تو اور غصہ کرے اور ساتھ
عافیت تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ رحمت تیری کے عذاب تیرے سے نہیں کر سکتا
میں تعریف تیری تو ویسا ہی ہی جیسا کہ تعریف کی تو نے اوپر نفس اپنے کے نقل کی یہ چار دس سے
اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ ف یعنی نہیں طاقت رکھتا میں کہ تعریف تیری لائق تیرے
بتفصیل ادا کروں لیکن یہ اجمال کہتا ہوں کہ تو ویسا ہی ہی جیسا کہ تعریف کی تو نے اوپر اپنے فخر وَاِذَا صَلّٰى
رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَرَاَ فِي الْاُولٰى قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مرحب اور جب
پڑھے دو رکعت سنت فجر کی پڑھے پہلی رکعت میں قل یا اور دوسری میں قل ہو اللہ نقل کی یہ مسلم ابن حبان نے
اَوْ فِي الْاُولٰى قُولُوا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ الْاٰيَةَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ صر یعنی
پہلی رکعت میں قولوا اٰمنا باللہ ساری آیت اور دوسری میں قل یا اہل الکتاب تعالوا ساری آیت نقل کی یہ مسلم نے
ف پہلی آیت ساری یوں ہی قُولُوا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرٰهِيمَ وَاِسْمٰعِيلَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا اُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ اور دوسری آیت ساری یوں ہی قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ
تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا
بَعْضًا اَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِاَنَّا مُسْلِمُونَ وَيَقُولُ وَهُوَ جَالِسٌ اَللّٰهُ رَبُّ
جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَاِسْرَافِيلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
مس ی اور پڑھے بعد سلام سنت فجر کے حال یہ کہ وہ بیٹھا ہوا ہو یا اللہ پروردگار جبریل کے اور میکائیل
کے اور اسرافیل کے اور محمد کے کہ نبی ہیں رحمت خاص بھیجے خدا اوپر ان اور سلام نیاہ کرنے والا ہوں میں ساتھ تیرے
اُس سے پڑھے یہ تین بار نقل کی یہ حاکم ابن سنی نے ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ دت پھر چاہیے

بیان فجر کی سنتوں کا

پھر پیا ہیے لیٹے داہن پہلو اپنے پر نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی نے **ف** یہ لیٹنا آرام کے لیے ہی ہے تہجد
قیام لیل کے سے آرام پا کر فرض پہ نشاط ادا کرے یہ لیٹنا مستحب ہی **ع فجر** وَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ
قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نُضَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ
نَجْهَلَ عَلَيْنَا **عه مس ی** اور جب گھر سے نکلے کہر اپنے سے پڑھے ساتہ نام اللہ کے نکلتا ہوں میں گہر سے
میں نے خدا پر یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتے ہیں ساتہ تیرے اس سے کہ پہسلیں ہم یعنی گناہ بغیر قصد سمجھے کریں یا
پہسلاویں ہم یعنی غیر نے کو گناہ میں ڈالیں یا ہم ظلم کریں ہم یا جہالت کریں ہم کسی پر یعنی مظلوم کے
ستم کریں ایذا پہنچاویں یا جہالت کی جاوے ہمیں یعنی لوگ ہمسے معاملہ کریں مانند معاملے جہلیوں کے نقل
کی یہ چاروں نے اور حاکم ابن سنی نے بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَلنَّجَاةُ كَانَ عَلَى اللّٰهِ **مس ق**
ساتہ نام اللہ کے نکلتا ہوں میں نہیں ہی پہرنا گناہوں سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہ مدد اللہ کے تو
اور پر خدا کے ہی نقل کی یہ حاکم ابن ماجہ ابن سنی نے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ **دت س جب ے** ساتہ نام خدا کے نکلتا ہوں میں پہرو سا کیا میں نے
خدا پر نہیں ہی پہرنا گناہوں سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہ مدد اللہ کے نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی
نسائی ابن حبان ابن سنی ہے **ف** حدیث شریف میں آیا ہی جو کوئی گہر سے نکلنے کے وقت یہ کلمات
پڑہتا ہی کہا جاتا ہی اوسکے لیے کہ راہ راست دکہایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو جمیع مہمات میں اور محفوظ رہا تو
سب برائیوں سے پس کنارے ہو جاتا ہی اوس سے شیطان اور باز رہتا ہی یہ کلمے کہ اوسکو ایذا
دینے سے اور دور شیطان اوس شیطان کی تسلی کے لیے کہتا ہی کہ کیونکر میسر ہوا تجکو تسلط اور تعرض اوس
شخص پر کہ کفایت اور ہدایت کیا گیا اور محفوظ رہا سب برائیوں سے اور مثل اسکے ترمذی نے روایت
کی ہی کہ جب مدد ہوا کہتا ہی ہدایت اللہ تعالی کے اور نام مبارک اوسکے کے ہدایت کرتا ہی اللہ اوسکو اور
راہ نیک دکہاتا ہی اور مدد کرتا ہی اوسکے بیچ امور دینی اور دنیوی کے اور جب توکل کرتا ہی اور سونپتا ہی کام
اپنا طرف اوسکے کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی پس ہوتا ہی کافی اوسکا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ
یعنی اور جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی اوسکو اور جو شخص کہتا ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ بچاتا ہی
اوسکو اللہ تعالی برائی شیطان کی سے اور نہیں مسلط کرتا ہی شیطان کو اوسپر **ع ماخری** صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا فَصَرَفَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ
اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ **دق** حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ نہیں نکلے تہے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم گہر میرے سے کبہی مگر کہ اوٹہاتے تہے نظر اپنی طرف آسمان کے پس کہتے تہے یا اللہ تحقیق میں پناہ
پکڑتا ہوں ساتہ تیرے اس سے کہ گمراہ ہوں میں یا گمراہ کیا جاؤں میں یعنی اور کوئی مجھے گمراہ کر دے یا ستم کر

یا بہسلایا جاؤں میں یا ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں یا جہالت کروں میں یا جہالت کی جاوے مجھ پر نقل کی یہ ابوداؤد
ابن ماجہ نے فَاِذَا خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ
یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا خ مد س ف وَّفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِیْ
نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا خ مد س ف وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ
نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّعَظِّمْ لِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا س مس پس جب نکلے گھر اپنے سے واسطے نماز فجر کے بعد شروع
ہوئے کہنے راہ میں یا اللہ کر دل میرے میں روشنی اور بینائی میری میں روشنی اور سماعت میری میں روشنی اور
داہنی طرف میرے روشنی اور بائیں طرف میرے روشنی اور پیچھے میرے روشنی اور کر واسطے میرے روشنی
نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد ونسائی ابن ماجہ نے اور اونہوں نے ایک روایت میں اسی دعا میں الفاظ
زیادہ نقل کیے ہیں اور کر بیچ پٹھوں میری کے روشنی اور بیچ گوشت میرے کے روشنی اور تہہ
میرے میں روشنی اور بالوں میرے میں روشنی اور جلد میری میں روشنی نقل کی یہ بھی بخاری مسلم ابوداؤد
نسائی ابن ماجہ نے اور ایک روایت میں یہ بھی زیادہ آیا ہے اور کر زبان میری میں روشنی اور کر جان میری میں روشنی
اور بڑی کر واسطے میرے روشنی نقل کی یہ مسلم نے اور نسائی حاکم نے یہ بھی اسی میں روایت کیا ہے اور کر مجھکو
روشنی ف کر دل میرے میں روشنی کہ اچھی طرح احکام اللہ تعالیٰ کے دریافت کروں اور اخلاق بھی
جگہ نہ پکڑیں اور مراد طلب کرنے نور اعضاء سے یہ ہے کہ روشن ہوں ہمارے نور معرفت اور طاعت کے اور زوال ہم
تاریکی جہالت اور کدورت اور غفلت کے سے اور کر واسطے میرے روشنی یعنی روشنی بڑی کہ کہیے سب
اعضا کو پس کو یا یہ اجمال ہی تفصیل کے اور کر مجھکو روشنی یعنی نورانیت اپنی ایسی نصیب کر کہ ظاہر و باطن جسم ورح
اور سب طرفوں میری کو بھرے بلکہ خود مجھکو نور کر دے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب عوارف
میں لکھا ہے کہ دیکھا میں نے کسیکو کہ مواظبت کرتا ہو اس دعا پر مگر کہ نزدیک اوسکے ایک برکت اور نورانیت ہو
ہی علی ف وفی رِوَایَۃٍ اَللّٰھُمَّ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا
وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِّنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا م د
س یا اللہ کر دل میرے میں روشنی اور زبان میری میں روشنی اور کر سماعت میری میں روشنی اور کر بینائی میری میں
روشنی اور کر پیچھے میرے روشنی اور آگے میرے روشنی اور کر اوپر میرے روشنی اور نیچے میرے روشنی
اور دے تو مجھکو روشنی نقل کی یہ مسلم ابوداؤد نسائی نے ف کتاب ابن سنی میں منقول ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے کہ وہ نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کوئی بندہ نہیں جو کہتا ہی ایک تہائی سے کہ صبح
اٹھے ہو اور ہر ایک کا پڑھے اس دعا کے سے جو وقت کہ نکلے اپنے گھر سے بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَالِیْ
وَدِیْنِیْ اَللّٰھُمَّ رَضِّنِیْ بِقَضَائِکَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا قَدَّرْتَ لِیْ حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِیْرَ مَا

ما یحملت بہ روایت کتاب الاذکار امام نووی میں ہی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جو کوئی نکلے اپنے گھر سے طرف نماز کے پس کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَاَسْئَلُکَ
بِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشِرًا وَّلَا بَطِرًا وَّلَا رِیَآءً وَّلَا سُمْعَۃً وَّخَرَجْتُ اِتِّقَآءَ سَخَطِکَ وَابْتِغَآءَ
مَرْضَاتِکَ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
متوجہ ہونا ہی اللہ تعالیٰ کی طرف ذات خود اور استغفار کرتے ہیں اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے نقل کی یہ ابن ماجہ نے
وَعِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
د اور نزدیک داخل ہونے مسجد کے یعنی وقت ارادے داخل ہونے کے پڑھے پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ بزرگ کے
اور ساتھ ذات بزرگ اوسکے کے اور ساتھ ذات قدیم اوسکی کے شیطان راندے ہوئے سے نقل کی یہ
ابوداود نے ف حدیث شریف میں یا ہی کہ جب کوئی مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھتا ہی تو شیطان
کہتا ہی کہ یہ محفوظ رہا مجھ سے تمام دن کذا فی المشکوٰۃ اور آداب داخل ہونے مسجد کے یہ ہیں کہ دایاں پاؤں پہلے
رکھے اور بایاں پیچھے اور نکلے ہوئے بایاں پاؤں پہلے نکالے اور دایاں پیچھے منقول ہی کہ ایک وفعہ حاکم
نے پہلے بایاں پاؤں مسجد میں رکھا پس تیغہ ہوا نکالا دنکا اور نکلے کہکر اور دایاں پاؤں رکھا پس لوگوں نے
سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ جوتا تھا میں نے ایک ادب دیوں سے ڈرا میں کہ سلب کرے اللہ تعالیٰ نعمت
ولایت اور فضل کی مجھ سے اور مشہور ہی کہ سفیان ثوری رح نے بایاں پاؤں پہلے مسجد میں رکھا تھا اور کہا
اوستاد نے تنبیہا تو رکھا یعنی سیل ہی کہ ادب مسجد کا نہیں جانتا جسے سفیان ثوری مشہور ہوے پس حال اولیاء اللہ
اتباع شرع شریف میں یہ تھا کہ سخت تر سے ڈرتے تھے اور ملامت کرتے تھے نہ یہ کہ نام فقیری کا رکھ کر بالکل
شریعت کو ترک کرتے تھے اور ادب مسجد کا یہ ہی کہ کلام دنیا کا بلا ضرورت نکرے اشباہ والنظائر میں لکھا ہی
کہ کلام مسجد میں ایسا عملوں کو کہنا ہی جیسے آگ لکڑیوں کو جلاتی ہی بلکہ چاہیے کہ جبکا متوجہ اللہ کی طرف رہے
لذات ذکر علی اور سنت سے ہی یہ کہ اچھی ہیئت بناوے نماز کے لیے اور زینت کرے اور چلنے میں پاس پاس قدم رکھے
دور سے نہیں اور نیچے نظر رکھے اور بلند آواز کو اور متوجہ رہے راہ پر اور نہ کھیلے نہیں اور کلام فرانہ کرے
اور نظر مد کسی پر نہ ڈالے اور تشبیک کرے یعنی انگلیاں انگلیوں میں نہ ڈالے غرض کہ حتی المقدور پرہیز کرے ان
چیزوں سے کہ پرہیز کرنا ہی اوس سے متصل کیونکہ جیسا وہ نماز کا کیا ہی کیونکہ نماز ہی میں ہی جب داخل
ہونے لگے مسجد میں دایاں پاؤں رکھکر دعا مذکور پڑھے اور اوسمیں مشغول رہے ذکر الٰہی میں اور نماز میں اور پڑھنے
قرآن اور علوم دینی میں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں کذا فی وظائف النبی فَاِذَا دَخَلَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دس قحب مس ی اور جب داخل ہووے مسجد میں پس چاہیے
کہ سلام کرے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے وکیفما قال

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ **مدس ق حمس ی** اور چاہیے کہ کہے یا اللہ کھول میرے لیے دروازے رحمت اپنی کے نقل کی یہ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی اور ایک روایت میں عایون آئی ہی اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَھِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ **ق عو** یا اللہ کھول ہمارے لیے دروازے رحمت اپنی کے یعنی توفیق نماز کی ہو یا نماز من حقائق نماز کے تعلیم اور اتمان کر ہمارے لیے دروازے رزق اپنے کے یعنی اقسام رزق کے بے مشقت اور نے طلب کے حاصل ہون نقل کی یہ ابن ماجہ ابوعوانہ نے اَوْ یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ **ق مص مہ** یا کہے یعنی بجای سلام کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سانہ نام خدا کے داخل ہوتا ہون میں اور سلام ہووے اوپر رسول خدا کے اور داخل ہوتا ہون اوپر سنت رسول خدا کے نقل کی یہ ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نے اور جملہ وعلی سنۃ رسول اللہ فقط ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ **مہ** یا اللہ رحمت خاص بھیج اور حضرت محمد کے اور اوپر تابعدارون حضرت محمد کے نقل کی یہ ابن خزیمہ نے **ق** یہ درود بدلے سلام کے پڑھے یا وہ بھی پڑھے اور یہ بھی کہ از کار فجر اور ایک روایت میں ہی کہ بعد درود کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ **ق ت مص** یا اللہ بخش میرے لیے گناہ میرے اور کھول میرے لیے دروازے رحمت اپنی کے یعنی طاعت اپنی کے کہ سبب ہی رحمت کی نقل کی یہ ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نے وَبَعْدَ دُعَاءِ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ **مو مس** اور کہے پیچھے داخل ہونے مسجد کے سلامتی ہووے ہم پر یعنی جو حاضر ہین اور اوپر بندون خدا کے یعنی خواہ حاضر ہون یا غائب نقل کی یہ موقوفا حاکم نے فَاِذَا خَرَجَ مِنْہُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ **س وحب مس ی** الرجیم **ق** پس جب نکلے مسجد سے پس چاہیے کہ سلام بھیجے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یہ کہے یا اللہ بچا مجھ کو شیطان سے نقل کی یہ نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے اور ابن ماجہ نے اس حاکے سانہ لفظ الرجیم کا بھی زیادہ کیا ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ **مدس** یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہون تجھ سے برکت تیری نقل کی یہ مسلم ابوداؤد نسائی نے **ف** احتمال ہی کہ مراد فضل سے رزق حلال ہو کہ بعد نکلنے اس کے طلب کو جاتا ہی یا مراد دیدار آقا مسجد مین ہو **فخر** اَوْ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ **مص ت ق مہ** یا کہے کہ نکلتا ہون میں سانہ نام اللہ کے اور سلام ہووے رسول خدا پر نقل کی یہ ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ **مہ** یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر اور تابعدارون محمد پر نقل کی ابن خزیمہ نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ **مصوف ق** یا اللہ بخش میرے لیے گناہ میرے اور کھول میرے لیے دروازے برکت اپنی کے نفل کی یہ

بہ الی ابن شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ ے وَلَا يَجْلِسُ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ **خ م** اور نہ بیٹھے یہاں تک کہ پڑھے دو رکعت نفل کی یہ بخاری مسلم نے **ف** اس نماز کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں اور اسی حدیث سے امام شافعی نے واجب ہونا اس نماز کا ثابت کیا ہی اور ہمارے نزدیک مستحب ہی و علمار رحمہم اللہ نے لکھا ہی کہ اگر مسجد میں آکر قضا نماز پڑھے یا سنتیں یا اور نماز تو بھی اسکا ثواب حاصل ہوگا اور اگر وقت کراہیت نماز نفل کا ہو تو قضا نماز پڑھے اگر اسکے ذمے ہو اور نہیں تو پڑھے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور اولی ہی کہ جب مسجد میں آوے نیت اعتکاف کی کرلے کہ اعتکاف کیا میں نے جب تک مسجد میں ہوں اور جب میں طواف اسکا قائم مقام تحیۃ المسجد کے ہو جاتا ہی **فخ وعلے** وَاِنْ سَمِعَ مَنْ يَّنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا **مد ق** اور اگر سنے کوئی آواز اوسکی کہ ڈھونڈتا ہی کم ہوئی چیز کو مسجد میں پس چاہیے کہ کہے یہ پھیرے اوسکو اللہ تجھ پر اس لیے تحقیق مسجدیں نہیں بنائی گئیں میں اس نفل کی یہ مسلم ابوداؤد ابن ماجہ نے **ف** ظاہر یہ ہی کہ دعا کے ساتھ اس اخیر جملے کو بھی ملالے اور زبان سے دعا کرے نہ تو دل سے اوسکی تنبیہ کے لیے کہ پھر مسجد میں ایسی حرکت نہ کرے اور اگر دل سے بھی اس لیے کرے کہ شخص اپنے کام کی سزا کو پہنچے کچھ بعید نہیں واللہ اعلم اور داخل ہی اس میں وہ چیز کہ مسجد اوسکے لیے نہیں بنائی گئی ہی مانند بیچنے مول لینے کے اور کلام دنیا کے اور سینے اور کھائی کے لکھنے کے اور لڑکے پڑھانے کے باجرت اور ایسی ہی جو چیز نماز پڑھنے والے کا دھیان بٹادے یہاں تک کہ کہا ہی بعضے علما ہمارے نے آواز بلند کرنی اگرچہ سماع ذکر کے ہو حرام ہی مسجد میں اور اسی سبب سے بعضے اگلے عالم منع کرتے تھے اور حرام کہتے تھے تصدق کرنا اوس سائل کو کہ مسجد میں پکار کر گم گیا کہا ہے **علی وفخر** فَاِنْ رَاٰى مَنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ **ت س مس حب** اور اگر دیکھے اوس شخص کو کہ بیچتا ہی یا خرید کرتا ہی مسجد میں پس چاہیے کہ کہے نہ فائدہ دے اللہ سودا گری تجھ میں نقل کی یہ ترمذی نسائی حاکم ابن حبان نے وَالْاَذَانُ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً مَعْرُوْفٌ **عه امه** اور اذان انیس کلمے شہور ہی نقل کی یہ چاروں نے اور احمد اور ابن خزیمہ نے **ف** یہی مذہب امام شافعی اور مالک کا ہی کہ شہادتین دو دو بار آہستہ کہتے ہیں اور پھر دو دو بار پکار کر اسکو ترجیع کہتے ہیں اور امام اعظم صاحب کے مذہب میں پندرہ کلمے ہیں اور حدیثوں مشہور قوی سے ثابت ہے وَيُرَادِفُ فِي اَذَانِ الصُّبْحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ **د فطمه** اور زیادہ کیا جاوے اذان صبح میں کہ نماز بہتر ہی نیند سے دو بار نقل کی یہ ابوداؤد دارقطنی ابن خزیمہ نے وَاِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَلْيَقُلْ كَمَا يَقُوْلُ **ع ی** اور جب سنے کوئی موذن کو یعنی اذان اوسکی پس چاہیے کہے جیسا کہتا ہی وہ نقل کی یہ صحاح ستہ میں اور ابن سنی نے **ف** یعنی جو کلمہ کہ موذن کہے بعض

سننے والا بھی بعد اسکے کہے جواب دینا موذن کا ہر سن نے والے پر واجب ہی اگرچہ جنبی ہو اور اگر کئی موذن اذان دیں تو ہمیں ضرور جواب دینا اول ہی کا ہی اور جو سننے والا مسجد مین ہو جواب واجب نہیں کذا فی فتاوی قاضی خان اور بیچ جواب دینے کے پڑھنے والے قران کے دو قول ہین مختار یہ ہی کہ نہ جواب دے لئے ذکر الفخر اور اگر زبان سے جواب دیگا اور مسجد مین بلا عذر نہ حاضر ہوگا جواب نہیں ادا ہوسکا پس چاہیے کہ زبان سے جواب دے اور پاؤن سے حاضر ہو جب جواب پورا ادا ہوگا کذا فی وظائف النبی وبعدہ لمجعلہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ غ مدس اور کہے جواب مین یہ بھی حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نے ف مشہور جمہور علما یہی ہی کہ بعد حیعلتین کے لاحول پڑھے مگر پہلے حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہان بھی مثل کہنے موذن کے کہے پس احتمال کہتا ہی کہ کبھی اس طرح جواب دے کبھی اس طرح اور کتاب برجندی مین اس جگہ کہ ماشاء اللہ کان ومالم یشا لم یکن نقل کیا ہی کچھ اصل صحیح حدیثون سے پائی نہین جاتے ہی مگر فتاوای عالمگیری مین عزاب سے نقل کی ہی ہو صحیح واللہ اعلم کذا قال الفخر اور جب کہے موذن الصلوۃ خیر من النوم کہے جواب مین صدقت وبررت بالحق نطقت صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصلوۃ خیر من النوم اللھم نہیں من نوم الغفلۃ اور تکبیر مین قد قامت الصلوۃ کہنے کے وقت کہے اقامہا اللہ وادامہا کذا فی وظائف النبی اذا قال ذلک من قلبہ دخل الجنۃ مدس جب کہے اسکو یعنی جواب اذان کو تہ دل اپنے سے یعنی ساتھ اعتقاد اور اخلاص کے داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہ مسلم ابو داؤد نسائی نے من قال حین یسمع المؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ ذنبہ مع ہ ی جو کوئی کہے جب سنے موذن کو یعنی داخل اذان مین شروع کے وقت یا بعد فراغت کے کہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اسکا اور تحقیق محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے راضی ہوا مین ساتھ اللہ کے ازروی رب ہونے کے اور ساتھ محمد کے ازروی رسول ہونے کے اور ساتھ اسلام کے ازروی دین ہونے کے بخشے جاتے ہین اوسکے لیے گناہ اوسکے نقل کی یہ مسلم نے اور چارون نے اور ابن سنی نے من قال مثل مقالہ یعنی للمؤذن وشہد مثل شہادتہ فلہ الجنۃ ص جو کوئی کہے مانند کہنے اوسکے کے مراد کہتے ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ضمیر مقالہ کے موذن اور گواہی دی یعنی وحدانیت اور رسالت پر وقت جواب دینے شہادتین کے مانند گواہی دینے موذن کے پس اوسکے لیے بہشت ہی نقل کی یہ ابو یعلی نے وکان اذا سمع المؤذن یشہد قال وانا وانا ادھ مس اور تھے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سنتے تھے موذن کو کہ شہادتین کہتا ہی فرماتے تھے اور مین بھی گواہی دیتا ہون اور مین بھی گواہی دیتا ہون نقل کی یہ ابو داؤد ابن حبان حاکم نے ف تکرار انا کی واسطے

رسلے جواب شہادتین سے ہی یعنی جب موذن اشہدان لاالہ الااللہ اور اشہدان محمد رسول اللہ کہتا
تہا حضرت اوسکے جواب مین انا انا فرماتے تہے ع ثم لیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم لیسئل
اللہ لہ الوسیلۃ مرحبا سی پہر درود بہیجے یعنی بعد فراغت پانے کے جواب اذان سے
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہر مانگے خدا سے وسیلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام وسیلہ
نقل کی یہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن سنی نے فا مراد وسیلے سے اس حدیث مین قرب درگاہ
الہی کا ہی اور بلندی درجے کی نزدیک اللہ تعالی کے اور بعضے کہتے ہین مراد وسیلے سے مقام شفاعت
ہی روز قیامت کے اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ مکان ہی مکانون جنت کے جیسا کہ حدیث شریف مین
آیا ہی کہ پہر مانگو میرے لیے اللہ سے وسیلہ کہ وہ ایک مکان ہی جنت مین کہ نہین لائق ہی مگر واسطے
ایک بندے کے بندون اللہ کے سے اور مین امید رکہتا ہون کہ وہ مین ہونگا پس جس نے میرے
لیے وسیلہ مانگا واجب ہوئی اوسکے لیے شفاعت میری فخر و علے اور وسیلہ یون ملتے
یقول اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ
مقاما محمودا الذی وعدتہ ع عرجسنی انک لا تخلف المیعاد
سنتے کہے سن لے والا یا اللہ یہ درود کا راس پکار پوری کے اور نماز حاضر کے دے محمد کو وسیلہ
اور فضیلت اور اوٹہا اوسکو مقام محمود مین وہ جو وعدہ کیا ہی تو نے نقل کی یہ بخاری نے اور چار و
اور ابن حبان اور بیہقی اور بیہقی نے یہ جملہ بہی زیادہ نقل کیا ہی کہ تو نہین خلاف کرتا ہی وعدے مین ف
مراد دعوت تامہ سے بلانا طرف توحید کے ہی یعنی لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ یا کلمات اذان کے مراد ہین اوس سے
کہ نماز کی طرف بلاتے ہین اور فضیلت یعنی قدر و مرتبہ بلند سب خلائق پر اور ظاہر یہ ہی کہ فضیلت عطف
تفسیری وسیلے کا ہی یعنی فضیلت بہی وسیلے کو کہتے ہین یا مرتبہ دوسرا ہی سوای وسیلے کے مقام
محمود یعنی وہ مقام کہ تعریف کیا جاوے اوس مقام والا کی زبان راور رشک کیا جاوین تمام خلق اور وہ مقام
قرب اور شفاعت کا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس مقام مین کہڑے ہوکر شفاعت کرین گے
اور اولین اور آخرین حیران اور سرگردان ہونگے اور کوئی انبیا اور رسولون مین سے دہشت اوس مقام کے
سے دم نہین مار سکے گا مشہور تر قول بیان مقام محمود کا یہ ہی اور بہت سے قول علمانے لکہے ہین اور وہ جو
وعدہ کیا ہی تو نے یعنی آیت عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا مین اگر کوئی کہے کہ جب اللہ تعالی نے وعدہ
فرمایا اور کہی جاوے کیا احتیاج جواب یہ کہ امت بہی ثواب پاوے یا تواضعا اور کسر نفسی سے حضرت
فرمایا کہ باوجود اس وعدے کے بہی احتیاج ہے نماز سے رکہتا ہون علے و فخر اور فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس نے بعد سننے اذان کے یہ دعا پڑہی لا تحل و روجب ہوئی اوسکو

شفاعت میری دن قیامت کے کذا فی البخاری ما من مسلم یسمع النداء فیقول وانا
ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ ثم یقول اللھم اعط محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ
واجعلہ فی الاعلین درجۃ وفی المصطفین محمۃ وفی المقربین درکۃ الا وجبت لہ الشفاعۃ یوم
القیامۃ ط انہیں کوئی مسلمان کہ سنے اذان میں اللہ اکبر کہے موذن اور اللہ اکبر کہے سن نے والا یعنی جواب دوے
ویسا کہ شہادتین سنے اسیطرح اشہدان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر کہے یعنی بعد
اذان کے اور تمام کرنے جواب کے یا اللہ دے حضرت محمد کو وسیلہ اور فضیلت اور کر اذکو بیچ بلند ترین مرتبوں کے
مرتبہ والوں کے یعنی ثابت رکھ درجہ اونکا اعلی علیین درجے رسولوں میں اور کر بیچ دل کزیدوں کے محبت اونکی اور کر
بیچ زبان مقربوں کے یعنی مینا اور ملائکہ کے ذکر اونکا کہ واجب ہوئی اوسکے لیے شفاعت دن قیامت کے
یعنی نہ کریگا کوئی مسلمان جو کہ مذکور ہوا کہ واجب ہوگی اوسکے لیے شفاعت حضرت کی قل کی یہ طبرانی نے
من قال حین یسمع المنادی اللھم رب ھذہ الدعوۃ القائمۃ والصلوۃ النافعۃ صل علی محمد وارض
عنی رضا لا تسخط بعدہ استجاب اللہ دعوتہ ا**طسی** جو کوئی کہے جسوقت کہ اذان دے موذن
یعنی وقت شروع اذان کے پڑھے یا بعد فراغت کے یا اللہ پروردگار اس پکار ہمیشہ رہنے والی کے اور اس روز قائم
اس نماز فائدہ دینے والی کے یعنی پڑھنے والا اوسکا عذاب سے نجات پاتا ہی رحمت خاص بھیج اور محمد کے اور راضی
مجھسے یعنی ساتھ تھوڑی عمل کے راضی ہونا کہ غضب ہووے تو پیچھے اوسکے قبول کرتا ہی خدا دعا اوسکی
یعنی جو کوئی وقت اذان کے ان کلمات کو پڑھ کر دعا کریگا دعا اوسکی قبول ہوگی خواہ یہ دعا ہو یا اور منقول
یہ احمد اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن سنی نے من نزل بہ کربۃ وشدۃ فلیتصبر المنادی فاذا کبر
واذا اشہد تشہد واذا قال حی علی الصلوۃ قال حی علی الصلوۃ واذا قال حی علی الفلاح قال
حی علی الفلاح ثم یقول اللھم رب ھذہ الدعوۃ الصادقۃ المستجاب دعوتہ الحق وکلمۃ التقوی
احینا علیہا وامتنا علیہا وابعثنا علیہا واجعلنا من خیارہا احیاء وامواتا ثم یسئل اللہ
حاجۃ **مسی** جس پر اور ترے غم میں جی میں چاہیے کہ تلاش کرے وقت موذن کا یعنی منتظر وقت اذان کا
رہے پس جب اللہ اکبر کہے موذن اللہ اکبر کہے سن نے والا اور جب شہادتین کہے شہادتین کہے سن نے والا اور جب کہے
موذن حی علی الصلوۃ کہے سن نے والا حی علی الصلوۃ اور جب کہے موذن حی علی الفلاح پھر کہے سن نے والا
یعنی بعد جواب دینے ساری اذان کے پڑھے یہ دعا یا اللہ پروردگار اس دعا بیحد مقبول کے کہ وہ حق ہی
اور کلمہ تقوی کا ہی ثابت رکھ ہمکو اسپر یعنی ہمیشہ کہ اسکے اعتقاد پر اور عمل پر بمقتضای اسکے زندگی میں اور مار ہمکو
اسپر اور اوٹھا ہمکو اسپر اور کر ہمکو بہترین اہل دعا میں سے یعنی کر ہمکو جملہ مومنین کامل سے حالت زندگی میں اور حالت
موت میں پھر مانگے خدا سے تعالی سے حاجت اپنی کہ جسمیں مبتلا ہی نقل کی یہ حاکم ابن سنی **فا کلہ**

کلمہ تقوے کا ہی یعنی کلمہ تقوے والوں کا ہی جو تقوی کرتے ہیں شرک سے یا اضافت کلمے کی اللہ کی طرف اس لیے ہی کہ اسکے سب سے آدمی اس سے بچتا ہی اور مراد دونوں جملوں سے کلمہ شہادت کا ہی کذا

ثم علے والدعاء من الاذان والاقامۃ لا بد ت س حب ص فد عوا ص فاسئلوا اللہ العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ ت اور روعا و میان اذان اور تکبیر کے رد نہیں کی جاتی

نقل کی یہ ابو داؤد نسائی ابن حبان ابو یعلی نے اور ایک روایت میں ابو یعلی نے بعد اسکی یہ بھی نقل کیا کہ اس لو پس مانگو اللہ تعالے سے عافیت دنیا اور آخرت میں نقل کی یہ ترمذی نے یعنی بجای فادعوا کے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ دعا قبول ہوتی ہی درمیان اذان اور تکبیر کے خواہ متصل اذان کے ہو یا فرق سے کر متصل ولی ہی تا موافق ہووے سایر حدیث الدعا مستجاب عند النداء کے یعنی دعا قبول ہوتی ہی نزدیک اذان

واللہ اعلم کذا **وکر علے والاقامۃ اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ادہ ف** اور تکبیر یہ ہی اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ گواہی دیتا ہوں یہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ کے ہیں آؤ تم نماز پر آؤ تم مراد ملنے پر تحقیق قائم ہوئی نماز تحقیق قائم ہوئی نماز اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ نقل کی یہ احمد ابو داؤد ابن ماجہ ابن خزیمہ ترمذی نے **ف** یہ موافق مذہب شافعی کے ہی اور مذہب امام اعظم رحمہ اللہ کے میں تکبیر کے بھی کلمے دو دو ہیں جیسا کہ حدیث ابن سے ثابت ہوتا ہی اور امام طحاوی نے کہا ہی کہ متواتر آثار سے ثابت ہی کہ بلال تکبیر دو دو بار کہتے تھے مرتے تھے اور یہ حدیث اگر صحیح بھی منسوخ ہی سایہ حدیث اذان کے **ع** افہمی کا ذکر الا فی الترجیع وزیادۃ قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ **عہ م** یا تکبیر مانند اذان کے ہی مگر بیچ ترجیع کے اور زیادتی قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ کے نقل کی یہ احمد اور چاروں نے اور ابن خزیمہ نے **ف** مگر بیچ ترجیع کے یعنی تکبیر میں ترجیع نہیں یعنی شہادتین کے پڑھنے میں تکبیر میں مثل اذان کے پس اس صورت میں اذان کے ایسی کلمے ہوے جیسا کہ مذہب شافعی میں ہی اور تکبیر کے سترہ کلمے جیسا کہ مذہب حنفی میں ہی **ع** واذا قام الی الصلوۃ المکتوبۃ **حب ت** قال **م عہ حب** بعد التکبیر **م ت** وجہت وجہی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العٰلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللہم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب الا انت واہدنی لاحسن الاخلاق لا یہدی لاحسنہا الا انت واصرف عنی سیئہا لا یصرف عنی سیئہا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک انا بک والیک

تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک مرعجب ط اوجیب کہ احمد نے قولی وفعلی
نماز فرض کے نقل کی یہ ابن جان ترمذی نے کہے نقل کی یہ مسلم اور چاروں نے اور ابن جان نے جیسے بکبیر تحریمہ کے
نقل کی یہ مسلم ترمذی نے یعنی سراحدیث کا بعضوں نے قال کہا اور بعضوں نے بعد التکبیر زیادہ کیا بعد اسکے
یہ ہی متوجہ کیا میں نے منہ اپنا طرف اوس ذات کے کہ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو درحالیکہ توحید کرنے والا ہوں
اور نہیں میں شرکوں سے تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطے خدا پروردگار
عالموں کے نہیں یعنی جس چیز پر کہ حالت زندگی میں ہوں اور جیسے کہ مرون کا یعنی طاعت اور ایمان سب خاص اسکے
لیے ہی نہیں کوئی شریک اوسکا اور ساتھ اسی کے یعنی ساتھ توحید اور اخلاص کے حکم کیا گیا ہوں میں اور میں مسلمانوں سے
ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو تو پروردگار میرا ہے اور میں بندہ تیرا ہوں ستم کیا میں نے جان اپنی پر یعنی
بسبب قصور کرنے کے بندگی اور اطاعت میں اور اقرار کیا میں نے ساتھ گناہوں اپنے کے یعنی بسبب امید مغفرت
کے کہ فرمایا ہی تو نے کہ جو کوئی معترف گناہوں کا ہو کر میری درگاہ میں آتا ہی بسبب صدق اوسکے کے بخشتا ہوں
میں پس بخش میرے لیے گناہ میرے سب یعنی صغیرہ ہوں یا کبیرہ خطا ہوں یا عمد تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی
مگر تو اور راہ دکھا مجھکو طرف اچھی خلقوں کے نہیں راہ دکھاتا طرف اچھی خلقوں کے کوئی مگر تو اور دور کر مجھسے
برے اخلاق نہیں دور کرتا مجھسے برے اخلاق مگر تو حاضر ہوں میں خدمت تیری میں اور بجالانے حکم تیری میں اور تمام
بھلائیاں ہاتھ تیرے کے ہیں یعنی تیرے قبضہ قدرت میں ہیں اور برائی نہیں نسبت کی جاتی طرف تیرے میں بسبب
تیرے موجود ہوں اور طرف تیرے رجوع کرتا ہوں میں بابرکت ہی تو اور بلند ہی تو بخشش چاہتا ہوں میں
تجھسے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیرے نقل کی یہ مسلم اور چاروں نے اور ابن جان طبرانی نے ف
وہلے رحمہ اللہ نے لکھا ہی کہ اولی مرتبہ حسن خلق کا یہ ہی کہ چھکڑا سا خلق کے ترک کرے اور راضی رکھے
اونکو بیچ ورحمت میں اور سہیل تستری رحمہ اللہ نے لکھا ہی کہ اولی مرتبہ حسن خلق کا یہ ہی کہ خلق سے جھاب کھینچے اور بردبار ہے
اور رحمت اور شفقت کرے ظالم اور بخشش چاہے اوسکے لیے اور برائی نہیں نسبت کی جاتی طرف تیرے یعنی اگرچہ خالق
شر کا بھی اللہ ہی ہی مگر پاس ادب کے نہیں کہا جاتا خالق الشر جیسکہ خالق الکلاب یعنی پیدا کرنیوالا کتوں کا نہیں کہا جاتا
یا یہ یعنی میں کہ شر تیرے درگاہ میں مقبول نہیں اور اوس سے تقرب نہیں حاصل کر سکتے بلکہ اچھی بات تو قبول کرتا ہی جیسکہ
فرمایا ہی الیہ یصعد الکلم الطیب یعنی طرف اوسکے چڑھتی ہیں باتیں اچھی اور تکبیر کے بعد جو دعا پڑھتے ہیں اوسکو دعائے استفتاح
کہتے ہیں وہ کتنی وجہ سے روایت کی گئی ہی کہ ہر وقت میں حضرت مختلف پڑھتے تھے یعنی کبھی کوئی کبھی
کوئی نہ یہ کہ سب کو ہمیشہ پڑھتے تھے اور اگر کوئی جمع بھی کرے جائز ہو گی اور یہ جو اختیار کیا ہی بعض مشائخ نے
نہ پڑھنے میں جہت وہمی کو پہلے شروع کرنے نیت کے پس وہ خلاف روایت اور درایت کے ہی
اور لازم آتی ہی اس میں تاخیر تکبیر کی قامت سے نزدیک قائم ہونے جماعت کے ع وفخر اللہم

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ع مدس ق یا اللہ دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہوں میرے کے جیسے کہ دوری ڈالی تو نے درمیان مشرق اور مغرب کے یا اللہ دھو گناہ میرے ساتھ پانی اور برف اور اولوں کے نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے ف دو تو جاسی مراد مبالغہ ہے ہمیشہ گناہوں میں اس لیے کہ مشرق مغرب میں بڑا فرق ہی اسی طرح گناہ دور ہوں اور جو کثیر تین چیزوں سے کئی دھویا جاتا ہی نہایت صاف ہوتا ہی اسی طرح مجھ پاک کر اور طرح طرح کی تشبیہیں نازل کر یہ طریق نقل کے فرمانے کی حقیقت اسکی مراد نہیں ع سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ د ق مس ط مو یا پاک ہی تو یا اللہ اور پاکی بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف تیری کے اور بابرکت ہی تیرا نام اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے نقل کی یہ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ حاکم طبرانی نے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہی ک ف مذہب امام اعظم اور محمد رحمہا اللہ کا اور ظاہر مذہب امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کا یہ ہی کہ بعد تکبیر تحریمہ کے سبحانک اللھم آخر تک پڑھے اور وجہت وجہی آخر تک نہ پڑھے اور نزدیک ابو یوسف کے یہ ہی کہ دونو پڑھے اور مختار طحاوی حنفی کا بھی یہی ہی مگر سبحانک پہلے پڑھنا اولی ہی اور ہر ایک سنت حدیث سے رکھتے ہیں ملعز نہ کرے اور شرح میں اس مقام کو دیکھے کذا ذکر الفخر اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا م ت س اللہ بہت بڑا ہی اور تعریف ہی خدا کے لیے بہت اور پاکی اسکی یاد کرتا ہوں میں اللہ کو صبح اور شام میں نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا م د س ق ہ د س سب تعریف اللہ کے لیے ہے تعریف بہت پاک بیمثل بیمزش یا سے بابرکت نقل کی یہ مسلم ابوداؤد نسائی اور ایک روایت میں ابوداؤد نسائی نے لفظ فیہ کا بھی یا وہ کیا ہی معنی وہی ہیں اس لیے کہ وہاں فیہ مقدر ہی اور یہاں مذکور ہی اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَنَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا نُقِّيَ الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ط یا اللہ دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہوں میرے کے جیسے دوری ڈالی تو نے درمیان مشرق اور مغرب کے اور پاک کر مجھکو گناہوں میرے سے جیسے کہ پاک کیا تو نے کپڑے کو میل سے نقل کی یہ طبرانی نے وَفِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ د اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ثَلٰثًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ثَلٰثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ د ق حب مس مص سنی اور پڑھی نماز نفل میں نقل کی یہ ابوداؤد نے یعنی مخصوص ہونا اس دعا کا نفل میں فقط روایت ابوداؤد دین یا ہی اللہ بہت بڑا ہی بڑا تین بار پڑھے سب تعریف اللہ کو ہی بہت پڑھے میں بار پڑھا بیان کرتا ہوں اللہ کی صبح اور شام میں تین بار پڑھے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے کبر اوسکے سے اور سحر اوسکے سے اور وسوسے اوسکے سے نقل کی یہ ابوداؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم

اس کی شیبہ بیہقی نے ف اکثر استعمال تطوع کا غیر مسنون و مستحب یعنی غیر ضروری میں آتا ہی اور لفظ الرجیم کا
فقط ابن ماجہ اور بیہقی نے نقل کیا ہی رمز اور برکھنے چاہیے اور مراد صحیح سے کہ شیطان کا ہی یعنی تکبر اور خود پسندی
شیطان کی وسوسے میں ڈالتا ہی پس وہ اپنے کو اوروں سے بڑا جانتا ہی اور اوروں کو حقیر کرتا ہی
اور مراد نفث سے سحر ہی کہ شیطان وہی پر سحر کر کر اپنا تابعدار کر لیتا ہی یا باعث ہوتا ہی سحر پر کہ لوگوں سے
سحر کروا تا ہی ع وفخرہ سبحان ذی الملک والملکوت والکبریاء والعظمۃ ط س
پاک ہی صاحب بادشاہت کا اور صاحب غلبے کا اور بزرگواری کا اور بزرگی کا نقل کی یہ طبرانی نے
اوسط میں ف جبروت مبالغہ ہی جبر میں یعنی قہر اور کبریا بزرگی ذات کی اور عظمت بزرگی صفت کی کذا ذکر
العلی فاذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فلیقل المأموم امین یجیبہ اللہ ھ د
س ق اور جب کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس چاہیے کہ کہے مقتدی آمین قبول کریگا اللہ تعالی دعا
اوسکی نقل کی یہ مسلم ابوداود و نسائی ابن ماجہ نے واذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملئکۃ
غفر لہ ما تقدم من ذنبہ خ م اور جب آمین کہے امام پس چاہیے کہ آمین کہے مقتدی پس جس شخص کی موافق
آمین کے معنی اوسکی آمین کہنے فرشتوں کے بخشتا ہی اللہ واسطے اوسکے جو پہلے کذرے گناہ اوسکے نقل کی
یہ بخاری مسلم نے ف یعنی جب امام آمین کہتا ہی فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پس اوس وقت مقتدیوں کو
بھی موافقت اوسکی کرنی چاہیے کہ سبب ہی بخشش کی ع وکانا قال صلی اللہ علیہ وسلم امین مد بہا صوتہ
ادف مص رفع بہا صوتہ د اور جب کہتے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین دراز کرتے تھے
ساتھ اوسکے آواز اپنی نقل کی یہ احمد ابوداود و ترمذی ابن ابی شیبہ نے بلند کرتے تھے ساتھ آمین کے آواز اپنی
نقل کی یہ ابوداؤد نے ف مذہب امام اعظم رح کا یہ ہی کہ آمین چپکے کہے مقتدی ہو یا امام نماز سری
یا جہری اور سند اوسکی یہ ہی کہ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ چار چیزیں ہیں
اخفا کرے ساتھ اوسکے امام بسم اللہ اور اعوذ اور آمین اور تشہد اور ایک روایت میں آیا ہی کہ حضرت عمر اور حضرت
علی جہر نہیں کرتے تھے ساتھ بسم اللہ کے اور اعوذ کے اور آمین کی ذر احمد اور ابو یعلی و طبرانی و دارقطنی و دارمی
نے علقمہ سے اور اوہنوں نے وائل سے روایت کی ہی کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب
ولا الضالین کہا آمین چپکے کہے اور ایک دلیل اوسکی یہ ہی کہ آمین دعا ہی کہ معنی اوسکے یہ ہیں یا اللہ قبول کر اور دعا چپکے
ہی ہوا کرتی ہی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نے اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً یعنی مل کر رو رو کے اپنے کو بعاجزی اور پوشیدہ اور
مبسوط میں شیخ الاسلام نے لکھا ہی کہ مذہب ہمارا مذہب علی و عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کا ہی اور
ابن مسعود نے فرمایا کہ صحابہ نے آمین اخفا کر کہنے موقوف کی ہی اس لیے کہ جانتے تھے جہر آمین میں مشروع ہوا اور تعلیم
جہر کی ہی بہت اور صحیح ہیں اور مذہب امام شافعی اور احمد کا بھی یہی ہی لیکن سکتا ہی کہ جہر اول تعلیم صحابہ کے لیے ہوا

ہوا ہو جیسا اور دعاؤں میں تہا ہیں جب یہ لیے صحابہ نے خفا کیا بس اس طرح جہاد و اخفاد و نون و نون ثابت ہوئے
واللہ اعلم **فخر** وکان اذا قال لمن یسمع من یلیہ من الصف لا وقال **د ق** فیرجع بہا الی الخلف
اور تہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب امین کہتے تہے سنتا تہا وہ شخص کہ قریب اسکے ہوتا تہا صف پہلی میں سے
نقل کی یہ ابو داود و ابن ماجہ نے پس کو تہی تہی سانہ اسکے سجدہ نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وقال** امین ثلث مرات
ط اور کہتے تہے حضرت یعنی کہی امین تین بار نقل کی یہ طبرانی نے **وحین قال** ولا الضالین قال **ہ ت**
اغفر لی امین **ط** اور جب کہتے تہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا الضالین فرماتے تہے یعنی کہی اے رب میرے
بخش مجکو قبول کر دعا میری نقل کی یہ طبرانی نے **واذا رکع** سبحان ربی العظیم **م عہ حب مس ر**
ثلثا **و** قال ثلاثا **ہ د** اور جب کرع کرے کہے پاک ہی پروردگار میرا بڑا نقل کی یہ مسلم اور چارون نے اور ابن
حبان حاکم ہزار نے اور ایک روایت میں ہزار نے تین بار بڑہنا اسکا نقل کیا ہی اور تین بار کہنا ادنی درجہ اسکا ہی نقل
کی یہ ابو داود نے **ف** مراد ادنی سے ادنی درجہ کمال سنت کا ہی نہ ادنی درجہ جواز کا اس لیے کہ اصل جواز کا
ہی اور تین بار کہنا وہ کمال کے ہی لیکن ادنی کمال کا اور افضل پانچ بار ہی ہیات بار اور اعلی درجہ کمال کی حد نہیں
بعضون نے دس تلک کہا ہی اور بعضون نے قریب بقدر قیام کے اور نظر نے کہا کہ نہایت کمال کے
سات بار ہی اور یہ سب حالتین تنہائی میں امام کی رعایت حال مقتدیون کی کرے سقیان توری نے
کہا ہی کہ امام تکبیرات رکوع سجود کی پانچ پانچ کہے اور ایک روایت میں رکوع کی یہ تسبیح آئی ہی **ع و فخر** سبحانک
اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفر لی **خ مدس ق** یا الہی ہی تجکو یا اللہ رب ہمارے اور تیری
بیان کرتا ہون سانہ تعریف تیری کے یا اللہ بخش مجکو نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داود و نسائی ابن حبان نے سبحان
اللہ وبحمدہ ثلث مرات **ط** یا پڑہے سبحان اللہ وبحمدہ تین بار نقل کی یہ احمد طبرانی نے **اللھم لک رکعت**
وبک آمنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی **مدس**
یا اللہ تیرے ہی لیے رکوع کیا میں نے اور سانہ تیرے ایمان لایا میں اور تیرے ہی لیے اسلام لایا میں اور
تابعداری اور فروتنی کی واسطے تیرے سماعت میری نے اور بینائی میری نے اور کودی میری نے اور ہڈی
میری نے اور جہے میرے نے نقل کی یہ مسلم ابو داود نسائی نے **ف** یہ کنایہ ہی کمال خضوع و خشوع سے
تمام اعضا طرف اوسکے فروتنی کرنے ہین **فخر** سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح **م**
دس تو ہی پاک نہایت پاک پروردگار فرشتون اور جبرئیل کا نقل کی یہ مسلم ابو داود نسائی نے **ذکی**
لک سوادی وخیالی وآمن بک فؤادی ابوء بنعمتک علی وہذہ یدای وما جنیت علی نفسی
رکوع کیا تیرے لیے ظاہر میرے نے اور باطن میرے نے اور ایمان لایا سانہ تیرے دل میرا اقرار کرتا ہون
میں سانہ نعمت تیری کے کہ مجہ ہی یہ ہین ہاتہ میرے اور جو کچہ کہ گناہ کیا میں نے اوپر جان اپنے کے نقل کی

بزار نے **ف** یعنی کہ میرے پاس بہت موجود ہین اور مین اقرار کرتا ہون اوسکا مقصود ظاہر کرنیمین کابی اور اقرار کرنا ساتھ تقصیر کے طاعات مین اور نہ کچھ لانے اوامر اور نواہی کے **ع** سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْمُلْکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَةِ **دس** پاک ہی صاحب غلبے اور صاحب بادشاہت اور صاحب بڑائی اور بزرگی کا نقل کی یہ ابوداود نسائی نے وَاِذَا قَامَ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ **مرعہ ط** اور جب کھڑا ہووے رکوع سے کہے قبول کیا اللہ نے واسطے اوسکے کہ تعریف کی اوسکی نقل کی یہ مسلم اور چارون نے اور طبرانی نے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ **خ مت س د** رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ **خ م** رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ **خ** رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ **خ دس** یا اللہ پروردگار ہمارے تیرے ہی لیے تعریف ہی نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابوداؤد نے اے رب ہمارے اور تیرے ہی لیے تعریف ہی نقل کی یہ بخاری مسلم نے اے رب ہمارے تیرے ہی لیے تعریف ہی نقل کی یہ بخاری نے اے پروردگار ہمارے اور تیرے ہی لیے تعریف ہی تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالی ریا اور شرک سے بابرکت یعنی ساتھ زیادتی خلوص اور حضور کی نقل کی یہ بخاری ابوداؤد نسائی نے **ف** نقل کیا صحیح فخر الدین نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب امام سمع اللہ لمن حمد کہے کہو اللھم ربنا لک الحمد کہ جس کسی کا قول موافق ہوا قول ملائکہ کے ساتھ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے پہلے کے اور امام اعظم رح کی مذہب مین امام سمع اللہ لمن حمد کہے اور مقتدی بنا اور اکیلا نماز پڑھتا ہی تو دونون کہے اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونون کہے چنانچہ امام طحاوی نے یہی تحسین کیا ہی تبیین بنا چکے سے کہے کذا فی الہدایہ و شروحہ اور دقائق النبی مین بھی لکھا ہی کہ امام دونون کہے اور یہی صحیح ہی اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ مِلَاءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلَاءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ **مدت ق** یا اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہی آسمان و زمین بھرا اور بقدر بھرنے اوسچیز کے کہ چاہے تو کسی چیز سے پیچھے آسمان و زمین کے یا اللہ پاک کر مجھکو ساتھ برف اور اولے اور پانی ٹھنڈے کے یا اللہ پاک کر مجھکو گناہون سے اور چوکون سے جیسے کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سے نقل کی یہ مسلم ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نے **ف** کہ چاہے تو کسی چیز سے پیچھے آسمان و زمین کے یعنی اتنا عرش کے اور اوپر اوسکے اور تحت الثری کے یہ تمثیل ہی اور مراد کثرت حمد کی ہی یعنی اگر حمد کا جسم فرض کیا جاوے تو اسقدر ہووے کہ یہ چیزین بھر جاوین **ع** اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلَاءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلَاءَ الْاَرْضِ وَمِلَاءَ مَا بَیْنَهُمَا وَمِلَاءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا

ذالجلال تعالیت جلالک **مردس** یا اللہ پروردگار ہمارے تیرے ہی لیے ہے تعریف ہی آسمانون اور زمین بھرپور بعد بھرنے اوسچیز کے کہ درمیان اونکے ہی اور بعد رہنے اوس چیز کے کہ چاہے تو کسی چیز سے بعد اے صاحب تعریف اور بزرگی کے تو لائق تر ہی اوس چیز سے کہ کہے بندہ اور ہم سب واسطے تیرے بندے ہین نہین کوئی روکنے والا اوس چیز کو کہ دی تو نے اور نہین کوئی دینے والا اوس چیز کو کہ روکی تو نے اور نہین فائدہ دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی اوسکی نقل کی یہ طبرانی نے اور ابن سنی نے اور ابو نعیم نے اور بیہقی نے اور ضیاء نے مختارہ میں اور حاکم نے اور ابن مردویہ نے اور ابن عساکر نے اور ابن جریر نے اور ابن منذر نے اور ابن ابی حاتم نے اور ابن ابی شیبہ نے اور ابن ابی عاصم نے اور ابن مندہ نے اور ابن ابی الدنیا نے اور ابن ابی الدنیا نے اور ابن ابی الدنیا

وبصري وقدمي ولحمي وعظمي وعصبي وما استقلت به قدمي لله رب العلمين
س ح عاجزی کی کان میرے نے اور آنکھوں میری نے اور لہو میرے نے اور گوشت میرے نے اور
ہڈی میری نے اور پٹھے میرے نے اور اوس چیز نے کہ اوٹھایا اوسکو پاؤں میرے نے یعنی تمام اعضا نے وسطے
خدا پروردگار عالموں کے نقل کی یہ نسائی بن جان نے ف لام سد کا خشع ہے لکتا ہی یعنی ان سب
چیزوں نے فروتنی کی وسطے اللہ تعالی کے ع سبوح قدوس رب الملئکة والروح
مرد س تو پاک ہی نہایت پاک پروردگار فرشتوں اور جبرئیل کا نقل کی یہ مسلم ابوداؤد نسائی نے سبحانك
اللهم ربنا وبحمدك خ مس ق پاک ہی تو اے اللہ پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتا ہوں میں
ساتھ تعریف تیری کے نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے اللهم اغفر لي ذنبي كله دقه
وجله وأوله وآخره وعلانيته وسره مد یا اللہ بخش وسطے میرے گناہ میرے چھوٹے اور بڑے اور اگلے
اور پچھلے یعنی جو کر چکا ہوں اور جو مقدر ہیں آئندہ کو اور ظاہر اور پوشیدہ نقل کی یہ مسلم ابوداود نے ف جناب
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک تھے گناہوں سے کہ بخشے گئے تھے اگلے پچھلے کنایہ ہے لیکن دعا کرنے تھے
فقط وسطے ظاہر کرنے بندگی کے اور احتیاج کے طرف اللہ تعالی کے باوجود اس سے کے اور وسطے ادا
شکر نعمت مغفرت کے واسطے تعلیم امت کے فخر اللهم بعدلك سوادي وجمالي وبك امن فؤادي
أبوء بنعمتك علي وهذا ما جنيت على نفسي يا عظيم يا عظيم اغفر لي فإنه لا يغفر الذنوب
العظيمة إلا الرب العظيم مس یا اللہ سجدہ کیا وسطے تیرے ظاہر میرے نے اور باطن میرے نے اور تجھ
پر میرے ایمان لایا دل میرا اقرار کرتا ہوں میں ساتھ نعمت تیری کے کہ مجھ پر کی اور یہ ہی جو کچھ کہ گناہ کیا میں نے اوپر
نفس اپنے کے یعنی گناہ میرے پاس موجود ہیں اور میں معترف ہوں اوسکا اے بزرگ اے بزرگ بخش مجھکو میرے
گناہ تحقیق نہیں بخشتا بڑے گناہوں کو کوئی مگر پروردگار بزرگ نقل کی یہ حاکم نے سبحان ذي الملك
سبحان ذي العز والكبرياء والجبروت سبحان الحي الذي لا يموت أعوذ بعفوك من عقابك وأعوذ برضاك
من سخطك وأعوذ بك منك جل وجهك مس پاک ہی صاحب سلطنت ظاہر کا اور باطن کا پاک ہی صاحب عزت
اور قدرت کا پاک ہی وہ زندہ کہ نہ مرے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ عفو تیرے کے عذاب تیرے سے اور پناہ
مانگتا ہوں ساتھ خوشنودی تیری کے غضب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب تیرے سے
بزرگ ہی ذات تیری نقل کی یہ حاکم نے رب اعط نفسي تقواها زكها أنت خير من زكاها
أنت وليها ومولاها ای رب میرے دے نفس میرے کو تقوی اوسکا پاک کر اوسکو یعنی بری باتوں ظاہر اور
باطن کے سے تو بہتر ہیں اون شخصوں کا ہی کہ پاک کرتے ہیں نفس کو یعنی گناہوں سے تو ہی کارساز اوسکا اور
مالک اوسکا نقل کی یہ احمد نے ف تقوی یعنی نیک کاری اور پرہیزگاری حرام چیزوں سے اور اجتناب

احتراز زیادتی حرص ہوا سے اور محقق کہتے ہیں کہ تزکیہ نفس کا سبب ہوتا ہی تصفیہ دل کا جلا نفس آمیزش ہوا
اور ریا سے پاک ہوتا ہی فی الحال دل آلودگی ماسوائے حق سے صاف ہو جاتا ہی **شعر** تا نفس بر آرزوئے
نشود دل آئینہ نور الٰہی نشود مالک سے یہ اشارہ ہی کہ پاک اور ریا ادب رکھا سکو جیسے کہ ادب رکھتا ہی
مولی بندے اپنے کو **ع و فی** اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ **مص** یا اللہ بخشدے
میرے وہ گناہ کہ پوشیدہ کیے میں نے اور جو ظاہر کیے میں نے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ
فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا
وَاجْعَلْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا **مص** یا اللہ کر دل میرے میں روشنی اور کر سماعت میری میں روشنی
اور کر بینائی میری میں روشنی اور کر آگے میرے روشنی اور کر پیچھے میرے روشنی اور کر نیچے میرے روشنی
اور بڑی کر میرے لیے روشنی نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے **ف** اداب رکوع سجود کے یہ ہیں کہ اچھی طرح رکوع سجود کرے
اور رکوع کے بعد اور درمیان دونوں سجدوں کے ٹھہرے جلدی نہ کرے کہ جلدی میں عبد شدید آتی ہی اور
امام کے پہلے رکوع سجود نہ کرے کہ سر اوسکا کہ ہے کا سا ہو کا قیامت کو کذا فی وظائف النبی اور مانی آج
قدمیں دیکھنے چاہیے **وفی سجود القرآن** سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ
بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ **س ت مس** مرارا د فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ **مس** اور سجدے
قرآن کے سجدوں میں یہ دعا کہ سجدہ کیا منہ میرے نے واسطے اوس ذات کے کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت دی اوسکو
اور کھولے کان اوسکے اور آنکھیں اوسکی ساتھ قدرت اپنی کے اور قوت اپنی کے نقل کی یہ نسائی ابو داؤد ترمذی
حاکم نے اور ایک روایت میں ابو داود نے کئے بار پڑھنا اسکا نقل کیا اور ایک روایت میں حاکم نے یہ جملہ
زیادہ کیا پس بہت برکت والا ہی اللہ بہتر سب پیدا کرنے والوں کا اَللّٰھُمَّ اكْتُبْ لِیْ عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا
وَضَعْ عَنِّیْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِیْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ **ف و حب مس**
یا اللہ لکھ میرے لیے نزدیک اپنے بسبب سجدے کے ثواب اور دور کر مجھ سے بسبب
اوسکے بوجھ گناہوں کا اور کر اوسکو میرے لیے نزدیک اپنے ذخیرہ اور قبول کر اوسکو مجھ سے جیسے کہ قبول کیا
تو نے اوسکو بندے اپنے داؤد سے نقل یہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے **ف** حدیث شریف
میں آیا ہی کہ ایک شخص نے خواب سالار عالم علیہ الف الف صلوٰۃ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج کی رات میں نے
دیکھا میں نے کہ گویا ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتا ہوں میں اور جب سجدہ کیا میں نے اوس درخت نے بھی سجدہ کیا
اور یہ دعا پڑھی میں نے خواب سرور عالم نے آیت سجدے کی تصدیر پڑھی ہے اور سجدہ کر کے یہی دعا پڑھی ہے **مشکوٰۃ و فخر**
ما صَلّٰی رَجُلٌ جَبْهَتَهٗ لِلّٰهِ سَاجِدًا فَقَالَ یَا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ فَلَمْ یَرْفَعْ رَاْسَهٗ وَقَدْ غُفِرَ لَهٗ **مو**
مص نہ رکھی کسی آدمی نے پیشانی اپنی واسطے اللہ کے حال یہ کہ سجدہ کرنے والا ہی پس کہا اے رب میرے

حق مجکو بین یا مجکو اوٹھا یا سر اپنا اوس حال مین کہ تحقیق بخشے گئے واسطے اوسکے گناہ اوسکے تقل کی یہ
موقوف ہا ابن ابی شیبہ ف یعنی جو کوئی بجاے مین اوس دعا کو تین بار پڑہے پہلے سر اوٹھانے کے گناہ اوسکے
بخشے جاتے ہین اور علما کو سجدہ تلاوت مین اختلاف ہی امام اعظم اور صاحبین رحمہم اللہ کے نزدیک واجب ہی
جو وہ جگہ مین سننے والون پر اور پڑہنے والون پر اور اورون کے نزدیک سنت ہی اور اگر تسبیحات نماز کی
سجدی مین پڑہے تو کافی ہین مگر دعائین کہ حضرت سے اس سجدے مین ثابت ہوئی ہین پڑہنی افضل ہین اور جو وہ جگہ
سجدون کی یہ ہین آخر سورہ اعراف مین اور سورہ رعد مین اور نحل مین اور بنی اسرائیل مین اور مریم مین اور پہلا سجدہ حج کا
اور فرقان اور نمل اور الم تنزیل السجدہ اور ص اور حم سجدہ اور نجم اور اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک کا اسی طرح
مصحف حضرت عثمان رض کے مین لکہے ہین اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک یہی چودہ ہین مگر فرق یہ ہی کہ
انکے نزدیک بجای نجم ص کے دوسرا سجدہ سورہ حج کا ہی ص مین انکے نزدیک سجدہ نہین ہی اور امام
مالک کے ہان کیارہان ہین سورہ نجم اور اذا السماء انشقت اور اقرا مین اونکی نزدیک نہین فخر واذا جلس بین
السجدتین اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی دت ق مس سنے
واجبرنی سنی وارفعنی مس وسنی اور جب بیٹہے درمیان دو
سجدون کے پڑہے یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجہپر اور چین دے مجکو اور راہ دکہا مجکو اور رزق دے مجکو اور
اسی یہ ابو داؤد و ترمذی ابن ماجہ حاکم بیہقی نے اور معنی کر مجکو نفل کی یہ ترمذی بیہقی نے اور مرتبہ میرا بلند کر نفل کی یہ
حاکم ابن ماجہ بیہقی نے یعنی ان کتابون والون نے یہ الفاظ پہلے دعا مین یاد نقل کیے ہین وبقنت و
فی الفجر رمس موص اور دعای قنوت پڑہے فجر کی نماز مین نقل کی یہ بزار حاکم نے اور موقوفا
ابن ابی شیبہ ف دعای قنوت صبح کی نماز مین پڑہنی سنت موکدہ ہی مذہب شافعی ہین اور امام اعظم کے
نزدیک بدعت ہی یہ اپنی سند بہت سی حدیثین لائے ہین اور ان حدیثون کو محمول اسپر کیا ہی کہ وہ فعل اور
رکوان نے کہ قاریون کو شہید کیا تہا اور پہر حضرت نے ایک مہینے تلک دعای قنوت مین یہہ منع کی گئی اور
چہوڑ دی حیانچہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی سے بہی نہین پڑہتے تہے فخر و
فی سائر الصلوات اذا نزل بالمرء نازلۃ اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فی الرکعۃ الاخیرۃ وقنت ومن معہ خلفہ ا اور
قنوت پڑہے تمام نمازون مین اگر اوترے کوئی حادثہ قومی یعنی عارے اوسکے دفع کے لیے جبکہ کہے امام
سمع اللہ لمن حمدہ بیچ رکعت آخر کے اور آمین کہین وہ لوگ کہ پیچہے اوسکے مین یعنی مقتدی نقل کی یہ احمد ابو داؤد
واذا جلس للتشہد التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ و
برکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
ع سنے اور جب بیٹہے واسطے التحیات کے پڑہے سب عبادتین زبان کی اور عبادتین بدن کی اور عبادتین مال

مال آتی ہیں واسطے خدا کے سلام ہووے تجھ پر اے نبی اور رحمت خدا کی اور برکتیں اوسکی سلام ہی ہم پر یعنی جو حاضر ہیں مسلمان اور اور بندوں نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد بندے اوسکے ہیں اور رسول اوسکے نقل کی یہ صحاح ستہ میں اور بیہقی نے **ف** مذہب حنفی میں یہی تشہد پڑھتے ہیں کہ روایت کی گئی ہی ابن مسعود سے اور اور بندوں نیکبخت خدا کے یعنی خواہ حاضر ہوں یا غایب اور بندہ صالح وہی کہ حق بندگی کا ویسا ادا کرے جیسے حکم کیا کیا ہی سانہ اوسکے اور استدلال کرے کہ کسی مرسل مثل اور رضا وظاہر اور باطن اوسکے میں اہ نہ پاوے اور حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے لکھا ہی کہ صلاح ایک حالت ہی کہ زوال اور فنا ارادے لیے کا ہوا اور قائم ہو مراد حق پر کذا ذکرہ **التحیات** المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ **وعند حب** عباد تین بانی کی بارکت اور عباد تین بدن کی اور عباد تین مالی واسطے خدا کے ہیں سلام ہووے تجھ پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوسکی سلام ہی ہم پر اور اور بندوں نیکبخت خدا کے کو اہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ کے ہیں نقل کی یہ مسلم اور بخاری نے اور بخاری جہاں نے **ف** مختار اکثر شافعیہ کی یہی تشہد ہی **فخر** التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **مرد س ق** عباد تین بانی اور عباد تین مالی اور عباد تین بدنی واسطے خدا کے ہیں سلام ہووے تجھ پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوسکی سلام ہی ہم پر اور اور بندوں نیکبخت خدا کے کو اہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی ہے نہیں کوئی شریک اوسکا اور تحقیق محمد بندے اوسکے ہیں اور رسول اوسکے نقل کی یہ سلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے التحیات الطیبات الصلوات والملک للہ **د** عباد تین بانی اور عباد تین مالی اور عباد تین بدنی اور یاد شاہت واسطے خدا کے ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے بسم اللہ وباللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **س ق مس** شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ توفیق اللہ کے عباد تین بانی واسطے خدا کے ہیں اور عباد تین بدنی اور عباد تین مالی بھی سلام ہووے تجھ پر اے نبی اور رحمت خدا کی اور برکتیں اوسکی سلام ہی ہم پر اور اور بندوں نیکبخت خدا کے کو اہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد بندے اوسکے ہیں اور رسول اوسکے نقل کی یہ نسائی ابن ماجہ حاکم نے **ف** بیچ اذکار نووی کے ہی کہ نسائی اور بخاری نے کہا ہی کہ زیادتی بسم اللہ کے اول تشہد میں صحیح نہیں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کسی محدث نے یہ تشہد اختیار نہیں کیا ہی **فخر** التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ

وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

موسط عبادتین بان کی خدا کے لیے ہین اور عبادتین مال کی خدا کے لیے ہین اور عبادتین مالی خدا کے لیے ہین اور عبادتین بدنی خدا کے لیے ہین سلام ہووے تیرے اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اور نیک بندون خدا کے یہ کہ نہین کوئی معبود مگر خدا اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ تحقیق محمد بندے خدا کے ہین اور رسول اوسکے نقل کی یہ موقوفا حاکم اور مالک نے **فا** یہ تشہد امام مالک نے اختیار کی ہی اور مراد اوسکی عبادت مالی سے شاید وہ ہو کہ پاک کریا سے اور دوسرے حلال واللہ عالم **فخر** بسم اللہ وباللہ خیر الاسماء التحیات الطیبات الصلوات للہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا وان الساعۃ اٰتیۃ لا ریب فیہا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اللہم اغفر لی واہدنی **ط**

طس شروع کرتا ہون مین ساتھ نام خدا کے اور ساتھ توفیق خدا کی کہ بہترین نامون کا ہی عبادتین بان کی اور عبادتین مال کی اور عبادتین بدن کی اور سلی خدا کے ہین کواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر خدا تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اور کواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد تحقیق بندے خدا کے ہین اور رسول اوسکے بہیجا اونکو ساتھ دین حق کے حال یہ کہ وہ خوشخبری دینے والے ہین یعنی مومنون کو ساتھ بہشت کے اور ڈرانے والے ہین یعنی کافرونکو ساتھ دوزخ کے اور کواہی دیتا ہون کہ تحقیق قیامت آنے والی ہی نہین شک اوسمین سلام ہووے تیرے اے نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی سلام ہووے ہمپر اور اور بندون نیکبخت خدا کے یا اللہ بخش مجکو اور راہ دکہا مجکو نقل کی طبرانی نے کبیر مین اور اوسطمین **فا** از بسکہ اس زمانے کے متعصبون کے مزاج مین اوٹہانے والی کلی کے التحیات مین انحراف واقع ہوا ہی بلکہ بعضون نے فتوی عدم جواز اور حرمت کا دیا ہی اس لیے ضرور ہی کہ بہائی مسلمانون کی خیر خواہی کے لیے کتنی ایک روایتین حدیث اور فقہ کی کہ اسکی سنت ہونے مین واقع ہوئی ہین بیان ناوین تا راہ راست پر مستقیم ہووین شیخ مجدالدین فیروزآبادی قاموس کے مصنف نے کہ سردار محدثین کے ہین سفر السعادۃ مین کہ اوسمین عبادتین اور عبادتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو کہ حدیثون صحیح سے ثابت ہی ہین قطع نظر مذاہب فقہاے کرکر لکہی ہین لکہا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التحیات مین بیٹہتے دایان پا ذہنی ران پر رکہتے اور بطور گتی تر مین کے تین انگلیان بند کرتے اور انگلی شہادت کو کلمہ شہادت مین اوٹہاتے اور حرکت دیتے شارح اس کتاب کے یعنی حضرت شیخ عبدالحق رح فرماتے ہین کہ عقد اونگلیون اوٹہانے کا یہ کیفیت ہی کہ اور اشارہ سبابہ اونگلی شہادت کے حدیثون صحیح مین واقع ہوا ہی اور جامع الاصول مین صحاح ستہ سے ان حدیثون کو وارد ہوئی ہین اور یہی ہی مذہب ائمہ حدیث کا اور فقہای مجتہدین کا اور بہت سے صحابیون اور تابعین کا اور حق یہی کہ مذہب امام اعظم صاحب وہمصاحبین کا یہی ہی اور متقدمین علمای حنیفہ نے تصریح کی ہی ساتھ اسکے

اسکے مگر متاخرین میں ایک ذرہ خلاف واقع ہوا ہی تمام ہوا کلام شیخ کا اور امام محمد نے موطا میں اور کتاب اصل میں
صریح بیان کیا ہی اشارہ سجدہ کا اور حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہی کہ کرتے تھے حضرت اشارہ بعد اسکے
انہا کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے ہم بھی کرتے ہیں اور یہی قول ابوحنیفہ کا اور قول ہمارا اور اسی طرح سغناقی
شارح ہدایہ نے اور نہایہ میں مبسوط سے شیخ الاسلام نے بھی اسی طرح نقل کیا ہی اور شیخ ابوالمکارم نے شرح مختصر وقایہ میں
مضمر اسکے نقل کیا ہی کہ یہ سنت ہی بموجب قول امام اعظم اور امام محمد رحمہما اللہ کے اور علامہ مجم الدین ابدی نے نقل کیا ہی کہ اگر
ہیں وائیں تینوں امامون ہمارے کی کہ یہ سنت ہی اور اسی طرح بہت مدینے والے اور کوفے والے اس عقیدے پر ہیں اور
معدن شرح کنز میں محیط سے لکھا ہی کہ سنن نماز سے ہی اونٹھانا سبابہ داہنے ہاتھ کیکا التحیات میں دیگر یوسف
اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ کے اور روایت کیا گیا ہی ابو یوسف اور مالک اور احمد بن حنبل وغیرہم سے اور فتوی اسی پر ہی کذا
فی الدرر اور بعضے شروح نقایہ میں مذکور ہی کہ جمیع اصحاب ہمارے سے روایت کی گئی ہی کہ اونٹھانا سبابہ کا
سنت ہی اور مختفی میں کہا ہی مستحب ہی وہو الاصح اور بہت سی روایتیں آئی ہیں مختصار کی بیسبب اس پر کفایت کیا
درخانہ اگر کس ست یک حرف بس ست پس ضرور ہوا عمل کرنا اسپر اللہ تعالی ہم سبکو اتباع رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی توفیق دے اور فعل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلاف وقار کے کہنا کمال نادانی ہی اس لیے
کہ بحسب اس قول کے رکوع سجود میں بھی خلاف وقار وسکون کا لازم آتا ہی عین ادب اور سکون محض اتباع
سرور عالم ہی کمال نفسانیت ہی کہ اتنی روایتون پر کہ قریب تواتر کے ہیں عمل نہ کرے اور دلیل عقلی کو اسکے مقابلے میں
لاکر اپنی سخن پروری کے لیے ایسی سنت کو ترک کرنا کہ جسکے حق میں وارد ہوا ہی کہ اونکلی وٹہانی شیطان پر دشوار ہی
لوہے سے یعنی نیزہ وغیرہ مارنے سے

طریق درود بہتر کا

فصل وکیفیۃ الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
ع اور طریق درود بھیجنے کا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ ہی ہدایہ رحمت خاص بہیج حضرت محمد اور
اور تابعداروں حضرت محمد کے جسکہ رحمت بھیجی تونے اور پر ابراہیم کے اور اور تابعداروں ابراہیم کے تحقیق تو تعریف
کیا گیا بزرگ ہی ہا برکت اوتار اور پر محمد کے اور اور تابعداروں محمد کے جیسیکہ برکت اوتاری تونے اور
ابراہیم کے اور اور تابعداروں ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یعنی درود بھیجنے سے ہمارے نبی کے اور برکت
اپنی کے نقل کی یہ صحاح ستہ میں **ف** صلوۃ اصل میں بمعنی استغفار اور دعا اور رحمت اور درود بھیجنے کے ہمارے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر بھی اور بعضون نے کہا ہی کہ صلوۃ اللہ تعالی کی طرف سے بمعنی رحمت کے ہی اور بندون کی طرف سے
مانگنا رحمت دنیا اور آخرت کا ہی جناب حق سبحانہ سے اور بسبب اوسکے کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بمعنی اللھم صل
علی محمد کے یہ معنی ہیں اے اللہ تعظیم کر انکی دنیا میں بسبب بلند کرنے ذکر اونکے کے اور ظاہر کرنے دین انکی کے

اور باقی رہے شریعت اولی کے اور آخرت میں بسبب بہت ثواب دینے کے اور شفاعت کرنے کے اور قائم کرنے کے مقام محمود میں اور مختار نزدیک جمہور علمائے تحقیق کے یہ ہے کہ صلوٰۃ اور سلام خاص شعار انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہے غیر کے لیے درست نہیں اسکے سایہ درست ہے جیسے کہ اللھم صل وسلم علی آل محمد و اصحاب محمد درست نہیں اور اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و اصحاب محمد درست ہے اور صحاح میں لکھا ہے کہ لغت میں آل سے مراد اہل اور عیال اور تابعدار ہوتے ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ مراد حدیث میں تابعدار ہیں اور بعضوں نے تفسیر کیا ہے اسکو ساتھ اہل بیت کے اور اہل بیت آنحضرت کے بنی ہاشم ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور فخر رازی نے کہا ہے کہ اولی یہ ہے کہ اہل بیت آنحضرت کی اولاد اور ازواج میں صلی اللہ علیہم وسلم اور برکت اور تمام یعنی زیادہ کر خیر اور نعمت اپنی برکت کے معنی زیادتی کے ہیں اور بعضوں نے ہمیشگی اور لزوم کے لکھے ہیں اور اس دعوے کے پہلے لانے میں اشارہ ہے اسپر کہ یہ صحیح ترین کیفیت صلوٰۃ کا ہے پس لائق یہ ہے کہ طالب محافظت اور مداومت اسپر کر کر حاصل کرنا انوار اور اسرار کا کرے **فخ** اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ **خ مس** یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد کے اور اوپر تابعداروں محمد کے جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اتار اوپر محمد کے اور اوپر تابعداروں محمد کے جیسے برکت اتاری تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یہ نقل کی ہے بخاری مسلم نسائی نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ **خ س** یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر اور تابعداروں محمد کے جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اتار حضرت محمد پر اور تابعداروں محمد کے جیسے برکت اتاری تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یہ نقل کی ہے بخاری نسائی نے **ف** آل ابراہیم میں لفظ آل کا زائد ہی مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں یا آل ابراہیم سے مراد ذات اونکی اور تابعدار اونکے ہیں جیسے کہ آیت وانجینا کم من آل فرعون واغرقنا آل فرعون میں ذات فرعون کی اور تابعدار اوسکے مراد ہیں **فخ** اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ **خ مد س ق جہ** اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ **م** یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد کے اور اوپر بیبیوں اونکی کے اور اولاد اونکی کے جیسے کہ رحمت بھیجی تو نے اوپر ابراہیم کے اور برکت اتار اوپر محمد کے اور اوپر بیبیوں اونکی کے اور اولاد اونکی کے جیسے کہ برکت اتاری تو نے ابراہیم پر نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے اور ایک روایت مسلم کی میں انک حمید مجید بھی زیادہ آیا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ خ س ق یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر تو بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور برکت اوتار محمد پر اور تابعداروں محمد کے جیسے برکت اوتاری تو نے ابراہیم پر نقل کی یہ بخاری نسائی ابن ماجہ نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ خ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر اور آل محمد پر جیسے رحمت بھیجی تو نے حضرت ابراہیم پر اور برکت اوتار محمد پر اور اوپر تابعداروں محمد کے جیسے کہ برکت اوتاری تو نے ابراہیم اور تابعداروں ابراہیم کے یہ نقل کی بخاری نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ مد دت س یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد کے اور اوپر تابعداروں محمد کے جیسے کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور برکت اوتار اوپر محمد کے اور اوپر تابعداروں محمد کے جیسے برکت اوتاری تو نے ابراہیم پر کہ بیشک ان پانچ عالموں کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ دس یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر کہ نبی امی ہیں اور اوپر تابعداروں محمد کے نقل کی یہ ابوداؤد نسائی نے اور ایک روایت میں یہ بھی اسمیں زیادہ آیا ہے كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ س جیسے کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور برکت اوتار اوپر محمد نبی امی کے جیسے کہ برکت اوتاری تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہ نسائی نے ف ای اوسکو کہتے ہیں جو لکھا پڑھا نہ جانے بیشک خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ مذکور ہوا نوریت وانجیل میں اور تمام کتابوں اللہ تعالیٰ کی میں اور یہ فضیلت ہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ نہیں جیسے علم اولین وآخرین کے یاد تھے فخر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ د یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر اور برکت اوتار اوپر محمد کے اور اوپر تابعداروں محمد کے جیسے رحمت بھیجی تو نے اور برکت اوتاری تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہ بخاری نے اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّىْ عَلَيْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِىْ صَلٰوتِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ فَصَمَتَ حَتّٰى اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَىَّ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ جس ایا ایک آدمی یہاں تک کہ بیٹھا کے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہم بیٹھے تھے نزدیک حضرت کے تھے پس عرض کیا اوسنے اے رسول خدا کے اے پر سلام بھیجنا تجھ پر سو تحقیق پہچانا تجھنے

اوسکو بھی کہیتا اور الفاظ اوسکے بسبب تعلیم تمہاری کے التحیات میں پس کیونکر درود بھیجیں ہم تم پر
جب ہم درود بھیجیں تم پر یعنی ارادہ درود بھیجنے کا کریں بیچ نماز اپنی کے رحمت خدا کے ہووے تم پر کہا ابو سعید
انصاری بدری نے پس چپکے رہے حضرت یعنی بسبب انتظار وحی کے یہاں تلک کہ دوست رکھا ہمنے
کہ کاشکے یہ آدمی نہ پوچھتا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر فرمایا حضرت نے جب درود بھیجو تم مجھ پر یعنی نماز میں یا غیر
نماز میں پس کہو یا اللہ رحمت خاص بھیج اور محمد نبی ان پڑھ کے اور اوپر تابعداروں محمد کے جیسیکہ رحمت بھیجی تونے
اور براہیم کے اور اوپر تابعداروں براہیم کے اور برکت اتار اور محمد نبی ان پڑھ کے اور اوپر تابعداروں محمد کے
جیسیکہ برکت بھیجی تونے اوپر براہیم اور اوپر تابعداروں براہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہ ابن جریر
حاکم احمد نے ف کیونکر درود بھیجیں ہم تم پر یعنی کلام اللہ میں اللہ تعالی نے جو فرمایا ہی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا
عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی اے ایمان والو درود بھیجو محمد پر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا اسپر عمل کرنا ضرور ہی پس سلام تو معلوم کیا
ہمنے فی التحیات میں آپنے سکھایا یعنی السلام علیک ایہا النبی اور درود کیونکر بھیجیں ہم سکھائیے اوسکو ہمکو کہ کیونکر
ہمیں ہم سائلہ اوسکے یہاں تلک کہ دوست رکھا ہمنے یعنی اس لیے کہ ڈرے ہم کہ شاید یہ سوال اس شخص کا حضرت کو
ناخوش آیا کہ سکوت کیا فخر مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَهْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ د جسکو خوش آوے یہ کہ ماپی ثواب کو ساتھ پیمانے پورے کے یعنی جسکو بہت سا ثواب لینا
منظور ہو جب کہ درود بھیجے غیر اہل بیت نبوت کے ہمیں چاہیے کہ پڑھے یہ درود یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر
محمد نبی ان پڑھ کے اور اوپر بیبیون اوسکی کے کہ مائیں ہیں ایمان والون کی اور اوپر اولاد اونکی کے اور اوپر اہل بیت اونکی کے
جیسیکہ رحمت بھیجی تونے اوپر براہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف مائیں ہیں
یعنی جیسے ماؤں کی بزرگی اور عزت کرنی لازم ہی ونکے حرام ہی ویسی ہی اونکی توقیر اور عزت کرنی لازم
ہی اور نکاح اوسے کیا حرام ہی اور اوپر اہل بیت اسکے کے یہ خاص کے بعد عام کہدیا کہ غلام لونڈی تلک
اسمیں داخل ہو جائیں ع مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ ط طس جو کوئی درود بھیجے اوپر محمد کے اور کہے بعد درود کے یا اللہ اتار اوسکو
اوسمقام میں قریب کیا جاوے نزدیک تیرے یعنی عالم محشر میں قیامت کے واجب ہووے اوسکے لیے شفاعت میری نقل کی یہ طبرانی
اور طبرانی کبیر اور اوسط میں ثُمَّ لِیَتَخَیَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَیْهِ فَیَدْعُوْ ع پھر چاہیے کہ اختیار کرے
دعا سے جو کہ پسندیدہ تر ہو طرف اوسکے میں دعا کرے نقل کی یہ بخاری ف یعنی نماز میں بعد درود کے
جو دعا اچھی معلوم ہووے پڑھے مگر شبانہ کلام لوگوں کے نہ ہو یعنی ایسی دعا نہو کہ ایک آدمی دوسرے
سے بولنا لیا کرتا ہی جیسے کہے اللھم اتنی مالا او خیرا یعنی ایسا دے مجکو مال یا روٹی اسسے نماز فاسد ہوتی

ہی امام اعظم صاحب کے مذہب میں اور اولی یہ ہی کہ وہ دعا پڑھے جو حضرت سے نقل کی گئی ہی **فخر** وَنَسْتَعِيذُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ **مرعجب** اور چاہیے کہ پناہ مانگے اس طرح یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب دوزخ کے سے اور عذاب قبر کے سے اور فتنے زندگانی کے سے اور فتنے موت کے اور برائی فتنے کانے دجال کی سے نقل کی یہ مسلم اور چاروں نے اور ابن حبان نے **ف** فتنہ زندگانی کا یہ ہی راہ حق سے اور نہ ہونا صبر کا اور راضی برضا نہ ہونا اور آفتوں دنیا میں گرفتار ہونا اور سب سے بڑا فتنہ خاتمہ بخیر نہ ہونا ہی اور فتنہ موت کا وسوسہ شیطان کا وقت مرنے کے ہی اور عذاب قبر اور سوال منکر نکیر کا اور دہشت عذاب کی حشر کے اور دجال بعضے جزائر شام میں نکلے گا سو اہی ذریت بقیات قتل کردہ عوجی خدائی کا کریگا اور رہتوں کا بیان ایسا بڑا ہیکہ مسلمانوں میں پڑیگا قصہ دسکار بڑا ہی آخر کو حضرت عیسے علیہ السلام مارین گے بعون اللہ منہ **فخر** اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ **ع مدس** اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر کے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنے کانے دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنے زندگانی اور موت کے سے یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے گناہ سے اور قرض سے نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نے **ف** قرض سے کہ خلاف رضا مندی اللہ تعالی کی میں ہو وہی جیسے ناج زنک اور خلاف شرع کے چیزوں کے لیے قرض کرتے ہیں یا اوس قرض سے پناہ ہی کہ طاقت ادا نہ رکھے اور جو قرض ضرورت کے لیے کیا ہی اور ادا کی طاقت رکھتا ہی مراد نہیں ہی اوس سے یا نہ ماننے مراد ہی **فخر** اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ **مرتس** یا اللہ بخش دے میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے ہیں میں نے اور وہ کہ پیچھے کیے ہیں میں نے اور وہ کہ پوشیدہ کیے ہیں میں نے اور وہ کہ ظاہر کیے میں نے اور جو کچھ کہ فضول خرچی کی میں نے اور وہ گناہ کہ تو بہت جان ہے والا ہی اوسکو مجھ سے تو ہی آگے کرنے والا یعنی جسکو چاہے ساتھ توفیق اور مدد اور قرب درگاہ کے اور تو ہی پیچھے ڈالنے والا یعنی جسکو چاہے لطف اپنے سے نہیں کوئی معبود مگر تو نقل کی یہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نے **ف** پہلے پیچھے کے گناہ یعنی پہلے نئے پچھلے سے وہ مراد ہیں کہ ہنوز واقع نہیں ہوئی جب واقع ہوویں تو بخش کرا ذکر **اللّٰهُمَّ** إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ **ع مدس ف** یا اللہ تحقیق میں نے ظلم کیا جان اپنی پر ظلم کرنا بہت اور نہیں بخشتا گناہ کو کوئی سوا تیرے پس بخش مجکو بخشنا خاص تیرا نزدیک اپنے سے

یعنی محض اپنی رحمت سے بخش دے بغیر داخلت کسی چیز کے اور رحم کر بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہی نقل کی یہ کہا ہی مسلم ترمذی نسائی بن ماجہ نے **ف** کہا نووی نے کہ بعضی روایت مسلم کی میں کبیرا بی سے آیا ہی پس اولی یہ ہی کہ دعا کرنے والا دونوں کو جمع کرے یعنی ظلما کثیرا کبیرا کہے کذا ذکرہ الفتح اور ملا علی قاری نے کہا ہی کہ ظاہر تر یہ ہی کہ کبھی کبیرا کہے کبھی کثیرا کہے اور کبھی کبیرا کہے اور مشکوۃ میں آیا ہی کہ حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سکھا دو مجھکو ایک دعا کہ پڑھوں میں نماز ہی میں پس حضرت نے کہی دعا اللھم انی ظلمت نفسی الخ جسکا ترجمہ سکھائی **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ** اَسْئَلُکَ یَا اللّٰہُ اَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ **دس مس** یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے اے خدای یکتا نے بے نیاز وہ جو نہیں جنتا اور نہ جنا کیا اور نہیں ہی اوسکے لیے کوئی ہمسر یہ کہ بخشے تو میرے لیے گناہ میرے تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہی نقل کی یہ ابوداؤد نسائی حاکم نے **اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا مس** یا اللہ حساب کر مجھے حساب آسان یعنی قیامت کو نقل کی یہ حاکم نے **ف** حدیث شریف میں آیا ہی کہ حساب آسان یہ ہی کہ نامۂ اعمال بندہ کا دیکھا جاوے پھر درگذر کیا جاوے بندہ کا اللہ تعالی اور مطالبہ نہ کریگا کذا ذکر اللھم انی اعوذ بک من عذاب جھنم **وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ مہ** یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب دوزخ کے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر کے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ کانی دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنے زندگانی اور مرنے کے نقل کی یہ مسلم نے **وَاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ مہ** اور مانگتا ہوں تجھسے بھلائی اوس چیز کی کہ مانگا تجھسے اوسکو بندوں تیرے سے نبی تیرے یعنی انبیا اولیا نے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اوس چیز سے کہ پناہ مانگی اوس سے اچھے بندوں تیرے نے اے پروردگار ہمارے دے ہمکو دنیا میں بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ سے اے رب ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے پس بخش ہمارے واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور بچا ہمکو عذاب آگ سے اے رب ہمارے اور دے ہمکو جو کہ وعدہ کیا ہی تو نے ہمسے اوپر زبان پیغمبروں اپنے کے اور نہ خوار کر ہمکو دن قیامت کے تحقیق تو نہیں خلاف کرتا ہی وعدے کو نقل کی یہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے یعنی قول ابن مسعود کا ہی **ف** بھلائی دنیا کی توفیق ہی طاعت اور عبادت کی اور بھلائی آخرت کی

آخرت کی ثواب اور خوشنودی سوال کی اور تخفیف حساب کی اور دخول جنت کا اور دیدار ہونا باری تعالیٰ کا
اس آیت کی تفسیر میں تین سو قول ہیں علما کے اختصار کے لیے سو پر کفایت کیا اور بچا عذاب آگ کے یعنی
گناہوں سے کہ سبب داخل ہونے دوزخ کے ہیں یہ دعا یعنی رشنا پہلے جامع ہی سب مطالب دین و دنیا
کو اکثر اوقات دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی آیت تھی اور حضرت انس سے منقول ہے کہ سوائے
طلب دعا کی کی یہی آیت پڑھی پر طلب کی یہی آیت پڑھی پھر مبالغہ کیا لوگوں نے طلب دعا میں کہا اور نہیں سوائے
اور کیا چاہتے ہو بھلائی دنیا اور اور آخرت کی تو مانگ چکا اور خواہ مخواہ یعنی بموجب آیت کریمہ کے یوم
لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ یعنی اور مسلمان کہ نہ خوار کرے گا اللہ تعالیٰ نبی کو اور ان لوگوں کو کہ
ایمان لائے ساتھ اوسکے کذا ذکرہ بعضہم سید الاستغفار ان یقول الرجل اذا جلس فی صلوتہ اللھم انت
ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر
ما صنعت ابوء بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت یعنی سردار
کاری یہی کہ کہے آدمی جبوقت کہ بیٹھے نماز میں یعنی بعد التحات در رو کے یا اللہ تو پروردگار میرا ہی نہیں کوئی
معبود سوائی تیرے پیدا کیا تو نے مجکو اور میں بندہ ترا ہوں اور میں اوپر عہد تیرے کے ہوں اور وعدے تیرے کے ہوں بقدر طاقت
اپنی کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی کرتوت اپنی کے سے اقرار کرتا ہوں میں ساتھ نعمت تیری کے
تو مجھ پر بھی اور اقرار کرتا ہوں ساتھ گناہ اپنے کے پس بخش مجھکو تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر تو تقل کی ہے
نے ف نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پڑھتے تھے فرمایا میں اللھم انی اسئلک الثبات
فی الامر والعزیمۃ علی الرشد واسئلک شکر نعمتک وحسن عبادتک واسئلک
قلبا سلیما ولسانا صادقا واستغفرک من شر ما تعلم واعوذ بک من شر ما تعلم واستغفرک لما تعلم
انک انت علام الغیوب یعنی اے اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ثابت رہنا امر دین میں اور قصد بھلائی پر اور مانگتا ہوں میں تجھ سے شکر نعمت تیری کا اور
حسن عبادت تیری کی اور مانگتا ہوں تجھ سے دل سالم یعنی پاک عقائد باطلہ اور خواہشوں نفسانیہ سے اور زبان سچی اور مانگتا ہوں
تجھ سے بھلائی اوس چیز کی کہ جانتا ہے تو اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی سے کہ جانتا ہے تو اور بخشش چاہتا ہوں
واسطے اوس چیز کے کہ جانتا ہے تو وادا سلم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا ینفع ذا الجد منک الجد

ع مدس رطی اور جب سلام پھیرے پڑھے پھیر کو
معبود مگر اللہ کہ ایک ہی ہے نہیں کوئی شریک اوسکا اوسی کے لیے بادشاہت ہی اور اوسی کے لیے سب تعریف
ہی جلاتا ہے اور مارتا ہے بیچ ہات اوسکے بھلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اے اللہ نہیں کوئی روک سکنے والا
اوس چیز کا کہ دی تو نے اور نہیں کوئی دینے والا اوس چیز کو کہ روکی تو نے نافع نہیں ہے خبردار کو

عذاب تیرے دولتمندی قبل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی بزار طبرانی ابن سنی نے **ف** بزار اور طبرانی کی روایت میں جملہ یحیی ویمیت کا زائد ہی اور ابن سنی کی روایت میں یہ بھی ہی اور رسیدہ الخیر بھی ہی مؤلف کے اوپر لکھنے چاہیے اور ایک روایت میں بغیر لا مانع آخر تک کی فقط یوں ہی آیا ہی **ع** اَوْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **خ س** یا پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ میں نافل کی سیخاری نسائی نے اَوْ مَرَّۃً وَبَعْدَہٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ **م د س ص** یا الحمد بھی کلمہ پڑھے اور بعد اوسکے پڑھے نہیں ہی پھر کہا ہوں سے اور نہ قوت عبادت پر مگر سایہ مدد اوسکے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور نہیں عبادت کرتے ہیں ہم مگر اوسی کو اوسی کے لیے انعام ہی یعنی انعام احسان اوسی کی درگاہ سے ہی اور اوسی کے لیے ہی فضل یعنی یا دلی احسان کی نعمت دینے میں اوسی کو لائق ہی اور اوسی کے لیے ہی تعریف اچھی کہتے ہیں ہم نہیں کوئی معبود مگر اللہ درحالیکہ خالص کرنے والے ہم واسطے اوسکے دین کو یعنی طاعت اپنی کو شرک دریا سے اور اگرچہ ناراجا نہیں کافر یعنی خلاص کے کہنے کو نقل کی یہ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ابی شیبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ **م ع ط ی** استغفر اللہ تین بار پڑھے اور پھر کہے یا اللہ تو سالم ہی سب عیبوں سے اور تجھ سے سلامتی ہماری ہی یعنی سب آفتوں اور علتیں ظاہری اور باطنی کے سے بہت برکت والا ہی تو ای صاحب بزرگی اور بخشش کے نقل کی مسلم اور چاروں نے اور طبرانی اور ابن سنی نے **ف** بعضی روایت میں آیا ہی کہ تین بار پڑھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور یا ذا الجلال میں لفظ یا کا مسلم اور طبرانی اور ابن سنی کی روایت میں آیا ہی اور اوروں کی روایت میں نہیں اور بعضے شخص جو ایک پر جمع السلام کو یعنی ربنا السلام وادخلنا ربنا دار السلام زیادہ پڑھتے ہیں کہ اصل صحیح نہیں پائی جاتی ہی کذا ذکر العلی والصغر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَکُوْنُ مِنْھُنَّ کَلَامٌ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ مَرَّۃً **خ م س** پڑھے سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر تو کہ ہوں ان کلمات سے تمام اوسکے تینتیس بار نقل کی بخاری مسلم نسائی نے **ف** یعنی پڑھے ان تینوں تسبیحات کو یہ سب تینتیس دفعہ ہووین ظاہر ہی ہی کہ تینوں کو اکہتا تینتیس بار پڑھے کہ ہر ایک تینتیس تینتیس بار ہووین کے جیسا کہ اور تمام وظیفوں علی الخصوص پر بنا منقول ہی اور یہی افضل ہی اور عمل صالح کا بھی ایسی ہی یا ہر ایک کو تینتیس تینتیس بار پڑھے اور احتمال رکھتا ہی کہ معنی یہ ہوں کہ ہر ایک کو کیا ان کلمات میں بار پڑھے کہ سب ملکر تینتیس بار ہووین کذا ذکر

ذکر الفقر حدیث شریف میں آیا ہی کہ فقرا مہاجرین کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور
عرض کیا کہ یہ نیچے مال والے بڑے درجون کو اور نعیم مقیم کو یعنی جنت کو پس فرمایا حضرت نے کیا
عرض کیا فقرا نے کہ وہ نماز پڑھتے ہین جیسیکہ ہم پڑھتے ہین اور روزے رکھتے ہین جیسیکہ روزے رکھتے
ہین ہم اور خیرات کرتے ہین وہ اور ہمسے نہین ہوسکتی پس فرمایا کہ کیا میں سکھاؤن مین تمکو کہ پاؤ تم سبب
اوسکے درجہ اوسکا کہ سبقت کرو ہی تیرے یعنی اسلام لانے مین اور سبقت لیجاؤ اوپر کہ بعد تمہارے ہین اور
نہووے کوئی افضل تمسے مگر وہ کہ کرے مثل اوسکے کہ کرو تم عرض کیا اونہون نے ہان یا رسول اللہ
فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھو پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس تینتیس بار پڑھو پس پھرتے فقرا و غرض
کیا کہ ہمارے بھائی مالدارون نے بھی سنا جو کچھ پڑھتے تھے ہم پس اونہون نے بھی یون ہی پڑھا پس
فرمایا حضرت نے یہ فضل اللہ کا ہی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی کذا فی المشکوۃ **اَلْحَمْدُ عَشْرًا وَاَحَدَ عَشَرَ وَاَحَدَ**
عَشَرَ فَذٰلِكَ كُلُّهٗ ثَلٰثٌ وَثَلٰثُوْنَ م اس روایت مین یون آیا ہی کہ پڑھے کیا ران بار سبحان اللہ
اور کیا ران بار الحمد للہ اور کیا ران بار اللہ اکبر پس یہ سب تینتیس ہوئے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَشْرًا**
عَشْرًا خ یا دس بار سبحان اللہ پڑھے دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر نقل کی یہ بخاری نے
مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ ثُمَّ قَالَ تَمَامَ
لِلْمِائَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ
وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ م د س جو کوئی سبحان اللہ پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس
اور الحمد للہ تینتیس بار پڑھے اور اللہ اکبر تینتیس بار پھر کہے پورا کرنے سنکڑے کے لیے لا الہ الا اللہ آخر تک کہ یعنی
ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسی کے لیے بادشاہت ہی اور اوسی کے لیے تعریف
ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اگرچہ ہون مانند جھاگ دریا کے یعنی بہت نقل کی
مسلم ابوداؤد نسائی نے **مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ**
وَثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلٰثٌ وَثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَاَرْبَعٌ وَثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً م ر س کتنے کلمے پیچھے آنے
والے یعنی نماز کے بعد پڑھے جاتے ہین نہین محروم موتا ہی پانے ثواب اسکے کہنے سے والا اور نکالا فرض
پڑھنے والا اونکا پیچھے ہر نماز فرض کے کہ وہ معقبات تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ پڑھنا ہی و تینتیس بار الحمد للہ اور
چونتیس بار اللہ اکبر نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی نے **مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مِائَةً وَكَبَّرَ قَائِمًا**
وَهَلَّلَ مِائَةً وَحَمِدَ مِائَةً غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ س جو کوئی سبحان اللہ
پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے سو بار اور اللہ اکبر پڑھے سو بار اور لا الہ الا اللہ پڑھے سو بار اور الحمد للہ سو بار
بخشے جاتے ہین اوسکے لیے گناہ اوسکے اگرچہ ہوون گناہ بہت جھاگ دریا کے سے نقل کی

نسائی نے اوفی دبر کل خمسا وعشرین **س** جب **مس** یا ہر ایک چار ون تسبیح
پڑھے تیس تیس بار نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے **ف** یعنی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ تکبیر
سبحان اللہ پڑھے تیس بار الحمد للہ تیس بار لا الہ الا اللہ تیس بار اللہ اکبر کہ سب ملکر سو ہو دین اوفی دبر کل من التسبیح
والتحمید ثلثا وثلثین والتکبیر اربعا وثلثین ولا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ **ف** **س** یا ہر ایک
سبحان اللہ اور الحمد للہ تیتیس تیتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھے اور لا الہ الا اللہ دس بار نقل کی یہ ترمذی نسائی نے
اوکذلک والتکبیر ثلثا وثلثین **س** یا پڑھے اسی طرح اور تکبیر بھی تیتیس بار نقل کی یہ نسائی نے **ف**
یعنی اس روایت مین تسبیح اور تحمید اور تکبیر تیتیس تیتیس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار پڑھنا آیا ہی اوفی دبر کل
من التسبیح والتحمید والتکبیر مائۃ مائۃ مع لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ولہ الحمد
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ لو کانت خطایاہ مثل زبد البحر غفرت **ف** مع لا الہ الا اللہ یعنی حاصل ہونے کلمات معدودہ کے یعنی تین
سو کے ہمراہ لا الہ الا اللہ آخر تک کی پس کلمہ کبیرا رہو گا اور تسبیحات تین سو بار ما ہر سینکڑے کے ساتھ کالعدم
جاوے اس صورت مین کلمہ تین بار رہو گا **فخر** وابہ الکرسی دبر کل صلوۃ مکتوبۃ لم یمنعہ من
دخول الجنۃ الا ان یموت **س** جب **بی** کان فی ذمۃ اللہ الی الصلوۃ الاخری **ط** اور
جو کوئی پڑھے آیۃ الکرسی پیچھے ہر نماز فرض کے نہین منع کرتی ہی اوسکو داخل ہونے بہشت سے کوئی چیز
مگر موت نقل کی یہ نسائی ابن حبان ابن سنی نے اور ایک روایت مین بدلے لم یمنعہ آخر تک کے یون آیا
ہی کہ رہو یکا بیچ امان اور محافظت خدا کے نماز دوسری تک نقل کی یہ طبرانی نے **ف** نہین منع
کرتی ہی اوسکو مگر موت یعنی جب وہ شخص اور موت درمیان مین سے اٹھ گئی فی الحال بہشت مین داخل ہو گا کہ اثر
اوسکی باغ ہی باغون جنت سے یا معنی یہ ہین کہ اگر موت درمیان مین نہوتی فی الحال داخل ہوتا مانع اوسکو موت
حائل ہی بعد موت کے داخل ہو گا کذا ذکر النحوی لیقرأ المعوذتین دبر کل صلوۃ **ف** **د** **س**
حب **مس** **ی** اور چاہیے کہ پڑھے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پیچھے ہر
نماز کے نقل کی یہ ترمذی ابو داؤد نسائی ابن حبان حاکم ابن سنی نے اللھم انی اعوذ بک من البخل
واعوذ بک ان ارد الی ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ الدنیا واعوذ بک من عذاب
القبر **مخ** **قس** یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون
ساتھ تیرے اس سے کہ پھیرا جاؤن طرف خوار ترین عمر کے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری فتنے دنیا
کے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر کے سے نقل کی یہ بخاری ترمذی نسائی نے **ف**

ف نامردی نہ ہارنے سے لڑائی دشمن تی سے خواہ دشمن ظاہر کا ہو یا باطن کا مانند کافر اور نفس اور شیطان
سے اور نامردی بر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور توکل کی بھی اسی قبیلے کی ہی اور خواری عمر کی یہ ہی کہ حرکت
باقی نہ رہیں اور اعضا معطل ہو جاویں **فخر** رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ **عوم**
عه اے رب میرے بچا مجکو عذاب اپنے سے اوس دن کہ اوٹھاوے تو یا فرمایا جمع کرے تو بندون
اپنے کو یعنی قیامت کے دن نقل کی یہ ابو عوانہ مسلم اور چارون نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي
وَارْزُقْنِي عو یا اللہ بخش مجکو اور مہربانی کر مجھ اور روزی دے مجکو راہ سیدھی دستبیم رکھ اوسپر اور روزی دے
مجکو نقل کی یہ ابو عوانہ نے اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ أَعِذْنِي مِنْ حَرِّ النَّارِ وَ
عذاب القبر طس الٰہی پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے بچا مجکو گرمی آگ کے سے اور عذاب
قبر کے سے نقل کی یہ طبرانی نے اوسط میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَ
مَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
دمت حب یا اللہ بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے مین نے اور جو پیچھے کیے مین نے
یعنی اکلے پہلے اور جو پوشیدہ کیے مین نے اور جو ظاہر کیے مین نے اور جو فضول خرچی کی مین نے
اور وہ گناہ کہ تو بہت جاننے والا ہی اوسکو مجھے تو آگے کرنے والا ہی یعنی مومنون کو رتبے مین اور تو
پیچھے ڈالنے والا ہی یعنی کافرون کو رتبے مین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہ ابو داود مسلم ترمذی ابن حبان نے
اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ **دس حب مس ے**
یا اللہ مدد کر میرے اوپر ذکر کرنے کے یعنی کرتا بہت کیا کرون اور اوپر شکر کرنے کے اور خوبی عبادت
اپنی کے نقل کی یہ ابو داؤد و نسائی ابن حبان حاکم ابن سنی نے **ف** حسن عبادت مراد ہی اس سے
ادا احکام ارکان عبادت کے پورے اور اون پر خضوع اور خشوع حاصل ہو معاذ نقل کرتے ہین کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے پکڑا ہاتھ میرا پس فرمایا کہ مین دوست رکھتا ہون تجکو اے معاذ عرض کیا مین نے
تو مین بھی دوست رکھتا ہون آپ کو اے رسول اللہ کے فرمایا کہ مت چھوڑ اس کا کے پڑھنے کو پیچھے ہر نماز
کے پھر پڑھی رب اعنی علی ذکرک آخر تک کذا فی المشکوٰۃ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ
الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ اَللّٰهُمَّ
رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَكَ وَأَهْلِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ **دس دی**
یا اللہ پروردگار ہمارے اور پروردگار ہر شے کے مین گواہی دینے والا ہون کہ تحقیق تو پروردگار ہی

بگانہ نہین کوئی شریک تیرا یا اللہ پروردگار ہمارے اور پروردگار ہر چیز کے مین گواہی دینے والا ہون آ
تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے تیرے ہین اور رسول تیرے یا اللہ پروردگار ہمارے اور پروردگار ہر چیز کے
مین گواہی دینے والا ہون کہ تحقیق بندے مسلمان سب بھائی ہین آپسمین یعنی شریک مین دین مین نسبو نکا اعتبار
نہین جیسا کہ جاہلیت مین تہا یا اللہ پروردگار ہمارے اور پروردگار ہر چیز کے گر مجکو مخلص واسطے اپنے اور
اہل میرے کو ہر ساعت مین امور دنیا مین اور آخرت مین اے صاحب بزرگی اور بخشش کے سن یعنی تیاری
بخوشی اور رضامندی اور قبول کر دعا میری خدای تعالی بہت بڑا ہی بڑا کفایت ہی مجکو اللہ اور اچھا ہی کارساز
یعنی جو کوئی اوسکے کرم پر اعتماد کرے مہمات اوسکی کو کفایت کرے خدای تعالی بہت بڑا ہی بڑا فضل کی یہ نسائی ابوداؤد
ابن سنی نے **ف** ہر ساعت مین کہ کوئی ساعت تیری طاعت سے خالی نہو برابر ہی کہ یہ ساعت مشغول
ہو ساتہ امر دنیا کے یا عبقی کے بہر حال اخلاص سے اور تیری طاعت سے مین اور میرے اہل خالی نہو
لذا ذکر الفخر **اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ** **س مس مص ی** یا اللہ مین
پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیرے کفر سے اور محتاجگی سے اور عذاب قبر کے سے نسائی حاکم ابن ابی شیبہ ابن
سنی **اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عِصْمَۃَ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْھَا مَعَاشِیْ**
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا مَانِعَ
لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ **س ج ب**
یا اللہ سنوار میرے لیے دین میرا وہ کہ کیا ہی تو نے اوسکو سبب بچاو کام میرا کیا اور سنوار میرے لیے دنیا میری وہ
کہ کی ہی تو نے اوس مین معیشت اور زندگانی میری یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیرے ساتہ خوشنودی تیری کے
غضب تیرے سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتہ عفو تیرے کے عذاب تیرے سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیرے
یعنی ساتہ رحمت تیری کے عذاب تیرے سے نہین کوئی منع کرنے والا اوس چیز کو کہ دی تو نے اور نہین کوئی
دینے والا اوس چیز کو کہ منع کی تو نے اور نہین کوئی پہیرنے والا اوس چیز کو کہ حکم کیا تو نے اور نہین فائدہ دیتی ہی
دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی تقل کی یہ نسائی ابن حبان نے **ف** سبب بچاو کام میرے کا کہ دین
نگہبان سب چیزونکا ہی جیسکہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاصل اوسکا یہ ہی کہ حکم کیا گیا ہون مین
لڑنکا فرون سے لڑون یہان تلک کہ گواہی دین محمد بہت اللہ تعالی کی اور رسالت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
اور قائم کرین نماز اور دین کی کہ پس جب یہ سب کرینگے بچاینگے مجہ سے خون اور مال مجہے بچاوین کے مگر ساتہ حق
اسلام کے یعنی بسبب تقصیر کے حد پونہچاوونگا اور حساب اونکا اللہ پر موقوف ہی پس اس سے معلوم ہو کہ دین کے
سبب سے ہم چیز آدمی کی محفوظ رہتی ہی اور اصلاح دنیا کی ساتہ حاصل ہونے وہ معیشت حلال کے ہوتی ہی کہ گو
دیتی ہی مور طاعت پر اور سلامت رکہتی ہی آفات سے کہ موجب خلل وقت کے ہین کذا ذکر الفخر **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ**

اغفر لي خطائي وعمدي اللهم اهدني لصالح الأعمال والأخلاق لا يهدي لصالحها الا انت ل یا اللہ بخش میرے لیے گناہ کو جو کہ کیا میں نے اور قصد کیا میں نے یا اللہ راہ دکھا مجھ کو طرف اچھے عملوں کے اور اچھے خلقوں کے نہیں راہ دکھاتا کوئی طرف اچھے عملوں کے اور پھیرتا کوئی برے عملوں کو مگر تو نقل کی یہ بزار نے اللهم اني اعوذ بك من عذاب النار وعذاب القبر ومن فتنة المحيا والممات ومن شر المسيح الدجال عو مس یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب دوزخ کے سے اور عذاب قبر کے سے اور فتنے زندگانی کے سے اور فتنے موت کے سے اور برائی کانے دجال کی سے نقل کی ابو عوانہ حاکم نے اللهم اغفر لي خطايا ي وذنوبي كلها اللهم انعشني واجبني وارزقني واهدني لصالح الاعمال والاخلاق انه لا يهدي لصالحها ولا يصرف سيئها الا انت مس ط ے یا اللہ بخش میرے لیے گناہ صغیرہ میرے اور گناہ کبیرہ میرے تمام گناہ یا اللہ بلند کر مرتبہ میرا اور روزی رکھ مجھکو اور رزق دے مجھکو اور راہ دکھا مجھکو طرف نیک عملوں کے اور نیک خلقوں کے تحقیق نہیں راہ دکھاتا ہی طرف نیک عملوں کے اور نہیں پھیرتا ہی برے عملوں کو کوئی مگر تو نقل کی یہ حاکم طبرانی ابن سنی نے اللهم اصلح لي ديني وسع لي في داري وبارك لي في رزقي اط ص یا اللہ سنوار میرے لیے دین میرا اور فراخ کر میرے لیے معیشت میری گھر میرے میں اور برکت دے میرے لیے بیچ رزق میرے کے نقل کی احمد طبرانی ابو یعلی نے ف فراخ کر معیشت میری گھر میرے میں کہ بدون محنت اور مانگنے کے حاصل ہووے یا مراد یہ ہی کہ میری قبر میں کشادگی کر کذا ذکر الفخر سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين ص ی پاک ہی پروردگار تیرا صاحب عزت کا اوس چیز سے کہ بیان کرتے ہیں کافر اور سلام ہووے رسولوں پر اور سب تعریف ثابت ہی واسطے اللہ پروردگار عالموں کے نقل کی یہ ابو یعلی ابن سنی ف اس آیت میں تسبیح ہی اور حمد اور سلام نہی کو کان صلى الله عليه وسلم اذا صلى وضع كفه من صلوته مسح بهما على رأسه وقال بسم الله الذي لا اله الا هو هو الرحمن الرحيم اللهم اذهب عني الهم والحزن ر طس ے اور تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے اور فراغت پاتے نماز پنجگانہ سے پھیرتے دایاں ہاتھ اپنا سر مبارک اپنے پر پیشانی کی جانب سر کی پر اور کہتے شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام خدا کے وہ جو نہیں کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان یا اللہ دور کر مجھ سے فکر اور غم نقل کی یہ بزار نے اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن سنی ف معلوم کرنا چاہیے کہ ان حدیثوں میں بہت سی چیزیں ہیں نماز کے بعد کی پڑھنی مذکور جو ہیں پس یہی لازم نہیں ہی کہ سب ہمیشہ پڑھا کرے بلکہ جسقدر سب یا بعض اون میں سے پڑھے کا موجب حاصل کرنے فضیلت اور اتباع سنت کا ہووے کافی اور ظاہر یہ ہی کہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اسی طرح پر تھا یہ کہ سب عادوں پر تمام اوقات میں مواظبت کرتے تھے

پس امام محی الدین نووی نے تنہائی کہ اختصار کو سب ذکرون پر نماز سے پہلے مقدم رکھے اور بعضون نے تنہائی بعد اوسکے اللہم انت السلام بعد اوسکے لا الہ الا اللہ قدیر تک پڑہے کذا ذکرہ الشیخ ابن الحجر المکی ورضا چاہیے کہ مراد بعد نماز سے متصل نماز سے پڑہنا بغیر فرق کی مراد نہین ہی کہ یہ محال ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ درمیان نماز اور ذکر کے نہ واقع ہو کہ تو تابع نماز سے نہو اور ایسی چیزین مشغول ہو کہ عرف مین اوس مشغول ہونیکو قبیلہ اعراض و نسیان ذکر کرے سے کہین اور اگر اسکوت کرے کہ عرف مین اوسکو بہت نہ جانین تو بہی ضرر نہین کہتا ہی پس بعد فراغ نماز سے جو کہ بوجہ مذکور پر پڑہا جیسے ہی نماز کے ہی پس اگر مشغول معمول کے بعد انکے پڑہے کا نماز کے بعد ہی پڑہنا کہلاوے گا مگر جہان آیا ہی کہ اوسی ہیئت نماز پر پڑہی اوسکو اوسی ہیئت پر پڑہنا چاہیے واللہ اعلم

فخر وَدُبُرَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَهُوَ ثَانِيْ رِجْلَيْهِ **قس طس ہے**

قُلْ اِنْ تَبَكَّمْ **قس** لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ **قس** مِائَةَ مَرَّةٍ **طس ہے**

اور پڑہے پیچہے نماز صبح کے حال یہ کہ وہ موڑے ہوے ہو دونون پاون اپنے یعنی جس طرح التحیات کے لیے پاون موڑکر بیٹہا ہی اوسی طرح بیٹہے ہوے پڑہے نقل کی یہ ترمذی نسائی نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے اور ایک روایت مین نسائی نے زیادہ کیا ہی کہ پہلے کلام کرنے کے پڑہے یہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسی کے لیے بادشاہت ہی اور اوسی کے لیے سب تعریف ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی بیچ ہاتہ اوسکے بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پڑہے یہ دس بار نقل کی یہ ترمذی نسائی نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے سو بار پڑہنا نقل کیا **ف** لفظ بیدہ الخیر فقط نسائی نے اور طبرانی نے اوسط مین روایت کیا ہی رموز انکے اوپر لکہنے چاہیے حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہ ہی جسنے یہ کلمہ بعد نماز صبح کے اور مغرب کی ہیئت نماز پر بیٹہے ہوے پہلے کلام کرنیکے اور پہرنے کے تین سے دس دس بار پڑہا لکہی جاتی ہین اوسکے لیے بدلے ہر کلمے کے دس نیکیان اور مٹائی جاتی ہین اوسکی دس برائیان اور بلند کیے جاتے ہین اوسکے لیے دس درجے اور اوس دن رات مین پناہ مین رہتا ہی ہر مربے سے اور وسوسون شیطان کے سے اور نہین پہونچتا ہی کسی گناہ کو کہ لاحق ہووے اور رکہیرے اور ہلاک کرے اوسکو اوس دن رات مین یعنی بسبب توفیق استغفار کے یا عفو کردگار کے سوای شرک کے یعنی اگر شرک کیا تو ہلاک کردیگا اور یہ تو ہی سب لوگون سے بہتر عمل مین مگر جو کوئی زیادہ اوس سے پڑہے اور نسائی کی روایت مین یہ بہی آیا ہی کہ عوض ہر کلمے کے ثواب ایک غلام آزاد کرنے کا حاصل ہوگا اور ایک روایت مین لفظ بیدہ الخیر کا بہی ہیئت مقدم آیا ہی **مشکوۃ** اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُتَقَبَّلًا **ط** یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے رزق حلال کو اور علم نفع دینے والا اور عمل مقبول نقل کی یہ طبرانی نے

وظیفہ صبح کی نماز کا

طبرانی نے صغیر میں اور ابن سنی نے وَدُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ وَالصُّبْحِ حِیْنَ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْمُلْکُ وَلَکَ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ **س حب ط** قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ وَبَعْدَ اَنْ یَّثْنِیَ رِجْلَیْہِ مِنْھُمَا اور پڑھے پیچھے مغرب اور صبح کے دونوں کے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک لہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شی قدیر دس بار نقل کی یہ نسائی ابن حبان احمد طبرانی نے اور ایک روایت احمد کی میں آیا ہی کہ پڑھے پہلے اس سے کہ بہرے اور کہولے دونوں پاؤں اپنے دونوں نمازوں سے

ف یحیی ویمیت ترمذی کی روایت میں یاؤ آیا ہی وبیدہ الخیر احمد اور طبرانی کی روایت میں مرتین اکثر لکھنے چاہییں اور لفظ منہما کا متعلق نصف کا ہی مقصود یہ ہے کہ جس طرح التحیات کے لیے تہائی اوس بیٹھنے سے پڑھے

ع وَبَعْدَ صَلٰوتَیِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ اَیْضًا قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ **دس حب** اور پڑھے پیچھے نماز صبح اور مغرب کی بھی پہلے کلام کرنے کے یا اللہ مجکو اوس سے سات بار نقل کی یہ ابوداؤد نسائی ابن حبان نے **ف** حدیث نسائی میں آیا ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ جب صبح کو یا شام کو تو نے یہ پڑھی اور مر گیا اوسدن میں یا رات میں ہو دی تجکو خلاصی کر دیگی

ف اَلصَّلٰوۃُ الْوُسْطٰی وَبَعْدَ صَلٰوۃِ الضُّحٰی اَللّٰھُمَّ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاَنْتَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ **ی** اور پڑھے پیچھے نماز چاشت کے یا اللہ ساتھ محمد صلعم کے تیری نکٹا ہوں میں مقبول لینے اور ساتھ مدد تیری کے حملہ کرتا ہوں دشمنوں میں تجکے سے اور ساتھ مدد تیجکے جہاد کرتا ہوں میں نقل کی یہ ابن سنی نے وَاِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ **ود س** اور جب بلایا جاوے کوئی طرف کھانے کے پس چاہیے کہ قبول کرے اور حاضر ہووے نقل کی یہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے **ف** حاضر ہووے واسطے خاطر بھائی مسلمان کے ظاہر امر کا یہ چاہتا ہی کہ واجب ہو اس صورت میں کہ قبول کریگا کھانا ہو گا جسکا ابوداؤد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام علیہ آلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جب کوئی بلایا جاوے سو قبول کرے پس تحقیق نافرمانی کے خدا اور رسول اوسکے کی اور یہ اوس تقدیر میں ہی کہ اوس مجلس دعوت میں یا راہ میں خلاصاتہ براے خلاف شرع کے کوئی چیز مثل مزامیر وغیرہ کے نہووالا قبول کرنا جائز ہی بلکہ مستحب ہی یا واجب بقول کرنا دعوت کا سنت کہا ہی اور بعد حاضر ہونے کے کھانا کھانے کا اختیار کہتا ہی سنت یا واجب حاضر ہونا ہی اور کھانا مستحب ہی اگر روزہ دار نہیں ہی اور اگر نفل روزہ ہو اور دعوت کرنے والا نہ کھانے سے رنجیدہ ہو تو افطار کرے اور کھاوے پھر روزہ قضا کار کہے کذا ذکر النفر وکذا سیما ولیمۃ العرس

دق عو اور خصوصا قبول کرے کھانے شادی کے کو نقل کی یہ ابوداؤد وابن ماجہ ابو عوانہ نے

ف ولیمہ اوس کھانے کو کہتے ہیں کہ دلہن یا دولہا ضیافت کرے نزدیک عقد نکاح کے یا زفاف کے اور اکثر علما کہتے ہیں کہ ولیمہ کرنا سنت ہی اور بعضی کہتے ہیں مستحب صحیح یہی ہی

ولیمہ صبح اور مغرب کے بعد کا

اور کہا ما موافق حال عادت کے ہو جیسا کہ ہوا اور قبول کرنے اوسکے کو بعضوں نے واجب کہا ہی اور بعضوں نے فرض کفایہ اور واجب ہونا قبول کا کئی چیزوں سے ساقط ہو جاتا ہی کہا ما شبہے کا ہو یا تخصیص تو نکرنے کی ہو یا متبسمین برے ہوں یا دعوت کرے بسبب جاہ پیچے کے مدد کرنا معصیت پر ہو یا وہاں خلاف شرع شریف چیزیں ہوں ان صورتوں مین قبول کرنا واجب نہین ہوتا اور دو وں سے زیادہ کرنے مین اختلاف کیا ہی علمائے بعضوں نے مکروہ کہا ہی اور امام مالک نے ایک ہفتے تلک تو نکرنے کو مستحب کہا ہی کذا ذکر الظہیریۃ فان کان صائما صلی **مرد تس** پس اگر ہووے مہمان روزہ دار دعا کرے نفل کی پس مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نے **ف** دعا کرے دعوت کرنے والے کے لیے ساتھ مغفرت اور برکت کے اور احتمال رکھتا ہی کہ یہ معنی ہون کہ نماز پڑھے کذا ذکر الظہیریۃ **دعا وبرکۃ دق عی** اور دعا کرے اور برکت مانگے یعنی بارک اللہ فیکم کہے نقل کی یہ ابو داؤد ابن ماجہ بو عوانہ نے **واذا افطر قال ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ مرد س مس** اور جب افطار کرے پڑھی گئی پیاس یعنی بسبب پانی پینے کے اور تر ہوئین رگین اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہے اللہ تعالی نقل کی یہ مسلم ابو داؤد نسائی حاکم نے **اللھم انی اسئلک برحمتک التی وسعت کل شیء ان تغفر لی ذنوبی مومس ق ی** یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھ سے ساتھ وسیلے رحمت تیری کے وہ جو فراخ ہوئی ہی یعنی کہیر لیا ہی ہر چیز کو یہ کہ بخشے تو میرے لیے گناہ میرے نقل کی ہے تو فا حاکم ابن ماجہ ابن سنی نے **فان افطر عندھم قال افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ وحبر** پس اگر افطار کرے نزد یک ایک قوم کے یعنی ضیافت مین کہے افطار کریں نزد یک تمہارے روزے دار اور کہا دین کھانا تمہارا نیک کار اور بخشش چاہین اوپر تمہارے فرشتے نقل کی یہ ابن ماجہ ابن حبان ابو داؤد نے **ف** اداب روزے کے یہ ہین کہ محفوظ رکھے زبان اور آنکھ اور کان کو بری باتون اور لایعنی سے پس جنے نہ چھوڑا جھوٹ اور گناہ کی باتین اور غیبت اور بخش اور بیہودہ پس نہین ہی اللہ کو حاجت اوسکے چھوڑے وہ کھانا اور پینا اپنا پس اگر روزہ دار ہین کہ نہین ہی اوسکے لیے روزے اوسنے سے مگر پیاس یا رہ بھوک یہ مضمون حدیثون صحیح سے ثابت ہوتا ہی پس اگر لڑے روزہ دار سے کوئی پس لیے کہا ما مانگتا ہون ساتھ اللہ کے تجھ سے مین روزہ دار ہون اگر فرض روزہ ہووے کہے یہ زبان سے دالا دلیے روزے کے پچھلانے کے لیے اور کم کہا ووے کھانا بہ نسبت اور دونون کے اور افطار کرے پہلے ستارون کے نکلنے کے اور پہلے نماز مغرب کی اور افطار کرے خرمای تر پر اگر وہ نہ پاوے خشک پر پیوے سے یا شیرینی سے اگر کچھ نہ پاوے پانی سے اوذکر و یر کہا ہے اگرچہ ساتھ تمر کے یا کہونٹ پانی کی ہووے کہ فرمایا ہی حضرت نے فرق ہمارے روزے مین اور یہود کے روزے مین

بیان افطار روزہ کا

یہ کہا ہو کہ کا ہی ہو جب کہ کفارہ ہی اور فرض ہے رمضان سے یعنی ماہ رمضان پندرہویں شعبان کا اور نویں سویں محرم کا اور اس سے کفارہ ایک برس کے کیا ہو کا ہوتا ہی اور نویں یعنی بعد کا کہ کفارہ دو برس کے کیا ہو کا اور اس سے ہوتا ہی اور تین روز ہر مہینے میں کہ تیرھویں سے آئے ہیں مگر اکثر حضرت تیرہویں چودہویں پندرہویں کہتے ہیں کہ جنکو ایام بیض کہتے ہیں سفر اور حضر میں انکو ترک نہیں کرتے ہیں اور حضرت پیر اور جمعرات کو بھی روزہ رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ان دونوں میں بخشتا ہی اللہ تعالیٰ مسلمان اور اعمال اون کے اور سپرد عرض ہوتے ہیں پس دوست کہتا ہوں میں کہ عرض کیے جاویں عمل میرے اور میں روزے سے اور چھ روزے شوال میں بکثرت عید کہتے ہیں فرمایا اونکے حق میں کہ جو کوئی رمضان کے روزے رکھے اور چھ روزے شوال کے تو ہو تا ہی کو یا تمام زمانہ روزے رکھنے کرانی الشکوۃ و وظائف النبی اور اور بھی روزے حضرت سے ثابت ہوے ہیں طول دراز کی کے اسی پر کفایت کی بڑی کتابوں میں کہا چاہیے وَاِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ فَاسْمُوا اللّٰهَ وَكُلُوا مِمَّا يَلِيكُمْ

ترجمہ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **مدس** اور جب تو کھانے لگے تو بسم اللہ کہا کر اور کہا ہے اوس طرف کہ قریب ہو کے تو ہی یعنی تو کھانے اپنے سے سامنے اپنے کے نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی نے **ترجمہ** شیطان حلال کرتا ہی اپنے یار اوس کھانے کو کہ نہ ذکر کیا جاوے نام خدا کا اوس پر یعنی بسم اللہ نہ پڑھی جاوے نقل کی یہ مسلم ابوداؤد نسائی نے **ف** یعنی قرار ہوتا ہی اوس کھانے پر اور پایا حصہ کرتا ہی اوس میں تو موجب نکمدلی اور فساد اور کرنے کنا ہو نکا کر دیتا ہی اوسکو سبب شامل ہونے اللہ تعالیٰ کے یعنی نام اللہ تعالیٰ کا اول میں درمیان میں یا آخر میں لیدیا پر حلال نہیں کر سکتا اس حدیث میں اشارہ ہی سپر کہ فقط بسم اللہ کہنا کفایت کرتا ہی کھانوں کو اول میں ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور ریاض العلوم میں امام غزالی رح سے لکھا ہی کہ پہلے تو لے بسم اللہ کہے اور دوسرے بسم اللہ کہنے اور تیسرے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور مستحب ہی کہ پکارے بسم اللہ کہے خواہ روکھی ہی یا جاوے اور جو چیز تولے پر بسم اللہ کہے یہ بھی خوبی ہی اور علماء نے اختلاف کیا ہی کہ بسم اللہ کہنی مستحب ہی یا واجب سفر السعادۃ و مدے نے کہا ہی کہ تمین اول میں یہ ایک نزدیک واجب ہی اور اکثر فقہا کے نزدیک مستحب ہی اور ردمحتار سے کہنا ابن ہبل کے نزدیک سنت مؤکدہ ہی اور قہستانی نے لکھا ہی کہ اپنے ہاتھ کی چکے سے کہا ہا واجب ہی اور اوسکے ہاتھ کی چکے سے کہنا حرام اور یہ اوس صورت میں ہی جو کہنا ایک کا ہوا اور جو مختلف قسموں کا ہو تو کل میوہ کی دست ہی جیسے چاہے جس کا کہنا ہو ذکر الخواجہ واجب ہی کہ کہا شکے پہلے اور پیچھے اپنے ہاتھ دھو دے اور چکنے ہاتھ رات کو کارے کہ مضری اور تیل اور بکلیوں کے لگا دے ساتھ اثاث جو نہیں کے اور نقل اور کردار رکابی کیسے کہا دے تہ اعلاء السکے سے اور وضو اوسکے سے اور چربی سے کہ شت کا ہوا اور روغن کا نے اور بعد کے اوسکے ہاتھ اور رخ چاٹ لے اور دسترخوان پر جو کچھ کرا ہی اوس سے مٹی وغیرہ جھاڑ کر کھا جاوے اور ہی شیطان کے لیے پڑا ہوا نہ چھوڑے اور کہا دے دونا نوالہ اور کڑوا یا ماں باوں کا ہاتھ کر اور نہ کہا دے بادنا وا یا اور نہ کہ ہو کر اور نہ مسند وغیرہ پر تکیہ کر بیٹھے متکبرین کے اور نہ خوان اپنے اوپر یا اور نہ تشتری یا پالی میں اور نہ جیب کے کہا دے کو اور نہ صوفے کے اوسکے اور نہ بہت گرم نہ کہا دے اور نہ بہت سرد کہا ہی کہ ہر برکت کھانے میں اٹھ جاتی ہے

ہمارے کو قسم کھانے غیرہ سے کفایت ہوئی اور سوائے اسکے اور دعا کیلئے استعمال کفایت کیا گیا ہی وہ نہ انکی کی گئی ف کفایت
لیکا یعنی کافی ہوا اور کھانا پینے کی بجائے ہو سکتا بلکہ جو ہو کافی ہی کذا ذکر الفخر لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ع
سب تعریف ہی واسطے اوس خدا کے کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمانوں میں سے کل کی جاء دت کی اور ذکر الفخر لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ
وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا دس ج سب تعریف ہی واسطے اوس خدا کے کہ کھلایا اور پلایا اور اسکا سائغ کیا کھانے کو اسکے حلق میں اور
اوسکے لیے مخرج نکلنے کی یہ ابوداود و نسائی ابن سنی نے ف آسان کیا یعنی بسبب اسکے کہ وہ نوالہ کھانے کے لیئے راستہ
نرم کرنے کے لیئے و پانی کا پینا کی بھیرنے کے لیے منہ میں نہ نکلنے کے لیے کذا ذکر الفخر لِلّٰہِ الَّذِیْ طَعَّمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ
مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَّلَا قُوَّۃٍ دت ف مس ی سب تعریف ہی واسطے اوس خدا کے کہ کھلایا ہمکو یہ کھانا اور نصیب کیا ہمکو یہ بغیر حیلہ
حرکت اور قوت کے میری طرف سے کل کی ابوداود و ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن سنی وَاِذَا لَمْ یُطْعِمْہُ اللّٰہُ طَعَامًا فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَ
اَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ دت ف اور جب نہ کھلاوے کسی کو اللہ کھانا تو چاہیے کہ کہے یا اللہ برکت کر ہمارے لیے اس میں اور کھلا ہمکو بہتر اس سے
کل کی ابوداود و ترمذی ابن ماجہ نے فَاِنْ کَانَ لَبَنًا فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ دت ف اگر
ہو کھانا دودھ چاہیے کہ کہے یا اللہ برکت کر ہمارے لیے اس میں اور زیادہ کر ہمکو اس سے کل کی ابوداود و ترمذی ابن سنی ف معلوم ہوا
کہ دودھ سب کھانوں سے بہتری کا اور کہا نوکی طرح سے نہیں یہ فرمایا اس سے بہتر ہونے کو کذا ذکر الفخر اِنَّ اللّٰہَ اَیْدَنَا عَنِ الْعِیْدَانِ یَا کُلُ
الْاَکْلَۃَ فَیَحْمَدُ عَلَیْھَا اَوْ یَشْرَبُ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدُ عَلَیْھَا مت س ی تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہمکو بے نیاز کیا ہی نیچ سے
اور دوست کہتا ہی کہ کھاتا ہی کھانا یا پیتا ہی پانی پھر حمد کرتا ہی اوپر اسکے یعنی شکر کرتا ہی اوپر اسکے اور دوسری بار میں تعریف کرتا ہی اوپر اسکی
نسائی ابن سنی ف اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ عَلَیْنَا فَھَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَیْرَ
مُوَدَّعٍ وَّلَا مُکَافًی وَّلَا مَکْفُوْرٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ وَکَسَی
مِنَ الْعُرْیِ وَھَدٰی مِنَ الضَّلَالَۃِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰی وَفَضَّلَ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِہٖ تَفْضِیْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ص ج
مس اصبت ہوا ہے کہ سب تعریف ثابت ہی اوس خدا کے لیئے کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور ہمکو مسلمان بنایا ہمکو وہ کہ ہمکو راہ دی اوس کی طرف جو کہ ہمارے
سوا بہتیرے لوگ گمراہی میں پڑے ہیں کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور ہمکو صحت خوب اعضا کی ہمکو سب تعریف ہی
اوسکے خدا کو جو حالیکہ وہ نعمت نہیں رکھی گئی ہی اور نہ وہ نوالہ کھائی گئی ہی اور نہ انکی کی گئی ہی بے پروائی اوسکی سے یعنی بلکہ ہمیشہ
اوسکے ہیں تعریف ہی اللہ کے لیئے کہ کھلایا ہمکو کھانا اور پلائی ہمکو پینے کی چیز یعنی پانی اور دودھ وغیرہ اور بنایا ہمکو مسلمان اور بنایا ہمکو
ہمکو اندھی اور بنایا ہمکو دیکھنے والا اور کرامۃ دی ہمکو بہتیروں سے بہتیری مخلوق پر کہا اور بندگی کی اوس کی اور بہتیروں کو کہ بندگی کرتے ہیں اوس کی
سب تعریف ہی واسطے اللہ پروردگار عالموں کی کل کی ابن سنی ف ادا کی گئی یعنی ہمکو ادا کرنے کی توفیق دی اللہ تعالیٰ نے اسکے
کہ ہم احسان کریں لازم ہوا رکھتا ہی ناشکری کے کرنے کا یہ مقدور رکھنے کی طاقت کو کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ اَشْبَعْتَنَا وَسَقَیْتَنَا وَ
مَنَنْتَ وَزِدْتَنَا فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ فَاَطْعِمْ فَرْدَنَا مو ض یا اللہ کیا تو نے ہمکو کھانا اور پانی پینے کو پس ہمکو کفایت کیا تو نے ہمکو اور ہمکو کفایت کیا تو نے ہمکو اور

رزقتنی فیہ وقنی عذاب النار اور جب کھانا کھا چکے تو یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین اور ابن ابی شیبہ نے عن ابی سعید قال کان اذا اتی طعاما قال اللھم بارک لنا فیہ وارزقنا خیرا منہ **وس ص** اور دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس برکت اور اس کے لیے جو کچھ کہ روزی تو نے اس کو دیا برکت نازل فرما اور مہمانی کرا اور ابن سنی نے عن ابن ابی شیبہ اللھم اطعم من اطعمنی واسق من سقانی **ص** اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کا کھانا کھلا اور بہشت کا پانی پلا اور مسلم نے عقبہ بن عامر سے اللھم انی احرمہ کما حرمت بہ ابراہیم مکۃ اللھم انی احرم ما بین لابتیھا یعنی حرۃ المدینۃ کما حرم ابراہیم مکۃ **ف** یعنی میں اس حوض کی حرمت کرتا ہوں جیسا کہ ابراہیم نے مکہ کی حرمت کی اللھم بارک لھم فی مدھم وصاعھم یعنی ان کے مد اور صاع میں برکت نازل فرما **ص** اللہ تعالیٰ مدینہ والوں کے مد اور صاع میں برکت نازل فرما اور ابن سنی نے عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا اکل طعاما قال اللھم بارک لنا فیہ وارزقنا خیرا منہ **ص** اللہ تعالیٰ اس طعام میں ہمارے لیے برکت نازل فرما اور اس سے بہتر ہمیں روزی دے اور ابن سنی نے عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا اکل طعاما قال اللھم اطعمنا خیرا منہ **ص** اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بہتر کھانا کھلا

ہمارے کو قسم کھانے وغیرہ سے کفایت کیا اور سیر کیا ہمکو اور دعا کیا اللہ تعالیٰ نے کفایت کیا گیا ہی اور نہ ناشکری کیا گیا تو ہی ف کفایت
کیا ہی یعنی کافی ہی اور شکر کیا جاتا ہے نہیں کہ سکتا بلکہ جو ہمکو کافی ہی تو ذکر الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین ع
سب تعریف ہی واسطے اوس خدا کے کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمانوں سے مثل کی تابعداری اور دین کی ف الحمد للہ الذی اطعم وسقی وسوغہ
وجعل المخرج دس جب سب تعریف ہی واسطے اوس خدا کے کہ کھلایا اور پلایا اور اسان کیا ہمکو کھانے پینے کی چیزوں میں اور
قی اوسکے لیے جگہ نکلنے کی یہ ابوداود و نسائی ابن حبان نے ف آسان کیا یعنی بہت جگہ دیتے دانتوں کے چبانے کے لیے رجا
نرم کرنے کے لیے اور بآسانی پہنچنے کے لیے منہ میں اور نکلنے کے لیے کذا ذکر الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا الطعام ورزقنیہ
من غیر حول منی ولا قوۃ دت ف مس ی سب تعریف ہی واسطے اوس خدا کے کہ کھلایا ہمکو یہ کھانا اور نصیب کیا ہمکو یہ بغیر حیلہ
حرکت اور قوت کے میری طرف سے کل کی ابوداود و ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن سنی فاذا کل الطعام فلیقل اللھم بارک لنا فیہ و
اطعمنا خیرا منہ دت ق اور جب کھاوے کھانا تو چاہیے کہ کہے یا اللہ برکت کر ہمارے لیے اس میں اور کھلا ہمکو بہتر اس سے
نقل کی ابوداود و ترمذی ابن ماجہ نے فان کان لبنا فلیقل اللھم بارک لنا فیہ وزدنا منہ دت ف اور
ہو دودھ کھانا تو دوست ہے کہ کہے یا اللہ برکت کر ہمارے لیے اس میں اور زیادہ کر ہمکو اس سے نقل کی ابوداود و ترمذی ابن ماجہ ف معلوم ہوا
کہ دودھ سب کھانوں سے بہتر ہی کذا ورنہ کل مع من میں نہ فرمایا اس سے بہتر ہمکو نے کذا ذکر الحمد للہ الذی عافانی من البلاء کثیر مما
لا طاقۃ لی بہ ولا صبر علیہ او یشرب الشربۃ فیحمدہ علیھا مت س ی تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ راضی ہوتا ہی بندے
اوس دوست کہ کھاوے کھانا یا پیوے پانی کہ کہا اوسنے کھانا پس تعریف کرے خدا کی اوسپر یا پیوے ایک پانی پس تعریف کرے اوسکی اوسپر نقل کی مسلم ترمذی
نسائی ابن سنی ف الحمد للہ الذی یطعم ولا یطعم علینا فھدانا واطعمنا وسقانا وکل بلاء حسن ابلانا الحمد للہ غیر
مودع ولا مکفور ولا مستغنی عنہ ربنا الحمد للہ اطعم من الطعام وسقی من الشراب وکسی
من العری وھدی من الضلالۃ وبصر من العمی وفضل علی کثیر ممن خلق تفضیلا الحمد للہ رب العالمین ص ح
مس اوجب ہوتا ہی ہمکو کہ تعریف کریں ہم اوس خدا کے لیے کہ کھلایا ہمکو اور نہیں کھلایا جاتا ہی اور نہیں کھلایا جاتا ہی سب کے محتاج اور وہ کھلاتا ہی ہمکو اور نہیں
سیدھی راہ کی طرف ہمکو سے بہتوں کے اور کھانا کھلایا ہمکو اور پانی پلایا ہمکو اور ہر نعمت خوب انعام کی ہمکو سب تعریف ہی
واسطے خدا کے اور حالیکہ وہ نعمت نہیں رک کر کی گئی ہی اور نہ بدلا لی گئی ہی اور نہ ناشکری کی گئی ہی اوسکے بدلے پر والی کی ہی اوس سے یعنی بلکہ ہمیشہ
اوسکے ہیں تعریف ہی اوس خدا کے لیے کھلایا ہمکو کھانا اور پلائی ہمکو پینے کی چیز پانی اور وہ دودھ اور نہلایا ہمکو تنگی سے اور وہ بیابان
ہمکو راہ بھی اور بینا کیا ہمکو اوسنے بہتوں سے کہ اوس سے گمراہ اور اندھا تھے کیا ان سب سے محفوظ رکھا اور بندگی میں اوروں سے بہتر کیا اور فضیلت کر دی ہمکو
تعریف ہی واسطے اوس پروردگار عالموں کے نقل کی نسائی ابن حبان حاکم نے ف نعمت والی کی گئی یعنی ادا کی گئی شکر کرنے کے ساتھ من ہیں اس کے
کہ انعام احسان کرون والا اوتار سکتا ہی ناشکری کرکے بلکہ بہا تعدد و زیادتی شکر کی کرتا ہی اور کرتے ہیں کذا ذکر الحمد للہ اللھم اسقنا وانعش
فینا وزدنا فاکرمنا ولا تھنا مو ص یا اللہ دیا ہمکو پانی اور سیر کیا ہمکو اور پس ذکر کیا ہمکو پانی ہمارے لیے اور زندہ کر ہمارے کو اور نہ ذلیل کر ہمکو اور

رزق دیتے ہو تو مجھ کو بھی بہت دے اور اپنے ہاتھ کا عطا کیا ہوا مجھ کو راضی رکھ ف یہ ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے وقد عوا لاھل الطعام اللھم اطعم من اطعمنا واسق من اسقانا ف اپنے ہاتھ سے ان کو کھانا کھلا اور پلا ف ابن ابی شیبہ نے نقل کی ہے وقد عوا لاھل الطعام اللھم اطعم من اطعمنا واسق من اسقانا ف اپنے ہاتھ سے ان کو کھانا کھلا اور پلا

دس مص اور دعا کرے کھلانے والے کے لیے اسد رکھے اور اس کے لیے جو اس کے گھر والے ہیں اور جو کچھ اس کو دیا ہے اس کے رزق میں برکت دے اور اس کو بخش دے اور مہربانی کر اور یہ نقل کی ہے مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ اللھم اطعم من اطعمنی واسق من سقانی ف اپنے ہاتھ سے جو بہشت کا اور سکو کہ کھلایا مجھ کو اور پلایا اور سکو نقل کیا ہے مسلم نے **ف** بلا یعنی فانی جو عرض تیرا کا اور شراب طہور یا مراد کھانا فانی دنیا کا نہ دنیا میں محتاج ہو اور کر دونوں جہان میں اس ہو کذا ذکر الفخر واذا لبس ثیابا قال اللھم انی اسئلک من خیرہ وخیر ما ھو لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما ھو لہ **ی** اور جب پہنے کپڑا تو کہے یا اللہ تجھ سے مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس کی اور بھلائی اس چیز کی کہ جس کے لیے بنایا گیا ہے اس کے لیے اور پناہ پکڑتا ہوں میں تیرے برائی اس کی سے اور برائی اس چیز کی سے کہ بنایا گیا ہے واسطے اس کے یعنی وہ کپڑا فروختی نقل کی ابن سنی **ف** بھلائی اس کی یہ کہ خیرات دے اس میں سے اور کوئی نفع اور ضرر اس کے سبب سے زیادہ نہ ہو اور بھلائی اس چیز کی بنایا گیا ہے اس کے لیے یعنی کپڑا بنایا گیا ہے ستر ڈھکنے کے لیے اور سردی دور کرنے کے لیے پس اسی قصد پر پہنوں میں اس واسطے کہ اور فخر کے ساتھ حال اور سکا مال عاریت ہووے کذا ذکر الفخر واذا کان جدیدا سماہ باسمہ عمامۃ او قمیصا او غیرہ ثم یقول اللھم لک الحمد انت کسوتنیہ اسئلک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ **دس حس** اور جو مرد اپنا نام رکھے اس کا کپڑا یا تو یا سوا اس کے ہر کپڑے کا اندر سے یا اوپر سے جیسے ہی کپڑا ہو یعنی تہبند ہے یا کرتا ہے یا عمامہ ہے یا کچھ اور ہے پھر کہے اللھم لک الحمد انت کسوتنیہ اسئلک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ **دس حس** اور جو مرد اپنا نام رکھے اس کا کپڑا یا تو یا سوا اس کے ہر کپڑے کا اندر سے یا اوپر سے جیسے ہی کپڑا ہو یعنی تہبند ہے یا کرتا ہے یا عمامہ ہے یا کچھ اور ہے پھر کہے اللھم لک الحمد انت کسوتنیہ اسئلک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ **دت س

فِي دِينِي وَمَعَاشِي عَاقِبَةِ أَمْرِي وَعَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي عَاقِبَةِ أَمْرِي وَعَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ ع اور جب قصد کرے کسی کام کا پس پڑھے دو رکعت نماز کے سوا فرض کے پھر کہے اے اللہ تحقیق میں تیری قدرت مانگتا ہوں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ اور مدد چاہتا ہوں تجھ سے تیری قدرت کے ساتھ اور مانگتا ہوں تجھ سے تیرے بڑے فضل سے تحقیق تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو ہے بہت جاننے والا غیبوں کا اے اللہ اگر تو جانتا ہے تحقیق یہ کام بہتر ہے میرے لیے میرے دین میں اور میری زندگانی میں اور انجام کار میرے کام میں یا فرمایا اس جہان میں اور اس جہان میں پس حکم کر اور مہیا کر اور سلوک میرے لیے اور آسان کر اور سلوک میرے لیے پھر برکت دے میرے لیے اس میں اور اگر تو جانتا ہے تحقیق کام یہ برا ہے میرے لیے میرے دین میں اور میری زندگانی میں اور انجام کار میرے کام میں یا فرمایا اس جہان میں اور اس جہان میں پس پھیر اس سے مجھ کو اور پھیر رکھ مجھ کو اس سے اور حکم کر اور مہیا کر میرے لیے بھلائی جہاں کہیں ہو پھر راضی کر مجھ کو ساتھ اس کے فل کی بخاری اور چار روپے ف جب قصد کرے کسی کام کا پھر مباح ہو اور نہ تو دور کہنا سنت کے کرنے والے کا اس کے نہ کرنے میں مثل غسل جمعہ اور عیادت اور نکاح اور مانند اس کے کے فائدہ دے واسطے مقرر کی کے لیا ہے استخارہ نہیں چاہیے اور بہتر طریق استخارہ نہ کیا جاوے ترک جمعہ اور جب میں ایک جمعہ کو یا دو کو میں پس استخارہ نہ چاہیے ترک کے حق میں مناسب ہوتی ہے اور بدل اس کا ہے دو رکعت نماز نفل اور تحیۃ المسجد اور سنت الوضو میں سے ہی دو رکعت پڑھے جاتی ہے لیکن فل ہی کی جدی دو رکعت پڑھے جاتے ہے سوا دو رکعت کے اور سورت پڑھی چاہیے اور آیت میں قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد اور اسی طرح احیاء العلوم میں ہے اور اکثر علما سے یہی منقول ہے اور واجل امری میں لفظ او کا حافظ ابن حجر نے نکتہ دیکھا ہے یعنی فی دینی و معاشی عاقبۃ امری فرمایا ان مخوف لفظوں کے عوض عاجل امری و آجلہ فرمایا کذا فی المرقاۃ پس کہا چاہیے اور تردد نہ چاہیے کرنے والے کو اس کے میں مثل سفر حج کے اور جہاد کی بدلا امر کے جب تک نہ کرے دل سے زبان سے اور اللہ اعلم کذا ذکر الفواکہ اور ایک مانگنے میں بعد ذکر کرنے ارادہ کی عاجلے اللھم ان کنت تعلم الخ ترک کی جن آہی ان کان ھذا الامر خیرا لی فی دینی معادی معاشی عاقبۃ امری فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کان شرا لی فی دینی معادی ومعاشی عاقبۃ امری فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ وقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ ص اگر ہو یہ کام برا میرے دین میں اور آخرت میرے میں اور زندگانی میری میں اور انجام کار میرے میں پس حکم کر اور مہیا کر اور سلوک کر میرے لیے آسان اور سلوک میرے لیے اور برکت دے میرے لیے اور اگر ہو یہ کام بہتر میرے لیے دین میں اور آخرت میرے میں اور زندگانی میری میں اور انجام کار میرے میں پس حکم کر اور مہیا کر اور سلوک کر اور پھیر مجھ کو اس سے اور پھیر رکھ مجھ کو اس سے اور حکم کر اور مہیا کر میرے لیے بھلائی جہاں کہیں ہو پھر راضی کر مجھ کو ساتھ اس کے قل کی ہیں جہاں ابن ابی جمرہ نے فل کی ان جہاں کہیں اور اور لیکن ہے بہتر یہ ہے کہ کہے ان کان ھذا الامر خیرا لی فی دینی الخ اور معاشی اور حکم کر اور مہیا کر میرے لیے بھلائی فی عاقبۃ امری فاقدرہ لی وبارک لی فیہ وان کان غیر ذلک لی فی دینی الخ فاقدر لی الخیر حیث کان وارضنی بقدرک ب جب اگر ہو کام جاہیے کرنے لیے میں دین اور آخرت میری میں اور زندگانی میری میں اور انجام کار میرے میں پس حکم کر اور مہیا کر اور سلوک کر میرے لیے اور برکت دے میرے لیے اور اگر ہو یہ کام برا میرے لیے دین میں اور آخرت میرے میں اور زندگانی میری میں اور انجام کار میرے میں پس حکم کر اور مہیا کر اور سلوک کر اور پھیر مجھ کو اس سے اور پھیر رکھ مجھ کو اس سے اور حکم کر اور مہیا کر میرے لیے بھلائی کو جہاں کہیں ہو اور راضی کر مجھ کو ساتھ تقدیر اس کے فل کی ان جہاں کہیں اور اور لیکن ہے بہتر یہ ہے کہ کہے ان کان ھذا الامر خیرا لی فی دینی الخ فاقدر لی الخیر حیث کان وارضنی بہ عاجلے امری وآجلہ فقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کان غیر ذلک لی فی دینی الخ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ ب اگر ہو یہ کام بہتر میرے لیے دین میں اور آخرت میرے میں اور زندگانی میری میں اور انجام کار میرے کام میں پس حکم کر اور مہیا کر اور سلوک کر میرے لیے آسان اور سلوک کر میرے لیے اور برکت دے میرے لیے اس میں اور اگر ہو یہ کام برا میرے لیے دین میں اور آخرت میرے میں اور زندگانی میری میں اور انجام کار میرے کام میں پس پھیر اس سے مجھ کو اور پھیر رکھ مجھ کو اس سے اور حکم کر اور مہیا کر میرے لیے بھلائی جہاں کہیں ہو پھر راضی کر مجھ کو ساتھ اس کے واسطے اور سلوک کر اس کے واسطے اور سلوک کر اس کے واسطے پھیر راضی کر مجھ کو ساتھ اس کے یعنی ساتھ لفظ کے اور لیکن کے واسطے اور سلوک کر اس کے واسطے اور سلوک کر اس کے واسطے اور سلوک کر اس

اسکے بعد نقل کی یہ جابر نے اور ایک روایت میں ہے مقدر تک کے یوں آیا ہی وَاَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ
بِيَدِكَ لَا يَمْلِكُهَا أَحَدٌ سِوَاكَ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ الَّذِي تُرِيدُ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَفِي مَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي وَقَدِّرْهُ وَيَسِّرْهُ لِي وَإِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ خَيْرًا لِي فَاصْرِفْنِي
عَنْهُ وَاصْرِفْهُ عَنِّي حَيْثُ كَانَ الخ اور رہا مکتوبات میں تجھ سے بہلائی فضل تیرے سے رحمت تیری سے پس تحقیق فضل اور رحمت بیچ ہاتھ قدرت تیرے کے ہیں
اور نہیں مالک ہی دونوں کا کوئی سوا تیرے بیچ تحقیق تو جانتا ہی اور نہیں جانتا ہوں میں اور تو قدرت رکھتا ہی اور نہیں قدرت رکھتا میں اور تو
جانتے ہی غیب کی تو بکالا اللہ کر ہووے یہ کام اگر تو دیکھتا ہی کہ یہ کام کہ ارادہ کرتا ہی تو اسکا بہتر میرے لیے دین میں میرے اور
دنیا میری میں اور انجام کار میرے میں پس تو مقدر کر دے اسکو اور آسان کر دے اسکو میرے لیے پس قوت دے مجھ کو اسکے بیچ اسکے جب تک
ہووے نقل کیا ہی زار نے فَإِنْ كَانَ زُرْعًا فَلْيُكْثِرِ الْخُطْبَةَ ثُمَّ لِيَتَوَضَّأْ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ لِيُصَلِّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ لِيَحْمَدِ اللّٰهَ
وَلْيُمَجِّدْهُ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ فُلَانًا وَسَمِّيهَا
بِاسْمِهَا خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَفِي مَعَاشِي وَآخِرَتِي فَاقْدُرْهَا لِي وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا مِنْهَا لِي فِي دِينِي وَآخِرَتِي فَاقْدُرْهَا لِي الخ

مس یہ جو ہووے وہ کام جسکے لیے استخارہ کرنا ہی کام سے پہلے کہ پڑھ نماز دو رکعت کی پھر وضو کرے پس ادا کرے وضو نماز دو رکعت
جسقدر کہ مقدر کی ہی خدا نے اوسکے لیے پھر چاہیے کہ ثنا کرے خدا تعالیٰ کی اور بزرگی سے یاد کرے اوسکو پھر کہے اے اللہ تحقیق تو قادر ہی اور نہیں
قادر ہوں میں اور جانتا ہی تو اور نہیں جانتا میں اور تو ہے جاننے والا ہی غیب کی تو بکالا پس اگر تحقیق بیچ فلانی حاجت کے اور ذکر کرے اوسکو
ساتھ نام اوسکے یعنی یہاں فلانہ کے کہ اگر وہ کام بہتر ہی واسطے میرے بیچ دین میرے اور دنیا میری میں اور آخرت
میری میں پس نصیب کر اوسکو میرے لیے اور مہیا کر اوسکو میرے لیے اور جو ہووے سوا اس کام کے بہتر اسکے میرے لیے بیچ دین میرے اور آخرت میرے میں نصیب کر اوسکو میرے
لیے نقل کی یہ جابر نے کہا حاکم نے **ف** جسقدر مقدر کی ہی یعنی جسقدر رہ سکے پڑھے کہ ادنیٰ اوسکی دو رکعت ہیں پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے قل یا ایہا
اور دوسری میں قل ہو اللہ احد اور بعضوں نے کہا پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے الہٰکم التکاثر اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور بعضوں نے کہا پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے قل ہو اللہ احد اور دوسری میں قل اعوذ برب الفلق اور بعضوں نے کہا پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے قل اعوذ برب الناس اور دوسری میں قل ہو اللہ احد اور بعضوں نے کہا پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون

پسند کرے لیے واسطے کرے لیے یعنی مناسب جانے اور رسوب مجلس طرف بیٹھنا رسیکے کہ ذکر الخطبہ ان تولی عقد الخطبۃ ان
الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل
لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا ایھا الناس اتقوا
ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام
ان اللہ کان علیکم رقیبا یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ
وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم الایہ **حہ مس عو** اور جو مسئلہ اس کے نکاح ہونے کا ہے کہ کس کا نکاح کس کا ہے پڑھنا
تو سب تعریف اللہ کے لیے ہی تو ہم اوسکی اور مدد چاہتے ہیں ہم اوس سے اور بخشش چاہتے ہیں ہم اوس سے اور پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے برائیوں نفسوں
اپنے کے اور برائیوں عملوں اپنے کے جسکو راہ دے اللہ تو نہیں کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو گمراہ کرے جسکو نہیں کوئی راہ دکھانیوالا اوسکو اور گواہی
دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتا ہوں میں کہ تحقیق محمد بندے اوسکے ہیں اور رسول اوسکے اور
درود پروردگار اپنے سے جسنے بھیجا کہ اوسکو ایک تنہا یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے اور پیدا کیا اوس سے جوڑا اوسکا یعنی حضرت حوا اور پھیلا دئے اوس سے مرد بہت
اور عورتیں اور ڈرو اللہ سے جسکے نام سے مانگتے ہو آپس میں اور ڈرو قرابت یعنی ناطا کاٹنے سے بیشک اللہ ہے اوپر تمہارے نگہبان یعنی
تمہاری سب باتوں اور احوال مطلع ہے کہ وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے جیسا ڈرنا اوسکے کا اور ہرگز نہ مرو تم مگر اور تم مسلمان ہو یعنی ہمیشہ اسلام
قائم رہے کہ وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور کہو بات سیدھا یعنی جھوٹ بولا کرو سنوار یگا خدا واسطے تمہارے عمل تمہارے پڑے ساری آیۃ
نقل کی یہ چار ورق اور حاکم اور ابو عوانہ **ف** باقی آیت اخیر کی یعنی ہی یغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما یعنی اور بخشدیگا
تمہارے لیے گناہ تمہارے اور جو کوئی کہا مانیگا اللہ تعالیٰ کا اور رسول اوسکے کا پس تحقیق وہ پاوے مراد کو یہ بخاری پڑا یہ آیتیں پڑھ کر کہ
قبول کرے یعنی وہ لڑکی کہے کہ فلانی عورت نے بدلی اپنے ولی کے نفس اپنا تیری نذر و زوجیت میں یا تو نے قبول کیا وہ کہے قبول کیا میں نے
پس ان الفاظ قبول کو سنکر اوہ گواہوں کا بھی سر طرح بغیر گواہوں کے نکاح درست نہیں ہوتا اور آیت میں جو فرمایا جسکے نام سے مانگتے ہو آپس میں
یعنی ایک دوسرے اوسکے نام پر مانگتا ہے وسیلہ کر کے مانگتا ہے اور ایک دوسرا کو قسم دیتا ہے اوسکے نام پر بزرگ کی **فخ فرع** اور ایک حدیث میں بخاری سے
کہ تین میں سے جس قدر زیادہ آیا ہے ارسلہ بالحق بشیرا فقد یرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد
رشد ومن یعصھما فانہ لا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا **د** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجے حدیث میں اور رسول
اوسکے بھیجا اوسکو ساتھ حق کے حال کہ خوشخبری دینے والے ہیں اور ڈر سنانے والے ہیں اوسکو کے قیامت کے یعنی مستحق اوس کے جو شخص وہی کرے خدا کی حکم
اور رسول اوسکے کی پس تحقیق اوسنے راہ سیدھی پائی اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ اور رسول کی پس تحقیق وہ نہیں نقصان پہنچاتا ہے مگر جان اپنی کی اور نہیں نقصان
پہنچاتا ہے اللہ تعالیٰ کو کچھ نقل کی یا بود اوسکے اور ایک دعا میں ہے الٰہی حاکے دعا میں ہے الٰہی ہی وسئال اللہ ان یجعلنا ممن یطیعہ ویطیع رسولہ
ویتبع رضوانہ ویجتنب سخطہ فانما نحن بہ وبہ **موہ** اور مانگتے ہیں ہم اللہ سے یہ کہ کرے ہمکو اون لوگوں میں سے کہ اطاعت
کرتے ہیں اسکی اور اطاعت کرتے ہیں رسول اوسکے کی اور پیروی کرتے ہیں خوشنودی اوسکے کی اور بچتے ہیں غضب اوسکے سے یعنی اون
چیزوں کے سبب غصے کے ہوں پس اوسکے نہیں ہم ساتھ اوسکے ایمان لائے اور واسطے اوسکے مطیع ہیں نقل کی یہ موقوفا ابو داود نے

نے وَيَقُولُ لِمَنْ تَزَوَّجَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ **خ م** اور کہے واسطے اوس شخص کے کہ نکاح کرے برکت دے اللہ تیرے لیے
یعنی ولادت پیدا ہو نسل کی یہ بخاری مسلم نے وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ **عہ مس** اور رکھے اللہ اوپر تیرے
اور جمع کرے اور اتفاق سے درمیان تم دونوں بھلائی کے نقل کی یہ چار روایتوں اور ابن حبان حاکم نے اَوْ بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ **ک مرقات**
س یا کہے پس برکت اتارے اللہ اوپر تیرے نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی نے وَبَارَكَ فَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَاطِمَةَ
فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَقَالَ لِفَاطِمَةَ ائْتِنِي بِمَاءٍ فَقَامَتْ إِلَى قَعْبِ الْبَيْتِ تَسْتَقِيهِ بِمَاءٍ فَأَخَذَ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا تَقَدَّمِي
فَتَقَدَّمَتْ فَصَبَّ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا وَعَلَى رَأْسِهَا وَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ لَهَا ادْبِرِي فَأَدْبَرَتْ
فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيْهَا وَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ ائْتِنِي بِمَاءٍ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ فَعَلِمْتُ الَّذِي يُرِيدُ فَقُمْتُ فَمَلَأْتُ الْقَعْبَ مَاءً وَأَتَيْتُهُ بِهِ فَأَخَذَ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ تَقَدَّمْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِي وَبَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ
قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُعِيذُكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ أَدْبِرْ فَأَدْبَرْتُ فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهُ بِكَ
وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ فَأَهْلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْبَرَكَةُ **سب** اور جب بیاہ لایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت
علی کو ساتھ حضرت فاطمہ کے داخل ہوئے حضرت علی کے کہ ہیں پس فرمایا حضرت فاطمہ کو لاؤ میرے پاس پانی کی پس لی ہوئی حضرت فاطمہ نے پیالے کے کہ گھر میں تھا
پس لائیں وہ آگے میں پانی لیکر پیالہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کلی ڈالی اوسمیں پھر فرمایا حضرت فاطمہ کو آگے آ پس آگے آئیں وہ پس چھڑکا پانی درمیان
سینے انکے کے اور سر انکے کے اور کہا یا اللہ تحقیق میں تیری پناہ میں لاتا ہوں فاطمہ کو اور اولاد اوسکی کو شیطان راندے ہوئے سے پھر فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حضرت فاطمہ کو پیٹھ پھیر پس پیٹھ پھیری وہ نے پس ڈالا پانی درمیان دونوں مونڈھوں اوسکے کے اور کہا یا اللہ تحقیق میں تیری پناہ میں لاتا
ہوں فاطمہ کو اور اولاد اوسکی کو شیطان راندے ہوئے سے پھر فرمایا اللہ تم سے بابت پانی کے پس لائیں جو کچھ ارادہ رکھتے تھیں حضرت
یعنی سمجھا کہ یہ سے برکت ہی ہوگی پس کر کے جواز کے ساتھ کہ پس کر لایا ہوا میں ہیر پھیر کے پانی سے اور لایا میں پیالہ حضرت کے پاس پس
لیا اوسکو اور کلی ڈالی اوسمیں پھر فرمایا آگے آ پس ڈال پانی سر پر اور دونوں کے پھر یعنی سینے پر پھر کہا یا اللہ تحقیق میں تیری پناہ میں لاتا ہوں اوسکو اور
اولاد اوسکی کو شیطان راندے ہوئے سے پھر فرمایا پیٹھ پھیر پس پیٹھ پھیری پس ڈالا پانی درمیان دونوں مونڈھوں میرے کے اور فرمایا یا اللہ تحقیق میں
پناہ تیری میں لاتا ہوں اوسکو اور اولاد اوسکی کو شیطان راندے ہوئے سے پھر فرمایا حضرت علی کو داخل ہو ساتھ اہل اپنے کے ساتھ نام خدا کے
اور برکت کے نقل کی ابن حبان نے **ف** خطبہ نکاح حضرت فاطمہ کا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا اور ایجاب قبول کیا اور مہر حضرت
فاطمہ کا چار سو مثقال چاندی کا ہوا کہ حساب نئی دینار ایران سے سے ڈیڑھ سو روپے ہوتے ہیں اور مہر حضرت نبیوں کا سوا اس کے اور مہر
حضرت علی کو دینے کا بھی ایسی مقدار کے ہوتا ہی یعنی کچھ اور ایسکو تیس روپے اور مہر ابو بکر کا چار سو دینار یعنی سو گنا تھا **ش** شیخ رفع ایک
وَإِذَا دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ وَاشْتَرَى رَفِيقًا فَلْيَأْخُذْ نَاصِيَتَهُ **دس ص اور جب آوے کوئی بی بی اسکے پاس یعنی بیاہ
مرد عورت ایک جا جمع ہوویں تا خیر دے مرد دس جگہ کہ پڑھے نماز نفل کی وہ اسکے نقل کی یہ ابو داؤد دنسائی ابن ماجہ نے **ف** کہا
یہ اشارہ ہی اپنے قصد اور تصرف میں داخل کرنا اور ایک وقت میں بی بی سے کہ یہ جاڑے تو یقول اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ **دوس ص مس**

بیان برکت دعا کا دولہا کو اور نکاح حضرت فاطمہ کا

بہت اچھے یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے بھلائی اسکی اور بھلائی اوسکی جو تجھ کی کہ پیدا کیا تونے اوسکو اوسپر یعنی اعمال اور افعال اچھے زیادہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بُرائی اسکی سے اور بُرائی اوس چیسے کہ پیدا کیا تو اوسکو اور اوسکے اصل کی آبوداؤد ابن ماجہ نسائی بروایت حاکم نے وَ لَذٰلِكَ فِي الدَّابَّةِ وَالْجَمَلِ بِذَنَبٍ فِي سَنَامِ الْبَعِيرِ **دس ص** اور اسی طرح کہ ہے بیچ چارپائی کی یعنی اگر کھوڑا وغیرہ خریدے مال بیچنے کے بکر جیسے اونٹ یا بچھڑے بلند کوہی ان دمٹ کی اصل کی آبوداؤد نسائی بروایت نے **ف** یعنی دمٹ خریدے بجای مال چوپایوں کے بلند کوہی ان کی بکر کہ وہ رجائے وَكَانَ إِذَا اشْتَرَى مَمْلُوكًا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَاجْعَلْهُ طَوِيلَ الْعُمُرِ كَثِيرَ الرِّزْقِ **موص** اور جب خریدتا تھا غلام کہتے تھے اے اللہ برکت دے میرے لیے اوس کر اور کر اسکو بڑی عمر والا بہت رزق والا اصل کی موقوف ابن ابی شیبہ بن مسعود موصوف کر خریدنے کے غلام **ف** اور کثیر الرزق دوسرے معنی میں کہ اسکو سبب زیادتی رزق کا کر کہ خوب کماوے کذا ذکر الفخر وَإِذَا أَرَادَ الْجِمَاعَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا **ع** اور جب ارادہ کرے کوئی جماع کا کہے ساتھ نام خدا کے اے اللہ دور کر ہمکو شیطان سے اور دور کر شیطان کو اوسچیسے کہ نصیب کرے تو ہمکو یعنی ولاد نسل کی صحیح ستہ مین **ف** حدیث مرسل میں ابی بکر جو کوئی وقت صحبت کے یہ دعا پڑھیگا اگر لڑکا پیدا ہوگا تو شیطان اوسکو نہیں ضرر کر سکا کبھی یعنی نہیں مسلط ہوسکا اوسکے دین پر اور نہیں ظاہر ہوسکتی مضرت اوسکی اوسکے حق میں وَإِذَا نَزَلَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنِي نَصِيبًا **موص** جب منزل ہوتے کوئی اللہ کہ دوسرے شیطان کو بیچ اوسچیسے کہ نصیب کی تونے مجکو حصہ نسل کی یہ موقوف ابن ابی شیبہ وَإِنْ أَبَى وَلَدٌ وُلِدَ لَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي أُذُنِهِ الْيُمْنَى وَفِي أُذُنِهِ الْيُسْرَى **دف** اور اگر پیدا ہو بچہ اذان کہا اوسکے مین وقت پیدا ہونے اوسکے کے نسل کی ابوداؤد ترمذی نے **ف** مستحب ہی واسطے کان مین اذان کہنے اور یاد میں ہیں تکبیر جیانچہ حضرت امام حسن نے بروقت کی ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے گھر پیدا ہو بچہ پس اذان کہی گئی کان مین اوسکے بکبیر یا مین کان مین اوسکو ضرر نہیں کریگی ام الصبیان یعنی کی اور اذان کہی سنت ہی وقت پیدا ہونے اور جامع الاصول مین زین کی کتاب فضائل ہی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوا حلاص بیچ کان حسن بن علی کے جب پیدا ہوئے اور تحنیک کی واسطے انہای مستحب ہی کہ بچے کے کان مین کہے اُعِيذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ كذا قال الفخر وَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ **خ م** اور دعا کرے واسکو کوئی دانی مین اور تحنیک کرے اوسکو ساتھ کھجور کے اور دعا کرے اوسکے لیے اور دعای برکت کرے اوسپر یعنی بارک اللہ علیک یا علیہ کہے نسل کی یہ بخاری مسلم نے **ف** تحنیک اسکو کہتے ہین کہ کھجور یا اور میٹھی چیز چبا کر بچے کے تالو مین لگا دے پس تحنیک ساتھ کھجور کے مستحب ہی وقت پیدا ہونے بچے کے اور اگر کھجور نہ ملے اور کچھ میٹھی چیز لگا دے تالو مین تو بھی کافی ہی وَكَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ لِيُحَنِّكَهُمْ وَيَدْعُوَ لَهُمْ فَأُتِيَ بِابْنٍ لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ عُمَيْرٌ فَقَالَ أَبُو عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ **ف** اور حکم کیا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نام کرنے بچے کے ساتوین دن یعنی پیدا ہونے اوسکے اور ساتھ دور کرنے یا اوسکے اوجھ اوس سے اور حکم کیا ساتھ عقیقے کے نسل کی ترمذی نے **ف** ساتھ دور کرنے چیز اذا دینے الی کے یعنی سر منڈوانا اور تولنا کہ سونا یا روپیہ وغیرہ وقت پیدا ہونے بچے کے ساتوین دن اوس سے دور ہوئے اوا عقیقہ بھی کرے ساتوین دن کہ سنت ہی امام مالک امام شافعی کے نزدیک اور رزین کا قول اعظم کے مستحب ماہیاج ہی اور شرط عقیقے کی قربانی کیسے ہی اور مستحب ہی لڑکے کے لیے دو بکرے کرے اور لڑکی کے لیے ایک اور رہا یہ کہ ہڈی توڑے بند کی جگہ سے کاٹے کہ بکرے کا اور مستحب ہی کچی ہڈیوں کو شکستہ نہ کرین ہی بچانے اور مختار ہی کہ تقسیم کیجے اوسکو پکا کر مین کچا

اے اہل کہلائے فخر ع وتعوذ بالطفل اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ ح عد اور تعویذ لڑکے کا پڑھے میں پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے کلموں کی ہر شیطان کی اور ہر کاٹنے والی زہریلی کی اور ہر بری نظر کی کاٹنے سے مراد آدمی اور جن نظر لگ جانے والی کی سے نقل کی یہ بخاری اور چار سنن اور دارمی ف پڑھ کر دم کریں یا کلے میں لکھ کر لڑکے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسن حسین کی ایسی کلمات کر تعویذ کرتے یعنی منتر کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ باپ تمہارے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام تعویذ کرتے تھے سایہ ان کلمات کے حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق علیہما السلام کو کذا ذکر الفخر واذا افصح الولد فلیعلمہ لا الٰہ الا اللہ ی اور جب بولنے لگے لڑکا پس چاہیے کہ سکھاوے اس کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی یہ ابن سنی ف شرعۃ الاسلام میں لکھا ہے کہ جب بولنے لگے لڑکا مال اس کا کہ سیکھے کلمہ توحید کے یا بات سکھانے کے اللہ تعالیٰ اللہ الملک الحق لا الٰہ الا ہو رب العرش الکریم کذا ذکر الفخر وکان اذا افصح الولد من بنی عبد المطلب علمہ وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا الآیتین ی اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتے لکھاتے تھے لڑکا اولاد عبد المطلب کے سکھاتے تھے اور سکھاتے آیت اور کہ تعریف واسطے خدا کے ہے جس نے نہیں پکڑا بیٹا اور نہ ہے ساجھی آیت نقل کی ابن سنی ف باقی آیت یہ ہے ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا یعنی اور نہیں ہے واسطے اوسکے کوئی شریک بادشاہت میں اور نہیں ہے اوسکے لیئے دوست بچانے ذلت کے اور بڑائی کر اوسکی بیان کر اصر یوسف علیہ الصلوٰۃ لسبع واعزر اوفر اسنہ لتسع وقد وجوہ لسبع عشرۃ کذا فعل ذلک لیحیٰی بن یدیہ ثم لیقل لاجعلک اللہ علی فتنۃ ی مار دم فرزند کو اور چھوڑے نماز کے وقت پہنچے سات برس کے عمر کو یعنی عادت ہووے نماز کی بجا لاوے کہ دیکھا اوسکا یعنی اسے اور ہمیشہ سے اور اور قرائنوں سے کہ ایک بچہ نے برس سوا کر میں وقت پہنچنے کے برس کے عمر کو اور نکاح کر دا وسکا وقت پہنچے کے تمران بس کی عمر کو یعنی جب بیٹا یا بیٹی کو پہنچا لاوے بس جانے کہ تمہارا فرزند کو لائق اپنے بہتر کے نہ کر دے انکو اسد مجبر فتنہ اور روح جب مائل اور کہ راہی کا نقل کی ابن سنی ف یا اشارہ ہی آیہ کریمہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ یعنی اور اولاد تمہاری فتنہ میں پس اسی واسطے دعا کی کہ ہووے فتنے کا نہ بلکہ بخشے اور مطیع بنا کر اوسکے سب سے ہم کہتے ہیں کہ نہیں ہووے گا ع وان کان ان شر صالح وقال استودعک اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک س د ت مس حم اور اگر ہووے کہ چاہے سفر کرنیوالا مصافحہ کرے مقیم اور کہے سونپتا ہوں میں اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری اور آخری عمل تیرے یعنی عاقبہ تجھ پر یعنی نقل کی ہے سائی اور ابو داؤد ترمذی حاکم ابن سنی ف مراد امانت سے مال ہی یا اہل اور اولاد یا تمام موجود ہی اور الفخر اور ایک وہب میں زیادہ آیا ہی واقرأ علیک السلام س اور کہتا ہوں میں تجھ پر سلام اللہ کی حاکرتا ہوں میں دنیا اور آخرت کی نقل کی ہے سائی نے وفی روایۃ استودعک اللہ او استودع اللہ الذی لا تضیع ودائعہ ی طب اور کہے ساتھ اوس شخص کہ رخصت کرتا ہی وہ تجھ کو یا کہے سونپتا ہوں میں تجھ کو یعنی کرا یک ہی بیدا لفظ کے اور ذکر کی میں اور سر لفظ کے اوس شخص کو کہ مسلمان رہتی ہیں یا نہیں ضائع ہوتی امانتیں پاس اوسکے یعنی ایک ہیئت میں بجا ہی لانیوالے کے لا تضیع آیا ہی نقل کی ابن سنی و طبرانی نے کذا فی الحاشیہ ومن قال اکرمک اللہ الذی اکرمنی بدینہ وقال ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ما شاء اللہ لا یسوق الا بخیر ما شاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ما شاء اللہ ما یکون من نعمۃ فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من خیر فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من حسنۃ فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من رزق فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من عافیۃ فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من شدۃ فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من بلاء فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من مصیبۃ فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من سیئۃ فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من ضیق فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من ضر فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من ضنک فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من ضراء فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من ضرر فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من ضرار فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من ضرب فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من ضرع فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من ضرس فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من ضرط فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من ضرم فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من ضرو فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من ضرو فمن اللہ ما شاء اللہ ما یکون من ضرو

لیں جب تجھ پر میرے سفر نے مقیم یا اللہ بیت اسکے لیے درازی راہ کی یعنی قرب کر راہ اور آسان کر سیر مشقت سفر کی نقل
یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ نے زودک اللہ التقوی وغفر ذنبک ویسر لک الخیر حیثما کنت **ث مس**
جعل اللہ التقوی زادک وغفر ذنبک ووجہک الخیر حیثما توجہت **مر ط** توشہ دے تجھکو اللہ پرہیزگاری اور
بخشے گناہ تیرے اور آسان کرے تیرے لیے بھلائی یعنی توفیق دنیا اور آخرت کی بھلائی کی دے جہاں کہ ہووے تو نقل کی ترمذی
حاکم نے اور ایک روایت میں عایذن آئی ہی کہ اللہ تقوے کو توشہ تیرا اور بخشے گناہ تیرے اور پیش لاوے تیرے لیے
بھلائی جہاں کہ متوجہ ہووے تو نقل کی یہ بزار و طبرانی نے **ف** ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض
کی کہ یا رسول اللہ میں سفر کیا چاہتا ہوں پس توشہ و محلو یعنی عاکر وہ کہ برکت اوسکی بجای توشہ کے ہووے یا مراد توشہ متعارف ہو
یعنی خرچ راہ پس آنحضرت نے فرمایا زودک اللہ التقوی یعنی تقوی خرچ راہ آخرت کا تجھ نصیب کرے تجھکو اللہ تقوی اوسنے عرض کیا
زیادہ دیجیے پھر فرمایا غفر ذنبک پھر عرض کیا اوسنے زیادہ کیجیے ماں باپ میرے فدا تیرے ہووین فرمایا ویسر لک الخیر
حیثما کنت کذا ذکر الفخر **وَاِذَا اَمَّرَ اَمِیْرًا عَلٰی جَیْشٍ اَوْ سَرِیَّةٍ اَوْصَاهُ فِیْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ**
مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُ وَبِاسْمِ اللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا
مر ع اور جب امیر کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو بڑے لشکر یا چھوٹے لشکر پر نصیحت کرتے تھے اوسکو
بیچ خود نفس اوسکے کے ساتھ تقوے خدا کے اور نصیحت کرتے اوسکو بیچ حق ہمراہیوں اوسکے کے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنیکے
یعنی شفقت و مہربانی ان پر کہنا پھر فرماتے تھے قصد کرو جہاد کا ساتھ نام خدا کے اور نہ خیانت کرنا غنیمت میں اور نہ عہد توڑنا تم
اور نہ مثلہ کرنا تم یعنی ناک کان وغیرہ کافروں کے نہ کاٹنا اور نہ مارنا تم لڑکا کو نقل کی مسلم اور حاکم نے اور ایک روایت میں یوں آیا ہی
انْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا تَقْتُلُوْا شَیْخًا فَانِیًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِیْرًا وَلَا امْرَاَةً وَلَا
تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ د جاؤ تم برکت اللہ کی ہووے تمکو ساتھ نام خدا کے
اور مدد چاہتے ہوئے ساتھ خدا کے اور ثابت رہنے والے اوپر دین رسول خدا کے اور نہ مارنا تم شیخ فانی کو اور نہ دودھ پیتے
لڑکے کو اور نہ عورت کو اور نہ خیانت کرنا تم غنیمت میں اور جمع کرنا تم لوٹوں اپنی کو اور درست کرو معاملہ اپس کے اور احسان
کرنا تم تحقیق خدا دوست رکھتا ہی نیک کاروں کو نقل کی یہ ابوداود نے **ف** نہ مارنا شیخ فانی کو کہ قوت لڑائی کی نہ رکھتا ہووے
اور صلاح و تدبیر تابنے والا نہ ہووے اور نہ تدبیر وغیرہ میں شریک ہووے اور نہ عورت کو کہ جو عورت لڑنیوالی یا فتنہ انگیز ہووے جیسی
مارا اوسکا ایسا ہی حال ہی جیسے لڑکے کا جو اولاد سردار سے ہووے اور احسان کرنا یعنی نیکی کرنا تم ہر شخص سے اگرچہ کافر ہووے کیونکہ
اوس سے لائق اوسکے کرنے جیسا کہ حدیث میں آئی ہی کہ جب قتل کرو اجھی طرح قتل کرو بس اوسکے حق میں بھی احسان ہی کا اور جمع
کرنا لوٹوں کو اور تصرف کرنا اوس میں کر جو چیز کہ ملے پیے کی قسم سے ہو کہ نہ ہے سے بگڑ جاوے کی اور حاجت اوسکی رکھتا ہو
مضایقہ نہیں بعض میں لاوے کذا ذکر الفخر **فَاِذَا مَشَیْتُمْ مَعَهُمْ قَالَ انْطَلِقُوْا عَلٰی اسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَعِنْهُمْ**
مس یعنی جب چلتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لشکر کے یعنی رخصت کے لیے فرماتے تھے جاؤ تم اعتماد دیتے ہوئے

ہوے اور بزات خدا کے یا اللہ مدد کرائی نقل یہ کے عالم نے وَاِذَا اَرَادَ سَفَرًا قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَ
بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُ ر اور جب ارادہ کرے کوئی سفر کا کہے یا اللہ ساتھ قوت تیری کے حملہ کرتا ہوں
اور ساتھ مدد تیری کے چلتا ہوں یعنی دشمن کے مکر دفع کرنے کے لیے اور ساتھ مدد تیری کے چلتا ہوں میں
نقل کی یہ بزار اسے وَاِنْ خَافَ مِنْ عَدُوٍّ اَوْ غَيْرِهٖ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا
سُوْرَةُ ھُوْ اور جو ڈرے کوئی دشمن سے کہ آدمی ہو یا سوا اوسکے سے یعنی نقل درندے جانوروں کے
اور بیماری کے اور قرض کے اوہ چلنے ڈوبنے کے اور سوا انکے سے پس پڑھنا سورۂ لایلاف کا سبب
امن کا ہی ہر برائی سے کہ پیش آئے بسبب دشمن وغیرہ کے یہ موقوف ہی ف یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے نہیں منقول ہی بلکہ قول ابوالحسن قزوینی رحمہ اللہ کا ہی کہ وہ اولیای کبار سے ہیں ابو طاہر سے روایت ہی
کہتے ہیں کہ میں ارادہ سفر کا رکھتا تھا اور ڈرتا تھا اوس سے پس ابوالحسن پاس حاضر ہوکر میں نے طلب دعا کی کہ
اس غم سے نجات پاؤں پس ازخود فرمایا کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کرتا ہی ڈرا اور وحشت دشمن کی طرف سے رکھتا ہی
پس چاہیے کہ لایلاف پڑھے کہ وہ امان ہی ہر برائی سے پس ابو طاہر کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا اوسکو کوئی چیز ایذا
دینے والی اب تلک مجھے پیش نہیں آئی کذا ذکر الشیخ محب الدین طبری کہا مصنف نے عمل لایلاف کا بحرب ہی فَاِذَا وَضَعَ
رِجْلَهٗ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِذَا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ
الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّةً سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ
نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ دت س حب امس
زادہ کرے پاؤں رکھنے کا رکاب میں یا اوس میں کہ قایم مقام رکاب کے ہو کہے بسم اللہ پس جب بیٹھ چکے جانور کی
پیٹھ پر کہے سب تعریف ہی واسطے خدا کے پاکی ہی اوس خدا کو کہ تابعدار کیا ہمارے لیے اسکو اور نہیں
تھے ہم اسکی طاقت پانے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے البتہ رجوع کرنے والے ہیں
پھر کہے تین بار اور اللہ اکبر کہے تین بار اور لا الہ الا اللہ کہے ایکبار پھر کہے پاکی یاد کرتا ہوں تجکو اے اللہ تحقیق میں نے
ظلم کیا نفس اپنے پر پس بسبب کنا ہ کرنے کے پس بخش مجکو پس تحقیق نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر تو نقل کی یہ ابوداؤد
ترمذی نسائی ابن حبان احمد حاکم نے ف حدیث شریف میں آیا ہی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے سوار ہوکر یہ آیت وغیرہ پڑہی اور پھر ہنسے حضرت علی نے سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ خوش ہوتا ہی رب تیرا
اپنے بندے سے اور بڑا ثواب دیتا ہی جب کہتا ہی بندا رب اغفرلی تو جانتا ہی بندا میرا کہ کوئی گناہ اسکے نہیں بخشتے کا سوا میرے پس حضرت علی بھی اسی طرح پڑھ کر ہنسے سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کی پیروی کے لیے کذا فی المشکوۃ اور جملہ وانا الی ربنا لمنقلبون کو پہلی عبارت سے یہ لکھا ہی کہ

بیان سوار ہونے کا

سوار ہونے مین انتقال ایک جگہ سے طرف دوسری جگہ کے ہی اور بڑا انتقال پروردگار جل شانہ کی طرف جانا ہی اور سواری جگہ خطر اور ہلاکت کی بھی ہی پس گویا اشارہ ہی کہ سوار کو چاہیے اوس سے غافل نہ ہووے اور مستعد واسطے ملنے خدای تعالی کے ہو کر بیشمار اور بیشمار کہنچ کر چلے کہ آخر کار سواری چوپی یعنی جانور ہے اس جہان فانی سے جاوے گا اوسوقت کو نہ بھولے اور جانے کہ اسی طرح ایک روز اوس سواری پر جانا ہی ہیسے کام فکرون کا اوس روز روسیاہی ہوس اس مین اشارہ ہی کہ ہر حال مین موت کو نہ بھولا کرے تھہ یاد کرنا موت کا نعمت عظمی ہی اور بڑا ثواب یا تای یا اللہ ہم سبھون کو یہ حالت نصیب کر آمین آمین رب العالمین کہ ذکر الفخر فَاِذَا اسْتَوَيْتَ عَلَيْهِ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ وَقُلْ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ الآية وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ **مدت خ س** پس جب سوار ہو چکے جانور پر تکبیر کہے تین بار اور پڑہے سبحان الذی سخر لنا ہذا ساری آیت اور کہے یا اللہ تحقیق ہم ملکے ہین تجھے بیچ اس سفر اپنے کے نیکی اور پرہیزگاری اور عمل سے وہ جو خوش ہووے تو اوس سے یعنی قبول کرے اوسکو یا اللہ آسان کر ہمپر اس سفر ہمارے کو اور لپیٹ یعنی دفع کر ہمسے دوری اوسکی یا اللہ تو ہی یار یعنی نگہبان سب بلاؤن سے سفر مین اور تو خلیفہ ہی بیچ اہل کے یعنی کارساز اور نگہبان اہل عیال ہمارے کا پیچھے ہمارے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہون تیرے مشقت سفر کی سے اور بری حالت دیکھنے کے سے یعنی بسبب نقصان دینے کے اہل و مال مین نگہبین ہون اور حالت بری ہووے اور برائی پہرنے کی سے مال مین اور اہل مین اور اولاد مین یعنی اس سے بھی پناہ ہی کہ سفر سے پھر کر اہل مال مین نقصان دیکھون اور رنج اوٹھاؤن اور جب ارادہ پہرنے کا کرے سفر سے پڑہے یہی کلمات اور زیادہ کرے آخر اونکے مین ہم رجوع کرنے والے ہین توبہ کرنے والے ہین عبادت کرنے والے ہین پروردگار اپنے کے لیے تعریف کرنے والے ہین نقل کی یہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے وَاِذَا رَكِبَ مَدَّ اَصْبَعَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ اِزْوِ لَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ **ف س** اور جب سوار ہووے اونٹ وے اپنی یعنی خاص نوحید کے لیے اور کہے یا اللہ تو یار ہی سفر مین اور خلیفہ ہی اہل مین یا اللہ محفوظ کر ہمکو ساتھ طے

حفاظت اپنی مے اور پھیر ٹھکانے یعنی وطن کے طرف سلامتی کے یا اللہ لپیٹ تمہارے لیے زمین اور آسان کر ہمیں سفر ابھی
تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے مشقت سفر کی سے اور بری حالت پھرنے کی سے نقل کی یہ ترمذی نسائی نے
مَا مِنْ بَعِيرٍ إِلَّا فِي ذِرْوَتِهِ شَيْطَانٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا رَكِبْتُمُوهُ كَمَا أَمَرَكُمُ
اللهُ فَخَرَامَتُهُ هُوَ لَا نَفْسُكُمْ وَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اھ نہین کوئی اونٹ مگر کہ بیچ ملدی
کوہان اوسکے کے شیطان ہی پس یاد کرو نام خدا غالب و بزرگ کا جب کہ سوار ہو تم اوپر جیسیکہ حکم کیا ہی تمکو خدا
نے یعنی آیت سبحان الذی سخر لنا پڑھتا شیطان دور ہوے پھر خدمت مین لاوا وسکو وسطے نفسون اپنے کے
پس تحقیق نہین سوار کرتا ہمکو کوئی سوای اللہ غالب اور بزرگ کے نقل کی یہ احمد طبرانی نے ف جیسے حکم کیا
تمکو خدا نے یعنی ساتھ یاد کرنے نعمت کے اور بسیج کے بیچ وجعل لکم من الفلک والانعام ماترکبون ساری آیت کے مضمون
اوسکا یہی کہ اللہ تعالی نے کی تمہارے لیے کشتیون اور چارپایون سے وہ چیز کہ سوار ہوتے ہو تو کہ پیٹھ اون کے
پیٹھون پر پھر یاد کرو نعمت رب اپنے کی جب بیٹھ چکو اونپر اور کہو تم پاکی ہی اوس خدا کو جسنے تابعدار کیا واسطے ہمارے
اسکو اور نہین تھے ہم اسکی طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف رب اپنے کے پھرنے والے ہین کذا ذکر الفخر وتعوذ فی
السفر من وعثاء السفر وکابة المنقلب والحور بعد الکور ودعوة
المظلوم وسوء المنظر فی الاھل والمال مرت س ق اور پناہ پکڑے بیچ ساتھ تیرے
مشقت سفر کی سے اور بری حالت پھرنے کی سے اور نقصان سے پیچھے زیادتی کے یعنی اعمال صالح
مین اور مال اور اولاد مین اور دعای مظلوم کے سے اور برائی دیکھنے کی سے بیچ اہل کے اور مال کے یعنی جون
پڑھے اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر آخر ملک نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اَللّٰهُمَّ بِلَا غَايَتُهُ
خَيْرًا وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ
أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِ لَنَا
الْأَرْضَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْقَلَبِ ص ے یا اللہ
مانگتا ہون مین تجھسے وسیلہ کہ پونہچاوے نیکی کو یعنی دنیا اور آخرت کی بھلائی کو اور مانگتا ہون بخشش تجھسے اور
خوشنودی تیری بیچ ہاتھ تیرے کے بھلائی ہی تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی اے اللہ تو ہماری مصاحب مین اور خلیفہ ہی اہل مین
یا اللہ آسان کر ہمپر سفر اور لپیٹ ہمارے لیے زمین یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے مشقت سفر
کی سے اور بری حالت پھرنے کی سے کذا کی ابو بکر ابن سنی نے ف بلاغ اور وسیلہ اوسکو
کہتے ہین کہ جسکے کرنے سے آدمی مطلوب اور قرب الہی کو پہنچے مراد بندگی خدا کی ہی کہ اوسکے سبب سے آدمی
نجات پاتا ہی اور اللہ تعالی کا قرب حاصل کرتا ہی ع اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ
فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا ت س یا اللہ تو ہماری

سفر میں اور خلیفہ ہی اہل میں یا اللہ بارہو تو ہمارا ربیع سفر ہمارے کے اور خلیفہ رہ ہمارا ربیع اہل ہمارے کے نقل کی ترمذی نسائی نے وَاِذَا اَعْلَاثَنِيَّةً كَبِّرْ وَاِذَا اَهْبَطَ سَبَّحَ ع دس اور جب چڑھے بہاڑی پر اللہ اکبر کہے اور جب اترے اوس سے سبحان اللہ کہے نقل کی یہ بخاری ابو داود نسائی نے وَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰى وَادٍ هَلَّلَ وَكَبَّرَ ع اور جب گذرے جنگل پر لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہے نقل کی یہ صحاح ستہ میں وَاِنْ عَثَرَتْ بِهٖ دَابَّتُهٗ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ س مراط اور جو گرادے کسی کو جانور اوسکا پس چاہیے کہ کہے بسم اللہ نقل کی یہ نسائی حاکم احمد طبرانی نے فائدہ الحیوان میں للہامی نے اوسط میں حضرت انس سے روایت کی ہی کہ جو غلام یا لڑکا یا جانور جو بھی رکھتا ہو اوسکے کان میں یہ آیت پڑھے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَاِذَا رَكِبَ الْبَحْرَ اَمَانٌ مِّنَ الْغَرَقِ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِلَى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ط اور جب سوار ہووے کوئی دریا میں یعنی کشتی میں امان ہی واسطے اوسکے ڈوبنے سے یہ کہنا بسم اللہ مجریہا اور مرسیہا تحقیق ہے رب میرا البتہ بخشنے والا مہربان ہی یہ بیان حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا ہی منقول ہی کہ جب وہ چلانے کشتی کا چاہتے تھے بسم اللہ کہتے تھے چلتی تھی اور جب ٹھہرانا چاہتے بسم اللہ کہتے ٹھہر جاتے پس اسی سبب سے حضرت نے اس تیسرے پڑھنے کا حکم فرمایا اور دوسری آیت ساری یوں ہی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ یعنی اور پہچانا کافروں نے خدا کو حق پہچاننے اوسکے کا اور زمین تمام قبضے اوسکے میں ہوگی دن قیامت کے اور آسمان لپیٹے جاویں گے داہنے ہاتھ اوسکے میں پاکی ہی اوسکو اور برتر ہی اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں کافر کذا فی ذکر النحر وَاِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّتُهٗ فَلْيُنَادِ اِعِيْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ مومص اور جب بھاگ جاوے جانور کسی کا پس چاہیے کہ پکارے مدد کرو میری اے بندو خدا کے نقل کی یہ ابن عباس اور ابن السنی نے اپنے ساتھ لفظ رحمکم اللہ کا بھی یا وہ نقل کیا ہی لیکن یہ قوی نہیں قول ابن عباس کا ہی ف مرفوعاً بندوں اللہ سے رضا اور اعانت میں یعنی بدال ملائکہ یا مسلمان جنات ابن مسعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جب بھاگ جاوے جانور کسی کا جنگل میں پس چاہیے کہ کہے یا عباد اللہ اعینوا یا عباد اللہ اعینوا یا عباد اللہ اعینوا یعنی اے بندگان خدا رحم کرو کو اسکو پس تحقیق اللہ کے بندے زمین میں ہیں روکے ہیں اوسکو پس ایک بزرگ سے منقول ہی کہ جانور اونکا بھاگ گیا اور وہ یہ حدیث جانتے تھے اونہوں نے یہ کلمے کہے فی الحال اللہ تعالیٰ جانور اونکا پھیر لایا کذا فی النحر وَاِنْ اَرَادَ عُوْنًا فَلْيُنَادِ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ ط اور جو چاہے مدد اللہ تعالیٰ کی جانے کسی زمین میں پس چاہیے کہ کہے اے بندو خدا کے مدد کرو میری اے بندو خدا کے مدد کرو میری نقل کی ابن السنی نے وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ ط اور تحقیق آزمایا گیا ہی یہ امر نقل کی یہ طبرانی نے ف یہ قول اوسکا ہی

بیان چڑھنے کا بلندی پر اور اترنے نشیب سے

بیان عاجز ہونے کا رکھنے بیان کشتی میں بیٹھنے کا

بیان جانور کے بھاگ جانے کا

بیان دوا کرنے کا

بیان اس حدیث کے بیان میں کچھ تحقیق لکھی جاتی ہی تاکہ حقیقت اس حدیث کی یعنی وان ارادعونا الخ کے ظاہر ہوس لیے کہ جن لوگوں کے دلوں میں استعانت بغیر خدا سے جاتی رہی اور طبیعتوں میں رچ گئی ہی وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں اور محبت پکڑ کر اور ہوتے ہیں پس جانا چاہیے کہ جو کوئی غیر خدا جل شانہ سے مدد چاہنے میں اس حدیث سے استدلال کرے خواہ اموات اہل قبور یا دنیا میں ہوں تو حلال جائز اور درست نہیں ہی اور ممکن نہیں کئی وجہوں سے اول وجہ یہ ہی کہ اس حدیث کی سند میں ابن حسان راوی ہی کہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہی جیسا کہ کہا ہی ہیثمی نے اور ایک راوی اور اس حدیث کے راویوں میں سے عتبہ بن غزوان مجہول الحال ہی تقوی اور عدالت اوسکی معلوم نہیں جیسا کہ کہا ہی تقریب میں کہ نام ایک کتاب کا ہی اسماء الرجال کی کتابوں میں سے پس اس سبب سے کہ ایک راوی اس حدیث کا ضعیف ہی اور ایک مجہول الحال ہی یہ حدیث علماء کے قابل اور احتجاج کے لایق نہی اور مراد عباد اللہ سے ملائکہ ہیں کہ حفاظت اور نگہبانی کے واسطے مقرر اور معین ہیں نہ اموات اور مردے ہیں جیسا کہ فیض القدیر شرح جامع صغیر میں مذکور ہی عبارت فیض القدیر کی یہ ہی ان للہ ملائکۃ فی الارض یسمون الحفظۃ یکتبون ما یسقط من ورق الشجرۃ فاذا اصاب احدکم جرحۃ او احتاج الی عون بفلاۃ من الارض فلیقل اعینونی عباد اللہ رحمکم اللہ فانہ یجعل انشاء اللہ رواہ ابن السنی والطبرانی من حدیث الحسن بن عمرو عن ابن حسان عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن ابن بریدۃ عن ابن مسعود قال ابن حجر حدیث غریب ومعروف وقال ابوحاتم منکر الحدیث وقد تفرد بہ وفیہ انقطاع بین ابن بریدۃ وابن مسعود انتہی یعنی بے شک اللہ کیطرف سے فرشتے زمین میں مقرر ہیں جو کہ حفظہ اور نگہبان کہتے ہیں جو گرتا ہی زمین میں درخت کا پتا پس جبکہ پہنچے ایک کو تم میں سے تکلیف اور محتاج ہونے کی طرف صاف چٹیل میدان میں زمین سے تو چاہیے کہ کہے مدد کرو میری اے بندگان اللہ کے رحم کرے خدا تم پر پس شک نہیں اسمیں کہ حاصل ہو اوسکو مدد اگر خدا چاہے کار روایت کی یہ حدیث ابن سنی اور طبرانی نے حدیث حسن بن عمرو سے کہ روایت کرتا ہی ابن حسان سے کہ روایت کرتا ہی سعید بن ابی عروبہ سے وہ روایت کرتا ہی قتادہ سے وہ روایت کرتا ہی ابن بریدہ سے وہ روایت کرتا ہی ابن مسعود سے اور کہا ابن حجر نے یہ حدیث غریب اور معروف ہی اور کہا ابوحاتم نے کہ اس حدیث کی سند میں ایک راوی منکر الحدیث یعنی قابل اعتبار کے نہیں ہی اور اس حدیث کی سند میں ایک راوی منقطع ہو گیا ہی ابن بریدہ اور ابن مسعود کے درمیان میں سے عبارت فیض القدیر کی یہاں تک ہوئی اور یہی فیض القدیر میں ہی وقال الہیثمی فیہ معروف بن حسان ضعیف وقال الحافظ ابن حجر اخرجہ الطبرانی بسند منقطع عن عتبۃ بن غزوان مرفوعا اذا اضل احدکم شیئا او اراد عونا وہو بارض لیس بہا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی ثلثا فان للہ عبادا لا نراہم الی آخرہ فی فیض القدیر شرح الجامع الصغیر اور کہا ہیثمی نے اس حدیث کی سند میں ابن حسان راوی ضعیف مشہور ہی اور کہا ہی کہ اس حدیث کے معنی میں ایک حدیث اور آئی ہی روایت کیا ہی اوسکو طبرانی نے اوس سند سے کہ اوسمیں انقطاع ہی عتبہ بن غزوان سے اگرچہ مرفوع ہی حضرت تک جبکہ کم کردے تم میں سے کوئی

چیز کا ارادہ کرے مرد کا اور ہووے ایسی زمین میں کہ ہووے اوس میں کوئی نسبت اور محبت تو نے واسطے چاہیے
کہ کہے اللہ کے بندو مدد کرو میری تین بار کہوے پس تحقیق اللہ کے واسطے بندے ہیں کہ نہیں دیکھتے
ہم اوسکو تمام ہووی آخر تک عبارت فیض القدیر شرح جامع صغیر کی پس اس حدیث سے استدلال اہل اسمٰعیل کا مردوں
سے ثابت نہیں ہو سکتا ہی اس واسطے کہ مراد ان بندوں سے مردے ہرگز نہیں ہیں اور قطع نظر اس سے نفس حدیث
بھی لائق دلیل پکڑنے کے نہیں ہی باعتبار راوی منکر الحدیث کے اور منکر راوی وہ ہوتا ہی کہ غلطی فاحش یا غفلت
بہت کرتا ہووے یا ظاہر ہووے فسق اوسکا پس حدیث اوسکی کو منکر نام رکھتے ہیں یعنی اوس حدیث پر انکار ہوتا ہی اور لائق
اعتماد و عمل کے نہیں جیسکہ شرح نخبۃ الفکر وغیرہ میں مذکور ہی اور وجہ دوسری یہ ہی کہ اگر اس حدیث کے مورد
کو تحصیل منافع پر اور ضرروں کے دفع پر اور فراخی اور صحت اور رزق اور فرزند کی طلب کے سبب پر اور مال اور
جاہ اور مراتب اور تمام حاجتوں کی غیر خدا سے مانگنے پر حمل کرئی کوے تو صلا جائز اور روا نہوے اس لیے کہ
اس مقصود کو آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت اور تعامل قرون ثلثہ کا رد کرتا ہی اس واسطے کہ یہ حدیث
خبر واحدی اور خبر واحد قرآن شریف کے معارض اور مقابل میں نہیں ہو سکتی ہی اگر بالفرض والتقدیر یہ حدیث صحیح
الاسناد ہووے چہ جائیکہ سند صحیح نہووے اور راوی منکر اور ضعیف ہووے چنانچہ توضیح اور تلویح میں مذکور ہی رد خبر الواحد فی
معارضۃ الکتاب لان الکتاب مقدم لکونہ قطعیا متواتر النظم لاشبہۃ فی سندہ اور رد کی جاتی ہی خبر واحد قرآن کے مقابلے
میں اس لیے کہ بیشک قرآن مقدم ہی قطعی ہونیکے باعث سے اور اس سبب سے کہ نظم اور عبارت اوسکی متواتر ہی اسی طرح کا
شبہہ اوسکی سند میں نہیں ہی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی والد بزرگوار شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے خدا رحمت
اون دونوں پر اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں کہ انہم کانوا یستغیثون بغیر اللہ تعالی فی حوائجہم من شفاء المرضی
وغناء الفقیر ونیل ما یرجون لہم یتوقعون انجاح مقاصدہم تلک الندور وتیاون اسماء ہم جار یکنہا فاذا وجب للہ علیہم ان یقولوا
فی صلوتہم ایاک نعبد وایاک نستعین وقال اللہ تعالی ولا تدعوا مع اللہ احدا ولیس المراد من الدعاء العبادۃ کما قال
بعض المفسرین بل ہو الاستغاثۃ لقولہ تعالی بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ انتہی خلاصہ ما فی حجۃ اللہ البالغۃ
یعنی بیشک وے کفار مدد چاہتے تھے غیر خدا تعالی سے اپنی حاجتوں میں بیماروں کی تندرستی کے واسطے اور محتاجوں کی
تونگری کے لیے اور نذریں مانتے تھے اونکی اور متوقع اور امیدوار ہوتے تھے کہ ان نذروں کے
سبب ہمارے تمام مقصود اور حاجتیں برآویں گی اور پوری ہوتی ہیں اون کے نامون کو امیدوار اونکی برکت کے
پس واجب کیا اللہ تعالی نے اوپر اسکو کہ کہیں اپنی نمازون میں ایاک نعبد وایاک نستعین یعنی تجھی
عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں اور تجھی سے چاہیں گے ہم اور فرمایا اللہ تعالی نے مت
پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو اور نہیں ہی مراد دعا سے عبادت جیسا کہ بعضے مفسرین نے کہا ہی بلکہ مراد دعا سے
مانگنے مدد چاہنی ہی اس واسطے کہ اللہ تعالی نے خود اپنے کلام معجز نظام میں فرمایا ہی کہ اوسی سے مدد

پس دور کرو تباہی اوس چیز کو کہ جس پر مدد چاہتے ہو اوس سے یہان تک تمام ہوچکا خلاصہ اوس عبادت کا کہ
عبۃ اللہ البالغہ مین مذکور ہی پس آیت ایاک نعبد وایاک نستعین اور ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ اور ولا تدعوا مع اللہ
احدا وغیرہ سے استعانت یعنی مدد اور سے سوائے خدای تعالی کے چاہنی اون آیتون مین کہ جنہین وہم وخیال
شرک کا ہو اور سبب گمان شرک کے ہین ہرگز جائز اور درست نہین اور یہ حدیث بھی فاذا استعنت فاستعن باللہ
یعنی جسوقت ارادہ مدد چاہنے کا کرے تو پس مدد چاہ اللہ ہی سے نہ کسی اور سے اسی مضمون کو دفع اور رد کرتی
ہی اور اہل ایمان دیندار خوف والون کو اس مقام مین خوب غور و فکر کرنا چاہیے کہ اللہ تعالی نے اپنے کلام پاک
مین حکم فرمایا کہ ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ یعنی پکارو اور مدد چاہو اپنے رب سے کہ گڑگڑا کر عاجزی سے اور پوشیدہ
یعنی اخلاص سے کہ جسمین ریا نہو اور یہی فرمایا وادعوہ خوفا وطمعا یعنی اور پکارو اوسکو درحالیکہ خوف رکھنے والے ہو خدا
سے اور امیدوار ہو ثواب کے اور حقیقت دعا کی یہی پکارنا اور مانگنا اور مدد چاہنا بندہ کا رب العزت سے جیسکہ
تفسیر نیشاپوری مین لکھا ہی وحقیقۃ الدعا اظہار العبد بہ جل جلالہ الاستمداد والمعونۃ انتہی کلام پس جب خدای تعالی
حکم فرمایا ہی اس طرح پر کہ مجھی سے مانگو اور مدد چاہو اور عاجزی کرو پھر اس صورت مین غیر کو سوای اوسکے پکارنا
اس طرح پر موجب شرک کا ہوگا اور دلیل قرآن مجید سے بڑھ کر کونسی ہوگی اور اسواسطے کہ دعا بڑی عبادت ہی
سب عبادتون مین سے اور مقام کمال عبودیت اور ذلت کا ہی روبروی رب العالمین کے پس اس حیثیت سے
جو کسی غیر کو پکارے اور مدد چاہے وہ بڑا مشرک ہی کافی تفسیر النیشاپوری قال جمہور العلماء ان الدعا من اعظم
مقامات العبودیۃ جیسیکہ تفسیر نیشاپوری مین ہی کہ کہا تمام علما نے کہ بلاشبہہ دعا نہایت بڑے مقامون بندگی
کے سے ہی پس جو کوئی وظیفہ اپنا اسطرح پر مقرر کرے یا لبیک یا لبیک یا ابا فرمدا یا فرمدا یا پیران پیر یا پیران پیر یا حسین
یا حسین یا علی یا علی یا نبی یا نبی واسطے تقرب الی اللہ کے یا وقت مصیبت یا حاجت روائی کے لیے وہ بیشک مشرک
ہی اور مخالف خدا اور رسول کا کیونکہ اس طرح کا وظیفہ اور مدد چاہنی مخصوص بذات پاک اوس رب العالمین اور
ارحم الراحمین کے ہی اس لیے کہ اس طرح کی دعا اور وظیفہ عبادت ہی اور عبادت سوائے خدا کے جائز اور درست
نہین ہی شرع شریف مین واخی الدعا نوع من انواع العبادۃ یعنی اور حق یہ ہی کہ دعا ایک قسم ہی تمام عبادت سے
یہ تفسیر نیشاپوری مین مذکور ہی اور اسی واسطے ابن طاہر محدث نے مجمع البحار مین کہا ہی من قصد القبر زیارۃ فوراً لانہا
من الصلحاء ان یصلی عند قبورہم ویدعوا عندہا ویسالہم الحوائج لمذا لا یجوز عند احد من علماء المسلمین فان العبادۃ وطلب الحوائج
والاستعانۃ حق معبود واحد انتہی کلامہ یعنی جو کہ قصد کرے واسطے زیارت کرنے قبرون انبیاء اور صلحا کے یہ کہ نماز
پڑھے نزدیک قبرون اونکی کے اور پکارے اور مدد چاہے اون کے نزدیک اور مانگے اون سے اپنی حاجتین
پس یہ جائز نہین ہی کسی کے نزدیک علما مسلمین سے اس لیے کہ مقرر عبادت اور حاجتون کا مانگنا اور مدد
چاہنی حق اللہ وحدہ لا شریک کا ہی تمام ہوا کلام اوسکا اور وجہ تسمیہ اوسکی یہ ہی کہ مخالف اور معارض اس حدیث

مذکور کی ایک مضمون کی اور حدیث یہی طبرانی اور ابن ابی شیبہ مین وارد ہوئی ہی اور حصن حصین مین جو ہی علامہ اوس کے مضمون کا یہ ہی کہ وقت کم ہو جاوے کسی چیز کے یا وقت بہاگنے غلام کے خدا تعالی کو پکارے کہوے کہ یا اللہ میری گم ہوئی چیز اور غلام بہاگے ہوئے کو پہیروے اور مجھسے ملا دے اور میرے پاس پہنچا دے قال فی الحصن الحصین واذا اضاع لہ شئی او ابق اللہم راد الضالۃ وہادی الضلالۃ انت تہدی من الضلالۃ اردد علی ضالتی بقدرتک وسلطانک فانہا من عطائک وفضلک رواہ الطبرانی وہکذا رواہ ابن ابی شیبۃ کہا ہی حصن حصین مین اور جو وقت کم ہو جاوے کوئی چیز اوسکی یا غلام بہاگ جاوے اوسکا کہوے یا رخدایا اے پہیر لانیوالے کم ہوئی چیز کے اور اے راہ بتانیوالے بہولے بہٹکے کے تو ہی راہ بتاتا ہی بہول اور گمراہی سے پہیر لا مجھپر میری چیز کم ہوئی کو اپنی قدرت اور غلبے سے پس مقرر وہ تیری بخشش اور احسان سے ہی روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے اور اسی طرح روایت کیا ہی اوسکو ابن ابی شیبہ نے پس اس حدیث مین ہی طریق شرط اور حجزا کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ جس طرح ایسی چیزون کے روا اور سزاوار ہی اوس اللہ تعالی سے مدد چاہنے ہین ہر امر مین اسی طرح اوسی اللہ تعالی سے استعانت اور استمداد کرنی چاہیی کسی اور غیر سے لائن اور سزاوار نہین اور وجہ جو ہی وہ ہی کہ سیاق اور سیاق اوس حدیث کا کہ اوپر مذکور ہوئی ہی اوس امر مین ظاہری کہ جسمین مدد اور استعانت مخلوق سے جائز ہی خصوصا صحرا اور بیابان مین آدمی علی العموم شخص غیر معین کو باعتبار عادت کے ندا کرتے ہین کہ اے بندگان خدا ہماری فلانی چیز کو روکنا اور پکڑنا عام ہی کہ کہوڑا بہاگا ہوا ہو یا گائی یا گدہا یا اور کوئی جانور سو اسکے ہو پس بندگان خدا ملائکہ ہو دین جیسا کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوا ہی یا جن انسان ہون اوس جانور کو کہ بہاگا ہوا ہی روک لیتے ہین چنانچہ خوب کہا ہی شیخ سعدی شیرازی نے

بیت ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار ۔ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری ۔ اور حدیث یا عبادا اللہ اعینونی سے وہ استعانت کہ جسمین تو ہم شرک اور کفر کا ہو ہرگز ثابت نہین ہوتی ہی اس لیے کہ اس قسم کی استعانت کو کتاب اور سنت اور اجماع امت رد کرتے ہین اوس مخصص بے اعتبار اور لا اصل لہ ہی قال البغوی فی معالم التنزیل الاستعانۃ نوع تعبد والعبادۃ الطاعۃ مع التذلل والخضوع الی آخرما فی المعالم کہا ہی بغوی نے معالم التنزیل مین کہ استعانت قسم عبادت کی ہی اور عبادت طاعت اور فرمان برداری ہی ذلت اور عاجزی کے ساتہ تا آخر اوس عبارت کے کہ ہی معالم مین اور اوس حدیث سے ہی کہ روایت کی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فاذا استعنت فاستعن باللہ جسوقت مدد مانگے تو مدد مانگ اللہ سے صاف معلوم ہوا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مانگنا مدد کا غیر خدا تعالی سے اوس امر مین کہ جسمین استعانت اوسسے جائز نہین شرط اور حجزا کے طریقے سے اور نزدیک اہل عقل اور نقل کے مقرر ہوا ہی کہ شرط لازم حجزا کی ہی اور حجزا لازم ہی شرط کو پس ممتنع ہی کہ تحقق اور ثبوت شرط کا ہو اور حجزا ثابت اور متحقق نہو اذ لو لم یثبت لوازمہ لاستحال ثبوتہ لان عدم اللازم یدل علی عدم الملزوم کما ثبت فی علم الاصول الیقینی

ذلک علی المنقول من اہل المنقول والمعقول اس لیے کہ اگر ثابت ہوں کے لازمے مشروط کے محال ہو کا ثبوت شرط کا کیونکہ بیشک نہو ملازم کا دلالت کرتا ہی نہو نے ملزوم پر جیسا کہ ثابت اور محقق ہوا ہی علم اصول ہیں اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہی اوپر عالم کامل کے کہ ارباب علم منقول اور معقول سے ہیں اور اس تقدیر سے ظاہر ہوا کہ جب ارادہ استعانت کا ثابت ہو گا بالضرور استعانت خدا تعالیٰ سے کرنی موجود اور ثابت ہو گی کیونکہ لازم ملزوم سے جدا نہیں ہوتا پس ارادہ استعانت کا استعانت بالفعل سے جدا نہیں ہو گا شرع ہیں اس حدیث سے استعانت کرنی اور سوائے خدا تعالیٰ کے ممنوع ہونی جیسا کہ نہیں پوشیدہ ہی اوپر اوس شخص کے کہ ماہر علم اصول اور معقول کا ہی اور طبیعت سلیم رکھتا ہی پس یہ حدیث معارض اور مخالف حدیث عبادا اسد اعینونی کی ہوئی اور یہ ظاہر ہی کہ یہ حدیث صحیح سوا فی مضمون کالم سے کے ہی پس مرجح ہونی حدیث عبادا اسد اعینونی پر آور قطع نظر اس حدیث شریف کے آیہ کریمہ ایاک نعبد وایاک نستعین اور سوا اسکے اور آیتیں اسی مضمون کی قاطع ہیں استعانت اور عبادت غیر خدا کو اسی وسطے تفسیر بیضاوی ہیں اور سوای بیضاوی کے اور تفسیروں ہیں اس آیہ کریمہ کے نیچے لکھا ہی قدم المفعول للتعظیم والاہتمام ولانہ علی الحصر ولذا قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعبدک ولا نعبد غیرک آہ وکذا فی تفسیر النیشاپوری یعنی مقدم لایا کیا مفعول واسطے تعظیم اور رعایت شان کے تاکہ دلالت کرے اوپر حصر کے خلاصہ اسکا یہ ہی کہ تجھی کو عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے استعانت کرتے ہیں غیر سے نہیں اور اسی واسطے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ معنی کلام پاک کے یہ ہیں کہ عبادت تجھیکو کرتے ہیں اور نہیں عبادت کرتے غیر تیرے کیواسطے اور دوبارہ لانی کی ضمیر کا ایاک ہی ہیں ایاک نعبد ونستعین نفرمایا بلکہ ارشاد کیا ایاک نعبد وایاک نستعین تاکہ صراحت ہو اسپر کہ مقرر وہی ہی سزاوار مدد چاہنے کا اور طلب حاجات کا اور کوئی اوسکے سوا نہیں ہو چکا خلاصہ اوس عبارت کا کہ بیضاوی ہیں ہی اور اسی طرح تفسیر نیشاپوری ہیں ہی اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ محدث دہلوی نے اپنی تفسیر عزیزی ہیں فرمایا ہی اوسکی عبارت اس طرح ہی اخ تعلق بایاک نستعین دارد امنست کہ حقیقت استعانت طلب معونت ست ومعونت بر چہار قسم ست آنرا کہ عبارت تفسیر عزیزی کی دیکھنی چاہیے لیکن ترجمہ بنا ی اوسکا واسطے فائدے عوام بھائی مسلمانوں کے لکھا جاتا ہی یعنی جو کچھ کہ تعلق دارد ایاک نستعین کے ساتھ کیتا ہی وہ یہی کہ حقیقت استعانت کی مدد مانگنی ہی اور مدد چار قسم پر ہی قسم پہلی وہ ہی کہ قدرت اور طاقت کام کی دیوے دوسری قسم وہ ہی کہ اس کام کو آسان کر دے اور تیسری قسم وہ ہی کہ اوس کام کا مقصد برقرار کر دے اور رغبت اور شوق پیدا کرے مثلاً عقل اور شعور اور ہاتھ اور پاؤں عنایت کیے عبادت کے واسطے یہ پہلی قسم ہی اور دور دفع کرنا اون چیزوں کا کہ جو باز رکھتے ہیں عبادت سے اور خاطر جمع کرنی اور فراغ خاطر نصیب کر دینی یہ قسم دوسری ہی اور ارادہ عبادت کا دل ہیں ڈالنا اور اوسکی خوبی کو عقل کی نظر ہیں جلوہ کر کر دینا اور لذت اور دل کی خوشی کو زیادہ کرنا قسم تیسری سے ہی اور انبیاء اور اولیاء اون ہیں سے اوسکی ہدایت اور رہنمائی اور تہذیب اخلاق کے واسطے

بیجا و مقدم کر دیتا کہ وہ بندہ اور عبادت کے ساتھ رغبت و حرص دلاتا ہے اور تاکید عبادت پر کرتا ہے قسم جو تجھ سے
ہی زیادہ مستحق ہمارا پالنے کا تمہیں ہے اس لیکہ فائدہ جسکا اور خصوصیت کا دنیا ہی تیرے سوا اور کسی سے مدد نہیں چاہتے ہم اگر کوئی
جسم پرستی کرے اور ہم سے چاہل کرکے پوچھے کہ عبادت اور استعانت کی حصر پر دلیل کیا ہی اوس کے جواب میں ہم کہیں گے
کہ ہمیں یقین کہ اس آیت سے پہلے ہیں وہ دلیل حصر کی ہیں اس لیے کہ عبادت اور استعانت یا تو اوس کے واسطے سزاوار
ہی کہ کمال ذاتی رکھتا ہی یا اوسکے واسطے کہ نعمتیں اکمل اوسکی سبب شکر کی اور طلب زیادتی کی من ہمیشہ اور مردا اوسکی چلی
جاوے کی غیر نہایت ملک بانزاوار عبادت اور استعانت کا اوس سبب سے ہی کہ اوسکی پرورش شامل اور احاطہ کرنے والی تمام مخلوقات
کی ہی اور مدد کرنی ہی اوس کی جن پرورش کا بقیہ اور نگہداشی یا عبادت اوسکی اور استعانت اوسے اسواسطے ہی کہ اگر کسی
کے تو نعمت اور کمال تمام موجود ہیں کے یا یہ خوف ہی کہ کوئی آفت یا کسی طرح کا نقصان پہنچے کا سکھو اور یہ تمام چیزیں
اس وصف کے ساتھ ہر کسی کو عام ہیں اور احاطہ کر رہیں ہیں اور اس حیثیت سے کہ سب کا پیدا کرنا اور تقدیر میں مخلوقات کی
مقرر کرنی اور قدرت دینی ہر کام کی یہ تمام چیزیں اوسی کی ذات مقدس کے ساتھ مخصوص ہیں پس عبادت اور استعانت
جب کہ مفرع ان چیزوں پر ہیں پس وہی اوسی ذات مقدس کے ساتھ مخصوص رکھتی ہیں اور وضاحت اس مقام کی
یہ ہی کہ بندگی اللہ تعالی نے ظاہر میں ایک طرح کی قدرت عنایت کی ہی کہ اوس قدرت کے سبب سے گمان کرتا ہی کہ کرتا اور کرنا
ہمارے اختیار میں ہی لیکن کرنے کی ترجیح کرنے پر مرکزا اوسکو میسر نہیں کر خدا تعالی کی طرف سے پس استعانت بندہ
اور اللہ میں نہیں کرا اوسی خدا تعالی سے دلیل عقلی تو یہ ہی جو مذکور ہوئی اب دعوی ہم مدلہات کا کرتے ہیں کہ یہ تو امر محسوسی ہی اسلیے
کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمام ملاں سے اپنے مطلوبوں اور حاجتوں کو طلب کرتی ہیں حالانکہ اپنی قدرت میں اور عقل و شعور میں اور کوشش
اور سعی میں قصور نہیں کرتے اور یہ ہی ہے مطلب پر نہیں پہنچتے مگر ان میں سے وہ جو سمجھتا ہی کہ سکر خدا چاہے پس معلوم
ہوا کہ مطلب نہیں حاصل ہوتا مگر غیب کی مدد سے اور استعانت یا تو ایسی چیز کے ساتھ ہوتی ہی کہ اوسکے موثر اور مستقل ہونے کا
توہم یکسی مشرک کے زمرہ کے وہم اور فہم میں گذرتا ہی جیسکہ استعانت طعام اور اناج سے بھوک کے دفع کرنے میں
اور استعانت پانی کی پینے سے تانشگی دفع ہوجاوے اور اوسکے واسطے استعانت درخت کی سایکی طرف اور دوا اوس کے
ساتھ بیماری کے دفع کرنے کے لیے اور استعانت کرنی امیر اور بادشاہ کے ساتھ وجہ معاش کے سفر اور تعین میں کہ حقیقت
میں یہ سب حال خدمت کی عوض میں حاصل ہوتا ہی اور موجب اور سبب دولت اور خواری کا نہیں ہی یا استعانت طبیبوں اور
علاج کرنے والوں کی طرف کہ سبب اسکے کہ اوسکو بحر بہ حاصل ہوا ہی اور اوسکے خواص سے واقفیت اور اطلاع رکھتے ہیں
اوس سے مشورہ علاج کا کرتے ہیں اور اوس کے موثر اور مستقل ہونے کا توہم کسی کے خیال میں نہیں گذرتا پس اس قسم
کی استعانت ملا کر اہمیت جائز ہی اسواسطے کہ وہ حقیقت میں استعانت نہیں ہی اور اگر بالفرض والتقدیر اوسکو استعانت کہیں
تو وہ استعانت خدا تعالی سے ہی یا استعانت ایسی چیز کے ساتھ ہوتی ہی کہ توہم اوسکے موثر اور مستقل ہونے کا کرتے ہیں
ذہنوں میں قرار پکڑتا ہی جیسے کہ استعانت ستاروں کی ارواح سے کے ساتھ اور عناصر کے ساتھ یا ارواح خبیثہ کے ساتھ

جیسکہ بہرائی اور شیخ سدو اور زین خان اور مانند انکے اور یہ قسم استعانت کی عین شرک ہی اور منافی ملت حنفیہ کے ہی ہوچکا ہان تک علامہ تفسیر عزیزی کی عبارت کا اور تفسیر اتقان میں مذکور ہی کہ معنی ایاک نستعین کے یہ ہین کہ خاص کرتے ہین ہم تجکو سانہ عبادت کے اور استعانت کے فقط قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد الطالبین کے کہ خطاب عربی اوکی ہی فرماتے ہین کہ عبارت اوکی یہ ہی مسئلہ دعاء اولیاء مردہ کان یا زندگان واز انبیا جائز نیست رسول فرمود صلعم الدعاء مو العبادۃ یعنی دعا خود عبادت ست پس ازین آیت خواند وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین حق تعالی بمعنی عبادت دعا کنید مرا من قبول کنم برای شما دعا را بمعنی عبادت کہ اگر نکنید از عبادت من قریب ست کہ داخل خواہند شد در جہنم ذلیل وخوار مسئلہ چنانچہ جاہل میکویند یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پی جائز نیست واگر کوید آنہی عبادت خواجہ شمس الدین پانی پی منافقہ ندارد وحق تعالی میفرماید والذین تدعون من دون اللہ عبادا امثالکم یعنی ازانکہ شما دعا میکنید سوای خدا آنہا نیز مانند شما اند آنہا را چہ قدرت ست کہ حاجت کسی برآرند اگر کسی کوید این در حق کفار ست کہ بتان واولیا و پیکر و نکتہ شود کہ لفظ عام ست وعموم لفظ معتبر ست خصوص محل نہی یعنی دعاء اولیاء مردہ ان یا زندگان سے اور انبیا علیہم السلام سے جائز نہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ دعا کرنی عبادت ہی یعنی دعا مانگنی خدا تعالی سے عبادت ہی پھر یہ آیت پڑہی وقال ربکم ادعونی الخ حق تعالی فرماتا ہی کہ دعا کرو مجھسے مین قبول کرونگا تمہارے واسطے دعا کرو بیشک جو لوگ کہ تکبر کرتے ہین میری عبادت سے قریب ہی کہ داخل ہونگے جہنم مین ذلیل اور خوار ہوکر مسئلہ جیسے کہ جاہل لوگ کہتے ہین کہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ یعنی اے شیخ عبد القادر جیلانی کچھ خدا اللہ کے واسطے یا جیسے کہ جاہل کہتے ہین یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پی یہ جائز نہین ہی اور اگر کوئی کہے یا الٰہی بحرمت خواجہ شمس الدین پانی پی کے میری یہ مراد برلاتو مضائقہ نہین رکہنا ہی یہ کہنا حق تعالی فرماتا ہی والذین تدعون من دونہ یعنی اور وہ لوگ کہ تجکو پکارتے ہو تم اور دعا مانگتے ہو تم اور ان سے سوای خدا کے وہ بندے ہین مانند تمہارے انکو کیا طاقت ہی کہ کسی کی حاجت برلاوین اگر کوئی کہوی کہ یہ آیت کفار کے حق مین ہی کہ بتون کو پکارتے تھے انکو حوالہ یا جاد کا کہ عموم لفظ کا اعتبار ہی نہ خصوص محل کا تمام مواکلام قاضی ثناء اللہ قدس سرہ کا اور بحر الرائق مین ہی من ظن ان ہیت بتصرف دون اللہ تعالی واعتقد ذلک کفر انتہی کلامہ یعنی جو کوئی کمان کرے یہ کہ جو مرکے ہین تصرف کرتے ہین بہت کامون مین سوای خدا تعالی کے اور اعتقاد کرے اس کا کافر ہی تمام مواکلام اوسکا اور جناب سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب مین لکہے اس حدیث کے واذا سالت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ یعنی جب مانگ سو من ان سے مانگ اور جب مدد چاہ سو خدا سے مدد چاہ مراۃ قلبہ وشعارہ ودثارہ وحدیثہ فیعمل فی جمیع حرکاتہ وسکناتہ حتی یسلم فی الدنیا والاخرۃ ویحظی بالعزۃ بمنہ وکرمہ اللہ تعالی الموفق للخیر والمعین علیہ فی الفرقان شرح المشکوۃ یعنی مراد اور دلیل ہی ہر سو من کہ کہ اس حدیث کو آئینہ بناوے اپنے دل کا اور لباس ظاہری اور باطنی اپنا اور کلام اپنا پس عمل مین لاوے اس حدیث کے مضمون کو ہر تمام حرکات اور سکنات اپنے کے تاکہ

سلامت رہے دنیا اور آخرت میں اور بچے عزت و دو جہان میں بسبب رحمت اللہ تعالیٰ کے ایسا ہی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں

بیان بلند جگہ پر چڑھنے کا

وَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰی مَکَانٍ مُرْتَفِعٍ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الشَّرَفُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ وَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اص اور جب چڑھے کوئی مکان بلند پر کہے یا اللہ واسطے تیرے زیر کی ہی ہر بلندی پر بیشی قدر اور مرتبہ غیر المتہی ہر بلندی سے اور تیرے لیے سب تعریف ہی ہر حال نقل کی یہ احمد ابو یعلی ابن سنی نے وَاِذَا رَاٰی مَدِیْنَۃً یُرِیْدُ دُخُوْلَھَا قَالَ حِیْنَ یَرَاھَا اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا س حب مس اور جب دیکھے اوس شہر کو کہ جانا ہی داخل ہونا اوسمیں کہے جب کہ دیکھے اوسکو یا اللہ پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور اوس چیز کے کہ سایہ ڈالا ہی اونہوں نے اور اے رب ساتوں زمینوں کے اور اوس چیز کے کہ اوٹھا یا ہی اونہوں نے اور اے رب شیطانوں کے اور اون کے کہ گمراہ کیا ہی شیطانوں نے اور گھمواور اے رب ہواؤں کے اور اوس چیز کے کہ پراگندہ کرتی ہیں ہوا ئیں پس تحقیق ہم مانگتے ہیں بھلائی اس شہر کی اور بھلائی اس شہر والوں کی اور پناہ پکڑتے ہیں ساتھ تیرے برائی اسکی سے اور برائی رہنے والوں اسکے سے اور برائی اوس چیز کی سے کہ اسمیں ہی نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے

بیان شہر کے دیکھنیکا

ف بھلائی شہر کی یہ ہی کہ داخل ہونا مبارک ہو یعنی سبب طاعت و عبادت اور عافیت کا ہو اور بھلائی شہر والوں کی یہ کہ نیکبخت ہوں اور سبب اونکی باعث بہتر کی کی نہو ع ۵ ۵ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا ط مانگتا ہوں میں تجھ سے بھلائی شہر کی اور بھلائی اوس چیز کی کہ اس میں ہی اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اسکے سے اور برائی اوس چیز کی سے کہ اس میں ہی نقل کی یہ طبرانی نے وَعِنْدَ مَا یُرِیْدُ اَنْ یَدْخُلَھَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا ط مس اور جب چاہے وقت داخل ہونے شہر کے یا اللہ برکت ہمارے واسطے ہمارے شہر میں تین بار یا اللہ نصیب کر ہمکو میوے اسکے اور دوست کر ہمکو طرف شہر والوں کے اور دوست کر نیکبخت شہر والوں کو طرف ہمارے نقل کی یہ طبرانی نے اوسط میں وَاِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مرت س ق اط مص اور جب اترے پڑاؤ کرنا ہوں میں ساتھ کلموں پورے خدا کے برائی اوس چیز کی سے کہ پیدا کی پس نہیں ضرر پہنچتا ہمکو کچھ ضرر کرنے کی پڑھنے والے کو کوئی چیز یہاں تلک کہ کوچ کرے نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ احمد طبرانی ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا اَمْسٰی وَاَقْبَلَ اللَّیْلُ یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْکِ وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ د مس اور جب شام کرے سافر اور آوے رات پڑے اے زمین میرا

بیان منزل میں اترنیکا اور شام کے ساتھ کا

اور رب تیرا اللہ ہی پناہ پکڑ آدمیوں میں سانہ اللہ کے برائی تیری سے یعنی خست وغیرہ سے اور برائی اوس چیز کی سے
کہ پیدا کی گئی تجھ یعنی سانپ وغیرہ اور برائی اوس چیز کے سے کہ جلتی ہی تجھ پر یعنی حیوانات درجن وانس اور پناہ پکڑتا ہوں
سانہ اللہ کے برائی تیرکی سے اور اژدہے کالے کی سے اور ہر طرح کے سانپ کی سے اور بچھو کی سے اور برائی
زمین والوں شہروں سے یعنی جنات یا آدمی اور برائی جننے والے کی سے یعنی آدمی یا ابلیس اور بیٹی کی سے یعنی
اولاد آدمی یا اولاد ابلیس نقل کی یہ ابوداود دسنائی حاکم سے وَوَقْتَ الصُّبْحِ بِقَوْلِ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ وَ
حُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ مرد س عو اور بعمل راستہ کو
کہے مسافر نبی سن سے والے نے تعریف کرنی میری خدا کو اقرار برابر سانہ نعمت اوس کے کے اور خوبی نعمت اوسکے کی ہم
سے رب ہمارے یار ہو یعنی مدد کار ہمارا اور فضل کر ہم کہنا ہمیں یہ کلام پناہ چاہتا ہوا سانہ خدا کے آگ سے نقل
کی یہ مسلم ابوداود دسنائی ابوعوانہ نے وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِبُّ يَا جُبَيْرُ إِذَا خَرَجْتَ فِي سَفَرٍ أَنْ تَكُونَ
أَمْثَلَ أَصْحَابِكَ هَيْئَةً وَأَكْثَرَهُمْ زَادًا اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہتا ہی تو اے جبیر کہ جب نکلے
سفر میں یہ کہ ہووے تو بہتر یاروں اپنے سے ہیئت میں یعنی صورت وحال میں اور بہت زیادہ اون کا اور روی سے
کے ف یعنی بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال وجمال والا ہووے قُلْتُ نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ فَاقْرَأْ
هٰذِهِ السُّوَرَ الْخَمْسَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَإِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ
قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَافْتَتِحْ كُلَّ سُورَةٍ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَاخْتِمْ فَرَأَنَّكَ بِهَا قَالَ جُبَيْرٌ وَكُنْتُ
عَيِّلًا كَثِيرَ الْمَالِ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فِي سَفَرٍ فَأَكُونُ أَبْذَهُمْ هَيْئَةً وَأَقَلَّهُمْ زَادًا پس عرض کیا میں نے ہاں
خدا ہوں تیرا باپ میرے فرمایا پس پڑھ یہ پانچ سورتیں قل یا اور اذا جاء اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل
اعوذ برب الناس اور شروع کر ہر سورت کو سانہ بسم اللہ کے اور ختم کر قرات اپنی سانہ بسم اللہ کے یعنی سب چھ
ہو کی کہا جبیر نے اور تھا میں غنی بہت مال والا پس تھا میں کہ نکلتا تھا سفر میں پس ہو جاتا تھا بہت بناہ حال اور بد
ہیئت میں اور کمزاد سے توشے میں ف یعنی باوجود کثرت مال کے بدہیئت و مفلس ہو جاتا میں سبب ضائع
ہونے مال کے اور بے برکتی کے فَمَا زِلْتُ مُنْذُ عَلَّمَنِيهِنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأْتُ
بِهِنَّ أَكُونُ مِنْ أَحْسَنِهِمْ هَيْئَةً وَأَكْثَرِهِمْ زَادًا حَتَّى أَرْجِعَ مِنْ سَفَرِي ص پس ہمیشہ رہا میں جیسے کے
سیکھیں میں نے یہ سورتیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مداومت کی اوکی پڑھنے کی ہو میں بہترین اوکے
سے ہیئت میں اور زیادہ ترین اون کے سے توشے میں یہاں تک کہ پھرتا میں سفر اپنے سے نقل کی یہ بیہقی نے
ف ابن نجار نے اپنی تاریخ میں حضرت علی سے روایت کی ہی کہ وہ نقل کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ جو کوئی ارادہ کرے سفر کا پس پڑھے دونوں یا زوا پنے گھر کے در وازے کے اور پڑھے
گیارہ بار قل ہو اللہ احد ہوتا ہی اللہ تعالیٰ نگہبان اسکا یہاں تک کہ پھرے یہ روایت تفسیر در منثور میں ہی جامع الاصول

يَشْغَلُ فِي مَسِيرِهِ بِاللّٰهِ وَذِكْرِهِ اَلَّا زَوَّدَهُ بِمَلَكٍ لَا يَحُلُّ وَيَشْعَرُ وَيَحُوطُهُ اَلَّا كَرَّدَ فَيُسَيِّطَانٍ ط نہیں کوئی سوار کہ خالی ہو
جسنے اپنے مین اوشغول اوسکا دل وسکا ساتہ اوسکے اوزبان یاد کرا وسکے مگر کہ بیجہے اوسکے سوار کرتا ہی اللہ تعالے اوسکے ساتہ فرشتے کو اوہ نہین خالی ہوتا ذکر
اوسکے سے اوشغول ہوتا ہی ساتہ کے یعنی شعر رہیگے اور ساتہ اوسکے یعنی ساتہ کلام دینا اور بیاندہ کے مگر کہ بیجے
سوار کرتا ہی اللہ اوسکے شیطان کو نقل کی یہ طبرانی نے ف یعنی جو کوئی سواری کیوقت یا وضو اکی کرتا ہی اوسکے
بیجے اللہ تعالی فرشتہ متعین کرتا ہی کہ نگہبان اور مددگار ہوتا ہی اوتعلیم نیکی کی کرتا ہی اور بدی سے باز رکہتا ہی
والا شیطان یعین ہوتا ہی اور بری راہ بتاتا ہی کذا ذکر الفخر وَاِنْ كَانَ فِي حَجٍّ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عَلَى
الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ خ اور جو ہووے مسافر سفر حج مین پس جب ٹہرے ساتہ اوس کے سواری
اوسکی بیدا پر الحمد للہ کہے اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہے نقل کی یہ بخاری نے ف بیدا نام ایک جگہ بلند
کا ہی درمیان مکے کے اور مدینے کے آگے ذوالحلیفہ کے جانب مکے کے فَاِذَا اَحْرَمَ لَبَّى اَللّٰهُمَّ
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ع پس جب
احرام باندہے لبیک کہے اسطرح حاضر ہون مین خدمت تیری مین یا اللہ حاضر ہون خدمت تیری مین حاضر ہون
خدمت تیری مین نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہون خدمت تیری مین تحقیق تعریف اور نعمت تیرہی لیئے ہی یعنی
انعام و احسان بندون پر تیرے ہی جانب سے ہی اور ملک بیشک تیرہی لیے ہی نہین کوئی شریک تیرا یہ صحاح ستہ مین ہی
ف احرام مین کتنی چیزون کو حرام کرتا ہوتا ہی خواہ احرام حج کا ہو یا عمرے کا تفصیل اوسکی فقہ مین دیکہلیے قصد کرنے والے
حج کے کو چاہیئے اول طہارت و غسل کرے اور کپڑے بن سیے یعنی بن ہوئے بدن پر پہنے اور خوشبو بدن کو لگاوے
اور دو رکعت پڑہے پہلی مین الحمد اور قل یا اور دوسری مین الحمد قل ہو اللہ پڑہے کہ یہ سنت ہی پہر نیت احرام کی کرے
اور اگر بعد نماز کے بہی احرام باندہے جائز ہی لیکن مکروہ اور بعد نماز کے لبیک کہے اور بعد اوسکے سید کائنات پر درود
بہیجے اور لبیک کہنی بعد نماز کے ہماری نزدیک سنت ہی اور فرض احرام کے دو مین نیت اور مطلق ذکر لبیک ہوا
سوا اوسکے اور ہوا اور سوا ان کے اور چیزین سنت ہین یا مستحب اور لبیک کہنی سارے حج مین ایکبار فرض ہی
اور بار بار سنت اور مستحب ہی کہ جب لبیک کہے تین بار سے کم نہ کہے اور زبان سے کہے دل سے کہنا مفید نہین کذا
ذکر الفخر لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ مو
رعہ حاضر ہوا مین خدمت تیری مین حاضر ہون خدمت تیری مین اور مستعد ہون طاعت پر اور بہلائی ہاتہون
تیرے مین ہی یعنی قبضہ قدرت و تصرف تیرے ہی حاضر ہون خدمت تیری مین اور رغبت طرف تیرے ہی اور عمل
طرف تیرے چڑہتے ہین حاضر ہون خدمت تیری مین نقل کی یہ موطا مسلم اور چار دون نے لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ
لَبَّيْكَ س ق حب مس لبیک کہتا ہون اے معبود برحق لبیک نقل کی یہ نسائی ابن ماجہ ابن حبان
حاکم نے وَاِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَاَلَ اللّٰهَ مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتَعَاذَهُ مِنَ النَّارِ ط اور جب فراغت پاوے

لبیک کہنے سے تک خدا تعالے سے بخشش اور خوشنودی اور بہشت اور رہائی دوزخ سے آزادی کی آرزو نقل کی طبرانی نے ف
چنانچہ حدیث شریف میں یہ دعا آئی ہی پڑھے بلکہ بعد ہر لبیک کے پڑھنا اسکا سنت ہی اللھم انی اسئلک مغفرتک ورضاک
عنی فی دار القرار وان تعتقنی من النار کذا ذکر **الفخر** فاذا طاف کلما ان لو کن کلما **مخ** پس جب طواف کرے
جبکہ آوے رکن اسود کے پاس تکبیر کہنے کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** جہاں لفظ رکن مذکور ہوتا ہی اوس سے وہ رکن
مراد ہوتا ہی جسمین حجر اسود ہی پس جب رو بر ہو آوے آوسکے بسم اللہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہکر طواف
شروع کرے پھر جب ایک دورہ کر چکے کہ اوسکو شوط کہتے ہین اسی طرح کرے پس سات شوط پورے ادا کرے اور جب
تکبیر کہے دونون ہاتہ کندہے تک اوٹھاکر ہتیلیان سامنے حجر اسود کے کرے پھر بوسہ دے اور طور بوسے کا یہ ہی
کہ دونون ہاتہ حجر اسود پر رکہکر درمیان اون کے منہ رکہکر بوسہ دے تاکہ اس طرح کہ آواز نہ آوے اور جو منہ نہین پہنچ سکتا ہی
ہاتہ لگاکر چومے جو یہ بہی نہ ہو سکے تو لکڑی وغیرہ لگاکر اوسے چومے یہ سوا فی تصریح حدادی کے ہی اور جو یہ بہی نہ ہو سکے
دونون ہاتہون سے اوسکی طرف اشارہ کرے اور مستحب ہی کہ حجر اسود پر سجدہ کرے اور بوسہ دے تین بار یونہی کرے
کذا ذکر **الفخر** وھو یقول بین الرکنین ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار **مس حب مس**
اور کہے درمیان دونون رکنون کے اے ہمارے رب ہمکو دنیا مین بھلی اور آخرت مین بھلی اور بچا ہمکو عذاب
آگ کے ایسے نقل کی یہ ابو داود نسائی ابن حبان حاکم نے **ف** کعبے کے چار کونے ہین دو کو عراقی اور شامی کہتے ہین اور
دو کو رکن اسود اور رکن یمانی اور کبہی ان دونوکو بہی رکنین یمانیین کہتے ہین یہان وہی مراد ہین یعنی رکن اسود اور
رکن یمانی کہ جانب جنوب کے ہین کذا ذکر **الفخر** وکذلک بین الرکن والحجر **موص** اور اسی طرح یعنی دعا
پڑھے درمیان رکن اسود کے اور حجر کے نقل کی یہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے **ف** حجر کہتے ہین کعبے کی دیوار کو جانب
شمال کعبے کے ہی تہ کعبے کی یہ دیوار کعبے کی نہی اب اسکو پرے چہوڑکر وریسے دیوار کعبے کی بنائی ہی حجر بطور آدہے
دائرے کعبے ہی بقدر انتیس گز کے کذا ذکر **الفخر** وفی الطواف **مس** او بین الرکن والمقام **موص** اور
پڑھے طواف مین نقل کی یہ حاکم نے یا درمیان رکن اور مقام ابراہیم کے نقل کی یہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے **ف**
یعنی حاکم نے مطلق طواف مین آسکے کی دعا پڑھنی روایت کی ہی اور ابن ابی شیبہ نے خاص درمیان رکن اسود اور
مقام ابراہیم کے اللھم قنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیہ واخلف علی کل غائبۃ لی بخیر **مس موص**
یا اللہ قناعت دے مجکو اوس چیز کے کہ نصیب کی تو نے مجکو اور برکت دے میرے لیے اوسمین اور خلیفہ ہو یعنی نگہبان
اوپر ہر چیز میری کے کہ غائب ہی سانہ بہلائی کے نقل کی یہ حاکم نے اور موقوفا ابن ابی شیبہ نے لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر **موص** نہین کوئی معبود مگر خدا ایک ہی ہے نہین کوئی
شریک اوسکا واسطے اوسکے بادشاہت ہی اور اوسکے لیے تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہ موقوفا ابن ابی شیبہ
نے **ف** یعنی ایک روایت ابن ابی شیبہ کی مین یہ کلمہ پہلی دعا کے سانہ زیادہ ہی فاذا فرغ من الطواف بمقام

الی مقام ابراہیم فقرا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی وجعل المقام بینہ وبین البیت فصلی رکعتین فی
الاولی قل یا ایہا الکافرون وفی الثانیۃ قل ہو اللہ احد پس جب فراغت پاوے طواف سے آوے طرف مقام
ابراہیم کے پس پڑہی یہ آیت اور پکڑو مقام ابراہیم کو جاے نماز اور کرے مقام ابراہیم کو درمیان اپنے اور درمیان کعبے
کے اور پڑہے دو رکعت پڑہے پہلی رکعت میں قل یا اور دوسری میں قل ہو اللہ ف مقام ابراہیم ایک پتہری کہ حضرت
ابراہیم نے اوپر کہڑے ہو کر لوگوں کو بحسب حکم الٰہی کے حج کے لیے پکارا تھا چنانچہ وہ حکم بیچ آیت واذن فی الناس
بالحج کے مذکور ہی یعنی اعلام کر لوگوں میں ساتھ حج کے اوپر نشان قدموں حضرت ابراہیمؑ کا ہی اب سامنے کعبے
کے ایک حجر ہیں ہی پس ادا سکے چاہیے کہڑا ہو کر دو کانہ پڑہے کہ وہ ملے کعبے کے بیچ میں ہو جاوے یہ دو رکعت
ہر طواف کے بعد واجب ہیں خواہ طواف نفل ہو یا فرض یا واجب اور یہ حکم کہ اس نماز کے لیے بیان ہوئی افضل ہی اگر اور جاے
بھی پڑہے جائز ہی کذا ذکر الفخر ثم یرجع الی الرکن فیستلمہ ثم یخرج من الباب الی الصفا پہر پہرے طرف
رکن کے یعنی حجر اسود کے پس چومے اوسکو یعنی دوبارہ یا ہاتہ وغیرہ سے چومے پہر نکلے دروازے مسجد کے سے
یعنی باب الصفا سے طرف صفا کے ف سنت یہ ہی کہ فی الفور بقصد سعی کے صفا کی طرف نکلے بلا عذر تاخیر کرنی
بری ہی اور عذر سے یا استراحت کے لیے واسطے دور کرنے ماندگی کے اگر تاخیر کرے مضائقہ نہیں فاذا دنی منہ
قرا ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ابدا بما بدا اللہ عز وجل بہ فیرقی الصفا حتی یری البیت پس
جب قریب ہووے صفا سے پڑہے یہ آیت تحقیق صفا اور مروہ نشانیوں خدا کی سے ہی پہر کہے ابتدا کرتا ہوں میں
یعنی اس سے سانہ اوس چیز کے کہ ابتدا کی اللہ عزوجل نے ساتہ اوسکے یعنی ساتہ ذکر صفا کے پہر چڑہے صفا پر یہاں تک
کہ دیکہے خانہ کعبہ کو ف اگلے زمانے میں کوہ کعبے کا صفا پر سے معلوم ہوتا تہا اب بنا حرم سے چہپ گیا ہی
کر بعض جگہ صفا پر کیسے اگر دروازہ حرم کا کہلا ہووے بعض جز کعبے کا معلوم ہوتا ہی فیستقبل القبلۃ فیوحد اللہ
ویکبرہ پس منہ کرے قبلے کی طرف پس کہے وحدانیت خدا کی اور بڑائی اوسکی ف یعنی لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہے اور دو
ہاتہ کندہے تک بطور دعا کے اوٹہاوے کذا ذکر الفخر ویقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و
لہ الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب
وحدہ اور کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں کوئی شریک اوسکا اوسکے لیے بادشاہت ہی اور اوسکے لیے سب
تعریف ہی وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا پورا کیا وعدہ اپنا یعنی کیا فتح ہوا اور
ثابت دین کی ہوئی اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی رسول خدا کی اور شکست دی کفار کے گروہوں کو تنہا ف یعنی غزوہ خندق
میں کہ قریب بارہ ہزار کے کفار سوائے یہود قریظہ اور نضیر کے جمع ہو کر مدینے پر آچڑہے تہے اور ارادہ لڑائی کا شروع
سے رکہتے تہے اللہ تعالیٰ نے ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اوپر معین کیا کہ ملائک اور حراب کیا اور یہ کلمہ احتمال ہی کہ سوائی توحید

تکبیر کے فرمانے ہوں باہی یہاں اوس تکبیر و توحید کا ہو ۵ ع ثم یعود ایضا بذلک ویقول مثل هذا ثلاث مرات
پھر وہ عاکرے درمیان میں اسکے اور کہے اسکے مثل تین بار ف یعنی کلمہ وغیرہ پڑھے اور دعا کرے تین بار ثم یقوم الی المروۃ
حتی اذا انصبت قدماہ فی بطن الوادی سعی حتی اذا صعدتا مشی پھر اوترے صفا سے اور قصد کرے مروہ کا یہاں
تک کہ جب اوترین دونوں پاؤں اوسکے نشیب نالے کے دوڑے یہاں تک کہ جب چڑھے چلے اپنی چال ف یعنی جب پستی
نالے سے بلندی مروے پر چڑھنے کے سعی سو قوف کرے اور آہستہ چلے اور پستی بلندی نالے کے زمانے میں بھی اب پاربر ہی کم
بجای سعی کرنے کے نشانی بنادی ہی اوسکو میلین اخضرین کہتے ہیں پس اوس حکم سے سعی کرے ادای سنت کے لیے
حتی اذا اتی المروۃ فعل علی المروۃ کما فعل علی الصفا مردس ف عو یہاں تک کہ جب آوے مروے
پر کرے مروے پر جیسکہ کیا تھا صفا پر نقل کی یہ مسلم ابو داود نسای ابن ماجہ ابو عوانہ نے ف یعنی متوجہ قبلے کو ہو کر تکبیر تہلیل وغیرہ
کہے پھر مروے اوتر کر صفا کو جاوے اور پہلی طرح سعی کرے سات بار یونہی کرے کہ صفا سے مروے تک ایک شوط ہوتا ہی اور مروے
سے صفا تک دوسرا شوط سات بار سعی کرنی واجب ہی اور ایک روایت میں یوں آیا ہی ۵ فخر ۵ واذا رقی الصفا کبر
ثلاثا وقال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ویصنع ذلک
سبع مرات فیصیر من التکبیر احدی وعشرین ومن التھلیل سبع ویدعو بما بین ذلک ویسأل اللہ
ثم یھبط فاذا رقی علی المروۃ صنع کما صنع علی الصفا حتی یفرغ من سعیہ سوطا مص اور جب چڑھے
صفا پر تکبیر کہے تین بار اور کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں کوئی شریک اوسکا اوسکے لیے بادشاہت ہی اور اوسکے لیے
تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی کہے یعنی تین بار تکبیر کہی اور ایکبار کلمہ پڑھا سات بار پس یوں کی تکبیریں اکیس بار اور کلمے سات
بار اور دعا کرے درمیان اسکے یعنی درمیان اسکے کہ مذکور ہوا سات بار پڑھنے سے اور اسکے خدا تعالی سے پھر اوترے صفا سے
پس جب چڑھے مروے پر کرے جیسے کیا تھا صفا پر یہاں تک کہ فراغت پاوے سعی سے نقل کی یہ موقوفا موطا میں اور
ابن ابی شیبہ نے ویدعو اعلی الصفا اللھم انک قلت ادعونی استجب لکم وانک لا تخلف المیعاد وانی
اسألک کما ھدیتنی للاسلام ان لا تنزعہ منی حتی تتوفانی وانا مسلم موطا اور دعا کرے صفا پر اللہ سے
تو نے فرمایا ہی دعا کرو مجھے قبول کروں گا دعا تمہاری اور تحقیق تو نہیں خلاف کرتا ہی وعدہ کو اور تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے کہ جیسے
ہدایت کیا تو نے مجھکو واسطے اسلام کے نہ نکالے تو اوسکو مجھ سے یہاں تک کہ مرے تو مجھکو اوس حال میں کہ میں مسلمان ہوں یہ
موقوفا طاہر ہی وبین الصفا والمروۃ ربی اغفر وارحم انت الاعز الاکرم موص اور پڑھے درمیان
صفا اور مروے کے اے رب میرے بخش اور رحم کر تو ہی غالب بزرگ کر نقل کی یہ موقوفا ابن ابی شیبہ واذا سار بطن
عرفات لبی وکبر مرد اور جب چلے بطرف عرفات کے لبیک کہے اور تکبیر نقل کی یہ مسلم ابو داود نے ف یعنی لبیک
کہے راہ میں اور کہی تکبیر لیکن علمانے لکھا ہی کہ لبیک کہنی سنت ہی اور تکبیر کہنی جائز ۵ فخر ۵ وخیر الدعاء دعاء
یوم عرفۃ وخیر ما قلت انا والنبیون قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد

هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور بہترین دعا کی دعا دن عرفے کی ہی اور بہترین اوس چیز کا کہ کہا میں نے اور سب انبیاء کے پہلے مجھ سے یہ ہی لا الہ الا اللہ وحدہ شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ہو علی کل شیٔ قدیر نقل کی یہ ترمذی نے اکثر دُعَائِیْ وَدُعَاءُ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ بِعَرَفَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّیَاحُ **مص** بہت دعا میری اور دعا انبیا کی کہ پہلے مجھ سے ہے دن عرفے کے یہ ہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ہو علی کل شیٔ قدیر یا اللہ کر دل میں میرے روشنی اور سماعت میری میں روشنی اور بینائی میری میں روشنی یا اللہ کھول میرے لیے سینہ میرا اور آسان کر میرے لیے کام میرا اور پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ تیرے وسوسوں سینے کے اور پراگندگی کام کی اور فتنے قبر کے یا اللہ تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی سے کہ داخل ہوتی ہی رات میں اور برائی اوس چیز کی سے کہ داخل ہوتی ہی دن میں بھی قسم موذی ہے اور برائی اوس چیز کے سے کہ چلا دیں اوسکو ہوائیں یعنی شیاطین وجنات نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے **ف** اسلیے فرمایا کہ تعریف کرنی کریم کی صفت میں دعا ہوتی ہی کنایہ اور علامت شرح صدر کی حدیث شریف میں یہ آئی ہی کہ بیزاری ہو دنیا سے اور رجوع ہو طرف دار الخلود کے اور مستعد ہو واسطے موت کے پہلے آنے اوسکے سے اور مراد پناہ وسوسوں سے کے بنا دن چیز دن سے ہی کہ باعث وسواس کے ہوں یعنی نفس وشیطان اور پراگندگی کام کی یعنی پراگندگی امر دین کی بسبب مشغول ہونے کے سامانہ امور دنیا کے اس سے بھی پناہ ہی اور فتنہ قبر کا بھی جرائی جواب منکر ونکیر کے **ف** **فخر ۵** وَالتَّلْبِیَةُ بِعَرَفَةَ سُنَّةٌ **مس مص** اور تلبیہ کہنی عرفات میں سنت ہی نقل کی یہ بیہقی اور حاکم نے **ف** یعنی پہلے وقوف کے اور بعد وقوف کے رمی جمار تلبیہ کہنی سنت موکدہ ہی والا ہر حالت میں بعد احرام کے مستحب ہی لیکن شروع احرام میں واجب ہی کذا ذکر **العلی** وَلَمَّا وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ قَالَ لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ قَالَ اِنَّمَا الْخَیْرُ خَیْرُ الْاٰخِرَةِ **طس** اور جب وقوف کرے عرفات میں اور وقوف کہے حاضر ہوں حاضر ہوں حدیث تیرہویں یا اللہ حاضر ہوں خدمت تیری میں کہے بعد اوسکے سوا اسکے نہیں خیر سچی بھلائی آخرت کی ہی نقل کی یہ طبرانی نے اور طبرانی نے وَاِذَا صَلَّی الْعَصْرَ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ پس جب نماز پڑھے عصر کی اور وقوف کرے عرفات میں اوٹھائے ہاتھ اپنے **ف** عرفات میں عصر کی نماز ظہر کے ساتھ پڑھ لیتے ہیں اور اسکے بعد عرفات میں وقوف کرتے ہیں یعنی شہر نے ہیں کہ یہ وقوف فرائض حج سے ہی بعد دوپہر ڈھلنے تاریخ نویں کے تمام مشغول رہے تک وقت وقوف کا ہی اگر ایک ساعت بھی اسمیں وقوف کر لیا فرض ادا ہو جاوے گا اور سنت یہ ہی کہ بعد غروب کے روانہ ہوے **فخر ۵** وَیَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ بِالْهُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتُّقٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی اَقُوْلُ بِیَدَیْهِ فَیَسْكُتُ قَدْرَ مَا یَقْرَأُ اِنْسَانٌ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ ثُمَّ یَعُوْدُ یَرْفَعُ یَدَیْهِ وَیَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ **مو مص** اور کہے

اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ کے لیے سب تعریف ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ کے لیے سب تعریف ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ
کے لیے سب تعریف ہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں کوئی شریک اوسکا اوسکے لیے بادشاہت ہی اور اوسکے لیے تعریف
ہی یہ اللہ کہا مکبر نے اور سیدھی اور پاک کر مجکو یعنی عیبوں ظاہر و باطن کیسے سبب تقوی کے اور بخش مجکو امر آخرت میں اور دنیا میں
یعنی جو کچھ امر دین و دنیا میں سرزد ہوئے ہیں بمنزلے پر ہو ڑدے ہاتھ اپنے پر ہو کچھ پڑھے دعا پڑھنے سے مقدار پڑھنے
آدمی کے الحمد کو پھر صعود کرے یعنی پھر دعا پڑھے پس اوٹھاوے ہاتھ اپنے اور کہے اقتدا اوسکے یعنی دعا وغیرہ پڑھے مثل
کی یہ سرقوفا ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا رَجَعَ وَاَتَى الشِّعْرَ الْحَرَامَ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ
فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى اَسْفَرَ جِدًّا **مرد س ق ع** اور جب پھرے عرفات سے اور آوے مشعر الحرام پر سنہ کرے قبلے
کی طرف پس دعا کرے خدا تعالی سے اور ساتھ تکبیر اور تہلیل اور توحید کے یاد کرے اوسکو یعنی اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
سے کہے پس ہمیشہ کہا رہے یہاں تک کہ روشن ہووے صبح خوب نقل کی یہ مسلم اور ابو داود و نسائی ابن ماجہ و عوانہ نے **ف** عرفات سے
پھر کر رات کو مزدلفے میں رہنے ہیں کہ سنت موکدہ ہے وہاں کا رہنا پھر صبح کی نماز اول وقت پڑھ کر مشعر حرام پر کہ نام پہاڑ نزدیک
کا ہی وقوف کرتے ہیں مطلق وقوف کرنا وہاں کا واجب ہی اگرچہ ایک ساعت بھی ہو اور اسفار کہ مذکور ہوا وقوف کرنا
سنت ہی در وقت وقوف کا طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہی اگر اسکے پہلے یا پیچھے کر یگا بہتر نہیں **ص فخر ۵**
وَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى يَرْمِيَ جَمْرَةَ اَبِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ع** اور ہمیشہ لبیک کہتا رہے یعنی احرام کے دن سے جکھون مقرر پر یہاں تک
کہ رمی کرے جمرے کو یعنی جمرۃ العقبہ کہ یہ صحاح ستہ میں ہی **ف** جمرہ اصل میں سنگریزہ کو کہتے ہیں کہ رمی ان دنوں مکان ہو گیا
ہی جہر کنکرا رمانے ہیں وہ تین ہیں ایک جمرہ اولی اسکو جمرہ دنیا ہی کہتے ہیں اور دوسرے جمرۃ الوسطی اور تیسرے جمرۃ العقبہ رمی
کرنی اگلی واجب ہی سویں تاریخ جمرۃ العقبہ پر قطار ہی کرتے ہیں یعنی کنکرا رماتے ہیں اور اول کنکرا رمانے میں لبیک کہنی موقوف
کرتے ہیں اور کبار دین باروین تیرھوین کو رمی کرتے ہیں اور تیروین کو بھی رمی کرتے ہیں اگر دیر ہیں **ص فخر ۵**
وَاِذَا اَرَادَ رَمْيَ الْجِمَارِ قَالَ اَنَا اَرْمِي جَمْرَةَ الدُّنْيَا رَمْيًا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ **خ س** اور جب
چاہے سنگریزے مارنے یعنی تینوں منارون پر کبار دین باروین تاریخ میں جیسا وے جمرۂ دنیا پر پہنچکے اور سہ سات کنکر یعنی بقدر
دانہ باقلے کے تکبیر کہتا جاوے پیچھے ہر کنکر کے نقل کی یہ بخاری نسائی نے **اَوْ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مرد س و ص**
یا تکبیر کہے ساتھ ہر کنکر کے نقل کی یہ مسلم اور ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيُطِيلُ الدُّعَاءَ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطَى كَذَلِكَ فَيَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ
فَيُطِيلُ الدُّعَاءَ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا **خ س** پھر
ہر ایک کے بزے تھوڑا سا یعنی بقدر رمی جمرۃ الدنیا کے پس ٹھہرے نہ زمین نرم میں پس کھڑا ہووے مقابل قبلے کے
کھڑا ہونا دراز پس دعا کرے اور اوٹھاوے ہاتھ اپنے پھر رمی کرے جمرۃ الوسطی پر اسیطرح یعنی مثل جمرۃ الدنیا کے پس چلے
بائیں طرف پس داخل ہووے زمین نرم میں اور کھڑا ہووے سامنے قبلے کے کھڑا ہونا دراز پس دعا کرے اور اوٹھاوے

ہاتھ سے پھر پھینکے سنکریزے جمرۃ العقبہ پر شیب نالے کے بیچ سے اور نہ ٹھہرے نزدیک اوس کے نفل کی یہ بجائی نسائی نے **ف** جمرہ دنیا کے سے نزدیک شہر نا سنت ہی چنانچہ بعضی روایت میں مقدر پڑھنے سورہ بقرہ کے آیا پس کہے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد اور تکبیر و تہلیل تسبیح کرے اور درود پڑھے اور کمال حضور اور خشوع سے دعا مانگے اپنے اور والدین کے لیے کرے اگر بخشش چاہے اور بعد رمی جمرۃ العقبہ کے نہ ٹھہرے نہ پہلے دن اور نہ دوسرے تیسرے دن اور دعا کرنے میں اختلاف ہی بعضے کہتے ہیں ٹھہرے نہیں چلے میں دعا کرنا چاہیے اور بعضے مطلق دعا کرنی منع کرتے ہیں

۵ فخر ۵ وَيَسْتَطْرِفُ الْوَادِيَ حَتّٰى إِذَا وَقَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا **مص موص** اور داخل ہووے شیب کا میں یعنی رمی جمرۃ العقبہ کے لیے یہاں تک کہ جب قرعت پاوے پڑے یا اللہ کر حج ہمارا مقبول اور گناہ ہمارا بخشا گیا نفل کی یہ ابن ابی شیبہ نے اور موقوف بھی اوسنے **ف** حج مبرور اوسکو کہتے ہیں جس میں گناہ اور خیانت نہ ہو **فخر** وَيَدْعُو عِنْدَ الْجَمَرَاتِ كُلِّهَا وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا **موص** اور دعا کرے پاس ہر جمرات کے اور نہ ٹھہرے کوئی دعا یعنی جو چاہے لمبی کرے نفل کی موقوفا ابن ابی شیبہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا ہی کہ جمرۃ العقبہ کے پاس ہی دعا کرے اگرچہ بہت ٹھہرنا ہووے اور اذا ذبح سمّٰی وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى صِفَاحِ ذِي الْحُلَيْفَةِ **ع** اور جب ذبح کرے قربانی بسم اللہ اور اللہ اکبر کہے اور رکھے پاؤں اپنا اوپر صفاح اوسکے یعنی جوڑا وکلہ قربانی کی یہ صحاح ستہ میں ہی وَيَقُولُ فِي الْأُضْحِيَةِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مرد** اور کہے وقت ذبح قربانی کے ذبح کرتا ہوں میں بسم اللہ نام خدا کے یا اللہ قبول کر مجھ سے یعنی قربانی میری اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی قربانیاں اونکی نفل کی یہ مسلم اور ابوداؤد نے **ف** اگر اللہ تعالیٰ کا ذبح کیوقت قصداً ترک کرے وہ جانور کھانا حرام ہوگا اب لفظ بسم اللہ کا کہنا ضروری ہوا بسم اللہ اللہ اکبر کہنا مستحب ہی اور دعائیں کہ مذکور ہوئی ہیں اولی ہی پڑھنا اور کہا **۵ فخر ۵** إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرٰهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَذْبَحُ **د ق مس** تحقیق میں نے متوجہ کیا منہ اپنا واسطے اوسکے کہ جیدکیا آسمانوں کو اور زمین کو حال یہ کہ میں ابراہیم پر ہوں توحید کرنیوالا اور نہیں میں مشرکوں سے تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے خدا پروردگار عالموں کی ہی نہیں کوئی شریک اوسکا اور ساتھ اوسکے حکم ہوا کیا ہوں میں اور میں مسلمانوں سے ہوں یا اللہ یہ قربانی تجھ ہی یعنی تیری عطا سے ہی اور تیری ہی لیے ہی یعنی تیری رضامندی کے لیے کرتا ہوں نام خدا کے ذبح کرتا ہوں اور اللہ بہت بڑا ہی یہ پڑھے پھر ذبح کرے نفل کی یہ ابوداؤد داؤد احمد حاکم

وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ قُومِي إِلٰى أُضْحِيَتِكِ فَاشْهَدِيهَا فَإِنَّهُ يُغْفَرُ لَكِ عِنْدَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهَا كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلْتِيهِ وَقُولِي إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي إِلٰى آخِرِهِ قَالَ عِمْرَانُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا لَكِ وَلِأَهْلِ بَيْتِكِ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً **مس** اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو کہ بیٹھ طرف

قربانی اپنی کے پس حاضر ہو اوس پاس پس تحقیق بخشا جاوے گا واسطے تیرے نزدیک اول قطرہ کے کہ گرے خون اوسکے سے ہر گناہ کہ کیا ہی تو نے اور پڑھ یہ آیت وقت ذبح کے ان صلوتی ونسکی آخر آیہ تک کہا عمران صحابی نے کہ عرض کیا میں نے اے رسول خدا کے یہ ثواب تمہارے لیے اور اہل بیت تمہارے ہی کے لیے ہی خاص کر یعنی یا امت آپکی بھی ہی تحقیق سب ہی فرمایا حضرت نے بلکہ سب مسلمانوں کے لیے ہی ہی جو کر سکا ہی ثواب یا وے گا فعل کی یہ جاکر نے ف اس سے معلوم ہوا کہ عورت کے سامنے ہی اپنی قربانی پر حاضر ہونا فَإِنْ كَانَتْ بَدَنَةً فَلْيُقِمْهَا ثُمَّ لِيَقُلْ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ ثُمَّ لِيُسَمِّ اللّٰهَ ثُمَّ لِيَنْحَرْهَا وَإِنْ كَانَتْ عَقِيقَةً فَعَلَ كَالْأُضْحِيَةِ **موص** پس جو ہو وے قربانی اونٹ پس چاہیے کہ کھڑا کرے اوسکو پھر کہے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر یا اللہ یہ تجھے ہی اور تیرے ہی لیے ہی پھر بسم اللہ کہے پھر نحر کرے اور جو ہو وے جانور ذبح کا عقیقہ کرے مانند قربانی کے یعنی بسم اللہ اللہ اکبر وغیرہ اوسی طرح پڑھے فعل کی یہ مرد و عورت کا حکم

ف نحر یعنی اونٹ کا سینہ چاک کرنا اور کاٹنا وغیرہ کا ذبح کرنا یعنی گلا کاٹنا مستحب ہی اور خلاف اسکا مکروہ ہی اور عقیقہ اوس بکری وغیرہ کو کہتے ہیں جو ذبح کی جاتی ہی ساتویں دن پیدائش لڑکے کے سر مونڈتے وقت کذا ذکر **المصطفٰی** وَيُسَمِّي عَلَى الْعَقِيقَةِ كَمَا يُسَمِّي عَلَى الْأُضْحِيَةِ بِسْمِ اللّٰهِ عَقِيقَةُ فُلَانٍ **موص** اور بسم اللہ کہے عقیقے پر جیسے بسم اللہ کہی قربانی پر اس سے کہے بسم اللہ یہ عقیقہ فلانے کے لڑکے کا ہی نقل کی ہے مرتو فا ابن ابی شیبہ نے وَإِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ لَمْ يُصَلِّ فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا **د** وَفِي رِوَايَةٍ **د** اور جب داخل ہووے خانہ کعبہ میں نہ نماز کہے چار دن کونوں اوسکے بلکہ نفل ہی یہ بخاری ابو داؤد نے اور چھ کونوں کعبے کے روایت کی یہ ابو داؤد نے وَيَدْعُو فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا فَإِذَا خَرَجَ صَلَّى فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ **مرس** اور دعا کرے چھ سب کونوں کعبے کے پس جب نکلے پڑھے سامنے کعبے کے دو رکعتیں نفل کی مسلم نسائی نے وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى **خ** اور داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبے میں اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا اوسکو عثمان نے اوپر آنحضرت کے یعنی تالو کہ پھیر کر میں اور شہر سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور میں پس پوچھا میں نے یعنی ابن عمر نے بلال سے جس وقت کہ نکلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ کعبے میں ٹھہرگئے پس کہا بلال نے کہ کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ستون بائیں طرف اپنے اور دو ستون دائیں طرف اپنے اور تین ستون پیچھے اپنے اور تھا کعبہ اوس دن اوپر چھ ستونوں کے یعنی تین ستونوں میں پر نماز پڑھی نفل کی یہ بخاری مسلم نے وَلَقَدْ دَخَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ أَمَرَ بِلَالًا فَأَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتُ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ فَمَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ قَامَ حَتَّى إِذَا ظَنَّ مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ اور جب داخل ہوئے بیچ

صلی اللہ علیہ وسلم کہے یعنی حکم کیا بلال کو پس بند کیا دروازہ کعبہ اور صوفت میں اور چھ ستونوں کے تہا پس کئے آنحضرت یعنی طرف دیوار کعبے کے کہ سامنے دروازے کے ہی یہاں تک کہ صوفت ہوئے درمیان اون دونوں ستونوں کے کہ قریب تھے دروازے کعبے کے یعنی سامنے دروازے کعبے تھے بیٹھے پس تعریف کی خدا تعالی کی اور ثنا کی اوسپر اور حاجتیں مانگیں اوس سے اور بخشش چاہی اوس سے پہر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ صوفت آئے اوس چیز کو کہ سامنے تھی پشت کعبے کے ف یعنی دیوار پشت کعبے کی سامنے دروازے کعبے کے ہی اوسکی طرف کئے اور دروازہ کعبے کو اپنی پشت پر کیا فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَخَلَّفَ عَلَيْهِ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَالْمَسْأَلَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ س پس کہا منہ اپنا اور رخسار مبارک اپنا اوسپر اور حمد کی خدا تعالی کی اور ثنا کی اوسپر اور حاجتیں مانگیں اوس سے اور بخشش چاہی اوس سے پہر پھرے طرف ہر رکن کے ارکان کعبے کے پس متوجہ ہوئے طرف رکن کے ساتھ تکبیر کہنے کے اور لا الہ الا اللہ پڑھنے کے اور تسبیح اللہ پڑھنے کے اور ثنا کرنے کے اللہ تعالی پر اور مانگنے حاجتوں کے اور بخشش چاہنے کے پہر باہر نکلے پس پڑھیں دو رکعتیں سامنے دروازے کعبے کے پہر پھرے طرف مکان کے نقل کی یہ نسائی نے وَإِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ فَلْيَسْتَقْبِلِ الْكَعْبَةَ وَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى وَلْيَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَلْيَتَضَلَّعْ مِنْهَا فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ فَإِنَّ آيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ زَمْزَمَ مَرْفُوعٌ مس اور جب پیوے کوئی پانی زمزم کا پس منہ کرے کعبے کی طرف اور یاد کرے نام خدا تعالی کا اور تین دم لے یعنی تین دم میں پیوے اور ہر دم میں تین منہ سے جدا کرلے اور سیراب ہووے اوس سے یعنی بہت پیٹ بھر کر پیے کہ کروٹیں بدل جائیں پس جب فراغت پاوے پس تعریف کرے خدا تعالی کی یعنی نشانی فرق کی درمیان ہمارے اور درمیان منافقوں کے یہ ہی کہ سیراب نہیں ہوتے ہیں وہ زمزم سے نقل کی ابن ماجہ نے ف یعنی علامت مومنین کی آپس کی یہ پانی پیٹ بھر کر پیتے ہیں اور علامت منافقین کی یہ ہی کہ نہیں پیٹ بھر کر پیتے اور سکو اور زمزم نام کوئیں کا ہی اوسکا کنواں فرق کعبے سے کہتا ہی ابن حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پانی دکھایا حضرت اسمعیل علیہ السلام کے لیے پہر حضرت ابراہیم نے کہودکر کوان بنایا پہر اوسکا عبدالمطلب نے صاف کیا پس پانی اوسکا سب پانیوں پر افضل ہی بلکہ بعضوں نے آب کوثر پر افضل کہا ہی کذا ذکر العینی وَمَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ فَإِنْ شَرِبْتَهُ لِتَسْتَشْفِيَ بِهِ شَفَاكَ اللّٰهُ وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِشِبَعِ الْجُوعِ أَشْبَعَكَ اللّٰهُ وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِقَطْعِ ظَمَئِكَ قَطَعَهُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِذَا شَرِبْتَ مَاءَ زَمْزَمَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ مس اور پانی زمزم کا واسطے اوس چیز کے کہ پیا جاوے واسطے اوسکے یعنی جس نیت سے پیوے حاصل ہووے پس اگر پیوے تو اوسکو حال یہ کہ شفا چاہتا ہو سانہ اوس کے شفا دے مجکو اللہ اور جو پیوے تو اوسکو حال یہ کہ بناہ چاہتا ہووے بھوکا ہونے سے مجکو خدا اور جو پیوے تو اوسکو کہ بجھاوے تو پیاس اپنی بجھاوے مجکو خدا پیاس کو اور تھے ابن عباس جب پیتے پانی زمزم کا کہتے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھسے علم نفع دینے والا یعنی مجکو اور اوروں کو کہ وہ علم سرمنشا اور علم کتاب اور سنت کا ہی کہ باعمل ہو اور رزق فراخ اور شفا ہر بیماری سے یعنی ظاہری ہو یا باطنی مثل

نقل کی یہ حاکم نے ومثلہ اخرج الامام الحجۃ عبداللہ بن المبارک زمزم واستسقی منہ شربۃ ثم استقبل القبلۃ قال اللھم ان ابن ابی الموال حدثنا عن محمد بن المنکدر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ماء زمزم لما شرب لہ وھذا اشربہ لعطش یوم القیمۃ ثم شرب قلت ھذا سند صحیح والراوی عن ابن المبارک ذلک سوید بن سعید ثقۃ روی لہ مسلم فی صحیحہ وابن ابی الموال ثقۃ روی لہ البخاری فی صحیحہ فصح الحدیث والحمد للہ اور حکیہ تے پیشوا دلیل اسلام کی کہ امام ابو محمد عبداللہ بن مبارک ہی کو میں زمزم پر اور چاہا اس کے پانی پینا پھر متوجہ ہوئے قبلے کی طرف کہا یا اللہ بیشک ابن ابی الموال نے یعنی انکے استاد نے روایت کی محمد بن منکدر سے کہ روایت کی جابر سے یہ حدیث کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی زمزم کا واسطے اوس چیز کے ہی کہ پیا جاوے واسطے اوسکے اور یہ پانی پیتا ہوں میں اوسکو واسطے پیاس کے مجھے دن قیامت کے پھر پیا کہا مصنف نے کہتا ہوں میں کہ یہ یعنی سند نقل کی ہوئی عبداللہ بن مبارک کی سند صحیح ہی اور راوی ابن مبارک مذکور سے سوید بن سعید ہی کہ ثقہ ہے روایت کی ہی حدیث اوسکی مسلم نے بیچ صحیح مسلم کے یعنی اگر وہ ثقہ نہ ہوتا تو مسلم حدیث اوسکی نہ لاتا اور ابن ابی الموال بھی ثقہ ہے روایت کی حدیث اوسکی بخاری نے بیچ صحیح بخاری کے پس صحیح ہوئی یہ حدیث یعنی سبب صحیح ہونے سند کے شکر اللہ تعالیٰ کا ف عبداللہ بن مبارک بڑے عابد زاہد بزرگ قدر شاکر دامام اعظم رحمہ اللہ کے ہیں ۵ فخر ۵ وان کان سفر غزاۃ او لقی العدو اللھم انت عضدی ونصیری بک احول وبک اصول وبک اقاتل **دت س حب مص عوا** اور جو سفر ہو سفر جہاد کا یا لڑے دشمن سے کہے یا اللہ تو ہی مدد کرنیوالا اور مدد کا یہ سہارا مدد تیری کے حیلہ کرتا ہوں میں یعنی دشمنوں کے کرکے دفع کیے اور سہارا قوت تیری کے حملہ کرتا ہوں میں اور سہارا مدد تیری کے لڑتا ہوں میں نقل کی یہ ابوداؤد وترمذی نسائی ابن حبان ابن ابی شیبہ ابوعوانہ نے ربک اقاتل وبک اصاول ولا حول ولا قوۃ الا بک **س** ہے پروردگار میرے سہارا مدد تیری کے لڑتا ہوں میں اور سہارا قوت ہر کے حملہ کرتا ہوں میں اور نہیں ہی بچا کفار سے اور نہ قوت لڑنیکی کر سہارا قوت تیری کے نقل کی یہ نسائی نے اللھم انت عضدی وانت ناصری وبک اقاتل **عو** یا اللہ تو مدد کرنیوالا میرا ہی اور مدد کار ہی میرا اور سہارا مدد ہی کے لڑتا ہوں میں نقل کی یہ ابوعوانہ نے واذا اراد لقاء العدو انتظر الامام حتی تمالت الشمس ثم قام فقال یا ایھا الناس لا تتمنوا لقاء العدو اور جب ارادہ کریں لوگ ملنے دشمن کا یعنی جنگ کفار کا انتظار کرے سردار یہاں تک کہ ڈھلے آفتاب پھر کھڑا ہووے امام یعنی خطبے کے لیے اور رغبت دلاوے لوگوں کے لیے لڑائی پر پس کہے اے لوگو نہ آرزو کرو ملنے دشمن کی یعنی آرزو لڑائی کفار کی مکروہ ہے یہ ملا مالکی ہی اور وہ منع ہی وسلوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتموھم فاصبروا اور مانگو اللہ تعالیٰ سے عافیت پس جب ملو تم اون سے پس صبر کرو **ف** یعنی احیانا کہ لڑائی واقع ہو جاوے تو صبر کرو اور نہ چاہو کہ اس لیے کہ یوں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ملانہ ملنے کی درخواست نازل ہووے تو صبر کری ع ۵ واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف اور جانو کہ بہشت نیچے سائے تلوار وں کے ہی **ف** مراد یہ ہی کہ

بہشت حاصل ہوتی ہی سبب بے قصور لوگوں کے لڑائی کفار کی مین خواہ شہید ہووے یا غازی ہو ف ثم قال اللھم منزل الکتب سریع الحساب اھزم الاحزاب اھزمھم وانصرنا علیھم خ مد پھر کہے یہ حاکم اوتارنیوالے کتاب کے اور چلانیوالے حساب کے اور شکست دینے والے کافر کے گروہون کے شکست دے اونکو اور مدد کر ہمکو اونپر نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد نے اور ایک روایت مین ہے حاکم نے ہی اللھم منزل الکتاب سریع الحساب اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم خ ہر یا اللہ اوتارنیوالے کتاب کے جلدی لیلے والے حساب کے شکست دے کافر کے گروہون کو یا اللہ شکست دے اونکو اور ہمکو اونپر ثابت مقابلے مین رکھ اونکو نقل کی یہ بخاری مسلم نے واذا اشرف علی البلد قال اللھم رب السموٰت السبع وما اظللن ورب الارضین السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن ورب الریاح وما ذرین فانا نسئلک خیر ھذہ القریۃ وخیر اھلھا ونعوذ بک من شرھا وشر اھلھا اللھم بارک لنا فیھا اللھم ارزقنا جناھا وحببنا الی اھلھا وحبب صالحی اھلھا الینا اللھم حببنا الی اھل الخیر وحبب اھل الخیر الینا اللھم ارزقھا لنا وارزقنا الیھا اللھم اجعلھا لنا رزقا حسنا وعیشا ھنیا وارزقنا فیھا الامن والایمان والسلامۃ والاسلام اللھم اجعلھا لنا ریفا ولا تجعلھا وبیئا اللھم اجعلھا لنا قرارا ولا تجعلھا بلقعا اللھم اجعلھا لنا مستقرا ولا تجعلھا ممرا اللھم اجعلھا لنا مرتعا ولا تجعلھا مجدبا اللھم اجعلھا لنا منزلا ولا تجعلھا مظعنا اللھم اجعلھا لنا مقاما ولا تجعلھا ظعنا اللھم اجعلھا لنا مصرا ولا تجعلھا مقبر

ترنے والا اوس چیز کو کہ فراخ کی تو نے یعنی تیری عطا کو کوئی نہیں روک سکتا اور نہیں کوئی فراخ کرنے والا اوس چیز کو کہ تنگ کی
تو نے اور نہیں کوئی راہ دکھلانے والا اوس شخص کو کہ گمراہ کیا تو نے اور نہیں گمراہ کرنے والا اوسکو کہ راہ دکھائی تو نے
اور نہیں کوئی روزی دینے والا اوسکو کہ منع کی تو نے روزی اوسکی اور نہیں کوئی منع کرنے والا اوسکو کہ روزی دی تو نے
اوسکو اور نہیں کوئی نزدیک کرنے والا اوسکو کہ دور کیا تو نے یعنی رحمت سے اور نہیں کوئی دور کرنے والا اوسکو کہ نزدیک کیا
تو نے یا اللہ فراخ کر ہم پر برکتیں اپنی اور رحمت اپنی اور فضل اپنا اور رزق اپنا یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے نعمت ہمیشہ رہنے والی
جو کہ نہ بگڑے اور نہ جاتی رہے یعنی نعمتیں بہشت کی خداوندا تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے امن بیچ دن خوف کے یعنی دن قیامت
کے یا اللہ ہم بندے پکڑے ہوئے ہیں سایہ تیرے بُرائی اوس چیز کی سے کہ دی تو نے ہمکو یعنی مال وغیرہ باعث تکبر کا
نہ ہو اور بُرائی اوس چیز کی سے کہ باز رکھی تو نے ہمسے یعنی نہ ہونا اوسکا باعث غم کا نہ ہو یا اللہ دوست کر طرف ہمارے اپنی
اور مارا آہستہ کر ایمان بیچ دلوں ہمارے کے اور ناخوش کر طرف ہمارے کفر اور فسق کو یعنی طاعت کے کل جانے کو یا سایہ
چھوڑنے عبادت کے اور نافرمانی کرنے کو اور کر ہمکو ہدایت والوں میں سے یا اللہ مار ہمکو مسلمان اور ملا ہمکو ساتھ نیک کاروں کے
یعنی بنیا اولیا کے درحالیکہ نہ خوار ہوویں ہم اور نہ فتنہ زدہ خداوندا مار کافروں کو جو کہ جھٹلاتے ہیں رسولوں کے اور
روکتے ہیں لوگوں کو راہ تیری سے یعنی بہکاتے ہیں اور کر اون پر عذاب بدا دینے والا اپنا اور عذاب اپنے
معبود برحق قبول کر قتل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے وَيُعَلِّمُ مَنْ أَسْلَمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي
وَارْزُقْنِي عو اور سکھا دے اوسکو کہ اسلام لاوے یہ دعا یا اللہ بخش مجکو اور مہربانی کر مجھ اور راہ دکھا مجکو اور
رزق دے مجکو قتل کی یہ ابوعوانہ نے فَإِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ
ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آئِبُونَ تَائِبُونَ
عَابِدُونَ سَاجِدُونَ سَائِحُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ع
مدت س جب پھرے سفر سے تکبیر کہے اوپر ہر بلندی کے تین تکبیر پھر کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی نہیں کوئی
شریک اوسکا اوسکے لیے بادشاہی اور اوسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم پھرنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں بندگی کرنے
ہیں سجدہ کرنے والے ہیں چلنے والے ہیں یعنی جہاد کے لیے سچ کیا اللہ نے وعدہ اپنا
اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور شکست دی کفار کے گروہوں کو اکیلے قتل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی
نے فَإِذَا أَشْرَفَ عَلَى بَلَدِهِ أَوْنُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ وَلَا يَزَالُ يَقُولُهَا حَتَّى يَدْخُلَ بَلَدَهُ
خ مدس پس جب آوے نزدیک شہر اپنے کے کہے ہم پھرنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں بندگی کرنے والے ہیں ثنا
پروردگار اپنے کے حمد کرنے والے ہیں ہمیشہ کہا رہے ان کلمات کو یہاں تک کہ داخل ہووے شہر اپنے میں قتل کی یہ بخاری
مسلم نسائی نے فَإِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ قَالَ أَوْبًا أَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا اى اَوْبًا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا
ر ص جب داخل ہووے اپنے اہل پر کہے توبہ کرتا ہوں توبہ توبہ طرف پروردگار اپنے کے درحالیکہ پھرنے والا ہوں نہ چھوڑے اوپر ہم گناہ

پھر گناہ کوئی نقل کی یہ احمد طبرانی ابن سنی نے بزار ابن ہون ہزار حالیکہ تو یہ کرنیوالا ہون پروردگار اپنے سے ایسی تو یہ کہ کبھی نہ کوئی گناہ نقل کی یہ بزار ابو یعلی نے مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَوْ يُمْسِيْ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ بِهَا عَلَيَّ اَبَدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ خ ر ت س ق اور جیسا اور تے غم یا سختی یا کار دشوار پس چاہیے کہ کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ بزرگ بردبار نہیں کوئی معبود مگر خدا جو پروردگار عرش بڑیکا ہی نہیں کوئی معبود مگر خدا جو پروردگار آسمانون کا اور پروردگار زمین کا ہی اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ خ نہیں کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ نہیں کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بڑیکا نہیں کوئی معبود مگر اللہ پروردگار آسمانون کا اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کی یہ بخاری ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ تُرِيْدُ عُوْا بِذٰلِكَ ع نہیں کوئی معبود مگر خدا بردبار بزرگ نہیں کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بڑیکا پھر دعا کرے جو چاہے اسکے یعنی جو چاہے نقل کی یہ ابو یعلی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مص س حب مس وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ س حب مس نہیں کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی اللہ اور بہت برکت والا ہی اللہ پروردگار عرش بڑیکا نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نسائی ابن حبان حاکم نے اور بعضی روایت مین جملہ اسمین یاد وہ ایسی اور سب تعریف ہی واسطے خدا کے جو پروردگار عالمون کا ہی نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ صَحِيْحُ السَّنَدِ لِابْنِ اَبِيْ عَاصِمٍ فِيْ كِتَابِهِ الدُّعَاءِ نہیں کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ ہی پاک ہی خدا کہ پروردگار ہی ساتون آسمانون کا اور پروردگار عرش بڑیکا سب تعریف ہی واسطے خدا کے کہ پروردگار ہی عالمون کا یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے برائی شیطون تیرکی سے کہا مصنف نے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہی روایت کی ابن ابی عاصم نے بیچ کتاب اپنی کے کفایت ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز نقل کی یہ بخاری ترمذی نسائی نے حَسْبِيَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيْلُ خ کفایت ہی ہمکو اللہ اور اچھا کارساز ہی ف روایت کی ابن عباس نے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اگ مین ڈالا ہی کلمہ پڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکو پڑھا جبکہ کہا لوگون نے اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ یعنی کفار تم سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے ہین ڈرو ان سے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو اگ مین ڈالنے لگے تو اخری قول جبی اللہ ونعم الوکیل تھا کذا ذکر الفخر اور انیس المنقطعین مین روایت کی ہی عبد اللہ بن زبیر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی پڑھے دس کلمے پیچھے نماز صبح کے یا بیچھا اللہ کو تو دیکھا ون کے کفایت کرینوالا ہے تمہین ہر سچ نامہ دنیا کے لیے ہین اور اخرت کے لیے حسبی اللہ لدینی حسبی اللہ لمن بغی علی حسبی اللہ لمن حسدنی حسبی اللہ لمن کادنی بسر حسبی اللہ

عند الموت حسبی اللہ علیہ المسئلۃ فی القبر حسبی اللہ عند المیزان حسبی اللہ عند الصراط حسبی اللہ عند الحوض حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت والیہ انیب اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا **دس ق مص طس** اللہ تعالیٰ پروردگار میرا ہے میں شریک نہیں کرتا ہوں میں ساتھ اوسکے کسی چیز کو نقل کی یہ ابوداود و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے اوسط میں اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا ثلث مرات **طب** اللہ پروردگار میرا ہے نہیں شریک کرتا ہوں میں ساتھ اوسکے کسی چیز کو یہ تین بار نقل کی یہ طبرانی نے دعا میں **ف** آخری کلام عمر بن عبد العزیز کا موت کے وقت یہی تھا **ہ فخ ہ** اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا **حب** میں اسکے وہی ہیں جو کہ رہے نقل کی یہ ابن حبان نے توکلت علی الحی الذی لا یموت والحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا **مس** بھروسا کیا میں نے اوپر زندہ کے جو نہ مرے اور سب تعریف اوسی کو ہے جسنے نہیں پکڑی اولاد اور نہیں ہی اوسکا شریک کوئی بادشاہت میں اور نہیں ہی اوسکے لیے دوست بچانیوالا ذلت سے اور بڑائی کرو اوسکی بڑائی کرنا نقل کی یہ حاکم نے اللھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ **دحب طص** لا الہ الا انت **دحب مص ی** یا اللہ میرا ہی تیری رحمت کی امید کرتا ہوں پس نسونپ مجکو طرف نفس میرے کی ایک پلک مارنے اور سنوار میرے لیے سب کام میرے یعنی دین و دنیا کے نقل کی یہ ابوداود و ابن حبان طبرانی ابن ابی شیبہ نے اور ایک روایت میں یہ زیادہ آیا ہی نہیں کوئی معبود مگر تو نقل کی یہ ابوداود و ابن حبان ابن ابی شیبہ ابن سنی نے **ف** یہ جو فرمایا کہ نہ سونپ مجکو میرے نفس کیطرف اس لیئے کہ میں عاجز ہوں قدرت حاجت روائی کی نہیں رکھتا اور نہ اجارا اپنے جی کا جانتا ہوں پس تو ہی اپنے فضل سے مکفل میرے کاموں کا **ہ فخ ہ** یا حی یا قیوم برحمتک استغیث **مس ی** اے زندہ اے خبر گیری کرنیوالے بسبب رحمت تیرے کے فریاد کرتا ہوں میں نقل کی حاکم ابن سنی نے وبکثرۃ وھو ساجد یا حی یا قیوم **س مص** اور بار بار کہے یا حی یا قیوم اوس حال میں کہ وہ سجدہ میں ہو لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین **ی** نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہی اور تحقیق میں ہوں ظالموں سے نقل کی ابن سنی نے لم یقع بہا رجل مسلم فی شیء قط الا استجاب اللہ لہ **ت س مص ارض** دعا کی ساتھ اس آیت کے کسی آدمی مسلمان نے ہیچ کسی چیز کے یعنی روا ہی حاجت اور دفع بلیات کے مگر کہ قبول کی خدا تعالیٰ نے دعا اوسکی نقل کی یہ ترمذی نسائی حاکم احمد بزار ابو یعلی نے **ف** مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے بیچ تفسیر سورۂ نور کے تحت آیت لولا ان تدارکہ نعمۃ من ربہ لنبذ بالعراء کے لکھا ہی کہ مشائخ معتبر سے منقول ہی کہ واسطے ہر غم واندوہ کے پڑہنا اس آیت کا ساتھ جمع ہی اور طریق اوسکے پڑہنے کے دو ہیں ایک تو یہ کہ سوا لاکھ بار بہیئت اجتماعی ایک مجلس میں پڑہی جاوے دوسرے یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو تین سو بار بعد از نماز عشا کے بیچ مکان تاریک کے بیٹھ کر ساتھ شرائط طہارت اور استقبال قبلے کے پڑہے اور پیالہ پانی کا بر روبرو پاس رکہ لیوے اور لحظہ لحظہ اس پانی میں ہاتھ اپنا ڈال کر اوپر سر اور بدن اپنے کے ملتا رہے تیں سو زیادہ تیں سو زیادہ جالیس روز تک اسی ترتیب سے پڑہے انہی اور ستان ابو البیت میں نقل کیا ہی حضرت امام جعفر صادق سے کہ کہا اوسنے تعجب کرتا ہوں میں اوس شخص سے

مستبلا ہو سانہ چار چیزون کے پس لیونکر غافل ہوتا ہی چار چیزون سے تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ مبتلا ہو
غم مین پس کیون نہین کہتا ہی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اس لیے کہ اللہ تعالی نے کہا ہی فاستجبنا لہ
ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المومنین یعنی ہمنے یہ آیت پڑہی پس قبول کی ہمنے دعا اوسکی اور نجات دی ہمنے اوسکو غم
سے اور اسی طرح نجات دیتے ہین ہم مومنون کو یعنی جب فریاد و دعا کرتے ہین غمسے نجات دیتے ہین اور تعجب کرتا ہون
اوس سے کہ ڈرتا ہو کسی چیز سے کیون نہین کہتا حسبی اللہ ونعم الوکیل کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی فانقلبوا
بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسہم سوء یعنی کہا صحابہ نے کافی ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز پس پھرے بدرسے ساتھ نعمت کے خدا کی طرف
اور ساتھ فضل کے یعنی ساتھ سلامتی اور فائدہ تجارت کے اور نہ پہونچی اونکو برائی یعنی زخم وغیرہ اور تعجب کرتا ہون اوس سے
ڈرتا ہو مکر لوگون کے سے کیون نہین کہتا واُفوّض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وافوض
امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد فوقاہ اللہ سیات ما مکروا یعنے عون کی حمایا کا بیٹا بہائی سمعان نامی ایمان پوشیدہ رکھتا تھا
اوسکے قوم نے تہمت کی کہا اوسنے واُفوض امری الخ یعنی سوپنتا ہون مین امر اپنا طرف اللہ تعالی کے تحقیق اللہ بینا ہی
ساتھ حال بندون کے پس بچایا اوسکو اللہ تعالی نے برائی مکر اونکے سے اور تعجب کرتا ہون اوس سے کہ رغبت کرتا ہی
مین کیون نہین کہتا ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی ولولا اذ دخلت جنتک قلت ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
ان ترن انا اقل منک مالا وولدا فعسی ربی ان یؤتین خیرا من جنتک یعنی ایک مومن نے کافر کو کہا اور کیون نہ جب آیا تو باغ
اپنے مین کہا ہوتا جو اللہ چاہے ہونے والا ہی نہین قوت مجکو محافظت مال اپنے کی مگر ساتھ اللہ کے اگر دیکھتا ہی تو مجکو کہ
تجھون مجھے مال و اولاد مین تو امید ہی کہ رب میرا دیوے مجکو بہتر باغ تیرے سے یہ قصہ سورہ کہف مین مفصل مذکور ہی اوسکی تفسیر
مین لکہا چاہیے یہان بخوف دراز کی کتے اسی پر اکتفا کیا ومافال عبدٌ اصابہ ہمٌّ او حزنٌ اللّٰھمّ انی عبدک وابن
عبدک وابن امتک ناصیتی بیدک ماضٍ فیّ حکمک عدلٌ فیّ قضاءک اسئلک بکل اسم ھو لک
سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک او علمتہ احدا من خلقک او استاثرت بہ فی علم الغیب عندک
ان تجعل القرآن العظیم ربیع قلبی ونور بصری وجلاء حزنی وذھاب ھمی الا اذھب اللہ ھمہ وابدل لہ
مکان حزنہ وما مس اص رمص ط اور نہ کہا کسی بندے نے کہ پہونچا ہوا اوسکو فکر یا غم اللہم انی عبد
دنا ب ہی تک کر کیا تا ہی خدا تعالی غم اوسکا اور بدل دیتا ہی جگہ غم اوسکے کی خوشی کو معنی ان کلمات کے یہ ہین اللہ
تحقیق مین بندہ تیرا ہون اور بیٹا بندے تیرے کا اور بیٹا لونڈی تیری کا ہون پیشانی میری بیچ ہاتہ تیرے کے
یعنی مین قبضہ قدرت تیرے مین ہون جاری ہی بیچ حق میرے کے حکم تیرا یعنی تیرے حکم کو توقف نہین ہی جو
چاہے سو کرے عدل ہی بیچ امر میرے کے تقدیر تیری ماکتا ہون مین تجھے ساتھ ہر نام کے کہ ثابت ہی تیرے لیے اوپر نام کہا تو نے ساتھ
اوسکے ذات اپنی کا یا اوتارا تو نے اوسکو کتاب اپنی مین یا سکہایا تو نے اوسکو کسی کو خلق اپنی سے یعنی ساتھ وحی الہام کے تیز کرکے
کتاب مین یا اختیار کیا تو نے اوسکو بیچ علم غیب کے نزدیک اپنے یعنی کسی کو اوسکی اطلاع نہین سوائے تیرے کرے تو قرآن بڑک

تو بہار دل میرکی اور روشنی آنکھوں میری کی اور دور کرنے والا غم میرے کا اور لیجانے والا فکر میری کا نقل کی
ابن السنی حاکم احمد ابو یعلی بزار ابن ابی شیبہ طبرانی نے من قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ کانت دواء تسعۃ وتسعین داء ادناھا
الھم ط جو کوئی کہے نہیں بیچا اس سے اور نہ قوت بھلائی پر مگر سایہ مدد اللہ کے ہوتا ہی بکلمہ دوا ننانوے بیماریوں کے کہ ادنی ان سے
غم ہی روایت کی یہ حاکم طبرانی نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہت کہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ اس لیے
تحقیق یہ خزانہ جنت کے سے ہی اور جو کوئی بہت کہتا ہی یہ نظر رحمت کی کرتا ہی اللہ تعالی طرف اوسکے اور جب نظر کی اللہ
پس تحقیق پونہچا وہ خیر دنیا و آخرت کی کو اور فرمایا کہ بہت کہو اسکو کیوں کہ یہ دفع کرتا ہی اکہتر قسم ضرر کے ادنی انکا
غم ہی اور محول سے روایت ہی کہ جو کوئی کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ انجاس اللہ الا الیہ تو دور کرتا ہی اللہ تعالی ستر دروازے
ضرر کے کہ ادنی انکا فقر ہی کذا فی وظائف النبی من لزم الاستغفار دقب من کثر من الاستغفار س
جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ہم فرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب دس قب
جو کوئی لازم کرے استغفار کو نقل کی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان نے جو کوئی بہت پڑھے استغفار یعنی مداومت کرے اوسکے
نقل کی یہ نسائی نے کرتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے ہر تنگ سے کھلنا اور ہر غم سے رہائی یعنی بسبب کثرت استغفار کے غمے ہائی کر
خوشی کو پونہچاتا ہی اور رزق پونہچاتا ہی اوسکو اوس جگہ سے کہ نہیں گمان کرتا ہی نقل کی یہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان وقفا رفعا
ما یقول من نزل کرب او شدۃ عند سماعہ لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب السموات ورب الارض ورب العرش الکریم مس اور پہلے کہ رہے یہ کلمہ اوان کی عاون ہیں وہ جو کہے کہ کوئی
اوتر امواد سے غم یا تنگی نزدیک سے اوسکے اوان موت کی نقل کی یہ حاکم نے وان توقع بکاء او امرا تھوگا او وقع فی امر
عظیم فقال حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا ت مص اور جو توقع رکھے کوئی کسی بلا کی یا کسی کام دشوار
کی یا بڑے کام پڑے میں کہے کافی ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز اللہ ہی پر بھروسا کیا ہمنے نقل کی یہ ترمذی ابن ابی شیبہ
وان اصابتہ مصیبۃ فلیقل انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی فیھا واخلفنی
منھا خیرا ک س ق اور جو پہنچے اوسکو مصیبت بس چاہیے کہ کہے تحقیق ہم ملک ہیں واسطے اللہ کے اور تحقیق ہم طرف اوسکے
پھرنے والے ہیں یا اللہ تیرے پاس سے مالکنا ہوں میں ثواب مصیبت اپنی کا پس فراغ دے مجکو اوسمیں اور بدلہ دے مجکو بہتر اوس سے یعنی
اوس چیز کہ فوت ہوئی اور سبب مصیبت کی ہوئی نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ انا للہ وانا الیہ راجعون
اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا ہ تحقیق ہم ملک ہیں واسطے اللہ کے اور تحقیق ہم طرف اوسکے پھرنے
ہیں یا اللہ ثواب دے مجکو مصیبت میری میں اور عوض دے واسطے میرے بہتر اوس سے نقل کی یہ مسلم نے ف انا للہ وانا الیہ راجعون میں
اشارہ ہی اسکیطرف کہ راضی ہوں قضا پر اللہ کی تقدیر پر راضی ہوں ثواب کے واسطے اوسکے یہ قول رضی ساتھ عزم کے اور مسئلہ عزم رضا کے فرمایا پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی مصیبت میں ان کلمات کو پڑھتا ہی تو اللہ تعالی عوض دیتا ہی اوس چیز کے بہتر اوس سے چنانچہ حضرت
ام سلمہ کا خاوند مرا تو انہوں نے اس آیت کے پڑھنے کا ارادہ کیا پھر خیال کیا کہ مجھے اس جیسا خاوند کون دیگا بعد ابو سلمہ کے
پھر بتاع سرور عالم کے یہ کلمات پڑھے پھر حضرت کے نکاح میں آئیں کہ افضل شوہروں سے فرمایا اذا اصاب احدکم فقد

۱۲۶

هنا وبما ثبت صحیح رواه ابو نعیم فی المستخرج علی مسلم اور جب ڈرے کسی سے یعنی کسی ظالم کا ڈر رکھتا ہو کہے باسم اللہ کہ
تجھ کو اس سے یعنی ڈر اور کھٹکا جسے تو ڈرتا ہے دفع کرسانہ جس طرح کہ چاہے تو یہ حدیث صحیح ہی روایت کیا اور کھا ابو نعیم نے جو کتاب ہے کہ نام اس کا
مستخرج علی مسلم ہے ف جب سرور عالم نے ہمراہ ابوبکر رضہ کے ہجرت کرنے کی تو ایک کافر سراقہ نامی نے پیچھا کیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کی گھوڑا اس کا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا ع ۵ اللھم انا نعوذ بک من شرورھم ونکد
بک فی نحورھم عو یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتے ہیں ساتھ تیرے برائی دشمنوں کی سے اور دفع کرتے ہیں ہم شر اور کی ساتھ
تیرے حال یہ کہ کرتے ہیں ہم تحقیق غلبے اور کے میں یعنی ناکہ دفع کرے تو اور کو سے نقل کی یا بروایت اللھم انی اجعلک
فی نحورھم واعوذ بک من شرورھم عو یا اللہ تحقیق میں کرتا ہوں تجھ کو غلبے اور کے میں اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے
برائی اوس کے نقل کی یہ ابو حیان ولان خاف سلطانا او ظالما فلیقل اللہ اکبر اللہ اعز من خلقہ جمیعا اللہ
اعز مما اخاف واحذر اعوذ باللہ الذی لا الہ الا ھو الممسک السموات ان تقع علی الارض الا باذنہ من شر عبدک
فلان وجنودہ واتباعہ واشیاعہ من الجن والانس اللھم کن لی جارا من شرھم جل ثناؤک وعز جارک
ولا الہ غیرک ثلث مرات ط موص مر اور جو ڈرے بادشاہ سے یا کسی ظالم سے پس کہے اللہ اکبر عبر
تک تین بار معنی اسکے یہ ہیں اللہ بہت بڑا ہے اللہ غالب تر ہے سب خلق اللہ سے اللہ غالب تر ہے اوس چیز سے کہ ڈرتا ہوں میں اور
پھیرتا ہوں میں پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اوس اللہ کے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ جو تھامنے والا ہے آسمان کو اس سے کہ گر پڑے زمین پر
مگر ساتھ حکم اوسکے کے برائی بندے تیرے کی سے کہ فلانا ہے یعنی نام اوسکا بیٹے اور برائی لشکر اوسکے سے اور اتباعوں اوسکے سے
اور گروہوں اوسکے سے کہ جن سے ہوں اوس سے یا اللہ ہو واسطے میرے نگہبان برائی اوں کیسے بڑی ہے تعریف تیری اور
نہ ہے کوئی معبود سوا تیرے پناہ پکڑتا ہوں میں کوئی معبود سوا تیرے نقل کی یہ طبرانی نے مرفوعا اور موقوفا ابن ابی شیبہ اور ابن دوید اور طبرانی
نے اور اسود روایت ہیں ڈرنے والے یہ دعا میں ہی آتی ہیں جو تمنی چاہے اس سے پڑھے اللھم انا نعوذ بک ان یفرط
علینا احد منھم او ان یطغی مومی یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتے ہیں ساتھ تیرے اس سے کہ زیادتی کرے ہم پر
زیادتی دنیا سے یا یہ کہ ظلم کرے نقل کی یہ موقوفا دارمی نے اللھم لک جبرئیل ومیکائیل واسرافیل والہ
ابراھیم واسمعیل واسحق عائذی وکلا تسلطن احدا من خلقک علی بشیء لا طاقۃ لی بہ موص
یا اللہ معبود جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے اور معبود ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق کے حفاظت دے محافظ میں سب مخلوقات کی برائی سے
سے اور نہ غالب کر کسی کو مخلوق اپنے سے مجھ پر ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں طاقت مجھ کو اوسکی نقل کی یہ موقوفا ابن ابی شیبہ
رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وبالقرآن حکما وامانا موص راضی ہوا میں ساتھ
اللہ کے اوپر ہو سکتا اور ساتھ اسلام کے ازروی دین ہونیکے اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ازروی نبی ہونیکے
اور ساتھ قرآن کے ازروی حکم ہونیکے اور امام ہونیکے یعنی اوسکا حکم مانتا ہوں اور عمل کرتا ہوں نقل کی یہ موقوفا ابن ابی شیبہ
ف تفسیر در منثور میں آیا ہے کہ عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے کو مشرکوں نے قید کیا اور باندھا اور بیوہ کا کہنا کیا

اونہوں نے اپنے باپ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر حال مین اونکی سختی سے شکایت عرض کریں جب یہ
عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ اللہ و رسول کو سلمانہ تعویذ دیتے ہیں کہ اونکے پڑھنے سے بلا دور ہو یہ کہہ کر پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم
عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ پس جب یہ خط اونکو کہا اور آیت پڑھی فیصے رہائی دی اللہ تعالی نے اونکو ہر ایذا دینے والے سے
جاکر اونٹ در کجاوہ اونکی ہلاک ہوئے اور حضرت سے پوچھا کہ یہ حلال ہیں یا حرام فرمایا حلال ہیں پس دعا کی اللہ تعالی نے آیہ ومن یتق
اللہ یجعل لہ مخرجا آخر تک یعنی جو کوئی ڈرتا رہے اللہ سے نکلنا اوسکے لیے جگہ نکلنے کی اور روزی دیتا ہے اوسکو اوس جگہ سے کہ گمان نہ
رکھتا اور کہا ابن عباس نے کہ جو کوئی یہ آیت پڑھے نزدیک پاوٹھا کے مغفرت کہتا ہے اوسکو اور دیکھتا ہے اوسکو نزدیک ہونے کے کہ
رکھتا ہے خوف کا نزدیک ہونے سے جاوے کے تو نہیں قدر کر سکتے اوسکو کوئی چیز انہیں سے اور ایک اور روایت مین آیا ہے
کہ عوف بن مالک کے مال فید ہوئے بیٹے نے اپنے کا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور عرض کیا کہ اوسکی
بیقراری کیواسطے حکم فرماتے ہو مجھکو فرمایا کہ حکم کرتا ہون تجھکو اور اوسکی کہ کثرت پڑھو لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس کہا اوسکی بی بی نے
کہ خوب فرمایا اور دو جوان نے اسکے پڑوسی کی بس غافل ہوئے دشمن اور ہانک لے گئے اونٹ اور بکریان اونکی پس آئے اونکے
پاس اور خبر دی اونکو اونٹ اونکے اور بکریان اونکی پس کہا اونہون نے کہ یہ کونسی ہے عقل کیا اضافت غیرہ کا در رکھتا ہو تو کہو یا ہیذا ہا فرہ قابل فربہی کے
لاکر ایک مکان خالی مین جنے کے نحر کر کر ذبح کرے اللہ وقت نحر کے بیچے اللہم فداک فتقبل منی اور ایک کہے
کہ خون اوسی مین جمع ہو جو کچھ خون کو خاک سے بند کرے کنوین کے نیچے نا دے اور اوس جانور کے پہنچے
کر کر فقیرون مسکینون کو دے اور آپ نہ کھاوے اور نہ وہ لوگ کہا دین کہ بکا نقطہ سپرد جب ہی پس دعا اللہ تعالی جن بلے
کہ دنیا سے دفع ہو جائیگی اور وہ جانور بدلہ اوسکا ہو جائیگا یہ مجرب ہی کذا فی فتح المبین وان خاف شیطانا او غیرہ فلیقل
اَعُوذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ
وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ
فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ **اطب س ط مص ص**
اوجود سے کسی شیطان سے یعنی حرا شیطان جن ہو یا انس یا سوا اوسکے سے یعنی حیوانات موذیات سے پس چاہیے کہ
کہے پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ ذات خدا بزرگ کے اور ساتھ کلمون پورے خدا کے وہ جو نہین تجاوز کرتا ہی دن سے نیک کار اور نہ
برائی اوس چیز کی سے کہ انڈازہ کی اور پیدا کیا اور برائی اوس چیز کیسے کہ اترتی ہی آسمان سے اور برائی
اوس چیز کیسے کہ چڑھتی ہی آسمان مین اور برائی اوس چیز کی سے کہ پیدا کی زمین مین اور برائی اوس چیز کی سے کہ نکلتی ہی
اوسے اور برائی فتنون رات اور دن کیسے اور برائی ہر حادثے رات کیسے یعنی جو رات کو واقع ہوتا ہے مگر حادثہ کہ آوے ساتھ
بھلائی کے اے مہربان مہربانی کر محمد صلی اللہ کی یا احمد طبرانی نسائی طبرانی ابن ابی شیبہ ابو یعلی نے **ف** مراد کلمات اللہ
سے کتابین اور نام و صفات اللہ تعالی کے ہین کوئی مخلوق اسکے احاطہ سے خارج نہیں ہی مثلاً مومن کو جنت کا وعدہ کیا ہی

کافر کو دم نکلا بلا نمک بول ہی ہو دیکا ع وَاِذَا تَوَلَّتِ الْغِلْمَانُ نَادٰی بِالْاَذَانِ مر رمص اور وقت
ظاہر مہ وین جملا دے پکار کرکے اذان نقل کی یہ مسلم نزار ابن ابی شیبہ وَوَاعِرَةٌ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ ت مص اور کار
جسے آیۃ الکرسی نقل کی یہ ترمذی ابن ابی شیبہ وَمَنْ قَرَءَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَقَدْ
عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ د ن س اور جو کوئی پڑے یعنی سوتے یا جاگے کسی
چیز سے پس کہے پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ کلموں پورے خدا کے غصے اوسکے سے یعنی عذاب اوسکے سے اور برائی بندوں اوسکے
اور وسوسے شیطانوں کے سے اور اس سے کہ آویں میرے پاس نقل کی ابو داؤد ترمذی نسائی نے وَمَنْ غَلَبَهُ اَمْرٌ
فَلْيَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيْلُ د س ے اور جسپر غالب آوے کوئی کام یعنی ایسا امر کہ علاج اوسکا نہیں جانتا ہی پر
چاہیے کہ کہے کفایت ہی مجکو خدا اور بھلائی کارساز نقل کی یہ ابو داؤد نسائی ابن حبان وَمَنْ وَقَعَ لَهُ الْاِخْتِيَارُ
فَلْيَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَذَا كَذَا وَلٰكِنْ لِيَقُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ مر س ق ی اور جو شخص کہ واقع
ہووے اوسکو وہ چیز کہ ناخوش کہتا ہی اوسکو پس نہ کہے کاش کے تحقیق میں کرتا ایسا اور ایسا تو نہ ہوتی یہ بات ولیکن کہے مقدر کیا خدا نے
واقع ہوا یہ امر اور جو چاہا خدا نے کیا نقل کی یہ مسلم نسائی ابن ماجہ ابن سنی نے ف یعنی یوں اعتقاد نہ کرے کہ اگر یوں کرتا میں تو
یہ بات نہ واقع ہوتی مثلاً کوئی شخص کہر سے نکلا اور کسی نے اوسکو ستایا تو یوں نہ کہے کہ اگر کہر سے نہ نکلتا میں تو نہ ستایا جاتا
اور یہ نہی تنزیہی ہی اور بعضوں نے تحریمی کہی ہی فخر وَاِنِ اسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ اَمْرٌ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا
جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ حب ے اور جو دشوار ہووے کسی پر کوئی کام کہے اے اللہ
نہیں آسان ہی مگر وہ چیز کہ کیا تو نے اوسکو آسان اور تو کرتا ہی دشوار کو آسان جب چاہے نقل کی یہ ابن حبان ابن سنی نے
وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلْيُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ
وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ مس اور جسکو ہووے حاجت طرف خدا کے یا طرف کسی
بنی آدم کے پس چاہیے کہ وضو کرے اور اچھا کرے وضو اپنا یعنی بطور سنوں اور بجے مستحبات کے پھر پڑھے دو رکعت
نماز کی پھر تعریف کرے خدا پاک اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور پڑھے یہ دعا نہیں کوئی معبود مگر خدا بردبار بزرگ پاک ہی
خدا پروردگار عرش بڑے کا سب تعریف ہی واسطے خدا پروردگار عالموں کے مانگتا ہوں میں تجھ سے حصلتیں اپنی کہ واجب
کرنے والی رحمت تیری کو اور کام لازم کرنے والے بخشش تیری کے اور مانگتا ہوں غنیمت ہر نیکی سے یعنی پوری نیکی اور بچاؤ ہر گناہ
اور سلامتی ہر گناہ سے نقل کی یہ حاکم ترمذی نے ف جملہ والعصمۃ من کل ذنب کا فقط حاکم ہی کی روایت میں ہے
اور جملہ والغنیمۃ من کل بر فقط ترمذی کی روایت میں اور ایک روایت میں اس دعا کے ساتھ یہ عبارت بھی زیادہ آئی ہی
ع لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بیان نماز جنازہ کا ۱۲ بیان روزہ کا ۱۲ بیان اعتکاف روزہ کا ۱۲ بیان روزہ خوش کا ۱۲ بیان روزہ دیدن ہلال کا ۱۲ بیان نماز حاجت کا ۱۲

ف نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر کر بخشے تو اور سکو اور نہ چھوڑ کوئی غم مگر کردہ دور کرے تو اور سکو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت تری پسندیدہ تری ہووے مگر کر وا کرے تو اور سکو یعنی جو سب خوشی تیری کی ہووے واکرو الا بار کے اے سب مہربان مہرباں کے فضل کی رندی ومن کانت حاجۃ فلیتوضأ فلیحسن وضوءہ ف س ق س ویصلی علی النبی ثم لیقل لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اسئلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ہما الا فرجتہ ولا حاجۃ ہی لک رضا الا قضیتہا یا ارحم الراحمین ف س ق س اور جسکو ہووے کوئی ضرورت یعنی حاجت اللہ کی طرف یا آدمی کی طرف پس وضو کرے اور اچھا کرے وضو اپنا نفل کی پڑھے اور پڑھے بعد نفل کی یہ نسائی نے یعنی نماز پڑھنی فقط نسائی کی روایت میں ہی اور باقی میں سب متفق ہیں پھر دعا کرے یہ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے حاجت اپنی اور متوجہ ہوتا ہوں میں طرف تیرے ساتھ وسیلے نبی تیرے کے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی رحمت ہیں اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق میں متوجہ ہوتا ہوں ساتھ وسیلے تیرے کے طرف روردگار اپنے کے پس حاجت اپنی کے تو کہ روا کیجاوے حاجت واسطے میرے یا اللہ پس شفاعت قبول کر اونکی میرے حق میں نقل کی ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے ف حدیث نسائی میں آیا ہی کہ ایک اندھے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ دعا کر واللہ تعالے سے کہ مجکو عافیت دے اس مرض سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چاہے تو دعا کروں میں اور چاہے تو صبر کر کہ یہ بہتر ہی تیرے لیے اوسنے عرض کیا کہ دعا ہی کیجیے پس اوسکو وضو کرنے کے حکم فرمایا اور فرمایا کہ یہ دعا پڑھے پس اوسنے پڑھی اور سکھایا ہوا کرانی المشکوٰۃ اور جامع صغیر میں حضرت جابر سے روایت ہی کہ اکر ساتھ اس ملک کے دعا مانگی جاوے تو حق جل جلالہ درمیان شرق و مغرب کے بیچ ایک ساعت جمعے کے تو البتہ قبول کیجاوے دعا مانگنے والے کی کہ وہ یہی لا الٰہ الا اللہ ہا خان ہا میان بدیع السموات والارض ہا ذالجلال والاکرام اور در منثور میں یہ روایت ہی حضرت علی سے کہ فرمایا جب تو کوئی تم میں کا کسی حاجت کا پس چاہیے کہ بخشبنہ کی صبح کو اوسکی طلب میں جاوے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی یا اللہ برکت دے میری امت کے لیے بیچ اونکے بخشبنہ کے اور چاہیے کہ پڑھے جب نکلے مکان اپنے سے آخر سورہ آل عمران کی یعنی ان فی خلق السموات سے آخر تک اور نماز نماز فی لیلۃ القدر اور سورہ فاتحہ پس تحقیق بیچ انکے حاجت دنیا اور آخرت ہن ومن اراد حفظ القرآن فاذا کانت لیلۃ الجمعۃ فان استطاع ان یقوم فی ثلث اللیل الاخر فلیقم فانہا ساعۃ مشہودۃ واللہ اعلم فیہا مستجاب فان لم یستطع ففی وسطہا فان لم یستطع ففی اولہا فیصلی اربع رکعات اور جو کوئی چاہے یاد کرنا قرآن کا پس جب ہووے رات جمعے کی پس اگر سکے پڑھے بیچ تہائی رات اخیر کے پس چاہیے کہ اوٹھے اس لیے کہ تحقیق وہ ساعت ایسی ساعت ہی کہ حاضر ہوتے ہیں اوس میں فرشتے اور اوس میں قبول کی جاتی ہی دعا تہائی رات کے یعنی دو تہائی رات اوٹھے کے پس اوٹھے آدمی رات میں جمعہ یہ بہتر کرے کے پس اوٹھے اول رات میں پس پڑھے چار رکعتیں یقرأ فی الاولی الفاتحۃ وسورۃ یٰسٓ وفی الثانیۃ الفاتحۃ وحم الدخان وفی الثالثۃ الفاتحۃ والم تنزیل السجدۃ وفی الرابعۃ الفاتحۃ وتبارک الذی بیدہ الملک پڑھے ہر رکعت

الحمد اور سورہ بس اور دوسری میں الحمد اور سورہ تم الدخان اور تیسری میں الحمد اور الم تنزیل کہ مرد سورہ سجدہ ہی اور جو پہلی میں الحمد اور تبارک
الذی ف نفلوں میں ہر شفعہ حکم جدی نماز کا رکھنا ہی پس تقدیم عملی سورت کی یعنی دخان کی پہلی سورت پر کہ سورہ سجدہ ہی
لازم نہیں آتی ہی کہ مکروہ ہووے اور دوسرے کہ نفلوں میں تقدیم تاخیر کردہ نہیں ہی ۶۵ ۵ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ
وَلْيُثْنِ عَلَيْهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُحْسِنْ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَلْيَسْتَغْفِرْ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِيْ لِاِخْوَانِهِ الَّذِيْنَ سَبَقُوْهُ بِالْاِيْمَانِ پس جب فراغت پاوے التحیات کے پڑھنے سے یعنی جب
پھر چکے پس چاہیے کہ تعریف کرے اور خوب تعریف کرے اللہ کی اور درود بھیجے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اچھی
طرح سے بھیجے اور درود بھیجے سب پیغمبروں پر اور بخشش مانگے واسطے مومن مردوں کے اور مومن عورتوں کے اور بخشش مانگے
واسطے بھائیوں اپنے کے جو سبقت لے گئے ہیں ایمان میں یعنی صحابہ اور تابعین ف تعریف خوب ہی کہ ساتھ اخلاص کے اور
اکثر کرنے اسماء حسنیٰ اور صفات کاملہ کے ہووے اور درود اچھی طرح کا یہ کہ اوس میں اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان
کرے یا آل و اصحاب کو بھی شریک کرلے درود بھیجے میں میں یہ عبارت باشل سکے اور زبان میں پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْهَاشِمِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا مَعَهُمْ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ
وَلِلْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ ۶۵ ۶ ثُمَّ لِيَقُلْ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ
وَارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ پھر کہے آخر اس کے یا اللہ مہربانی کر مجھ پر ساتھ چھوڑنے گناہوں کے یعنی توفیق دے
کہ گناہ چھوڑوں میں ہمیشہ جب تک کہ زندہ رکھے تو مجھ کو اور مہربانی کر مجھ پر ساتھ چھوڑنے اس کے کہ تکلف کروں میں اوس چیز کا کہ فائدہ دے
مجھکو ف اسمیں اشارہ ہی اس کہ موسن خوشدل ہووے کہ لاحاصل باتوں کا مرتکب نہووے اگرچہ موجب گناہ کی نہووے کہ حدیث شریف میں
آیا ہی خوبی اسلام آدمی کی ہی ترک کرنا بیفائدہ بات کا ۶۵ ۷ وَاَسْئَلُكَ فِيْ حُسْنِ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اور نصیب کر مجھکو
بھلائی نظر کی یعنی سوچ اوس چیز کے کہ راضی کرے تجھکو مجھسے ف یعنی توفیق فکر کرنے کی دے اپنی پسندیدہ چیز اوس میں اور محبت
اوسکی میرے دل میں ڈال یا نظر اوسکی طرف کہ مطالعہ علوم دینی میں مشغول رہے ۶۵ ۸ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ
حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ یا اللہ پیدا کرنیوالے آسمانوں کے اور زمین کے اے صاحب بزرگی اور بخشش کے اور اے
صاحب اوس عزت کے کہ نہ قصد کیجاوے یعنی اور کو نہیں ایسی ہی کہ اوس عزت کی آرزو کرے ما نگتا ہوں میں تجھسے اے اللہ اے
بخشش کرنیوالے ساتھ وسیلے بزرگی تیرے کے اور نورانیت تیرے کے یہ کہ لازم کرے دل میرے میں یاد کرنا کتاب اپنی کا جیسے کہ سکھایا
تو نے مجھکو ف یعنی جیسیکہ توفیق دی تو نے کہ قرآن دیکھکر پڑھتا ہوں ویسی توفیق دے کہ ازبر پڑھا کروں ۶۵ ۹ وَاَرْزُقْنِيْ
اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اور نصیب کر مجھکو یہ کہ پڑھوں میں اوسکو اوس طرح پر کہ راضی کرے تجھکو مجھسے
ف یعنی توفیق اور تفکر اور اخلاص اور حضور اور تجرید سے پڑھا کروں ۶۵ ۱۰ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ

اَنْ نُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ وَاَنْ نُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ نَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ وَاَنْ نَسْهُلَ بِهٖ بَدَنِیْ فَاِنَّهٗ لَا یُعِیْنُ
عَلَی الْحَقِّ غَیْرُكَ وَلَا یُؤْتِیْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ اَوْ خَمْسًا
اَوْ سَبْعًا اُجِیْبَ یَا ذَا الَّذِیْ یَعْنِیْنِیْ یَا الَّذِیْ مَا اَخْطَاهُ مُوْسٰی وَقَطْ **ت مس** یا اللہ پیدا کرنیوالے آسمان
زمین کے اے صاحب بزرگی اور بخشش کے اے صاحب اس عرش کے کہ نہ قصد کیا ہے اے مانگنا ہوں میں تجھ سے اے بخشش
کرنیوالے ساتھ وسیلے بزرگی تیرے کے اور روشنی ذات تیرے کے یہ کہ روشن کرے تو سینہ برکت کتاب اپنی کے میانی میری اور نہ کھاری
لے تو سینہ اوسکے زبان میری اور یہ کہ دور کرے تو غم سبب بکث اوسکے کے دل میرے اور کہ کھولے تو سبب اوسکے سینہ میرا اور تو
کہ دہوے تو سبب اوسکے بدن میرا یعنی نجات کناہوں سے سبب عمل کرنیکے اوسپر اس لیے کہ توفیق نہیں مدد کرنا ہی کوئی میرے کام
حق پر سوا تیرے اور نہیں دینا ہی حق کو مگر تو اور نہیں ہی بچا کناہ سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ بلند مرتبہ بزرگ قدر کے
کرے اس عمل کو تین جمعے یا پانچ یا سات جمعے قبول کیجا ویگا ساتھ حکم اللہ کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے
اوس ذات کی کہ بھیجا مجھکو ساتھ حق کے نہیں خطا کرتی ہی قولیت اس عمل کی مومن کو کبھی یعنی یہ عاملسلمات قبول ہوتی ہی قبل کیا
ترمذی حاکم نے **ف** حدیث شریف میں آیا ہی جلی صلوٰۃ وسلام ہی کہ حضرت علی نے جناب سرور عالم کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا
رسول اللہ یا باپ میرے فدا ہوں تم پر قرآن شریف میرے دل سے محو ہوا جاتا ہی یا نہیں بھولتا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ کیا نہ کہا ہوں میں تجھکو کتنے کلمے کہ ادا کے سبب سے اللہ تعالیٰ تجھکو ہی فائدہ دے اور تجھکو سکھائے تو اور تجھکو ہی وہ آیات کہ ہے تیرے میں
جو سیکھے تو عرض کیا حضرت علی نے ہر پس حضرت نے فرمایا اذا کانت لیلۃ الجمعۃ آخر تک یعنی ہی ترکیب جو وہ کرے ہوئی فوائی ہیرا دی حدیث
کے یعنی ابن عباس کہتے ہیں کہ پانچ یا سات جمعوں کے بعد حضرت علی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سے پہلے چار آیتیں
یاد کرتا تھا میں اور جب پڑہتا اور کہ تو ہوتے تھیں اور اب چالیس آیتیں یاد کرتا ہوں اور جب پڑہتا ہوں کہ اپنا قرآن روبرو اکھوں
میرے کی ہوتا ہی اور حدیث سنتا تھا میں پر جب پڑہتا تھا تو ہوتی ہوئی ہوتی ہی اور اب جو حدیث سنتا ہوں نہیں اور ہر کز اکرتا ہوں
ایک حرف ناقص نہیں یا تا ہوں کذا فی الترمذی امام شافعی رحمہ اللہ نے حافظے کا ایک عمل خوب لکھا ہی اگر اللہ ہم سکو اوسپر عمل
نصیب کردہ یہ ہی **ع** شکوت الی وکیع سوء حفظی ✦ فاوصانی الی ترک المعاصی ✦ وان العلم فضل من الٰہ ✦ وفضل اللہ
لا یعطی لعاصی ✦ یعنی امام شافعی فرماتے ہیں کہ شکوہ کیا میں نے اپنے استاد سے کہ وکیع نام تھا اوسکا حافظے کا میں
نصیحت کی مجھکو کناہوں کے چھوڑنیکی اس لیے کہ تحقیق علم فضل اللہ کا ہی اور فضل اللہ کا نہیں دیا جاتا کنہکار کو وَاِذَا اَخْطَاَ
اَوْ اَذْنَبَ فَاَحَبَّ اَنْ یَّتُوْبَ اِلَی اللّٰهِ فَلْیَتَطَهَّرْ ثُمَّ یَدْعُوْ بِهٰذِهِ الْاِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ هُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ
مِنْهَا اَرْجِعُ اِلَیْكَ اَبَدًا كَاَنَّهٗ یُغْفَرُ لَهٗ مَا لَمْ یَرْجِعْ فِیْ عَمَلِهٖ ذٰلِكَ **مس** اور جب چوک کر کرنا کرے کوئی یا جاکر
کرے پس چاہیے تو یہ کہ طرف خدا کے پس چاہیے کہ آوے یعنی شروع کرے جسطرح تفصیل جان ہوتی ہی ہیں پہلے
ہاتھ اپنے طرف خدا غالب بزرگ کے پھر کہے یا اللہ تحقیق میں توبہ کرتا ہوں طرف تیرے کناہوں سے نہیں پھر وہ کناہ میں طرف تیرے
کبھی پس تحقیق بھٹکا جاتا ہی کناہ اوسکا جب تک کہ نہ پھرے بیچ اوس کام اپنے کے یعنی جس سے توبہ کی ہی پس اگر پھر وہی

گناہ اوسکے بے حدی توبہ جاہیے نقل ہی یہ حاکم نے مامن رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطھر ثم یصلی رکعتین ثم یستغفر اللہ لذلک الذنب الا غفر اللہ لہ ح ب ۸ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی آدمی کہ کرے کوئی گناہ پھر اوسکے یعنی ارادہ توبہ کا کرے پس طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے پھر پڑہے دو رکعتین پھر بخشش چاہے خدای تعالی سے واسطے اوس گناہ کے مگر کہ بخشش کی جاتی ہی اوسکی نقل کی یہ چار ہوئے اور ابن حبان ابن سنی وجاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال واذنوباہ واذنوباہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی عندی من عملی فقالھا ثم قال عد فعاد ثم قال عد فعاد فقال قم فقد غفر اللہ لک ۹ مس اور آیا ایک شخص پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا افسوس گناہ میرے کو پس فرمایا حضرت نے کہ یا آمرزش چاہی بہت فراغ ہی گناہون میرے سے اور رحمت تیری بہت امید کی گئی ہی میرے عمل سے پس کہا اوسنے ان کلمات کو پھر فرمایا حضرت نے پھر کہ اسکو پس کہا پھر فرمایا حضرت نے پھر کہا اسکو پس پھر کہا پس فرمایا حضرت نے کہ اہو جا پس بیشک بخشا اللہ تعالی نے گناہ تیرا نقل کی یہ حاکم نے ف یہی مضمون کسی شاعر نے لکھا ہی ؎ گنہ بود وفزون ست قیاس عفو افزون ست رکن دہ قطرہ زاب رحمت تو بس ست شستن نا رسیاہ ع فحم ان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیئ النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیئ اللیل حتی تطلع الشمس من مغربھا ۱۰ مس خدا تعالی پھیلاتا ہی ہاتہ رحمت اپنی کا رات کو تو کہ توبہ کرے گنہگار دن کا اور پھیلاتا ہی ہاتہ اپنا دن کو تو کہ توبہ کرے گنہگار رات کا یہان تک نکلے کا آفتاب مغرب اپنے سے یعنی جب دروازے توبہ کے بند ہوجاوین اور توبہ کچھ نفع نہین دیے کی نقل کی ہی مسلم اور حاکم نے وجاءہ رجل فقال یا رسول اللہ احدنا یذنب قال یکتب علیہ قال ثم یغفر منہ ویتوب قال یغفر لہ ویتاب علیہ قال فیعود فیذنب قال یکتب علیہ قال ثم یستغفر منہ ویتوب قال یغفر لہ ویتاب علیہ ولا یمل اللہ حتی تملوا ط مس اور آیا حضرت پاس ایک آدمی کے پس کہا اے رسول خدا کے ایک ہم مین سے گناہ کرتا ہی یعنی بہر حال اوسکا کیا ہی فرمایا لکھا جاتا ہی اوسپر عرض کیا پھر بخشش چاہتا ہی اوس گناہ سے اور توبہ کرتا ہی یعنی اگر بعد گناہ کے توبہ کرے تو کیا حال ہی فرمایا بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا اور توبہ مقبول ہوتی ہی اوسکی عرض کیا پس ارادہ گناہ کا بس گناہ کرتا ہی یعنی اس صورت مین کیا لازم آتا ہی فرمایا لکھا جاتا ہی اوسپر عرض کیا پھر بخشش مانگتا ہی اوس سے اور توبہ کرتا ہی فرمایا بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا اور توبہ مقبول ہوتی ہی اوسکی اور نہیں ملول ہوتا ہی خدا بخشش کرنے سے یہان تک کہ ملول ہوجاوے تم بخشش چاہنے سے نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین بزیر من ف بعضے روایت مین آیا ہی کہ باین ہاتہ کا فرشتہ لکھنے الا جہ سات ساعت تک توقف کرتا ہی اگر اس مدت مین توبہ نہ کرے نہین لکھتا ہی والا لکھتا ہی اور ملول ہونے سے یہ مراد ہی کہ تم توبہ کرنے اور بخشش چاہنے سے تھکو مت اگر توبہ توڑو تو پھر توبہ کرو کہ اللہ تعالی توبہ تمہاری قبول کرتا ہی ؎ بازا بازا ہر انچہ ہستی بازا گر کافر و گبر و بت پرستی بازا ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی بازا فحر وذ لقطوا المطر فلیجئوا علی الرکب ثم لیقولوا یا رب یا رب عو

اور جب نہ رہا نے جاویں لوگ سو بہتر ہیں چاہیے کہ بیٹھیں دو زانو ہو کر کہیں ہے پروردگار ہمارے آپ پر دو کار ہیں سے قحط کی یا برسانے کی دعا کی واسطے استسقاء کے اللھم اسقنا اللھم اسقنا اللھم اسقنا اور دعا نہ مانگے کسی سے ہی یا اللہ پانی پلا ہمکو یا اللہ پانی پلا ہمکو یا اللہ پانی پلا ہمکو نقل کی ہے بخاری نے ف حدیث شریف میں آیا ہی خلاصہ اسکا یہ ہی کہ ایک شخص نے روز جمعے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مواشی وغیرہ ہمارے قحط سے ہلاک ہوگئے دعا کیجئے کہ مینہ برسے پس منبر ہی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اوٹھا کر دعا کی اللھم اسقنا تین بار ابر موجود ہوا اور بارش ہوئی کہ آفتاب نکلا دو جمعے تک اور مینہ برستا رہا کہ پھر وہی شخص نے جمعے دوسرے میں خطبے کی حالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ مواشی وغیرہ ہمارے ہلاک ہوئے جاتے ہیں مینہ سے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اوٹھا کر دعا کی اللھم حوالینا ولا علینا آخر تک کہ بیان ہوا کی پس کھل گیا ۵ فخ ۵ اللھم اعصنا اللھم اعصنا اللھم اعصنا ھ یا اللہ مینہ برسا ہمپر یا اللہ مینہ برسا ہمپر یا اللہ مینہ برسا ہمپر نقل کی ہے انس نے وان کان اسما عجم اذا بدا حاجب الشمس فقعد علی المنبر فکبر وحمد اللہ عز وجل ثم قال الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین لا الہ الا اللہ یفعل ما یرید اللھم انت اللہ لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت علینا قوۃ وبلاغا الی حین ثم رفع یدیہ حتی بدا بیاض ابطیہ ثم تحول الی الناس ظہرہ وحول رداءہ وھو رافع یدیہ ثم اقبل علی الناس ونزل فصلی رکعتین دحب مس

اور اگر ہووے دعا کرنا سوا بادشاہ وہانا ئب وہکا یعنی قاضی وغیرہ نکلے جنگل کو جب کہ نکلے کنارہ آفتاب کا پس بیٹھے منبر پر پس اللہ اکبر کہے اور تعریف کرے اللہ غالب بزرگ کی پھر کہے تعریف ہی واسطے خدا کے جو پروردگار ہی عالموں کا بخشنے والا مہربان خاوند دن جزا کا نہیں کوئی معبود مگر اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی یا اللہ تو ہی معبود ہی نہیں کوئی معبود مگر تو تو غنی ہی تو ہمیں محتاج ہی سینچ ہمپر اور کر اوس چیز کو کہ اوتاری تو نے ہمپر یعنی رزق و مینہ سبب طاعت کی قوت کا اور باعث ہووے بہرہ لینے کا مطلب کو زمانہ دراز تک یعنی اوسکے سبب سے فائدہ اوٹھاویں پھر اوٹھا دے ہاتھ اپنے یہاں تک کہ ظاہر ہووے سفیدی بغلوں اوسکے کی یعنی بہت بلند کرے پھر پھیرے طرف آدمیوں کے پیٹھ اپنی یعنی روبقبلہ دعا کے لیے ہووے اور اوڑھی چادر اپنی اوس حال میں کہ اوٹھائے ہوئے ہاتھ اپنے ہووے پھر منہ کرے طرف آدمیوں کے اور اوترے منبر سے پس پڑھے دو رکعت نفل کی یا بولا اوابن حبان حاکم نے ف چادر اس طرح اوڑھے کہ دایاں پرا بائیں طرف ہو جاوے اور بایاں پرا دائیں طرف اور اندر کاندھے یا پرا اور باہر کا اندر رکھنا فی سفر السعادۃ اور پہلی رکعت میں بعد الحمد کے سبح اسم ربک الاعلی پڑھے اور دوسری میں ہل اتنک حدیث الغاشیۃ مثل عید و جمعے کے اور امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک جماعت سے یہ نماز نہیں ہی کما حققہ کے نزدیک ہی کہ جماعت سے دو رکعت ادا کرے اور خطبہ بھی پڑھے اور مذہب حنفی میں قنوتی ہی کرنا وتر الفجر اور مستحب بھی اسمیں یہ کہ توبہ کریں لوگ گناہ سے اور آپسمیں صلح کریں اور پہلے نکلنے سے صدقہ دیں ہر دن اور تین روز تک نہیں پی اور پہنی اور نکلیں جمعے دن روزے سے پیادہ پاپرانے کپڑوں سے ذلیل متواضع فروتنی کرتے اگر جنگل

رہے ہوئے بے تکلف رہتے ہوئے اور دعا کریں مومنین اور مومنات کے لیے اور درود بھیجیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بہت بڑھیں
استغفار اور پڑھیں آیۃ الکرسی اور امام درمیان میں خطبے کے اور دعا کے استغفار پڑھتا جاوے اور پڑھے اللھم ربنا اٰتنا آخر تک
لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات ورب الارض ورب العرش الکریم اللھم اغننا الغنیٰ ولا تجعلنا من القانطین
اور دعا چلا کر بھی کرے اور سنتہ یہی اور پشت ہاتھ کی دعا کے وقت کبھی زمین کی طرف ہو کبھی آسمان کی طرف اور شروع
کرے اور ختم کرے دعا کو ساتھ حمد اور ثنا اللہ تعالیٰ کے اور درود اور سلام آنحضرت کے کذا فی لطائف المنن اللھم اسقنا غیثا
مغیثا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا د مص غیر اجل د ت ش مص یا اللہ برسا ہمیں مینہ فریاد کو پہنچنے
بہت ارزانی کرنیوالا نفع دینے والا ضرر نہ کرنیوالا جلدی برسنے والا اجل کی یہ لفظ ابوداؤد اور ابن ابی شیبہ نے نہ دیر کرنیوالا اجل کی
ابوداؤد نے نہ دیر کرنیوالا اجل کی یہ ابن ابی شیبہ نے ف ابوداؤد میں لفظ غیر اجل کا اس دعا میں آیا ہی اور ابن ابی شیبہ نے
عوض اجل کے رائث مثل کہا ہی ۵ ع ۵ اللھم اسق عبادک وبھائمک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت
د یا اللہ پانی دے بندوں اپنے کو اور جانوروں اپنے کو اور پھیلا رحمت اپنی اور جلا شہر مردے اپنے کو یعنی سرسبز کر مثل کی یہ
ابوداؤد نے اللھم انزل علینا ارضنا زینتہا وسکنہا ع اللہ اتار زمین ہماری پر سبزہ اور سکھاوا یعنی سبزہ پھول بوٹا اور
چین وسکاوت کی یہ بوعوانہ نے ف چین وسکا یعنی جو چیز زمین والوں کی باعث چین کی ہی یعنی مطلب دل کے برآوے
دل اوں کے تسکین پاویں ۵ فخر ۵ اللھم صاحت جبالنا واغبرت ارضنا وھامت دوابنا مطلع
الحکرات من اماکنہا ومنزل الرحمۃ من معادنہا وعجری البرکات علی اھلہا بالغیث المغیث انت المستغفر
الغفار فنستغفرک لخاماتٍ من ذنوبنا ونتوب الیک من عوارٍ خطایانا اللھم فارسل السماء علینا مدرارا
وواصل بالغیث دیمہا من بحر عرشک حیث یقفنا ویعوذ علینا یا اللہ ظاہر ہوے پہاڑ ہمارے یعنی جیسے
کہاس کے اور خاک اڑتی ہی زمین ہماری میں اور پیاسے ہوئے جانور ہمارے اے دینے والے ہیلاہوں کے جلوں
اور کھی سے اوتار برسنے والے رحمت کے یعنی مینہ کے کانوں اوسکے سے اور جاری کرنیوالے برکتوں کے برکت اوں
یعنی جو لاوں اوسکے ہیں بسبب مینہ نفع دینے والیکے تجھ بخشش مانگتے ہیں لوگ بہت بخشنے والا پس بخشش چاہتے ہیں ہم تجھ
واسطے خاص گناہوں اپنے کے یعنی جو خاص ہمسے ہوئے ہیں غیر ہمارے سے اور توبہ کرتے ہیں ہم طرف تیرے عام گناہوں اپنے سے
یعنی جو شرک ہیں درمیان ہمارے اور درمیان غیر ہمارے کے یا اللہ پس بھیج مینہ زور کا اور مینہ متصل یعنی ایک بوند دوسرے سے ملی ہو
اور کھتایت کر یعنی رنج ہمارا مینہ کے بسبب مینہ کے نیچے عرش اپنے سے اوس جگہ کہ نفع دے ہمکو اور پہنچے ہمیں ف یعنی فائدہ اوسکا
یعنی مینہ کا لوگیں اور کھیتوں میں برسانا کہ نفع کرے اور کام میں آوے آدمی تحت عرشک ظرف ارسل کا ہی یعنی بھیج مینہ زیر عرش
سے اور بالغیث المغیث متعلق ہی مصلی اور مرسل اور مجری کا ۵ فخر ۵ غیثا عاما طبقا غدقا مجللا الاعذا قاخضبارا لقا
ممرع النبات ع برسا مینہ عام یعنی سب جای برسے عام سات کہ ترک سے نزار نیست دینے والا اور ڈبا نکنے والا زمین کا
یعنی بسبب بہت اور زادی والا ہیت کا نیوالا کہاسنے کی چیزوں کا ہیت اوگا نیوالا سبزے کا قل کی ہے اوعوانہ

وَاسْتَسْقٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَمَا زَادَ عَلَی الْاِسْتِغْفَارِ **مص** اور منہ مانگا حضرت عمر بن الخطاب نے بس زیادہ کیا استغفار
برنقل کی یہ ابن شیبہ و ذا رابی محابا مغیثا اللھم انا نعوذ بک من شرما ارسل بہ اللھم سبسبا نافعا غیر ضار
کشفہ اللہ ولم یمطر حمدا اللہ علی ذلک **دس ق** اور جب دیکھے ابر آنیوالا ہے یا اللہ تحمین ہم پناہ پکڑتے
ہیں ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی کہ بھیجا گیا ہی یہ ابر واسطے اوسکے یا اللہ کر ابر کو جاری نفع دینے والا بس اگر
کہو لے اوسکو اللہ تعالی اور نہ برسے احمد مدد کے اسپر نقل کی یہ ابوداود و نسائی ابن ماجہ و ذا رای الطر اللھم صیبا
نافعا صاخ اور جب دیکھے مینہ کو کہے یا اللہ برسا سینہ بہت نفع دینے والا نقل کی یہ بخاری نے اللھم سقیا نافعا
مریئا غدقا نافلا **مص** یا اللہ کر مینہ کو جاری نفع دینے والا پورے اسکو دو بار یا تین بار نقل کی یہ ابن ابی شیبہ
فاذا کثر وخیف الضرر اللھم حوالینا ولا علینا اللھم علی الاکام والاجام وبطون الاودیۃ ومنابت
الشجر **مخ مر** پس جب بہت ہو دے مینہ اور خوف ہو ویکے مرنے کا کہے یا اللہ مینہ برسا کر ہمارے اور نہ برسا ہم پر یا اللہ برسا
مینہ ٹیلوں پر اور ٹھلوں پر اور پہاڑوں پر اور نالوں پر اور راہ پر جہاں اوگتے درختوں کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اذا سمع الرعد
والصواعق اللھم لا تقتلنا بغضبک ولا تھلکنا بعذابک وعافنا قبل ذلک **ت س مس** اور جب سنے گرجنا
اور کڑکنا تو پڑھے یا اللہ نہ مار ہمکو ساتھ غصے اپنے کے اور نہ ہلاک کر ہمکو ساتھ عذاب اپنے کے اور عافیت دے ہمکو پہلے اسکے
یعنی پہلے واقع ہوئے عذاب کے نقل کی یہ ترمذی نسائی حاکم نے **ف** رعد نام فرشتے کا ہی جو متعین ہی دل ہانکنے بدلیوں کے
آواز اوسکی ہی اور بجلی کوڑا اوسکا کذا فی الجلالین سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملئکۃ من خیفتہ **موطا**
پاک ہی وہ اللہ کہ پاکی بیان کرتا ہی اوسکی رعد ساتھ تعریف اوسکی کے اور پاکی بیان کرتے ہیں سب فرشتے خوف اوسکے سے
موقوفا موطا میں ہی واذا ھاجت الریح استقبلھا بوجھہ وجثا علی رکبتیہ وقال اللھم اجعلھا رحمۃ
ولا تجعلھا عذابا **طب** اور جب چلے ہوا سو
ہوئے اوسکی طرف یعنی جدہر سے چلی ہی اوہر منہ کرے اور بیٹھے اوپر گھٹنوں اپنے کے اور ہاتھوں اپنے کے یعنی بصورت قومہ
بیٹھنے نقل کی یہ طبرانی نے دعائیں اور کبیر میں وقال اللھم انی اسئلک خیرھا وخیر ما فیھا وخیر ما ارسلت بہ
واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا وشر ما ارسلت بہ **مر ت س طب** اور پرے ہے یا اللہ تحمین من مانگتا
تجھے بھلائی اوسکی اور بھلائی اوسچیز کی کہ اوسمیں ہی یعنی جہات اور بھلائی اوس چیز کی کہ بھیجی گئی ہی ہوا ساتھ اوس کے یعنی
فائدے اوس کے اور پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اوسکی سے اور برائی اوس چیز کی ہے اوسمیں ہی اور برائی
اوس چیز کی سے کہ بھیجی گئی ہی ہوا ساتھ اوسکے نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی طبرانی نے دعائیں اللھم اجعلھا ریاحا
ولا تجعلھا ریحا اللھم اجعلھا رحمۃ ولا تجعلھا عذابا **طب** یا اللہ کر اس ہوا کو ریاح اور نہ کر اسکو ریح یا اللہ
کر اسکو رحمت کے نہ کر اسکو عذاب نقل کی یہ طبرانی نے دعائیں اور کبیر میں **ف** ریاح جمع ریح کی ہی معنی اوسکے ہوا میں ہیں
یعنی جب ہوا میں بہت ہر طرف سے چلی ہیں زیادہ بہت آنا ہی اور مینہ بہت برسنا ہی وہ باعث ہونا ہی ارزانی کا اور جب ایک ہوا
چلتی ہی تو ایسی مصیبت نہیں ہوتی اور ابن عباس سے یہ منقول ہی کہ ریاح کا استعمال رحمت کے لیے آتا ہی اور ریح کا عذاب کے لیے

بیان ہوا دینے جنس کا

بیان ہوا دینے جنس کا

بیان ہوا دینے جنس کا

بیان اندھیری آندھی کا

کما سبق اعراض کیا ہی بعض علماء نے **۵ فخر ۵** وان جاء مع الریح ظلمۃ تعوذ بالمعوذتین **د** اور جو آوے ساتھ ہوا کے اندھیرا پناہ پکڑے ساتھ پڑھنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے **ف** کما سبق **ت** اللھم انی اسئلک من خیر ھذہ الریح وخیر ما فیھا وخیر ما امرت بہ ونعوذ بک من شر ھذہ الریح وشر ما فیھا وشر ما امرت بہ **ت س** یا اللہ بیشک ہم مانگتے ہیں تجھ سے بھلائی اس ہوا کی اور بھلائی اس چیز کی کہ اس میں ہی اور بھلائی اس چیز کی کہ اس میں ہی جو حکم کی گئی ہی یہ ساتھ اور پناہ کڑتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی اس ہوا کی سے اور برائی اس چیز کی سے کہ اس میں ہی اور برائی اس چیز کی سے کہ حکم کی گئی ہی یہ ساتھ اوسکے نقل کی یہ ترمذی نسائی نے اللھم انی اسئلک من خیر ما امرت بہ ونعوذ بک من شر ما امرت بہ **ص** یا اللہ بیشک ہم مانگتے ہیں تجھ سے بھلائی اوس چیز کی کہ حکم کی گئی ہی ساتھ اوسکے اور پناہ پکڑتے ہیں ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی سے کہ حکم کی گئی ہی ساتھ اوسکے نقل کی یہ ابو یعلی نے اللھم لقحا عقیما **حب طس** یا اللہ کر اس ہوا کو بارور نہ کہ ابر اسکو نازا اور نہ کر اسکو بانجھ یعنی نہ ابر اسکو نازا اور نہ فائدہ مند نقل کی یہ ابن حبان نے اور طبرانی نے اوسط میں واذا سمع صیاح الدیکۃ فلیسئل اللہ من فضلہ **خ مرد ت س** اور جب سنے آواز مرغوں کی پس چاہیے کہ مانگے اللہ تعالیٰ سے فضل اوسکا نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے **ف** باقی حدیث یہ ہی فانھا رأت ملکا یعنی مرغ نے فرشتے کو دیکھکر آواز کرتے ہیں پس امید ہی کہ یہ دعا کرے اور فرشتہ آمین کہے پس قبول ہو جائے اور اس سے معلوم ہوا مستحب ہونا دعا کا وقت حضور صلحاء کے اور برکت جاننی سبب کے **۵ ع ۵** واذا سمع نھیق الحمیر فلیتعوذ باللہ من الشیطان الرجیم **خ مرد ت س مس** اور جب سنے آواز گدھوں کی پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے کیونکہ وہ شیطان کو دیکھکر آواز کرتا ہی نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی حاکم نے وکذلک اذا سمع نباح الکلاب **د س مس** اور اسی طرح یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے جب سنے آواز کتوں کی نقل کی یہ ابوداؤد نسائی حاکم نے **ف** یہ بھی شیطان اور اوسکے لشکر کو دیکھکر آواز کرتے ہیں کذا ذکر الفخر واذا رای الکسوف فلیذع اللہ ولیکبر ولیصل ولیتصدق **خ مرد س** اور جب دیکھے سورج کہن یا چاند کہن پس چاہیے کہ دعا کرے اللہ تعالیٰ سے اور تکبیر کہے اور نماز پڑھے اور صدقہ دے نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی نے **ف** حدیثوں سے معلوم ہوتا ہی کہ کسوف و خسوف دونوں کے ایک ہی معنی ہیں سورج کہن کو بھی کسوف خسوف کہتے ہیں اور چاند کہن کو بھی اور فقہا اور لغت والوں نے فرق بیان کیا ہی کہ خسوف چاند کہن کا اور کسوف سورج کہن کو کہتے ہیں اور حنفیوں کے نزدیک نماز سورج کہن کی دو رکعت ہیں ساتھ جماعت کے اور بڑی قرأت کی بغیر خطبے کے پڑھے اور چاند کہن میں جماعت نہیں ہی تنہا تنہا پڑھے اس لئے کہ رات میں جماعت مشکل ہی اور صدقہ یعنی فقیران محتاجوں کو کچھ اسد دے یا غلام آزاد کرے بطور صدقے شہور کے مثل تنکا وغیرہ یہ کہ مناسبت ہو دے کے ساتھ ہی نعوذ باللہ سنہ **۵ فخر ۵** واذا رای الھلال اللہ اکبر **می** اور جب پہلی رات کا چاند دیکھے کوئی تو کہے اللہ اکبر نقل کی

بیان آواز مرغوں کی اور گدھوں کی اور کتوں کی آواز کا

دارمی سے اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللّٰہُ ت حب می یا اللہ چاند دکھا ہم کو ساتھ برکت کے اور خیر سے رہنے ایمان کے اور سلامتی کے اور اسلام کے اور توفیق کے واسطے اس چیز کے کہ دوست رکھتا ہی تو اسے اور پسند کرتا ہی تو اسے چاند پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ تعالیٰ ہی نقل کی ہے ترمذی ابن حبان دارمی سے ھِلَالَ خَیْرٍ وَرُشْدٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذَا الشَّھْرِ وَخَیْرِ الْقَدَرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ ط یہ چاند بھلائی اور ہدایت کا ہی یا اللہ تحقیق میں نکلتا ہوں تجھ سے بھلائی اس مہینے کی اور بھلائی تقدیر کی یعنی جو چیز اس مہینے میں قسم رزق وغیرہ سے مقدر ہی اور بھلائی چاہتا ہوں اور پناہ پکڑتا ہوں تیرے ساتھ تیرے برائی اس مہینے کی سے اور برائی اس چیز کی سے جو مقدر ہوئی اس مہینے میں نقل کی یہ دعا عائشہ رضی اللہ عنہا سے طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللّٰہُ ھِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ فَسَوَّاکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللّٰہُ ھِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ فَسَوَّاکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

مین سے نقل کی ہے طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے وَاِذَا سَلَّمَ عَلٰی اَحَدٍ فَلْیَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ ع مرس اور جب سلام کرے کوئی تمسکو پس چاہیے کہ کہے سلامتی ہو تمپر نقل کی ہے ہماری مسلم سنائی نے ف حسن سلام علیک یہ ہین کہ سلام نام اللہ تعالیٰ کا ہے یعنی محافظت اللہ تعالیٰ کی تیرے ساتھ ہو تو یا تو سلامت رہے ہر آفات سے اور ضمیر جمع کی اس لیے چاہیے کہ مشغول محافظین پر بھی سلام ہو تو اور آداب سلام کا یہ ہی کہ اوسوقت جبکے نہین چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ نے بعض علماء سے جبکے کو قریب کفر کے لکھا ہی ولکھا ہی کہ اگرچہ اکثر علما اور صلحا اس سم مین کرفتار ہین کراعتماد اور رئیس مکی اور سید جمال الدین نے بھی مکروہ لکھا ہی اور سلام کرنا سنت ہی اور جواب دینا فرض کفایہ یعنی مجلس مین سے ایک بھی جواب دیگا تو اورون کے ذمے سے جواب ورنہ جانیوالا سب گنہگار رہون گے لیکن یہ سنت افضل فرض سے ہی کذا ذکرہ المغنی من شرح المشکوٰۃ حدیث شریف مین فضیلت سلام علیک کی بہت آئی ہی آیا ہی کہ جب حضرت آدم پیدا ہوے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان فرشتون سے سلام علیک کر اور جو جواب دیگا اس کو تحیت یعنی سلام تیرا اور تیری اولاد کا ہوگا پس اونہون نے جاکر السلام علیکم کہا اونہون نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اور ایک شخص نے سرور عالم سے پوچھا کہ کونسی خصلت اسلام کی بہتر ہین فرمایا کہ کھلاوے تو کھانا اور سلام کرے تو ہر کسکو کہ پہچانتا ہی تو یا نہین پہچانتا اور مسلمان کا مسلمان پر حق واجبی سلام کرنے کو اور باعث دخول جنت کا فرمایا ہی اسکو اور ایک صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایک شخص کی کھجور میرے پاس ہی مجھے ایذا ہوتی ہی اوسکے آنے سے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت الیکو کھلا بھیجا کہ اپنے درخت کو ہمارے پاس بیچ ڈال اوسنے انکار کیا فرمایا ہبہ کرا دے اسکا بھی انکار کیا فرمایا جنت مین اسکی عوض کھجور لینا اسکا بھی اوسنے انکار کیا فرمایا جبھی بادہ کوئی بخیل نہین مکروہ کہ سلام مین بخل کرے یعنی سلام علیک مکرے کذا فی المشکوٰۃ پس کمال نادانی ہی کہ یہان کی رسم کے لیے ایسے ثواب کو ترک کرکرایسا بخیل ہے اور ایسی ملا سے بازرہے اور انصاف تو کر کہ اگر حلال خدا کہتا ہی یا پیغمبر سلامت رہو تو نہین چرتا اور تو کہتا ہی سلام علیک کہے تو چڑ جاتا ہی وہی دعا تو ہی لیکن رسول اللہ کی لفظون سے ادا کی تجھے رسول اللہ ہی کی سنت سے بیزاری ہی کہ اونکی لفظون کی دعا کو نہین پسند رکھتا اللہ بچاوے ہمکو اور تمکو اس سے اور بیدار کرے خواب غفلت سے اور محبت دے اونکی راہ کی اور مفاتیح الصلوٰۃ مین نقل کیا ہی کشاف اور توضیح اور روضۃ العلما اور ضیاء المعنوی اور زبدۃ المسائل اور فتاوی السفینہ اور جامع الفتاوی اور فتاوای کبیریہ اور تبسیر اور لطائف الاشارات اور فتاوی صوفیہ وغیرہا سے کہ مکروہ ہی سلام تزدیک خطبے کے اور جواب اوسکے سلام کا نہ دے اور گنہگار ہوتا ہی سلام کرنیوالا اور مکروہ ہی سلام پکار کر قرآن پڑھنے والے پر لیکن قاری جواب دے اوسکے سلام کا اور مکروہ ہی سلام قرآن سننے والے پر اور گنہگار ہوتا ہی وہ سلام کرنیوالا لیکن وہ جواب دے اور مکروہ ہی سلام تزدیک روایت حدیث کے اور تزدیک مذاکرے علم کے لیکن جبکے تو اوسکو جواب دینا چاہیے اور تزدیک اذان کے اور تزدیک تکبیر کے جب ہون قوم مشغول ساتھ جواب اذان اور تکبیر کے اور سلام کرنیوالا گنہگار ہوتا ہی لیکن جواب دین امد مکروہ ہی اوسپر کہ ہاتھانے مین ہی پس تزدیک ہونیکے دل سے جواب دے نہ زبان سے اور تزدیک ابی یوسف کے مطلق جواب نہ دے اور تزدیک محمد کے جواب دے بعد

فراغ کے حاجت سے اور مکروہ ہی سلام نماز پڑھنے والے پر اور سلام کرنیوالا کہنگار ہوتا ہی اور جواب اوسکے سلام کا واجب اور مکروہ
ہی سائل پر اور اگر سائل سلام کرے تو نہیں واجب ہی جواب اوسکا اور مکروہ ہی قاضی پر محکمے مین اور جواب ہی دیوے تو
نہیں اور مکروہ ہی اوستاد پر تہ دیک درس کے اور اگر کرے کوئی سلام ہی کرے تو نہیں واجب ہی جواب اوسکا اور مکروہ ہی
شطرنج اور نرد وغیرہ کھیلنے والے پر اور مکروہ ہی مبتدع پر یعنی رافضی خارجی وغیرہما پر اور مکروہ ہی ملحدون پر اور زندیقون
اور مسخرون پر اور جھوٹی کہانیان کہنے والون پر اور بیہودہ گیون پر اور گالیان دینے والے پر اور بے دین نکلنے والون
پر اور اوپر کہ رہتون پر مثلین عورتون یا اور لڑکون کے کہور نیکسوا اور ستر کھولنے والون پر اور خوش طبعی کرنیوالون پر اور جھوٹون
اور لوکون کو گالیان دینے والون پر اور اوپر کہ مشغول ہی بازار مین اپنے معاملے مین اور بازارین کہانیوالے پر اور گالیان دینے
پر اور کبوتر اوڑانیوالے پر اور گالی فرار پر اور فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی کلام کرے پہلے سلام کے پس جواب
اوسکو اور سلام کرے چلنے والا بیٹھنے پر اور چھوٹا بڑے پر اور کبوڑیکا سوار پر اور کبوڑ سوار اونٹ کے سوار پر اور تھوڑے کہر مین جاکر
کہر والون پر سلام کرے کہ موجب برکت کا ہی اور اگر ایسے کہر مین جاوے کہ وہان کوئی نہین ہی کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ
الصالحین کیونکہ فرشتے اسکا جواب دیتے ہین اور بڑی برکت ہی **السلام علیک** **دت س می** **ورحمۃ اللہ**
دت س می وبرکاتہ **دت س می** سلامتی ہووے تجھ پر اللہ کی یہ ابوداود ترمذی نسائی دارمی نے
اور رحمت خط کی نقل کی یہ ابوداود ترمذی نسائی دارمی نے اور برکتین اوسکی نقل کی یہ ابوداود ترمذی نسائی دارمی نے
ف السلام علیکم کے ساتہ ان جملون کو بہی ملاوے کہ ہر بیک کی دس دس نیکیان لکہی جاوین گی یعنی فقط السلام علیکم مین دس
نیکیان ہون گی ورحمۃ اللہ کے ساتہ بیس نیکیان اور برکاتہ کے ساتہ تیس اسطرح فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
کذا فی الشکوۃ **فاذا رد السلام وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** **ع مس ب** پس جب جواب دے
سلام کا یعنی مسلمان کو تو کہے مجہ اور تجہ پر سلامتی ہووے اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی نقل کی یہ صحاح ستہ مین ابوداود ترمذی نسائی
ابن حبان نے **ف** اسی طرح جواب دینا افضل ہی اور ادنی درجہ وعلیک السلام یا وعلیکم السلام ہی اور اگر بغیر واو کے بہی
جواب دے تو جواب ادا ہو جاتا ہی **ه فخر ه وعلی اہل الکتب علیک مرت س او وعلیک خ م**
دت س اور جو جواب دے کافر کتابی کو یعنی یہود و نصاری کو تو کہے علیک فقط نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی نے
یا کہے وعلیک نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے **واذا بلغ سلاما من احد فقیل علیہ السلام ورحمۃ**
اللہ وبرکاتہ ع اور جب پہنچایا جاوے کوئی سلام کو کسی کی طرف سے پس چاہیے کہ کہے مجہ اور اوپر سلام ہو اور رحمت خدا کی
اور برکتین اوسکی نقل کی یہ صحاح ستہ مین **او وعلیک وعلیہ السلام مس** یا کہے وتجہ اور اوپر سلام ہو نقل کی یہ نسائی نے
ف جو کوئی کسی کی طرف سے سلام پہنچا دے اوسپر بہی سلام پہنچانا مستحب ہی اور اول **ه فخر ه واذا عطس فقال**
الحمد للہ خ دس علی کل حال دت س مس ق اور جب چھینکے پس چاہیے کہ کہے سب تعریف

خدا کے لیے نقل کی یہ بخاری ابوداؤد نسائی نے بہرحال یہی اس روایت میں الحمد سے کل حال کہنا آیا ہی نقل کی ابوداؤد
ترمذی نسائی حاکم ابن ماجہ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی دت
س سب تعریف ہی خدا کے لیے تعریف بہت پاکیزہ بابرکت برکت کی کئی اور جیسی کہ چاہتا ہی پروردگار ہمارا اور پسند کرتا ہی نقل
کی یہ ابوداؤد ترمذی نسائی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ دت س ح سب تعریف ہی خدا کے لیے جو پروردگار
ہی سارے جہان کا نقل کی یہ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن جان نے ف اس طرح حمد کرنی بعد چھینکنے کے بہتر ہی اور خط
الحمد للہ کہنی اولی درجہ واہی اور چھینکے کے بعد حمد کرنی مستحب ہی اور جواب واسکا یہ ہی یرحمک اللہ کہنا اس چھینکنے والے پر اگر
کھانا یہ ہی یعنی اگر مجلس کے لوگوں میں سے ایک چھینکا اور دوسرے نے اسکے اوپر حمد نہ کیا اور نہ اسکو یرحمک اللہ کہا تو ان لوگوں پر
۵ فخر ۵ وَلْیَقُلْ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ح دس ت مس ق اور کہا چاہیے اسکے واسطے جس نے چھینکے اسکے
رحمت کرے تجھ پر اللہ نقل کی یہ بخاری ابوداؤد نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ وَلْیَرُدَّ عَلَیْہِ یَغْفِرُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ
خ دس ت مس ق اور چاہیے کہ جواب یا جاوے جواب دینے والا یعنی جسے یرحمک اللہ کہا اوسی
چھینکنے والا پھر جواب دے ہدایت کرے تجھ کو اللہ اور سنوارے حال تمہارا نقل کی یہ بخاری ابوداؤد نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ
نے تمہارا یہ جواب دے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ دت س ح بخشے اللہ ہمکو اور تمکو نقل کی یہ ابوداؤد ترمذی
نسائی ابن جان نے اور اور روایت میں یوں ہی لی ولکم کے بدلے لنا ولکم س ق مس بخشے اللہ ہمکو
اور تمکو نقل کی یہ نسائی ابن ماجہ حاکم نے یا جواب یوں دے یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ وَیَغْفِرُ لَنَا وَلَکُمْ موطا رحم کرے
ہمپر اللہ اور تمپر اور بخشے ہمکو اور تمکو یہ موقوفا موطا میں ہی فَاِنْ کَانَ کَذٰلِکَ یَقُوْلُ لَہٗ یَغْفِرُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ ت
س مس اور جو ہو چھینکنے والا کتابی یعنی یہودی یا نصرانی کہا جاوے جواب اسکو ہدایت کرے تجھکو اللہ اور سنوارے
حال تمہارا نقل کی یہ ترمذی ابوداؤد نسائی حاکم نے وَمَنْ قَالَ عِنْدَ کُلِّ عَطْسَۃٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ
حَالٍ کَانَ لَمْ یَعْدَمْ وَجَعَ ضِرْسٍ وَلَا اُذُنٍ اَبَدًا موصص اور جو کوئی کہے نزدیک ہر چھینک کے تعریف ہی
اللہ کے لیے جو پروردگار ہی عالموں کا ہر حال تو جب تک جیتا رہیگا نہیں پائیگا درد دانت کا اور نہ کان کا کبھی
نقل کی یہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف ملا علی قاری رح نے لکھا ہی کہ اگر کان جڑا ہوا خبر من قال کی ہی اور سنوارے
نے متعلق پہلے جملے کا لکھا ہی کہ تمہ حمد کا ہی معنے چھینکنے والے کے اور خبر ہوا جزا من قال کی لم یعدم ہی وَاِذَا
طَابَتْ اُدْنُہٗ فَلْیَذْکُرِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلْیُصَلِّ عَلَیْہِ وَلْیَقُلْ ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَنْ ذَکَرَنِیْ طی اور جب بولے
کان کسی کا پس چاہیے کہ یاد کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور درود بھیجے اوپر اور کہے کہ یاد کرے اللہ تعالی ساتھ بھلائی کے
اوسکو کہ یاد کیا مجکو نقل کی یہ طبرانی ابن سنی نے ف واو دوسرے کی عطف تفسیری ہی یعنی یہ بیان یاد کرنے کا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ درود بھیجے اوپر ۵ فخر ۵ وَاِذَا اُبْشِرَ بِالْبِشَارَۃِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ح مدس ق اور جب خوش خبری
دیجاوے کوئی ساتھ اوسمیں خبر کے کہ خوش کرے اوسکو پس الحمد للہ کہے نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے

اَوْ عَمِلَ وَكَبَّرَ خ مر یا کہے الحمد للہ اور اللہ اکبر نفل کی یہ بخاری مسلم نے اَوْ سَجَدَ لِلّٰهِ شُكْرًا مس یا سجدہ کرے واسطے اللہ کے شکر کا نفل کی یہ حاکم احمد نے ف مطالب السائلین کہ کتاب فقہ مذہب حنفی کی ہے اور اس میں لکھا ہے کہ فتویٰ اسپر ہے کہ لوگوں کو سجدۂ شکر سے منع نہ کرے کیونکہ اس میں کمال حضور اور خشوع اور عبادت ہے ۵ فخر ۵ وَاِذَا رَاٰى مَنْ نَفْسِهٖ اَوْ مَالِهٖ اَوْ غَيْرَهٗ مَا يُعْجِبُهٗ فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ س ف مس اور جب دیکھے کوئی اپنی ذات میں یا مال اپنے سے یا ذات دال غیر اپنے سے اور جی خوش کرے اوسکو پس دعا کرے اوسکو برکت کی یعنی اللھم بارک علیہ انظرہ لک جائے نفل کی یہ نسائی ابن ماجہ حاکم نے وَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ مَالَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ص اور جب چاہے بڑھانا اپنے مال کا تو کہے یا اللہ رحمت بھیج اوپر حضرت محمد کے جو بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے اور اوپر مومن مردوں اور مومن عورتوں کے اور اوپر مسلمان مردوں اور عورتوں کے نفل کی یہ ابو یعلی نے وَاِذَا اَرَادَ اَحَدُ اَخَوَيْكُمُ الْمُسْلِمِ تَحِيَّتَكَ قَالَ اَصْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ مس اور جب چاہے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کہ مسخرا پن کرے اوسکے ساتھ خوشی کرنے کو تو کہے کہ ہنسائے اللہ دانت تیرے اور ہمیشہ خوش رکھے تجھے نفل کی یہ بخاری مسلم نسائی نے وَاِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ ذٰلِكَ ی س د حب اور جب دوست رکھے اپنے بھائی مسلمان کو چاہیے اوسکو یعنی محبت اپنی اس لیے کہ وہ بھی محبت کریگا اور رعایت کریگا دوستی کی دعا وغیرہ میں نفل کی یہ ابن سنی نسائی ابو داؤد ابن حبان نے وَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ قَالَ اَحَبَّكَ الَّذِيْ اَحْبَبْتَنِيْ لَهٗ س د حب ی پس جب کہے کوئی اوسکو کہ تجھ میں دوست رکھتا ہوں تجھکو اللہ تو کہے وہ دوست رکھے تجھکو وہ شخص کہ دوست رکھا تو نے تجھکو اوسکے لیے یعنی اللہ تعالیٰ نفل کی یہ نسائی ابو داؤد ابن حبان ابن سنی نے وَاِذَا قَالَ لَهٗ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ قَالَ وَلَكَ س اور جب کہے کوئی اوسکو کہ بخشے تجھکو اللہ تو کہے وہ اور تجھکو بھی بخشے نفل کی یہ نسائی نے وَاِذَا قِيْلَ لَهٗ كَيْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَيْكَ ط اور جب کہا جاوے اوسکو کہ کیسا صبح کی تو نے یعنی کیا حال ہے تیرا تو کہے تعریف کرتا ہوں اللہ کی تیرے پاس پہنچنے تک یعنی اس وقت تک خیر و عافیت سے ہوں نفل کی طبرانی نے وَاِذَا نَادَاهُ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَآءِ حَائِطٍ لَبَّيْكَ ی اور جب پکارے اوسکو کوئی آدمی دروازے کے پیچھے سے تو جواب دے اوسکو کہ حاضر ہوں نفل کی یہ ابن سنی نے وَاِذَا صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَآءِ ت س حب اور جب کیا جاوے کسی کے ساتھ اوسکے احسان یعنی اگر کوئی کسی پر احسان کرے مثلاً علم وغیرہ تعلیم کرے پس کہے وہ احسان کرنیوالے کو کہ بدلہ دے تجھکو اللہ بہتر بدلہ تحقیق مبالغہ کیا تعریف میں یعنی ما کافیا حق اوسکا نفل کی یہ ترمذی نسائی ابن حبان نے ف یعنی بزرگوں نے کہا ہے کہ تعریف کرنے میں حد سے نہ بڑھ جاوے یعنی اگر عاش سے فائدہ ہووے تو ولی اور صالح اور مستقیم ملکہ کہے اللہ تعالیٰ خیر دے اوسکو اور اگر صالح سے تکلیف اور ایذا پہنچے تو زیادہ نہ کہنے لگے کہ وہ کافر ہے اللہ تعالیٰ اوسکو ہدایت کرے یا راحت کرے ۵ فخر ۵ وَاِذَا عَرَضَ عَلَيْكَ اَخُوْكَ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ خ ت س ی اور جب عاجز ہووے تجھ پر بھائی تیرا کہ اہل اپنے اور مال اپنا یعنی اس لیے کہ امید رکھتا ہوں جو چاہ

سوا لے تو کے کہ برکت دے اللہ تعالیٰ اہل تیرے میں اور مال تیرے میں نقل کی یہ بخاری ترمذی نسائی ابن سنی نے
وَاذَا سَتَوْنِیْ دَیْنَہٗ قَالَ وَفَّیْتَنِیْ وَفَّی اللّٰہُ لَکَ **خ مرت س و** وَفَّی کَثِیْرًا طَیِّبًا **ع** وَفَاکَ اللّٰہُ
اور جب بہا دے قرض اپنا تو کہے اوا کیا تو نے قرض میرا دے اللہ تعالیٰ تجھکو اجر پورا یعنی اوا اللہ کے نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی
ابن ماجہ نے یا کہے دے اللہ تعالیٰ تجھکو اجر پورا یعنی بجائی اوا اللہ کے وفی اللہ بمعنے نقل کی یہ بخاری نے یا کہے
اوفاک اللہ معنی وہی ہیں جو کہ دے نقل کی یہ مسلم نے وَاِذَا رَاٰی مَا یُحِبُّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ
وَاِنْ رَاٰی مَا یَکْرَہُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ **ق مرس ی** اور جب دیکھے اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہے
یعنی مثل شفا مریض کے اور مال پانا نہ گننے کے اور فتوحیت دعا وغیرہ وانکے تو کہے سب تعریف ہی اوس خدا کے لیے
کہ سبب انعام اوسکے کے پورے ہوتے ہیں عمل اچھے اور اگر دیکھے اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی تو کہے تعریف ہی اللہ کے
لیے ہر حال نقل کی یہ ابن ماجہ حاکم ابن سنی نے مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلٰی عَبْدٍ مِنْ نِعْمَۃٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِلَّا وَقَدْ اَدّٰی شُکْرَ
نرمی اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو کوئی نعمت پس کہا اوسنے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یعنی ایکبار کر حال یہ کہ تحقیق اوا کیا شکر اوس نعمت کا
ف یعنی عہدہ شکر سے کہ مقابلے نعمت کے واجب ہوا نہایت ہی اوسچی کہ شکر نہ لازم دیگر کا ہوتا ہی یعنی
اگر تم شکر کرو گے تو زیادہ کریں گا تمکو نعمت اپنی **ہ فخر ہ** فَاِنْ قَالَهَا الثَّانِیَۃَ حَمِدَ اللّٰہَ لَکَ فَوَاقَهَا پس اگر کہا اوسنے
اَلْحَمْدُ دوسری بار تو ہر دو نیا ہی اللہ تعالیٰ اوسکو ثواب اوسکا **ف** اس لیے کہ ایک نعمت کے بدلے میں شکر دو کیا ہا دوبارہ کہنا
اوسکا ہر مرتبہ ثواب ہی اوسکا علیحدہ ہو گا فَاِنْ قَالَهَا الثَّالِثَۃَ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ **مس** پس اگر کہا سہ بار کلمہ تیسری بار بخشتا
اللہ تعالیٰ گناہ اوسکے نقل کی یہ حاکم نے مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلٰی عَبْدٍ نِعْمَۃً فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِلَّا کَانَ قَالَ اَدّٰی
خَیْرًا مِمَّا اَخَذَ ہی اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو کوئی نعمت پس کہا اوسنے تعریف ہی واسطے اللہ پروردگار عالمون کے
مگر کہ ہوتا ہی بندہ کہ تحقیق دیا کچھا بہتر اوس چیز سے کہ لی ہی نقل کی یہ ابن سنی نے **ف** یعنی نعمت جو ملا تہ لکی ہی اوسپر شکر
اس کے کہنے کی بہتر ہوئی اور بڑی نعمت ملی کیونکہ نعمت فانی ہی اور ثنا باقی اور شکر نعمت کی ایسی نعمت ہی کہ کوئی نعمت
دنیا کی اوسکو نہیں پہونچتی ہی **ہ فخر ہ** وَاِذَا ابْتُلِیَ بِالدَّیْنِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ
عَمَّنْ سِوَاکَ **ت مس** اور جب مبتلا کیا جاوے کوئی ساتھ قرض کے تو پڑھے یا اللہ کفایت کر مجھکو ساتھ حلال اپنے کے اور
بے پروا کر مجھکو ساتھ حرام اپنے سے کہ احتیاج حرام کی نہ پڑے اور بے پروا کر مجھکو ساتھ تفضل اپنے کے اوسکے سوا سے کہ ہو ہمارے
نقل کی یہ ترمذی حاکم نے **ف** روایت ہی کہ ایک غلام مکاتب نے حضرت علی سے آن کر عرض کیا کہ ادای کتابت سے عاجز
ہو گیا ہون مدد کرو میری فرمایا کہ مجھکو کلمے سکھا دیتا ہون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھکو پہنچے ہیں اگر بڑے پہاڑ کی
برابر قرض ہو تیرے تو اللہ تعالیٰ ادا کرے پھر یہی دعا اللّٰهُمَّ اکفنی آخر تک سکھائی کذا فی المشکوٰۃ اور ایک روایت میں ادای بدل کے لیے
آیا ہی کہ جمعے کی نماز کے بعد ستر بار پڑھے اللّٰهُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ **ہ ع ہ**
اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَهَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ

دعا میں ادای قرض کی

برحمتک یعنی بها من رحمة من سواک اغنی بها عن رحمة من سواک اللهم ارحمنی برحمة تغنینی بها عن رحمة من سواک کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ مجھ پر رحم کر ایسا رحم جس کے ذریعہ سے تو مجھ کو بے نیاز کر دے ہر اس شخص کے رحم سے جو تیرے سوا ہے یعنی اے اللہ مجھ پر ایسا رحم کر

مردس اور جو کوئی مبتلا کیا جاوے ساتھ وسوسے کے یعنی وسوسہ اعتقاد میں ہو اس میں چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اسکے وسوسے کے اور باز آوے فعل کی یہ بخاری مسلم ابوداود و نسائی **ف** باز آوے یعنی وسوسے جس طرح ہو کہا برک شامے اگر اعوذ سے وسوسہ نہ جاوے تو وہ نہ گزرا ہے اور کسی کام میں مشغول ہو جاوے اور وسوسہ شرع میں کہتے ہیں باتوں نفس اور شیطان کی کو کہ بری فکریں دلمیں آنکر احداث ہوویں کناہ کی اور اچھی فکر کو الہام کہتے ہیں اور وسوسہ دو قسم پر ہی ضروری اور اختیاری ضروری وہ ہی کہ انسان بے اختیار نفس میں آجاوے اسکو ہاجس کہتے ہیں یہ قسم معاف ہی اس امت مرحومہ سے اور سب پہلی امتوں سے بھی پر جب ٹھہرے اور جان ہووے دل میں اور اسکو خاطر سے پکڑے وہ بھی اس سے معاف ہی اور اختیاری وہ ہی کہ وسوسہ دل میں پڑے اور باقی رہے اور دلمیں اور اصرار ہووے اور ہمیشہ دل میں جمان کرے اور خواہش کرنی اوسکے کی ہووے اور لذت اور محبت اوسکی پیدا ہووے اس قسم کو ہم کہتے ہیں یہ بھی اس امت مرحومہ سے معاف ہی اور مواخذہ نہیں اسپر اور بدون عمل کے نامہ اعمال میں ثبت نہیں ہوتا بلکہ بعد قصد کے اگر سے کو باز رکھے اوسکے مقابلے میں نیکی لکھی جاتی ہی اور ایک قسم اور ہی کہ اوسکا نام عزم ہی وہ ٹھہرانی بات نفس کی ہی اور عزم بالجزم ہی دل کا اور پکہ کرنی بات اوس سے نہیں ہی مگر نہ میسر ہونا اسباب کا خارج میں اور اوسکے نفس میں کراہت اور نفرت نہ ہووے اگر بسبب بالفعل موجود ہووے بلکہ تعلق کرے اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل سے کم یعنی جب تک دل میں ہی کم گناہ ہی اور جب اوسکو زیادہ کہکار ہووے گا کذا ذکر العلی و فخر من شروح المشکوٰۃ اور بقسیم اون افعال کی ہی کہ اعضا سے واقع ہوتے ہیں مثلاً زنا وغیرہ اگر بوسوسہ دلکا اوے تو مقسم ان اقسام سے ہی اور جو متعلق دل کے ہیں مثل حقد و حسد اور اعمال قلب کے یعنی حسد وغیرہ وہ اس میں داخل نہیں اوسکے جمان اور اسمیں بھی مواخذہ ہوتا ہی کذا فی المرقاۃ **آمنت** **بالله ورسله** **ھ** باب کے ایمان لایا میں ساتھ خدا کے اور رسولوں خدا کے نقل کی یہ مسلم نے یا یہ ہے **اللهُ الصَّمَدُ** **اللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ** **الرَّجِيمِ دس ی** **وَمِنْ فِتْنَتِهِ مس** اور ایک بھی اسمیں بے نیاز ہی نہ جاوے اور جاوے کیا اور نہیں ہی کوئی سمجھ اوسکا پر چاہیے کہ تہوکے بائیں طرف اپنے تین بار اور پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے شیطان رانڈے سے یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم رہے نقل کی یہ ابوداود نسائی ابن سنی نے یہ زیادہ کیا اور پناہ مانگے تین شیطان سے **ف** جو کہا ہے تہوکنا تیرکہنا ہی شیطان کے دفع میں **فخر** وان کان فی الکوشش فی الاکمال فان ذلک شیطان یقال له خنزب **فلیتعوذ بالله منه ولیتفل عن یساره ثلثا** **مص** اور جو ہووے وسوسہ علموں میں یعنی نماز اور غیر اوسکے میں بس تحقیق یہ وسوسہ ڈالنے والا شیطان ہی کہا جاتا ہی اوسکو خنزب پس چاہیے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور تہوکے بائیں طرف اپنے تین بار نقل کی یہ مسلم ابن ابی شیبہ **ومن عصب** **فقال اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ذهب عنه ما يجد** **مع مردس** اور جو کوئی غصے ہووے پھر کہے پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان رانڈے سے جاتی رہتی ہی اوس سے وہ چیز کہ پاتا ہی یعنی غصہ نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نسائی

بیان زبان کا

وَمَنْ كَانَ حَدَّاثَ لِسَانٍ فَاحِشَةً لَا دَمَ الْاِسْتِغْفَارِ لِحَدِيثِ حُذَيْفَةَ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِبَ لِسَانِيْ فَقَالَ بِرَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ **س ف مس مص ی** اور جو کوئی ہو وے بیزبان یعنی بیزبان لازم کرے استغفار کو واسطے اس حدیث کے کہ حذیفہ صحابی نقل کرتے ہیں کہ شکوہ کیا میں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تیزبانی اپنی کا پس فرمایا کہاں ہی تو استغفار سے یعنی استغفار کیوں نہیں پڑھتا کہ اوس سے بلیات ظاہر و باطن کے دفع ہوتی ہی تحقیق میں البتہ استغفار کرتا ہوں اللہ سے ہر دن میں سو بار نقل کی یہ نسائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی نے **وَمَنِ انْتَهٰى اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ ذت س** اور جو شخص آوے طرف مجلس کے پس چاہیے کہ سلام علیکم کہے پس اگر دل میں آوے اوسکے یہ کہ بیٹھے پس بیٹھے پھر جب اوٹھے پس سلام کرے نقل کی یہ ابوداود و ترمذی نسائی نے **ف** اوسکو سلام رخصت کا کہتے ہیں یہ دونوں غلام سنت ہیں اور جواب ان کا واجب **۵ فخر ۵ وَكَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ اَنْ يَّقُوْلَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ذت مس حب مس ط مص** ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **دحب** اور دور کرنیوالا کناہوں مجلس کا یہ ہی کہے پہلے اوٹھنے کے پاکی ہی تجکو یا اللہ اور پاکی کہتا ہوں تیری ساتھ تعریف تیری کے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو بخشش چاہتا ہوں میں تجسے اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیرے نقل کی یہ ابوداود و ترمذی نسائی ابن حبان حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نے ہیں پڑھے نقل کی یہ ابوداود ابن حبان نے **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور بسیار کلام اوس سے بیہودہ صادر ہوں پھر اوٹھنے کے پہلے یہ دعا پڑھے تو بخشی جاتی ہی وہ چیز کہ اوس مجلس میں اوس سے واقع ہوئی تھی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے پاکی مجلس میں سنتے تو پڑھا کرتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک حضرت عائشہ رضی فرمایا اسکا پوچھا فرمایا کہ اگر کوئی اچھا کلام کرتا ہی تو مہر لگا دیتا ہی اسکا مہر اوپر یعنی اسکے چھپنے سے فوائد اچھے کلام کا ثابت رہتا ہی ضائع نہیں ہوتا ہی کسی کنایہ سے اور اگر برے کلام کے بعد پڑھتا ہی تو اوس کلام کا کفارہ ہو جاتا ہی مکفر کی باب الدعوات فی الاوقات میں بیہودہ دونوں رواینوں ذکر کر میں **عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ س مس** کی میں نے برائی اور ظلم کیا میں نے جان اپنی پر بخش مجکو بیشک نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو نقل کی یہ نسائی حاکم نے **مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ دت س حب مس** نہیں بیٹھے کوئی قوم کسی مجلس میں کہ نہ یاد کی اللہ تعالیٰ کی اوسمیں اور نہ درود بھیجا اوپر نبی اپنے کے رحمت ہووے اللہ کی اوپر اوسکے اور سلام کرے محمد کی مجلس اوپر وجہ حسرت کی ہی قیامت میں پس اگر چاہے اللہ عذاب کرے اونکو اور اگر چاہے بخشے اونکو نقل کی یہ ابوداود و ترمذی و نسائی ابن حبان حاکم نے **وَمَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ**

بیان زبان کا

بیان زبان کا

وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ **ت ف** امثی وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ **ت ی** اور جو کوئی آدھے بازار میں اس پڑھے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں کوئی شریک اوسکا اوسکے لیے سلطنت ہی اور اوسکے لیے تعریف ہی اور ہاتھ میں اوسکے بھلائی ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مرے گا اور اوسکے ہاتھ میں بھلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکھتا ہی اللہ اوسکے لیے دس لاکھ نیکیاں اور درگذرتا ہی اوس سے دس لاکھ برائیاں اور بلند کرتا ہی اوسکے لیے دس لاکھ درجے نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ احمد حاکم ابن سنی اور بناتا ہی اوسکے لیے کہ بہشت میں نقل کی یہ ترمذی ابن سنی نے **ف** سبحان اللہ ثواب کا یہ ہی کہ بازار جگہ غفلت اور جگہ سلطنت شیطانوں کی ہی ایسی جگہ میں اللہ تعالی کو یاد کرنے سے زیادہ ثواب پاتا ہی **ہ فخر ہ** وَإِذَا دَخَلَهُ أَوْ خَرَجَ إِلَيْهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا يَمِينًا فَاجِرَةً أَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً **مس ی** اور جب دے بازار میں یا وہ اپنے کہر سے طرف اوسکے کہے آیا میں بازار میں یا نکلا میں کہر سے ساتھ نام اللہ کے اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس بازار کی اور بھلائی اوس چیز کی کہ اس میں ہی یعنی معاملات اور تجارت وغیرہا اور پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اسکی سے اور برائی اوس چیز کی سے کہ اس میں ہی یا اللہ تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ پڑیں میں اس میں قسم جھوٹی کو یا معاملے ٹوٹنے کو نقل کی یہ حاکم ابن سنی نے یا معشر التجار یحضرنی احدکم اذا دخل من سوقه ان یقرأ عشر آیات فیکتب اللّٰه له بکل آیة حسنة **ط** وفی روایة آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ سوداگروں کے کیا عاجز ہوتا ہی ایک تم میں سے جب پھرے بازار اپنی سے پڑھے دس آیتوں کے یعنی مس سورت میں سے جو چاہے پڑھے پس لکھتا ہی اللہ تعالی بدلے ہر آیت کے ایک بنکی نقل کی یہ طبرانی نے **ف** یہ ثواب سوا دن بیکسوں کے ہی کہ ہر حرف پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں یعنی وہ بھی ثواب حاصل ہوگا اور جو سودا اسکے **ہ فخر ہ** وَإِذَا دَارَ إِلَى مَا كَانَ ثَمَّ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا **مر ت س ق** اور جب دیکھے بنا پھل تو کہے یا اللہ برکت دے ہمارے لیے بیچ میوے ہمارے اور برکت دے ہمارے لیے بیچ شہر ہمارے یعنی بسبب فراخی رزق اور غلبہ اسلام کے اور برکت دے ہمارے لیے بیچ صاع ہمارے کے اور برکت دے ہمارے لیے بیچ مد ہمارے کے نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے **ف** صاع اور مد انام پیمانوں کا ہی عرب میں صاع من قریب ساڑھے تین سیر کے اناج آتا ہی اور مد من قریب سیر بھر کے اور مراد انکی برکت سے برکت دینا کی ہی یعنی رزق فراخ ہووے **ہ فخر ہ** وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْتَحِلَ مِنْهُ دَعَا أَصْغَرَ وَلَدِهِ حَاضِرٍ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ **مر ت س ق** پس جب آوے کسی کے پاس کہ نئے میوے سے بلاوے چھوٹے لڑکے کو کہ حاضر ہو پس اوسکو وہ میوہ نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے وَمَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا أَعَاذَهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ مَا عَاشَ **ت ق طس** اور

بیان سنے ہوئے پھل کا

بیان دیکھے ہوئے پھل کا

جو کوئی دیکھے کسی مبتلا کو یعنی گرفتار بلا کر خواہ دنیا کی بلا میں گرفتار ہو یا دین کی مثلاً ہمارے کو دیکھے یا کسی کافر کو دیکھے یا کسی کے تعریف ہی خدا کے لیے جس نے عافیت دے مجھکو اوس چیز سے کہ مبتلا کیا اسکو اور بزرگی دی مجھکو بہتوں پر ان لوگوں سے کہ پیدا کی بزرگی دنیا تو نہ پہنچے گی اوسکو یہ بلا مگر یہ کہ مرجاوے اور طبرانی نے اوسط میں بقول لک فی نفسہ **موت** کہے یہ دعا جی دل اپنے کے نقل کی یہ موضوع فائدہ مذمی نے **ف** علماء رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ اگر مبتلا کو دیکھے تو بکار کر پڑھے کہ وہ شرمندہ ہو کر شاید بلا اوسے اور جو مبتلا ہماری میں کسی کو دیکھے یا جانے کہ مبتلا کر کے ہمیں مجھے ضرر ہو گا تو آہستہ پڑھے کہ وہ نہ سنے اور اسکو ضرر نہ پہنچے **ف ۵ فخر ۵** وَاِذَا ضَاعَ لَهٗ شَیْءٌ اَوْ اَبَقَ اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِيْ مَنِ اهْتَدٰى اَرُدُّ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ **ط** اور جب جانی رہے کسی کی کوئی چیز یا بھاگ جاوے غلام یا لونڈی یا جانور تو کہے یا اللہ پھیرلانے والے کھوئی چیز کے اور راہ دکھانے والے گمراہ کے تو ہی راہ دکھاتا ہے کہ راہ پر آوے سے پھیرلا مجھ پر کھوئی چیز میری سہانہ قدرت اپنی کے اور قوت اپنی کے پس تحقیق وہ چیز عطا تیری سے اور فضل تیرے سے ہی نقل کی یہ طبرانی نے اَوْ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيَتَشَهَّدُ وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ يَا هَادِيَ الضَّالِّ وَمُسْتَرِدَّ الضَّالَّةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ **موضوع** یا وضو کرے کہنے والا اور پڑھے دو رکعتیں اور التحیات پڑھے اور سلام کے بعد نماز کے شروع کرتا ہوں میں سہانہ نام اللہ کے اے راہ بتانے والے گمراہ کے اور پھیرلانے والے کھوئی چیز کے پھیرلا مجھ پر کھوئی چیز میری سہانہ غلبے اپنے کے اور قوت اپنی کے پس تحقیق وہ چیز بخشش تیری سے اور فضل تیرے سے ہی نقل کی یہ موضوع ابن ابی شیبہ **ف** ثابت ہوئی ہی چیز صلی اللہ علیہ وسلم سے کھوئی چیز کے لیے اور چوراہی کے لیے کثرت کرنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی سو بیس کثرت کرتا اسکی کوئی سہانہ شرائط دعا کے اور یقین قبولیت کے سبب پر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق پاتا ہی کھوئی چیز اور چوراہی کی چیز کو انشاء اللہ تعالیٰ برکت حبیب اوسکے کے اور نقل کیا گیا ہی اسکے علماء سے بہت بڑا سرور اور سعادت کا اور نہیں بدلا کسی کے کذا فی وظائف النبی **ولا یطیر فان فعل فلا فائدۃ** اَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ **ط** اور فال جو نہ بولے پس اگر کرے یعنی فال بد لیوے تو نہ رکھاں اوس کے دل میں وہم کدرے تو پس کفارہ اوسکا یہ ہی کہ کہے یا اللہ نہیں بھلائی مگر بھلائی تیری اور نہیں برائی ہی مگر برائی تیری یعنی تیک دیدہ تیرے ہی تقدیر و قضا میں ہیں سکون ہو کچھ دل میں اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے نقل کی احمد و طبرانی نے **ف** فال نیک شرع شریف میں لینی جائز ہی بلکہ سنت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیتے تھے مثلاً کوئی شخص سامنے آیا اور سکا نام پوچھا جو اوس نے منفح یا نجیح یا مثل اس کے پایا تو خوش ہوتے اور دلیل فلاح کی لیتے اور فال بد سے منع فرمایا ہی کہ الطیرۃ شرک یعنی فال بد لینی شرک ہی اور فال بد سکون بد لینا ہی جانور دن کی آواز یا اوڑ جانے سے سیدھے یا بائیں کے رُوبرو کو یا ہلی کے اُسکے سے نکل جانے کو یا عورت سنکے سر والی کو دیکھنے

عمل جانے کہ جس جانتے ہیں باجہ نیک کو لاتے ہیں پس ان چیزوں کو یہ جانتا کہ اس سے ہمکو ضرر پہنچے گا کفر اور شرک ہی نہیں ضروری اس سے پرہیز کرنا ف فخر ۵ اِذَا رَاَیْتُمْ مِنَ الطِّیَرَةِ شَیْئًا فَلَا تَرُدُّوْهُ فَقُوْلُوْا جب دیکھو تم فال بد سے اوس چیز کو کہ برا جانتے ہو اور مکروہ پس کہو ف یعنی جن چیزوں سے لوگ شکون بد لیتے ہیں اگر شاید تمہارے دل میں بھی وہم آجاوے تو اوس بات سے باز نہ ہو اور اللہ پر توکل کرکے اپنا کام شروع کردو اور یہ دعا پڑھ کر اوس کے شر سے محفوظ رہو گے اَللّٰهُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْهَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ مص د

اللہ نہیں لاتا نیکیوں کو کوئی سوا تیرے اور نہیں دور کرتا برائیوں کو کوئی سوا تیرے اور نہیں ہے کچھ بھی حرکت ہوں سے اور نہ قوت عبادت پر کر شر نہ دیری کے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ ابوداود نے وَمَنْ مُصِیْبَتِهٖ یَعْنِیْ رُقْیَةَ قَوْلِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا ثُمَّ قَالَ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ مس و مص ط اور جو کوئی مبتلا ہو بے سایہ نظر کے تو شر پڑھے سایہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ شر پڑھتا ہوں میں سایہ نام خدا کے یا اللہ یا اللہ دور کرے گرمی نظر کی اور سردی اور سکی اور ریح اوسکا پھر کہے اوٹھ سایہ حکم خدا کے نقل کی یہ سنائی ابن ماجہ حاکم نے ف لکھا ہے علماء نے کہ قم باذن اللہ کہنا خاص حضرت ہی اور درست نہیں اور کوئی چاہے کہہ سکتا ہے والا ولی ہوتا ہے سایہ نہیں اور سب علماء جن والے متفق ہیں اس پر کہ تاثیر نظر کی حق ہے موجب لکھنے حق کے اور رقیہ کہنے میں اوس چیز کو کہ پڑھی جاوے یعنی آسیب جن کی اور دعا ئیں واسطے طلب شفا کے اور رقیہ میں بھی اللہ تعالے نے تاثیر رکھی ہے کہ آیتوں کلام اللہ سے اور دعاؤں حدیث کی سے اور اسماء صفات الٰہی سے رقیہ کرنا جائز اور مشروع ہی اور سوا اسکے اور کچھ نہیں پس اگر سوائے اوس کے معلوم ہوں اور مخالف دین و شریعت کے نہوں تو جائز ہی والا جائز نہیں ف فخر ۵ وَاِنْ كَانَتِ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمُ وَالتِّوَلَةُ شِرْكًا وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ یَكُنْ فِیْهِ شِرْكٌ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا كَاشِفَ اِلَّا اَنْتَ مص اور اگر ہووے نظر کا ہوا جانور تو ہووے داغنی تتنے اوس کے تین چار بار اور بائیں میں تین بار دعا کہے نہیں کچھ ڈور کر ہماری کوئے پروردگار آدمیوں کی شفا دے تو شفا دینے والا ہی نہیں اور کر تا مرکر کوئی سوائی تیرے فضل کی یہ موقوف ابن ابی شیبہ ف اس عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ پہلے پہنچے پڑھے بیان یہ مراد نہیں ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ ارادہ پھونکنے کا کرے یہ پڑھے تب کی عالم ہے فخر ۵ وَاِنْ اَصَابَ اَحَدَهُمْ مِنْ اَلَمٍ اَوْ وَجَعٍ بَیْنَ یَدَیْهِ وَعَوَّذَ بِالْفَاتِحَةِ وَاٰیَةِ الْكُرْسِیِّ وَاٰمَنَ الرَّسُوْلُ وَاٰخِرِ الْحَشْرِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ مس ق اور جو کوئی مبتلا ہووے کسی سایہ آسیب کے جس سے بنا دے اوسکو اٹھنے کے آگے اور پڑھے وہ سایہ الحمد کے اور اول سورہ بقرہ کے مفلحون تک اور سایہ الٰہکم الٰہ واحد کے آخر آیت تک اور سایہ آیۃ الکرسی کے اور سایہ سمٰوٰت و ما فی الارض کے

آخر سورہ بقرہ تک اور رسانہ شہد اللہ انہ کے آخر آیت تک اور رسانہ ان ربکم اللہ الذی سے کے بیچ سورۂ اعراف کے بیچ آخر آیت تک اور رسانہ فتعالی اللہ کے اخیر سورہ مومنون تک اور رسانہ دس آیتوں کے اول سورہ والصافات سے لفظ لازب تک اور رسانہ تین آیتوں کے اخیر سورۂ حشر سے یعنی لو انزلنا ہذا القرآن سے ہو العزیز الحکیم تک اور رسانہ واللہ تعالی کے آخر آیت تک سورۂ جن میں سے اور رسانہ قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے نقل کی یہ حاکم ابن ماجہ احمد سے

ف حدیث شریف میں آیا ہی کہ ایک اعرابی نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا بیٹا بیمار ہی فرمایا کیا بیمار ہی عرض کیا کہ اسکو آسیب ہو گیا ہی حضرت نے اوسکو ملا کر یہی عمل کیا پس اوٹھا وہ کہ یا کہ بیمار نہیں کبھی کبھار ذکر علی اور نا غیر جنات کی حق ہی ہی ہی مذہب اہل حق کا اور غالب رہتا ہی آدمی اوپر بسبب ترک اسمد اور دعا اور اعوذ اور درود پڑھنے کے اور بڑی عمدہ چیز ہی اکثر آزمائے والوں سے آزمائی ہی دفع جنات کے لیے آیت الکرسی ہی اور ابن مسعود سے روایت ہی کہ ایک دفعہ سرور عالم کے ساتھ تازہ میں جاتا تھا میں کہ ایک آسیب والے کو دیکھا کہ میں اوس کے پاس گیا اور کچھ اوس کے کان میں میں نے پڑھا پس وہ ہوشیار ہوا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا پڑھا تھا تو نے عرض کیا میں نے کہا اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا آخر آیت تک پڑھا فرمایا قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوس کے ہاتھ میں ہی اگر کوئی ہوشیار اسکو پہاڑ پر پڑھے تو خوف الٰہی سے وہ بھی کریزے کہ اور ذکر الفجر اور آیتیں کہ حدیث میں مذکور ہوئیں سب الکہف ہی ہیں تا طالب کو آسانی ہو پس اول الحمد ہی حاجت اوس کے لکھنے کی نہیں اکثر مسلمان اوس کو پڑھا دیا ہوتا ہی اوسکے معاملہ ہی

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا۔ میں اس کے عمل سے بیزار ہوں اور میں رب الفلق اور میں عوذ برب الناس خناس الکبری میں بیزار ہوں سے روایت ہے کہ نقل کیا ابو وجانہ نے کہ کہا ابو وجانہ نے کہ کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ جس وقت کہ میں دیکھتا ہوں بجھونے میں تو ناگاہ سنتا ہوں کہ اپنے میں آواز مانند آواز چکی کے اور میں بہانت مانند میں بینا کی شبہ کے اور دیکھتا ہوں چمک مانند چمک بجلی کے اور تھا یا میں نے سر اپنا کہ برابر ہوئے ذرتے ہوئے ناگاہ دیکھا میں نے ایک سایہ سیاہ نکلتا ہوا منہ اور لمبا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ قصد کیا میں نے طرف اوسکے پس ناگاہ میں نے جلد کی پس ناگاہ جلد اوسکی پتی مانند جلد سر کے پس بھیگا سانہ میرے پر مثل شعلے آگ کے پس گمان کیا میں نے کہ اوس نے جلا دیا مجھ کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رہنے والا کہ کا بھی میں ہرا ہی اے ابو وجانہ پھر فرمایا کہ لا دمیرے پاس دوات اور کاغذ پس لاتے پس دی دوات اور کاغذ حضرت علی ابن ابی طالب کو اور فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول رب العالمین مالک من ملک الدار من القرار والنور والنار والجنین والطارق والفلق بحق محمد رحمن تا بعد فان تنکروا فی الحق صفعۃ فان بحق محمد شقوتنا وفاجرتنا وفراقنا حقا حقا سبحانا ہذا کتاب شدید نطقی علینا وعلیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ورسلنا یکتبون ما تمکرون فرکوا صاحبہ کتابی ہذا وانطلقوا الی عبدۃ الاصنام والی من یزعم ان مع اللہ الہا اخر لا الہ الا ہو کل شیء ہالک الا وجہہ لہ الحکم والیہ ترجعون فظنوا حرم لا تنصرون حم عسق تفرق اعداء اللہ وبعد حجۃ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون وعشیا وحین تظہرون یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحیی الارض بعد موتہا وکذلک تخرجون پس کہا ابو وجانہ نے پس لے آیا میں اوسکو اپنے گھر اور رکھا میں نے اوسکو نیچے سرہانے کے اور سویا میں اوس رات پس نہ جاگا میں مگر آواز ایک چلانے والے کی سنے کہ کہتا ہی جاتا ہے اے ابو وجانہ علیا یا بکو قسم ہی لات عزی کی ان کلمون نے پس سانہ جن صاحب اس گھر کے جب دھتایا کافر تو سے یہ کتاب پس نہیں لیتے کے ہم پر ہے تین اور نہ تیرے بھائے میں پس صبح کی میں نے پس نماز صبح کی پڑھی میں نے سانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی میں نے حضرت کو سانہ اوس چیز کے کہ سنا میں نے جنات سے پس فرمایا اے ابو وجانہ او دھاتو تو سے پس قسم ہی اوس

ذات کی کہ بھیجے ساتھ میں کے تحصین دو پاؤں کے رنج عذاب کا دن قیامت تک وَیُرَقِّی الْعَفْوَ بِالْفَاتِحَۃِ فَلَا بُدَّ اَنْ یُّرْضِیَہٗ وَعَنْہُ کُلَّمَا خَتَمَہَا جَمَعَ بِرَأْفَتِہٖ تُرْقِلَہٗ **دس** اور سترہ سے دیوانے پر سانہ ایک کہ تین دن تک صبح و شام جب تمام الحمد جمع کرے تو کہ اپنا ہاتھ کے اوسکو دیوانے پر نقل کی یہ ابو داود و نسائی نے **ف** اور ثوبان بن جسار صحابی روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے رخصت ہو کر اپنے وطن کو آتے تھے کہ ایک محلہ عرب پر وارد ہوئے اونہوں نے کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بہت برکت اور خیر لائے ہو ہم میں ایک دیوانہ ہے اسکا کچھ علاج کرو دوسرے یا دوا سے پس لوگ لائے کہ بندھا ہوا تھا میں نے تین روز تک صبح و شام یہی عمل پڑھا پس بالکل وہ اچھا ہو گیا اور اوسکی عوض میں کچھ چاہتے تھے دی میں نے حضرت سے اوس کے لینے کا حکم پوچھا فرمایا کہ بھوکے عمل پر جو عوض لیتا ہے اگر تو بھی لیوے تو ہم کہا کہ کھاتا ہے افسون جن پر کذا ذکر النحوی وَیُرَقِّی الْمَدِیْغَ بِالْفَاتِحَۃِ **ع** سَبْعَ مَرَّاتٍ **ت** اور افسون پڑھے بچھو کے کاٹے پر سانہ احمد کے نقل کی یہ صحاح ستہ میں سات بار نقل کی یہ ترمذی نے وَاَلَّفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَقْرَبٌ وَّہُوَ یُصَلِّیْ فَقَالَ قَرَعَ قَالَ اللّٰہُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّیًا وَّلَا غَیْرَہٗ تُوْذِیْ عَامَّۃَ وَبَرِّ الْجَعَلَ یَتَسَہَّمُ عَلَیْہَا وَیَقْرَأُ قُلْ یٰٓاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ **ص** اور دیکھا ابی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھو نے اوس حال میں کہ وہ نماز پڑھتے تھے پس جب فارغ ہوے نماز سے فرمایا لعنت کرے اللہ بچھو کو اس لیے کہ نہیں چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو پھر منگایا پانی اور لوں پس شروع کیا کہ پڑھتے تھے وہ دمکے پر اور پڑھتے تھے قل یا اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کی یہ طبرانی نے صغیر میں عَرَضَنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُقْیَۃً مِّنَ الْحُمَّۃِ فَاَذِنَ لَنَا بِہَا وَقَالَ اِنَّمَا ہِیَ مِنْ مَّوَاثِیْقِ الْجِنِّ بِسْمِ اللّٰہِ تُحَۃٌ قُرَیْۃٌ مُلْحِمٌ **قط** **اس** کہا عبد اللہ بن زید نے عرض کیا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سنتر کہ واسطے زہر بچھو و غیرہ کے تہا یعنی دس کے معنی معلوم ہتے عرض کر کہ اجازت چاہی ہم اجازت دی ہمکو دس میں اور فرمایا سوا اسکے نہیں کہ جملہ دن جن کے سے ہی یعنی حضرت سلیمان سے جنات نے عہد کیا تہا کہ اسکے پڑھنے والے کو ضرر نہیں پہنچاتے اور دوسترہ ہی بسم اللہ تحۃ قریۃ ملحم بچھو قطع کی یہ طبرانی نے اور سطر میں **ف** اتفاق ہی علما کا کہ اس سنتر کے سوائے اسلام نہیں میں لفظ پڑھی جاتی ہیں اور سوا اسکے اور سنتر کسی زبان کا ہندی ہو یا ترکی یا عربی جسکے معنی اوس کے معلوم نہوں پڑھنا درست نہیں ہی کہ شاید لفظ کفر کے نہوں کذا ذکر العلی اور قسطانی نے کہا ہی کہ سمجھے اپنے مشائخ سے بھی کہ اس میں سلام علی نوح فی العٰلمین ہی زیادہ کرلیا جاوے کہ سانپ اور بچھو نے حضرت نوح سے طوفان کے وقت عرض کیا تہا کہ ہمیں کشتی میں بٹھا لیجیے عہد کرتے ہیں ہم کہ جو تمہارا نام یاد کرے گا اور سلام علی نوح فی العٰلمین کہے گا تو ضرر اوسکو ہم نہیں پہنچانے کے **۵ محرم** وَیُرَقِّی الْمَحْرُوْقَ بِقَوْلِہٖ اِذَا ہِیْبَ لَنَا سَرَبُ اِلَیْنَا سِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ **س** اور سنتر چھپے جلے ہوے پر سانہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کر بیماری کو اے پروردگار لوگوں کے شفا دے تو شفا دینے والا ہی نہیں کوئی شفا دینے والا مگر تو نقل کی یہ نسائی احمد نے وَاِذَا اَتَی الْحَرِیْقُ بِبَیْتٍ فِیْہِ اَحَدٌ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ثَلٰثًا

وما علینا الا البلاغ

ص ی عجب اور جب دیکھے کہ کوئی آگ لگی ہوئی ہیں چاہیے کہ بجھا دے اور سکو سات اللہ اکبر کہنے کے نقل کی
یا ابو یعلی ابن سنی نے کہا مصنف نے ذریعہ محرب ہی وَرُقِیَ مَنْ اَحْلِیْسَ نَوْلَہٗ اَوْ اَصَابَتْہُ حَصَاۃٌ یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ
وَاللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّا یَجِدُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَکَلِمَاتِہِ التَّامَّاتِ کُلِّہَا مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حُمَّی
الطَّیْرِ اَوْ اَرْقَاءَ عَنْ شِفَاءٍ وَّخَیْرٍ وَّعَافِیَۃٍ وَّخَیْرٍ وَّعَافِیَۃٍ عَلٰی ھٰذَا الْاَلَمِ فَبَرَأَ اس میں اور ترجمہ یا جاوے اوس شخص پر کہ کیڑا جاوے
پتاب اوس کا پاؤں پر اپنے اور سکو بہتری سانہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر درد کا ربہ اللہ ہی جو عبادت کیا جاتا ہی
آسمان میں پاک ہی نام تیرا حکم تیرا جاری ہی آسمان و زمین میں جیسے کہ رحمت خاص تیری آسمان میں ہی ایسی کر رحمت اپنی زمین
میں اوبخش ہمارے گناہ ہمارے کہ جان کرتے ہیں اور چوک کرتے ہیں تو پروردگار پاکوں کا ہی اوتار شفا شفا ان

ف اپنی سے اور بحمت رحمت خاص اپنی سے اوپر اس درد کے پس اچھا ہو جاوے نقل کی یہ شفا کی اور دوا دارو کے
ظاہر یہ ہی کہ لفظ فیر اگا ہی دعا کا ہی **ص فر ص** وَبِکَاوِیْ مَنْ بِہٖ قُرْحَۃٌ اَوْ جُرْحٌ بِاَنْ یَضَعَ اِصْبَعَہُ السَّبَّابَۃَ
بِالْاَرْضِ ثُمَّ یَرْفَعُھَا قَائِلًا بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا اَوْ یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ہ
اور علاج کیا جاوے وہ شخص کو سانہ اوس کے بہو ڑا ہوا یا زخم یا دار وغیرہ کا ہو سانہ اس طرح کے کہ رکھے انگلی شہادت اپنی
زمین پر اوٹھاوے اوسکو کہنا ہمراہ برکت ڈھونڈتا ہوں میں سانہ نام خدا کے یہ ہی مٹی زمین ہمارے کی ہی ہوتی سانہ تھوک بعضے
ہمارے کیا جانے یہ عمل نہ شفا دیا جاوے ہمارا یا ذکر شفا دیا جاوے ہمارا سانہ حکم پروردگار ہمارے کے نقل کیا ہے مسلم نے

ف کرانی نے امام نووی سے نقل کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگلی شہادت پر لعاب مبارک لگا کر زمین پر رکھتا
کہ خاک اوس سے ملی ہوئی پھر اوسکو اوٹھا کر زخم پر پھیرتے تھے اور کلمات دعا کے اوسوقت پڑھتے جاتے تھے یہاں تک
اکثر نشا رحمن سے بھی مراد لکھی ہی **ص فر ص** وَاِذَا اَحَدَثَ رَجُلٌ فَلْیَدْعُ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْہِ **موی** اور جب
سو جاوے یا وں کسی کا پس چاہیے کہ یاد کرے بہت پیارے کو آدمیوں میں سے طرف اپنے نقل کی یہ موقوف ہا ابن سنی نے

یاد کرے محرب کو تا کہ حاصل ہووے خوشی تر رکیب اوس کے پس کہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب سے زیادہ محبوب ہیں ع **ص علی**
وَمَنِ اشْتَکٰی اِلَمًا اَوْ شَیْئًا فِیْ جَسَدِہٖ فَلْیَضَعْ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْمَکَانِ الْاَلِمِ یَا اَلَمُ وَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ثَلٰثًا فَمَرَّاتٍ
وَلْیَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ **ھ عہ** اور جو کوئی شکوہ کرے درد کا یا
اور ہر کالمی درم وغیرہ کا بدن اپنے میں پس چاہیے کہ رکھے دایاں ہاتھ اپنا اوس جگہ پر کہ درد کرتی ہی اور کہے
بسم اللہ تین بار اور پڑھے سات بار یہ دعا پناہ پکڑتا ہوں میں سانہ اللہ کے اور قدرت اوسکی کے برائی اوس چیز کی
کہ پاتا ہوں میں اور ڈرتا ہوں آیندہ کو زیادتی اوسکی سے نقل کی یہ مسلم نے اور بارود نے **ف** عثمان بن ابی العاص
صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں شکوہ درد کا حضرت پاس لے گیا مجھے یہی عمل کر دیا پس اچھا کر دیا مجھکو اللہ تعالیٰ نے
ص فر ص اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ سَبْعَ مَرَّاتٍ **ط مص** یا پڑھے یعنی اللہ کے پناہ پکڑتا
ہوں سانہ طفیل اللہ کے اور قدرت اوسکی کے برائی اوس چیز کی سے کہ پاتا ہوں میں بہت بار نقل کی گئی موطا میں امام مالک

دعا پناہ بند ہونے کی

دعا اور دوا

یا بن عامر جاحد

دعا اور دوا

اَوْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ سَبْعَ مَرَّاتٍ یَضَعُ یَدَهٗ تَحْتَ اٰلِهٖ اط پڑھے پناہ پکڑتا ہوں ساتھ غلبے اللہ کے اور قدرت اسکی کے ہر چیز پر برائی اس چیز کی سے کہ پاتا ہوں سات بار حال یہ کہ رکھے ہاتھ اپنا جگہ درد ہی سے یعنی یہ اشارہ ہی جانے رہنے درد کا نقل کی یہ اصبہ وطبرانی نے اَوْ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجَعِیْ هٰذَا وَشَرِّ مَا اَحْذَرُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ یَعُدُّ هٰذِهٖ الْکَلِمَاتِ یا پڑھے شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام خدا کے پناہ پکڑتا ہوں ساتھ غلبے خدا کے اور قدرت اسکی کے برائی اس درد سے جس کی کہ پاتا ہوں اس درد اپنے سے پڑھے یہ طاق یعنی تین بار یا پانچ یا سات بار لیکن سات بار بہتری ہے اور تنہا دے ہاتھ اپنا پھر دوبارہ رکھے اسکو یعنی پھر یہ نہ رکہ کر یہ دعا پڑھے نقل کی یہ ترمذی نے اَوْ یَقْرَأُ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَیَنْفُثُ خ مردس ف یا پڑھے درد والا اوپر اپنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور دم کرے نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے ف دم کرے یعنی دونوں ہاتھوں پر پھر پھیرے ہاتھ منہ پر اور تمام بدن پر اسی طرح کہا ہی بخاری نے حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماری میں ہی سورتیں معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے تھے اور ہاتھ پھیرتے تھے جب بیماری نے ثقال کی ہوئی میں آنحضرت کے وجع مبارک ان کو دم کر کر میں مبارک پر پھیرتی تھی اور جب حضرت سے کہہ کر واروں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو میں پڑھ کر پھونکتے تھے لذانی المشکوٰۃ وَمَنْ اَصَابَهٗ مَرَضٌ هٰذَا اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِیْ عَدُوِّیْ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ مس ی اور جسکو پہنچے درد انکھوں کا تو پڑھے یا اللہ فائدہ مند کر مجکو سماعت میری کے اور کر اوسکو وارث مجھ سے یعنی دم مرکب باقی رہے کیونکہ وارث وہی ہوتا ہی جو میت کے مرنے کے بعد باقی رہے اور دکھا مجکو بیچ دشمن کے لینہ میرا اور بدد دے مجکو اوپر اسکے جو ظلم کیا مجپر نقل کی یہ حاکم وابن سنی نے ف کینہ میرا یعنی جو مجپر ظلم کرے اوس سے بدلہ لوں اور کینہ کشی کروں اور سوای ظالم کے کسی سے کینہ نہ کہوں جیسے کہ اکثر حالت میں جس سے دشمنی ہوتی ہی اور مکروہ رکھتے ہے وہ حالت نہ ہو ۵ حضر ۵ وَمَنْ حَصَلَتْ حَتّٰی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ عَاثِرٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ مس مص اور جسکو آرے تب کہے شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ اللہ بزرگ کے برائی ہر رگ جوش مارنے والی کی اور برائی گرمی آگ کی سے نقل کی یہ حاکم ابن سنی نے وَمَنْ اَصَابَهٗ ضُرٌّ وَسَئِمَ الْحَیٰوةَ فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوةُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ خ مردی اور جو پہنچے کسی کو ضرر بیماری وغیرہ اور عاجز ہو زندگانی سے آرزو کرے موت کی پس چاہیے کہ کہے یا اللہ زندہ رکھ مجکو جب تک کہ ہو زندگانی بہتر مجھکو اور مار مجکو جب موت کہ ہو موت بہتر مجھکو نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود ابن سنی نے ف آرزو موت کی سبب مرد دنیا کے یعنی بیماری محتاجگی وغیرہ سے کرنی مکروہ ہی اور واسطے شوق دیدار خدای تعالیٰ کے اور خلاص کے اس دنیای فانی سے یا خوف ضرر دین کے جائز ہی جیسکہ اکثر صحابہ کرام سے واقع ہوئی ہی اور بخاری اور امام طحاوی اور سوای اسکے علماء بہتیرے جب کوئی بیچ بات

وصیت کرنے کی

دعا کے ضرر پہونچنے سے آرزو موت کی کرنے کے

دیکھیے تو موت مانگتے اور حدیث شریف میں ہی آیا ہی دعا میں کہ یا اللہ جب کسی قوم میں تو فتنے کا ارادہ کرے تو مجھ کو بغیر فتنہ
۵ فخر ۵ وَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ اِنْشَآءَ اللّٰہُ وَاِنْ شَآءَ اللّٰہُ طَھُوْرٌ وَاِنْ شَآءَ اللّٰہُ س خ اور جب خبر پوچھے
بیمار کی تو کہے نہیں کچھ ڈر یہ بیماری پاک کرنیوالی ہی گناہوں سے اگر چاہے اللہ کچھ ڈر نہیں یہ بیماری پاک کرنیوالی ہی اگر چاہے
اللہ تعالیٰ کی یہ بخاری نسائی نے ف آداب عیادت کے یہ ہیں کہ خاص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب کے لیے جاوے
اور بیمار کو تسلی دے اور صبر کرنے کو کہے اور امیدوار حیوہ کا کرے اور ثواب جو بیماری کے حدیثوں میں آئے ہیں
اوس سے اوسکو خوش کرے اور وقت جاکے لاباس طہور انشاء اللہ کہے اور یہ نہ بیمار پر کہے اور دعائیں حدیث شریف
کی پڑھے اور اوس کے لیے دعا کرے اور اوس سے اپنے لیے دعا کروا دے اور کم بیٹھے بیمار کے پاس اور دور کر جانے کے
سب آداب حدیثوں میں آئے ہیں اور بیمار کی خبر پوچھے کا حدیثوں میں بڑا ثواب آیا ہی اور افضل عبادات کی ہی آیا ہی کہ قیامت
کو اللہ تعالیٰ بندے کو فرماوے گا کہ اے بندے میرے میں بیمار ہوا اور تو میری خبر کو نہ آیا بندہ عرض کرے گا کہ الٰہی
تو پروردگار جہان کا بیمار ہی اور خبر پرسی تیری کیونکر کرتی فرماوے گا کہ فلانا بندہ میرا بیمار ہوا تو نے عیادت اوسکی کی اگر عیادت
اوسکی کرتا تو مجھکو اوس کے پاس پاتا اور صحابیوں میں جو کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت اوسکی فرماتے
اور اوسکے پاس بیٹھتے اور حال اوسکا پوچھتے کہ کیا حال ہی کس چیز کو دل چاہتا ہی اگر کسی چیز خبر معلوم کرا اوس نے بیان
کیا تو فرماتے کہلاؤ اور نہیں بار اوسکے لیے دعا کرتے اور عیادت کے لیے وقت معین نہ تھا رات دن میں جب چاہتے
تشریف لیجاتے اور فرماتے کہ جو کوئی مسلمان بیمار کی خبر کو جاتا ہی تو بہشت کے باغ میں چلتا ہی جب تک اوسکے پاس
جاکر بیٹھے اور جب بیٹھتا ہی تو رحمت اوپر اوترتی ہی کہ اوس میں غرق ہو جاتا ہی اور جو اول دن میں خبر پوچھنے جاتا ہی
تو ستر ہزار فرشتے اوسکے لیے شام تک بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جو رات میں جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتے صبح تک
اوسکی بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں اور ہوتی ہی اوسکے لیے میوہ خوری بہشت میں اور حضرت انکہ کے درد کو اوسکی یہی
خبر کر تشریف لیجاتے تھے اور ایک نوجوان بیہودی کی کہ خادم آنحضرت کا تھا اور ابو طالب اپنے بچپن کی باوجود کہ شرک تھے
خبر پرسی کی اور اسلام کی طرف بلایا وہ خادم مسلمان ہوا اور دوسرا محروم رہا اور آیا ہی کہ جو اچھی طرح وضو کر کر عیادت کو
جاتا ہی تو دوزخ سے مقدار سات برس کے دور ہوتا ہی کذا فی المشکوٰۃ و شرح النخبۃ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا وَرِیْقَۃُ
بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا خ مر دس ق بِاِذْنِ رَبِّنَا خ بِاِذْنِ اللّٰہِ خ بیمار پر یہ بھی پڑھے شروع کرتا ہوں
میں ساتھ نام اللہ کے یہ تھی زمین ہماری کی ہی اور تھوک بعضے ہمارے کا شفا دیا جاوے بیمار ہمارا اتل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد
نسائی ابن ماجہ نے ساتھ حکم پروردگار ہمارے کے تل کی یہ بخاری نے ساتھ اذن اللہ کے تل کی ہی بخاری نے ف
پہلی دعا کے ساتھ بعضی روایت میں باذن ربنا اور بعضی میں بجائے اوسکے باذن اللہ بھی زیادہ آیا ہی وَیُسْمِعُ بِیَدِہِ
الْیُمْنٰی وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُکَ شِفَآءً لَا یُغَادِرُ
سَقَمًا خ مر دس اور بیمار پر دا ہنا ہاتھ اپنا یعنی پیشانی پر بایاں ہاتھ پر یا اور عضو پر اور پڑھے یا اللہ دور کر بیماری

اسے پروردگار آدمیوں کے شفا دے وسکو حال تکہ تو ہی شفا دینے والا ہی نہیں شفا مگر شفا تیری یعنی دوا وغیرہ بغیر تیری تقدیر
کے کسی کو کچھ کام نہیں آتی دوشفا کہ نہ چھوڑے کسی بیماری کو نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی نے **ف** لفظ شفاء کا مفعول اشفہ
کا ہی یعنی شفا دے وشفا کہ بالکل اچھا ہو جاوے **۵ فخر ۵** بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ
نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ **م ر ت س ق** سانہ نام خدا کے افسون کرتا ہوں تجکو ہر چیز سے کہ ایذا دیتی تجکو اور برائی ہر شخص کی ہے اور برائی آنکھ حسد کرنیوالے کی سے
تجکو یعنی پناہ میں دیتا ہوں تجکو ہر چیز سے کہ ایذا دیتی تجکو اور برائی ہر شخص کی ہے اور برائی آنکھ حسد کرنیوالے کی سے
اللہ شفا دے تجکو سانہ نام خدا کے افسون کرتا ہوں تجکو نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے **ف** حدیث سحر میں
میں آیا ہی کہ حضرت جبرئیل نے آنحضرت کے پاس آئے اور پوچھا کہ یا محمد تم بیمار ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں
بیمار ہوں پس دعا حضرت ہر پڑھی کذا فی المشکوۃ اور ایک روایت میں آئے کی دعا آئی ہی بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ یُرْقِیْکَ مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ **س مص**
سانہ نام اللہ کے ستر تجکو پناہ میں لیتا ہوں میں تجھ پر اور اللہ شفا دے تجکو ہر بیماری سے کہ بدن تیرے میں ہی برائی عورتوں
پھونکنے والیوں کی سے کہ میں میں یعنی جو جادو پڑھ کر ڈورے میں کر دیتے ہیں اور برائی حسد کرنیوالی کی سے
جب حسد کرے نقل کی یہ نسائی ابن ابی شیبہ **ثلاثۃ مرات** **مس** یہ دعا میں بار بار ہی حاکم نے نقل کی بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ
مِنْ کُلِّ دَاءٍ یَشْفِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ عَیْنٍ سانہ نام اللہ کے ستر تجکو پناہ میں
تجھ پر ہر بیماری سے شفا دے تجکو اللہ برائی ہر حسد کرنیوالے کی سے جب حسد کرے اور برائی ہر نظر والے کی سے نقل کی احمد
نے اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَأُ لَکَ عَدُوًّا وَیَمْشِیْ لَکَ اِلَی الصَّلٰوۃِ **د حب مس** یا اللہ شفا دے تجکو
اسے کو تا جہاد کرے تیرے دشمن پر اور چلے واسطے تیرے طرف نماز جماعت کے نقل کی یہ ابو داود ابن حبان حاکم نے
اَللّٰھُمَّ اشْفِہٖ اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ **مس ق حب** یا اللہ شفا دے اوسکو یا اللہ عافیت دے اوسکو نقل کی
حاکم ترمذی ابن حبان نے اَللّٰھُمَّ اشْفِہٖ اَللّٰھُمَّ اَعْفِہٖ یَا فُلَانُ شَفَی اللّٰہُ سَقَمَکَ وَعَفَّرَ ذَنْبَکَ وَعَافَاکَ
فِیْ دِیْنِکَ وَجِسْمِکَ اِلٰی مُدَّۃِ اَجَلِکَ **مس** یا اللہ شفا دے اوسکو یا اللہ عافیت دے اوسکو نقل کی یہ نسائی
نے اے فلانے یعنی یہاں نام لیوے بیمار کا شفا دے اللہ بیماری تیری کو اور بخشے گناہ تیرے اور عافیت دے تجکو
بیچ دین تیرے کے اور بدن تیرے کے وقت موت تیرے تک نقل کی یہ ناکہ نے وَمَنْ عَادَ مَرِیْضًا لَمْ یَحْضُرْ اَجَلُہٗ فَقَالَ عِنْدَہٗ
سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ اِلَّا عَافَاہُ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ الْمَرَضِ **د ت**
س حب مس مص اور جو کوئی عیادت کرے بیمار کی کہ نہ آئی ہو موت اوسکی پس کہے نزد اوسکے سات
سات بار میں مانگتا ہوں اللہ بزرگ سے جو پروردگار ہی عرش بزرگ کا یہ کہ شفا دے تجکو پھر کہ عافیت دے تجکو اور اوسکو اللہ تعالیٰ
اس بیماری سے نقل کی یہ ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ **ف** یعنی جسکی موت آ چکی ہو
اوس کے پاس عیادت کرنیوالا سات بار یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اچھا کر دیتا ہی اوسکو اور اگر موت ہی آئی ہی تو

۵ فخر ۵ وجاء رجل الى علي رضه فقال ان فلانا ساءك فقال ليسرك ان يكبده قال نعم قال قل ما حليم يا كريم اشف فلانا فانه يقرأ **موص** اور آیا ایک شخص حضرت علی رضہ کے پاس پس کہا کہ بعض فلاں شخص نے برائی کی ہے تیری پس فرمایا حضرت علی نے کیا خوش کرتا ہے تجھکو کہ وہ اچھا ہو جائے کہا اور سننے ہاں فرمایا کہ اے حلیم اے کریم شفا دے فلانے کو پس تحقیق وہ اچھا ہو جائے گا نقل کی یہ مرفوعا ابن ابی شیبہ نے **و** ایما **مسلم** دعا بقولہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اربعین مرۃ فمات فی مرضہ ذلک اعطی اجر شہید **و** ان برء برء وقد غفر لہ جمیع ذنوبہ **مس** اور جو مسلمان دعا کرے ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے کہ یہ ہی نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہی تجکو تحقیق میں ہوں ظلم کرنیوالوں سے چالیس بار سو پھر مر جاوے اس بیماری ہی میں تو دیا جاوے گا وہ ثواب شہید کا اور اگر اچھا ہو جاوے تو اچھا ہو جاوے گا اور اس حالت میں کہ تحقیق بخشے جاویں گے اوسکے لیے سب گناہ اوسکے نقل کی یہ حاکم نے **ف** کہتا ہوں میں مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کے کیے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ مطلق مراد ہوں اللہ تعالیٰ جو ان کو کچھ عوض دیکر معاف کر دیوے **۵ فخر ۵** ومن قال فی مرضہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا الہ الا اللہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم مات لم تطعمہ النار **ت س و حب مس** اور جو کوئی پڑے بیماری ہی میں نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں کوئی معبود مگر اللہ نہیں کوئی شریک واسکا نہیں کوئی معبود مگر اللہ واسی کے لیے بادشاہت ہے اور اواسی کے لیے سب تعریف ہی نہیں کوئی معبود مگر اللہ نہیں ہی پھرنا کوئی ہو سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے پھر مر جاوے یعنی اوی بیماری میں کہ جس میں یہ پڑھا ہی تو نہ جلا دیگی اوسکو آگ دوزخ کی نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے **من** سأل اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ **مر عہ** جو کوئی مانگے اللہ تعالیٰ سے شہادت ساتھ صدق دل کے تو پہنچا تا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ مراتب شہدا کو اور اگرچہ مرے بچھونے اپنے پر نقل کی یہ مسلم نے اور چار سننے **من** سأل الشہادۃ صادقا اعطیہا ولو لم یصبہ **ہ** جو کوئی مانگے شہادت صدق دل سے دیا جاتا ہی مرتبہ شہادت کا اور اگرچہ پہنچے شہادت اوسکو بیچ حقیقۃ دنیا میں نقل کی یہ مسلم نے **من** قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ فقد وجبت لہ الجنۃ **و من** سأل اللہ القتل من نفسہ صادقا ثم مات او قتل کان لہ اجر شہید **عہ** جو کوئی لڑے واسطے اللہ کی اس مقدار ٹھہر جانیکے درمیان دو دوہنے اونٹنی کے پس بحقیق واجب ہوئی ہی اوس کے لیے بہشت اور جو شخص مانگے اللہ تعالیٰ سے مارا جانا اپنا تہ دل سے اوس حالت میں کہ سچا ہی یعنی اس مانگنے میں پھر مرے یا مارا جاوے تو ہو گا اوسکو ثواب شہید کا نقل کی یہ چار سنے **ف** دو دوہنے میں تھوڑی دیر ٹھہر جاتے ہیں دوہا دوہا نر آدے پھر دوسرا شروع کرتے ہیں اونٹنی کو فواق کہتے ہیں یہاں مراد تھوڑی دیر ہی یعنی اس قدر ہی کہ مقدار قلیل ہی کی اور جہاد کر یگا نہ ثواب پاوے گا ذکر اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلد رسولک **ح** دعا کی حضرت عمر نے یا اللہ نصیب کر مجھکو شہادت اپنی راہ میں اور کر موت میری بیچ شہر رسول اللہ کے یعنی مدینہ منورہ میں نقل کی یہ بخاری نے **فاذا حضر** المؤمن

بیان شہادت مانگنے کا

وجہ الی القبلۃ مس بس جب آدمی کسی کو موت متوجہ کیا جاوے طرف قبلے کے یعنی یہ حاکم ہے ف آدمے موت یعنی علامت مرنیکی معلوم ہو کہ ناک ٹیڑھی ہو جاوے اور ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ جاویں اور بیٹھے لٹک جائیں اور کنپٹیاں دھنس جائیں اور متوجہ قبلے کر یوں کرے کہ چت لٹاوے اور پاؤں قبلے کی طرف کر کر سر اونچا کر دے کہ منہ قبلے کی طرف ہو جاوے متوسی متاخرین کا اسی پر ہی کذا فی شرح الملتقی ویقول اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ خ مر ف اور کہے قریب مرگ یا اللہ بخش مجھ کو اور مہربانی کر مجھ پر اور ملا مجھ کو ساتھ رفیق اعلیٰ کے نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی سے ف رفیق اعلیٰ جماعت انبیا علی نبینا وعلیہم السلام کی ہے کذا رواہ احمد اور نکی اعلیٰ علیین میں ہیں یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں کرتے تھے اور اخیر کلام حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی تھا کذا ذکر العلی لا الٰہ الا اللہ ان للموت سکرات خ مس ق نہیں کوئی معبود کر اللہ بیشک واسطے موت کے غشیاں ہیں نقل کی یہ بخاری نسائی ابن ماجہ نے ف وقت انتقال کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک پر پانی لیتے تھے اور یہ کلمہ پڑھتے تھے ۵ فخر اللھم اعنی علی غمرات الموت وسکرات الموت ق یا اللہ مدد کر میری اوپر سختیوں موت کے اور سختیوں موت کے نقل کی یہ ترمذی نے یقول اللہ عز وجل ما ترددت عن شیء انا فاعلہ ترددی عن قبض نفس عبدی المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ ولا بد منہ مر ف یعنی نہیں تردد میں اوس سے کوئی شے میں اوس کے تردد میں قبض روح مومن کے کہ وہ ناخوش ہوتا ہے موت سے اور میں ناخوش ہوتا ہوں اوسکے رنج سے اور ناچار ہے اوسکو موت سے یہ بخاری نے ابوہریرہ سے ۵ فخر ۵ ومن حسن عند قلیلہ لا الٰہ الا اللہ مر عہ اور جو کوئی آوے قریب مرگ کے پاس کسی معتقد کے اوسکو لا الٰہ الا اللہ نقل کی یہ مسلم نے اور چار دن نے ف سنی تلقین کے ہیں سمجھا نا اور بیان یہ مراد ہے کہ اوس کے پاس اس طرح پڑھے کہ وہ سنکر پڑھنے لگے اور اوسکو حکم پڑھنے کا کرے کہ وہ وقت نازک ہوتا ہے کہیں اوس شدت سکرات میں انکار کر بیٹھے ۵ فخر ۵ من کان اٰخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ دمس جو کوئی کہ ہو اوسکا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ داخل ہو گا بہشت میں نقل کی یہ ابوداؤد حاکم نے ف داخل ہو گا بہشت میں یعنی اگر چہ بعد عذاب کے ہو اگر گنہگار ہو اور مراد لا الٰہ الا اللہ سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی کہ یہ مقصود اس کلمے سے ایمان ہی اور اجمالی غیر اقرار محمد رسول اللہ کے صحیح نہیں ہوتا ۵ فخر ۵ واذا غمضہ دعا لنفسہ بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علی ما یقول فیقول اللھم اغفر لفلان وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یا رب العالمین وافسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ مر دس ق اور جب بند کرے کوئی آنکھ میت کی تو دعا کرے واسطے نفس اپنے کے ساتھ ملائی کے یعنی دعا کرنے کے غائبہ غیر ہونے کی اس تحسین فرشتے آمین کہتے ہیں اوس دعا کر کہ تک آنکھ بند کرنیوالا جو حاضر موجود ہے یا اللہ بخش فلانے کو یعنی بیان نام اوسکا لے اور بلند کر درجہ اوسکا پیچھے باقی رہنے والوں میں اور پیچھے رہ جانے والوں میں اور بخش ہم کو اور اوسکو اے پروردگار عالمین اور فراخ کر واسطے اوسکے قبر اوسکی میں اور روشن کر واسطے اوسکے قبر میں

باب غسل میت کا اور کفن کا

اور خلیفہ یعنی کارساز مراد اس کا اہل و عیال اور سکے ہیں کہ پس ماندے اور سکے ہیں اور بخشش نکلوا اور اوسکو بلاے بزرگ کا عالموں کے اور فراغی کرا وسکے لیے قبر اوسکی میں اور روشنی کرا وسکے لیے قبر اوسکی میں نقل کی یہ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ

ف اجمال یہ کہنا ہی کہ لفظ منقول کا بیان دعا کا ہی یعنی اس طرح دعا کرے کہ اغفر لنا میں کہنے والا ہی شریک ہی **ف ۵** **وَيُقَلْ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَاعْفُ عَنْهُ عُفِيَ حَسَنَةً مرعہ** اور چاہیے کہ کہے ہر ایک اہل اولاد اور سے یا اللہ بخش محکو اور اوسکو اور دے محکو اوس کا بدلہ احیا نقل کی یہ مسلم اور چار سنن **وَيُقْرَأُ عَلَيْهِ سُوْرَةُ يٰسٓ مد**

ف حب مس اور چاہیے کہ پڑھے کوئی قوی پر سورہ یس نقل کی یہ نسائی ابوداؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے

ف بعضوں کے نزدیک مراد موتی سے قریب مرگ ہی اور عمل مشائخ کا ہی اسی پر ہی اور بعضے کہتے ہیں مراد مردہ ہی اوسکے کہر میں پڑھے یا قبر پر کتاب در تعلیم میں روایت کی ہی کہ پڑھی محکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ جو کوئی سورہ یس مسلمان کے پاس مرنیکے بعد پڑھتا ہی تو بھیجتا ہی اللہ تعالی عوض ہر حرف کے فرشتے کہ سب جنکے آگے صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور رحمت و بخشش اللہ تعالی سے اوسکے لیے مانگتے ہیں اور حاضر ہوتے ہیں جنازے پر اور دفن پر اور جس مسلمان پر سورہ یس جان کنی کے وقت پڑھی جاتی ہی تو ملک الموت روح اوسکی نہیں قبض کرتا ہی جب تک خوشنودی اللہ تعالی کی اوسکے لیے نہیں دیکھ لیتا ہی **ف ۵ فخر ۵** **وَيَقُوْلُ صَاحِبُ الْمُصِيْبَةِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا ام** اور کہے مصیبت والا یعنی پس ماندے اسکے تحقیق ہم مکہ ہیں واسطے اللہ کے اور تحقیق ہم طرف اوسی کے پھر نیوالے ہیں یا اللہ ثواب دے محکو بیچ مصیبت میری کے اور خلیفہ دے محکو بہتر اوس سے نقل کی یہ مسلم نے **وَاِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ**

ت حب ی اور جب مرا ہی فرزند بندے مسلمان کا تو فرماتا ہی اللہ تعالی فرشتوں اپنے کو کہ قبض کی تم نے روح فرزند بندے میری پس عرض کرتے ہیں ہاں پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا کہا بندے میرے نے پس عرض کرتے ہیں کہ تعریف کی تیری اور انا للہ پڑھی پس فرماتا ہی اللہ تعالی بناؤ واسطے بندے میرے کے لیے گھر بیچ بہشت میں اور نام رکھو اوسکا بیت الحمد یعنی اس لیے کہ بدلے شکر اور تسلیم کے ملائی نقل کی یہ ترمذی ابن حبان ابن سنی نے **وَاِذَا عَزّٰى اَحَدًا يُسَلِّمُ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ خ مد س ف** پس جب تعزیت کرے کوئی کسی کی سلام علیک کرے اور کہے تحقیق اللہ ہی کے لیے ہی جو کچھ لے لیا یعنی اگر امانت اپنی لی تو جزع فزع چاہیے اور اللہ ہی کے لیے ہی جو کچھ کہ دیا اور ہر چیز نزدیک علم اوسکے کے ساتھ وقت مقرر کے ہی پس چاہیے کہ صبر کرا ور ثواب طلب کرے نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے

ف حدیث میں صیغے فلتصبر ولتحتسب کے مونث غائب کے ہیں اور اس کتاب میں جا بجا کے اور سلام اوپر آتے ہیں جیسے کلام اللہ میں آئے ہیں کلثوم خواصیفہ حاضر پر حضرت زینب صاحبزادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت سے عرض کروا بھیجا کہ میرا بیٹا حالت نزع میں ہی پس تشریف لاے آنحضرت سلام فرما بھیجا اور یہی فرمایا ان اللہ ما اخذ

بیان سنے کے لیے کے کا بیان تعزیت کا

اور حدیث شریف مین ثواب بیماری اور مصیبت کا اور ماتم پرسی کا بہت آیا ہی اور نوحہ کرنے پر وعید شدید چنانچہ
مضمون اون حدیثون کے بیان بیان ہوتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کو اللہ تعالے
بھلائی پونہچانا چاہتا ہی تو اوسکو مصیبت مین مبتلا کرتا ہی اور فرمایا ہی کہ نہین پونہچاتا ہی کسی مسلمان کو رنج اور نہ دکہ اور نہ فکر
اور نہ حزن اور نہ ایذا اور نہ غم یہان تک کہ کانٹا بہی لگے مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوس کے گناہ اوس کے اور فرمایا
کہ نہین کوئی مسلمان کہ پونہچے اوسکو ایذا بیماری سے یا سوای بیماری سے مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی برائیان اوسکی جیسے
کرتا ہی درخت پتی اپنی اور حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ نہین دیکہا مین نے کسی کو اشد درد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل مؤمن کے مانند مثال کھیتی تازے زراعت کے ہی کہ اوہرا دہر لٹا دیتی ہی اوسکو
ہوا کبہی ڈال دیتی ہی گہٹا کر دیتی ہی یعنی کبہی چارہتا ہی کبہی بتلا اور مثال منافق کی مانند مثال درخت صنوبر ثابت قائم کے
ہی کہ کچہ نہ پونہچے اوسکو یہان تک کہ ہووے اوکہڑنا اوسکا اکبارگی یعنی امراض و مصیبت اوسے بہت نہین ہوتے ہین کہ
کفارہ گناہون کا ہووے اور رام ساتہ صحابہ کے ہان حضرت تشریف لیگئے پوچہا کہ کیون کانپتی ہی اوسے کہا تپ ہی نہ برکت کے
اللہ اوس مین پس فرمایا حضرت نے نہ برا کہہ تپ کو اس لیے کہ وہ دور کرتی ہی گناہ بنی آدم کے جیسے کہ دور کرتی ہی بہٹی
میل اوسے کا اور فرمایا ہی کہ جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو لکہا جاتا ہی اوسکے لیے ثواب مثل اوس حالت کے
کہ تندرست مقیم تہا اور فرمایا کہ شہید سات ہین سوای شہید فی سبیل اللہ کے وبا مردہ شہید ہی اور ڈوب کر مرے شہید ہی اور
ذات الجنب الا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سے مرے شہید ہی اور جل کر مرے شہید ہی اور مکان مین دب کر مرے
شہید ہی اور عورت حمل سے مرے شہید ہی اور فرمایا کہ نہین پونہچاتا بندے کو رنج اور زیادہ اوس سے یا کم مگر بسبب
گناہ کے اور وہ گناہ کہ عفو کرتا ہی اللہ تعالی اون سے بہت ہین یہ فرمایا اور پڑہے یہ آیت وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ
فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ یعنی جو پونہچتی ہی تمکو مصیبت پس بسبب اوس چیز کے ہی کہ کمایا ہی ہاتہون تمہارے
اور عفو کرتا ہی بہت سے اور پوچہا کسی نے حضرت سے کہ اشد بلا مین کون ہی فرمایا انبیا پہر اون سے کم اون سے کم بلا مین بہی
کم ہوتے ہین مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنے کے اگر دین مین سخت ہی تو بلا بہی سخت ہوگی اوسکی اور اگر دین مین
نرمی ہوگی تو بلا بہی کم ہوگی اوسکی پس ہمیشہ بلا مین رہتا ہی یہان تک کہ چلتا ہی زمین مین اور نہین ہوتا ہی اوس کے لیے
گناہ اور فرمایا کہ بڑا ثواب ساتہ بلا بڑی کے ہی اور تحقیق اللہ عزوجل جب دوست رکہتا ہی ایک قوم کو تو مبتلا کرتا ہی اونکو پس
جو کوئی راضی ہووے ساتہ بلا کے پس اوسکے لیے رضای مولی ہی اور جو خفا ہووے پس اوس کے لیے خفگی مولی کی ہی اور فرمایا
کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ ساتہ بندے اپنے کے بہلائی کا جلد کرتا ہی واسطے اوسکے عذاب دنیا مین اور جب چاہتا ہی
ساتہ بندے کے برائی تو نہین دیتا ہی عذاب بسبب گناہ کے دنیا مین یہان تک کہ پورا عذاب دے گا اوسکو دن قیامت کے
اور فرمایا کہ تحقیق بندہ جب سبقت کرتا ہی اوسکو کوئی مرتبہ جنت مین اللہ تعالی کے علم مین اور نہین پہونچ سکتا ہی اوسکو
بسبب عمل اپنے کے تو مبتلا کرتا ہی اوسکو بیچ بدن اوسکے کے یا مال اوسکے یا اولاد اوسکی کے پہر صبر دیتا ہی اوسکو

اسپر یہاں تک کہ پہنچا تا ہی اُوسکو اوس ہرتبے کرکا اللہ تعالی کے علم مین سعادت کہا تہا اوسکے لیئے اور فرمایا کہ جو قوم ثواب دینے
جاوین کے بلا والے تو دوست کہین کے حافیت والے دن قیامت کے کہ کاشکی چمڑے ہمارے دنیا مین مقراضون سے کاٹے جاتے
اور فرمایا کہ مومن کو جب پہونچتی ہی بیماری پہر حافیت دیتا ہی اوسکو اللہ اوس سے تو موتا ہی کفارہ اسکے گناہون کا اور صحت
آیندہ کی اور تحقیق منافق جب بیمار ہوتا ہی پہر حافیت دیا جاتا ہی تو موتا ہی مانند اونٹ کے کہ زانو باندہا تہا اوسکا اوس کے
مالک نے پہر چہوڑ دیا اوسکو پس نہین جانتا ہی کہ کیون باندہا تہا اوسکو اور کیون چہوڑ دیا اوسکو یعنی مومن کو متنبہ ہوجاتا ہی کہ
کیا عمل کرے سبب سے بیمار ہونے حال ہوا تہا آیندہ کو بازرہون اور منافق کو بیدار ہی نہین ہوتی کہ کیونکر بیمار ہوا تہا اور کیونکر اچہا ہوا
تمام ہوا بیان بیماری کا اب بیان ہوتا ہی تعزیت کرنے کا اور نوحہ کرنے کا تعزیت کرنی ثواب ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جو کوئی تعزیت کرے مصیبت زدہ کی موکا اوسے ہی ثواب مانند اوسکے پس جاکر مصیبت زدہ کو تسلی دے اور ثواب
مصیبت کا بیان کرے مانند بیان کی عورتون کے نہ پیٹنے نہ بیان کرکر رونے کہ بہت کنا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہین ہی ہم مین سے وہ شخص کہ رخسارے پیٹے اور گریبان پہاڑے اور بیان کرے مانند بیان حالت کفر کے یعنی
واویلا ہای وای کرے اور ابوموسی صحابی بیماری مین بیہوش ہوئے آئی بی بی اونکی کہ آواز کرتی تہی سایہ رونے کے
پر آرام ہوا ابوموسی کو کہا بی بی کو کیا نہین جانتی تو کہ حضرت نے فرمایا ہی مین بیزار ہون اوس عورت سے کہ سر مونڈوے
اور چلاوے اور پہاڑے کپڑے اور فرمایا ہی کہ چار خصلتین مین نہین چہوڑ سکتین اوسکو اکثر لوگ فخر کرنا حسب
مین اور طعن کرنا نسب مین اور ترقع مینہ کی کرنی ستارون کے یعنی فلانی منزل مین فلانا ستارہ آوے گا تو
برسے گا اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ نوحہ کرنے والی عورت جب توبہ نکرے پہلے موت اپنی کے لوکہڑی کی جانکی دن قیامت کے
اوراوسپر کرتہ ہوگا قطران کا اور ایک کرتہ کھجلی کا یعنی مسلط ہوگی اوراوسپر خارش اور اوسپر یہ نسبت کے قطران تا اندازیادہ ہوجاوے ابا
سنہ اور قطران ایک دوا ہی سیاہ بدبودار درخت اہل سے کہ ہندی مین لما موسپر کہتے ہین کھلتی ہی اور اوسپون خارشتی پر لگاتے
اور اگ اوس مین بہت سرایت کرتی ہی اور جلدی پکڑتی ہی کذا فی البیضاوی والقاموس وغیرہما اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ایک عورت پر کہ رو رہی تہی قبر پر پس فرمایا اللہ سے اور صبر کر کہا اوس عورت نے الگ ہو مجہ سے تو میری تہی مصیبت مین کرتا
نہین ہوا ہی اور پہچانا نہین تہا اوس عورت نے حضرت کو جب لوگون نے جتایا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے پس آئی وہ حضرت
کے دروازے پر پس نہ پائے دربان مین پس عرض کیا کہ نہین پہچانا تہا مین نے آپ کو پس فرمایا سوا اسکے نہین کہ صبر نزدیک پہلے
صدمے کے ہی یعنی صبر اوسپر ثواب ہے نہین اول ہی صبر کرنا تہا آخر کو تو صبر آئی جاتا ہی اور فرمایا کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے کہ نہین واسطے
بندے مومن پر کے جزا جب قبض کرتا ہون محبوب اوسکا اہل دنیا سے پہر ثواب للب کرتا ہی اوس سے یعنی صبر کرتا ہی
کہ جب ہی ہی اور فرمایا ہی کہ جس پر نوحہ کیا جاتا ہی پس تحقیق وہ میت عذاب دیا جاتا ہے کا سبب نوحے کے دن قیامت کے اور
بیہوش ہوے صدبن سعد بن رواحہ صحابی پس شروع کیا بہن اونکی نے کہ روتی تہی واجبلاہ کر یعنی اے میرے بہانجے ایسے
اے ایسے تعریف بیان کرتی تہی جب طاقت ہوتی اوسکو کیا کہتین کہی تہی تو کہ کرکہا تہا تحقیق تو ایسا ہی تہا

یہ سنے تو بہن اوسکی نہ روئی اور فرمایا کہ نہیں کوئی بیت کہ مرے پس کھڑا ہووے روئے والا اور بکھا پس کیے واجبلاہ
واسیداہ اور مثل اسکے کہ کہ سو فرشتہ اللہ تعالیٰ اوسپر دو فرشتے کہ کہی اترتے ہیں اور اوسکے سینے میں اور کہتے ہیں
رکھیا نہ لیاس نہایا اور فرمایا کہ جو کچھ ہوتا ہی آنکھ سے یعنی رونا اور دل سے یعنی غم پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی اور رحمت
ہی اور جو کچھ ہوتا ہی ہاتھ سے اور زبان سے یعنی پیشتنا یا بیان کرنا پس شیطان کی طرف سے ہی کذا فی المشکوٰۃ وکتب صلی اللہ
علیہ وسلم الی معاذ یعزیہ فی ابن لہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک
فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فاعظم اللہ لک الاجر والھمک الصبر ورزقنا وایاک
الشکر فان انفسنا واموالنا واھلینا واولادنا من مواھب اللہ عز وجل الھنیۃ وعواریہ المستودعۃ متعنا
بھا الی اجل معدود وقبضھا لوقت معلوم ثم افترض علینا الشکر اذا اعطی والصبر اذا ابتلی اور لکھا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف معاذ کے حال یہ کہ تسلی کرتے تھے اوسکی جب مرے بیٹے اوسکے کے شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام
اللہ کے بخشش کرنے والے مہربان کے یہ خط ہی جانب محمد رسول اللہ کے سے طرف معاذ بن جبل کے سلام ہی تجھ پر پس تحقیق میں
تعریف پوہچاتا ہوں طرف تیرے اوس اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ اے پوہچا اسکے پس دعا کرتا ہوں تیرے لیے
کہ بہت دے اللہ تجکو ثواب یعنی اس مصیبت پر اور دل میں ڈالے تیرے صبر اور نصیب کرے تجکو اور شکر پس تحقیق جانیں
ہماری اور مال ہمارے اور اہل ہمارے اور اولاد ہماری جنکی بخشتا ہوں اللہ غالب اور نزدیک کی سے ہیں اور عاریت ہیں کہ کوئی
یعنی جب چاہے لے لے فائدہ مند کیے جاتے ہیں ہم ساتھ اون کے ایک مدت معین تک اور دے لیتا ہی اونکو ہم وقت مقرر
کے ہر فرض کیا ہم نکو جو وقت کہ دیتا ہی اور فرض کیا صبر جو وقت کہ مبتلا کرتا ہی ف تفسیر بحر العلوم میں حدیث قدسی نقل کی ہی
کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کوئی صبر کرے میری بلا پر اور شکر نہ کرے میری نعمتوں پر اور راضی نہووے میری قضا پر
چاہیے کہ طلب کرے کوئی رب سوا میرے ۵ بخشی صبر حکم حکیم مآب ۔ کارنا بالغان ست شور و خروش ۔ ہیچ دانی کہ
صدق صبیب بحق ۔ ارہ بر سر نہند و تو خاموش ۔ اور ایک بزرگ نے کیا خوب بات کہی ہی کہ تمام حال اور اوقات اوسکی
چار پہر سے باہر نہیں میں نعمت ہی یا بلا طاعت ہی یا معصیت پس ہر ایک کو نعمت پر شکر کرنا چاہیے اور بلا پر صبر اور طاعت
پر توفیق اوسی کی طرف سے جاننی اور معصیت میں توبہ کرنی ۵ ف ۵ فکان ابنک من مواھب اللہ الھنیۃ وعواریہ
المستودعۃ متعک بہ فی غبطۃ وسرور وقبضہ منک باجر کبیر الصلوٰۃ والرحمۃ والھدیٰ پس تہا بیٹا تیرا جسی
بخشتا اللہ کی سے اور امانتوں میں سے کہ میں اوسکے سے فائدہ مند کیا تہا تجکو ساتھ اوسکے جیتے حال سے کہ رشک
کیا جاتے تھے لوگ اوسپر اور بیچ خوشی کے اور اوٹہا لیا اوسکو تیرے پاس سے بیلے ثواب بڑے کے کہ دعا اور
اور ہدایت ہی ف جیسے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم
مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوٰت من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون
بڑی اور خوشخبری دے صبر کرنے والوں کو وہ جو جب پہونچے ہی اونکو مصیبت کہتے ہیں تحقیق ہم ملک اللہ کے ہیں اور تحقیق

ہم طرف اوسکے پہنچانے والے ہیں ہم لوگ اور پراوں کی بھی جا پروردگار اوسکے کی طرف سے اور حسرت اور بیرہ لوگ ہیں ہم لوگ اوسکے
ان اصبت فاصبر ولا تجزع فان اجرك اجرك فتندم واعلم ان الجزع لا يرد شيئا ولا يدفع حزنا وما
نازل فكان قد والسلام **مس** مر اگر ثواب چاہے تو پس صبر کر اور نہ بجز بے صبری کرنی پرہ اوغاب ہیں
پشیمان ہووے تو یعنی اس لیے کہ کیوں نہ صبر کیا میں نے مفت ثواب ہاتھ سے دیا اور جان یہ کہ بیتابی بے صبری
کرنی نہیں پھیرتی بیتابی کی چیز کو یا اور نہ دور کرتی ہی غم کو اور وہ چیز کہ اوپر آنے والی ہی یعنی بلا اور حوادث متعدد پس
کو یا کہ واقع ہوے یعنی پس جزع فزع سے فائدہ ہی اور سلام ہی بخیر نقل کی یہ حاکم اور ابن دریس **ف** جنازہ پر
فزع زیادہ ہو کا غم ہی زیادہ ہوتا جاتے کا فائدہ اسی میں ہی کہ اوہ ہرے اپنا دہیان ٹاکر امید ثواب کا ہے
اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خط تعزیت کا لکھنا مستحب ہی اور سلام اخیر خط میں ہی لکھنا مستحب ہی جیسے اول میں
سلام ملاقات اور رخصت کے **ف** ولما توفی صلی الله علیه وسلم عزتهم الملائكة السلام عليكم ورحمة الله وبركاته
ان في الله عزاء من كل مصيبة وخلفا من كل فائت فبالله فثقوا وايانا فارجوا فانما المحروم من حرم
الثواب والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته **مس** اور جب انتقال ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سبل دی صحابہ اور
اہل بیت کو فرشتوں نے اس طرح کہ سلام ہووے تمہارا اور رحمت خدا کی اور برکتیں اوسکی تعزیت اوسکی اللہ تعالیٰ کے ہاں سبل ہی مصیبت سے
یعنی خدا تعالیٰ صبر اور تسلی دینے والا ہی ہر مصیبت سے اور اوسکے ہاں عوض ہی ہر فوت ہونی والی چیز سے پس ساتھ اللہ کے
اعتماد کرو اور اوسی سے امید رکھو پس سوا اوسکے نہیں کہ محروم وہ ہی کہ محروم کیا ثواب سے اور سلام ہو تمہارا اور رحمت اللہ کی
اور برکتیں اوسکی نقل کی یہ حاکم نے **ف** محروم وہ کہ محروم ہو ثواب سے یعنی مصیبت دنیا کی مصیبت نہیں ہی اس لیے کہ
ثواب اوسکا آخرت میں موجود ہی بلکہ مصیبت حقیقی یہ ہی کہ صبر نہ کرے اور ثواب سے محروم رہے **ف** ودخل رجل
اشهب الحية جسيم صبيح فخطى رقابهم فبكى ثم التفت الى الصحابة رضي الله عنهم فقال ان في الله عزاء
من كل مصيبة وعوضا من كل فائت وخلفا من كل هالك فالى الله فانيبوا واليه فارغبوا وانظروه اليكم في
البلاء فانظروا فانما المصاب من لم يجبر وانصرف فقال ابو بكر وعلي رضي الله عنهما هذا الخضر عليه السلام
مس اور آیا ایک آدمی سفید داڑھی کے اور خوب صورت یعنی اہل بیت پاس دن وفات جان جہان علیہ السلام کے پہنچا کہ
صحابہ کی کہ دفن پر سے یعنی جب کہ نہ پائی بسبب از دحام کے تو آکے بڑ کیا پس رویا پھر التفات کیا طرف صحابہ رضی اللہ
عنہم کے پس کہا بیشک اللہ کے ہاں تسلی ہی ہر مصیبت سے اور عوض ہی ہر فوت ہونے والی چیز سے اور بدلا ہی ہر چیز ہلاک ہونے والی ہو
پس طرف اللہ کے رجوع کرو اور طرف اوسکے رغبت کرو اور نظر اوسکی طرف تمہاری ہی نیچ مبتلا کرنے کے
یعنی وہ جانتا ہی سارا علم قدیم کے دل کی باتوں تمہاری کو ہر حال میں پس فکر کرو اور ہوشیار رہو کہ کس طرح صبر کرتے
اور رکھا کیتے ہو پس سوا اوسکے نہیں کہ مصیبت زدہ وہ ہی کہ بدلا نہ دیا جاوے یعنی مصیبت پر صبر نہ کرے اور ثواب سے
محروم رہے اور چلا گیا وہ شخص پس فرمایا حضرت ابوبکر اور حضرت علی نے راضی ہوئے اللہ اوس سے کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام

بیان جنازہ و دفن میت و زیارت قبور

سے نقل کی یہ حاکم نے ومن دفع الیت علی السریر اربعۃ فلیقل بسم اللہ **موص** اور جو شخص کہ رکھے تابوت یعنی جنازے پر یا اوٹھاوے جنازہ یعنی مردے سے لیس ہاسے کہ کہے بسم اللہ نقل کی یہ موقوفا ابن ابی شیبہ و ابو داؤد صلی علیہ ثم کبر فقرأ الفاتحۃ ثم صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال اللھم عبدک وابن امتک کان یشھد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وتشھد ان محمدا عبدک ورسولک انت اعلم بہ اللھم ان کان محسنا فزد فی احسانہ وان کان مسیئا فتجاوز عن سیئاتہ اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تضلنا بعدہ **مس** اور جب نماز پڑھے مردے پر تکبیر کہے پھر پڑھے الحمد پھر درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی دوسری تکبیر کے اور اولی یہ ہی کہ درود نماز کا پڑھے پھر پڑھے یعنی تیسری تکبیر کے بعد یا اللہ یہ بندہ تیرا اور بیٹا لونڈی تیری کا ہی بندا کو اسی دنیا یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو تنہا ہی تو نہیں کوئی شریک تیرا اور بندا کو اسی دنیا یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے ہوا یہ محتاج طرف رحمت تیری کے یعنی اگرچہ ہمیشہ تیرا محتاج تھا مگر اس بیکسی تنہائی میں زیادہ محتاج ہی اور ہی تو بے پروا عذاب اسکے سے اگر ہو کیا دنیا سے اور دنیا والوں سے اگر ہو وے یہ پاک کتا ہوں سے پس زیادہ کر ثواب اسکی نیکی بسبب ثواب کامل کے اور بلند کرنے درجات کے اور اگر ہو گنہگار پس بخش اسکو یا اللہ نہ محروم کر ہمکو ثواب اسکے سے اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھے اسکے یعنی سبب بیکسی کے تیری کے نقل کی یہ حاکم نے **ف** نماز جنازے کی پڑھی فرض کفایہ ہی اور شرط صحت نماز کی اسلام ہی اور پاکی میت کی اور سامنے ہونا جنازے کا یعنی غائب پر ہمارے نزدیک درست نہیں اور ارکان نماز کے قیام اور تکبیر ہیں اور تحریمہ ہی امام شافعی کے نزدیک اور جب ہی امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ نزدیک ہمارا حمد اللہ کا نہیں ہی کہ بقصد ثنا پڑھے جاتے ہیں کہ امام اعظم کے نزدیک بعد پہلی تکبیر کے سبحانک اللھم الخ تک پڑھے گا اور نزدیک صاحبین کے تعوذ اور تسمیہ بھی پہلی جا کے بعد تیسری تکبیر کے ان دعاؤں میں سے پڑھی آتی ہیں اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر وعذاب النار **مس و ف ص** یا اللہ بخش اسکو اور رحم کر اسپر اور عافیت دے اسکو اور معاف کر اس سے تقصیر اسکی اور اچھی کر مہمانی اسکی یعنی بہت ثواب اور رحمت دے اور فراخ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی اور برف اور اولے کے یعنی طرح طرح کی بخششیں اور رحمتیں کر اور پاک کر اسکو گناہوں سے جیسے پاک کیا تو نے کپڑے سفید کو میل سے اور بدلہ دے اسکو گھر بہتر گھر اسکے سے اور اہل یعنی خادم وغیرہ بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اسکو بہشت میں اور پناہ دے اسکو عذاب قبر کے سے اور عذاب آگ کے سے نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اللھم اغفر لحینا وميتنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثانا وشاهدنا وغائبنا اللھم من احييته منا فاحيه على الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الايمان اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تضلنا بعدہ **دت مس احب مس** یا اللہ بخش زندہ ہمارے کو اور مردہ ہمارے کو اور حاضر ہمارے کو اور جو تو ہمارے کو اور لڑکوں ہمارے کو اور

بیماروں کو اور مرد ہمارے کو اور عورتوں ہمارے کو اور مرد غائبوں ہمارے کو یا اللہ جسکو زندہ رکھے تو ہم میں سے
پس زندہ رکھ اوسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم میں سے پس مار اوسکو ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر ہمکو ثواب اوسکے سے
اور نہ گمراہ کر ہمکو بعد اوسکے نقل کی یہ ابوداود و ترمذی و نسائی احمد ابن حبان حاکم نے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ سَقَیْتَھَا
وَاَنْتَ ھَدَیْتَھَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّھَا وَعَلَانِیَتِھَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَھَا س لَہٗ
یا اللہ تو ہی پروردگار اوس کا ہے اور تو ہی نے پیدا کیا اسکو اور تو ہی نے راہ دکھائی اسکو طرف اسلام
کے اور تو ہی نے قبض کی روح اوسکی اور تو ہی داناتر ہے ساتھ باطن اوسکے کے اور ظاہر اوسکے کے حاضر ہوئے ہیں
ہم شفاعت کرنے والے پس بخش نقل کی یہ ابوداود و نسائی نے اس میت کو نقل کی یہ نسائی نے اس شخص کو نقل کی یہ ابوداود نے
یعنی نسائی نے بعد لفظ فاغفر کے لفظ لہا کا روایت کیا ہے اور ابوداود نے لفظ لہ کا اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِکَ
وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِہٖ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰھُمَّ فَاغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ اِنَّکَ اَنْتَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ د ق یا اللہ بخش فلانا بیٹا فلانے کا بیچ عہد تیرے کے اور امان ہمسائگی تیرے کے ہی یعنی پناہ و حفاظت تیری
میں سو اسی سبب ایمان لانے کے پس بچا اوسکو فتنے قبر کے سے اور عذاب دوزخ کے سے اور تو ہی ہے لائق وفا کے
یعنی وعدہ اپنا پورا کرنا ہی اور لائق حمد کے ہی یا اللہ پس بخش اسکو اور رحمت کر اوسپر بخشنے تو ہی بخشنے والا مہربان نقل کی یہ
ابوداود ابن ماجہ نے اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ اَمَتِکَ اِحْتَاجَ اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ تَشْمَتُ بِہٖ عَنْ صَلَابَتِہٖ اِنْ کَانَ
مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ مس یا اللہ یہ بندہ تیرا ہی اور بیٹا بندی تیری کا ہی
محتاج ہوا ہی طرف رحمت تیری کے اور تو بے پروا ہی عذاب اوس کے سے اگر ہے یہ نیک کار بیشتر زیادتی کر بیچ نیکی اوسکے
اور اگر ہے یہ بدکار پس کذر کر اوس سے نقل کی یہ حاکم نے اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ کَانَ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَاغْفِرْ
لَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ حب یا اللہ یہ بندہ تیرا ہی اور بیٹا بندی تیری کا ہی ہے اگر ہی گواہی دیتا ہے یہ کہ نہیں
کوئی معبود برحق اللہ کے سوا اور گواہی دیتا ہے یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے ہیں اور تو بہتر جانے والا ہی حال
اوسکا مجھ سے اگر ہے یہ نیک کار بیشتر زیادتی کر بیچ نیکی اوسکے کے اور اگر ہے یہ بدکار پس بخش اوسکو اور نہ محروم کر ہمکو ثواب اوسکے سے
اور فتنے میں ڈال ہمکو پیچھے اوسکے نقل کی یہ ابن حبان نے وَاِذَا وَضَعْتُمُوْہُ فِیْ قَبْرِہٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ د ت س حب اور جب رکھو اوسکو قبر اوسکی میں کہے کہ کہتا ہوں میں بسم اللہ کرتا ہوں
اللہ تعالیٰ کے اور اوپر طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ ابوداود و ترمذی و نسائی ابن حبان نے یا بوں کہے
بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ مس رکھتا ہوں میں اوسکو سایہ نام اللہ تعالیٰ کے اور سایہ مدد اللہ تعالیٰ کے
اور اوپر دین رسول خدا کے نقل کی یہ حاکم نے مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ مس زمین سے پیدا کیا ہے تمکو یعنی تمہاری اصل کو کہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں

اور اوس میں پہر لیجا ہیں اُن کے ہم حکم یعنی بعد مرنے کے اور اوسی سے نکالیں گے ہم تمکو دوبارہ یعنی قیامت کو رکھتا ہوں میں اسکو
ساتہ نام اللہ تعالیٰ کے اور بیچ راہ اللہ کے اور اوپر دین رسول خدا کے نقل کی یہ حاکم نے ف فتاوی عالمگیری میں
لکہا ہی کہ مستحب ہی وقت مٹی ڈالنے کے تین لپ مٹی سے پہر کر سرہانے کی طرف سے قبر میں ڈالے اول لپ میں پڑہے منہا خلقنکم
کے اور دوسرے میں وفیہا نعیدکم اور تیسرے میں منہا نخرجکم تارۃ اخری یعنی یہی آیا ہو کہ بیان مراد یہ ہی کہ مردے
رکہنے کے وقت پڑہے فاذا فرغ من دفنہ وقف عند القبر فقال استغفروا اللہ لاخیکم وسلوا لہ بالتثبت
الآن یسئال **دمس مرسنی** پس جب فراغت پاوے دفن سے تو کہڑا ہووے پاس قبر کے پس کہے کہ مغفرت
کو تجشش چاہو اللہ سے واسطے بہائی تمہارے کے اور دعا کرو اوسکے لیے ساتہ ثابت رہنے کے یعنی جواب منکر نکیر میں
پس تحقیق وہ اب پوچہا جاتا ہی نقل کی یہ ابوداؤد حاکم بزار بیہقی نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا زندوں
کی مردوں کے لیے مفید ہوتی ہی اور مذہب اہل سنت و جماعت کا یہی ہی کہ زندوں کے دعا کرنے میں اور صدقہ
دینے میں ساتہ میت تو اسکے نفع عظیم ہی مردوں کو اور اس باب میں بہت حدیثیں آئی ہیں **ہ فخر ہ** وکبروا علی القبر
عبد اللہ ابن اول سورۃ البقرۃ وکانما **مسی** اور چہوڑے سرہانے قبر پر پیچہے دفن کے ابتدا سورہ بقرہ کا یعنی مغلوں
کہ واولئک ہم المفلحون تک اور کانما یعنی امن الرسول نقل کی یہ بیہقی نے ف اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ المفلحون تک سرہانے
پڑہے اور امن الرسول پائنتی کذا فی الشکوۃ وزاد ازار القبور وقیل السلام علی اہل الدیار یا والسلام علیکم
اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون نسئال اللہ لنا ولکم العافیۃ **مرس**
ف انتم لنا فرط ونحن لکم تبع **مس** اور جب زیارت کرے کوئی قبروں کی پس چاہیے کہ کہے سلام ہی اوپر صاحب
قبروں کے یعنی صاحب قبروں کے یہ کہے سلام ہی تمپر اے کہر والو مومنین میں سے اور مسلمانوں میں سے اور تحقیق
ہم اگر چاہے اللہ ساتہ تمہارے البتہ ملیں گے ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت
نقل کی مسلم نسائی ابن ماجہ نے اور نسائی کی ایک روایت میں یہ جملہ بہی زیادہ آیا ہی کہ تم واسطے ہمارے پیشرو ہو اور ہم
واسطے تمہارے پیچہے سے آنے والے ہیں السلام علی اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ
المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون **مرس ق** سلام ہی اوپر صاحب قبران
کے مومنین میں سے اور مسلمانوں میں سے اور رحم کرے اللہ اگلوں پر ہم میں سے اور پچہلوں یعنی مردوں
زندوں پر اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ ساتہ تمہارے البتہ ملیں گے نقل کی یہ مسلم نسائی ابن ماجہ نے السلام علیکم
دار قوم مؤمنین وانا کم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون **مرس** سلام ہی تمپر
اے کہر والو قوم مومنین کے اور آنی تمہارے پاس وہ چیز کہ تمسے وعدہ دیے جاتے ہیں تم کو ثواب عذاب کل کو یعنی قیامت
کو دہیل دیے کے تم یعنی مدت عمر تک تحقیق ہم اگر چاہے اللہ ساتہ تمہارے ملیں گے نقل کی مسلم نسائی نے السلام
علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون **د** سلام ہی تمپر اے کہر والو قوم مومنین کے اور تحقیق

ہم اگر چاہے اسد سانہ تمہارے لیمن کے نقل کی یہ ابو داود نے السلام علیکم یا اہل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر سلام ہی ہمارے صاحب قبروں کے بخشے اسد ہمکو اور تمکو تم پہلے ہو پہنچے ہو ہمسے اور ہم پیچھے تمہارے ہو پہنچے ہین نقل کی یہ ترمذی نے ف آداب زیارت کے یہ ہین کہ پشت جانب قبلے کے کرے اور منہ قبر کی طرف کر کر کہڑا ہووے اور سلام جو ذکر ہوا کیے اور یا نہ قبر کو نہ لگاوے اور نہ بوسے اور نہ چمٹے اسکے قدم کے جیسے یہان رسم سلام کرنے کی ہی چمٹکر لاوزنا کی کہسنی اور سجدہ نکرے اور نہ کرد قبر کے پھرے کہ یہ عادت جہالت کی ہی چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق رح سے نہی یہی لکہا ہی اور فتوی اسپر ہی کہ قرآن پڑہنا قبر پر مکروہ ہی اور مستحب ہی سات بار قل ہو اللہ پڑہے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کیا ان قل کے پڑہے ہوکر پڑہے پہر مٹے اور زیارت جیسے کے دن کرنی افضل ہی خصوصا اول وقت مین اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی زیارت کے وقت سورہ یسین پڑہے تو قبر کے مردون کو تخفیف عذاب مین ہوتی ہی اور سدن اور جتنے مردے مقبرے مین ہین سبکی بخشان پڑہنے والے کے لیے لکہی جاتی ہین اور اکثر سورہ فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ بہی بعضون نے برزخی لکہی ہی کذا ذکر الفخر اور سورہ التکاثر پڑہے پہر پڑہے انس اللہ وحشتکم ورحم غربتکم وغفر سیئاتکم وتقبل حسناتکم ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم ربنا اغفر لنا ولوالدینا ولمشائخنا ولاساتذنا ولاولادنا ولاخواننا ولاخواتنا ولاحبابنا ولاعمامنا ولاخالاتنا ولاخوالنا ولکل من لہ حق علینا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات انک مجیب الدعوات رافع الدرجات اللہم اغفر لاہل البقیع المعلی بعد سکے پڑہے اللہم صل علی ارواح محمد فی الارواح وصل علی جسد محمد فی الاجساد وصل علی قبر محمد فی القبور وصل علی تربۃ محمد فی التراب وصل علی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملائکۃ المقربین وعلی عبادک الصالحین وعلی اہل طاعتک اجمعین ربنا توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین وادخلنا الجنۃ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم یہ دعا کی کہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا مین وقت زیارت کے پڑہتے ہین ع ۵ الذکر الذی ورد فضلہ غیر مخصوص بوقت ولا سبب ولا مکان لا الہ الا اللہ ہی افضل الذکر یہ بیان ہی اوس ذکر کا کہ آئی ہی فضیلت اوسکی حدیثون مین حال یہ کہ نہین خاص کیا کیا ہی ساتہ کسی وقت کے اور نہ کسی سبب کے یعنی مثل طعام وغیرہ کے اور نہ ساتہ کسی مکان کے یعنی مثل وکاج کے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ یعنی ساتہ محمد رسول اللہ کے بہتر ہی ذکر کا ہی نقل کی یہ ترمذی نے وہی افضل الحسنات اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قالہا خالصا من قلبہ ونفسہ خ اور کلمہ توحید بہتر ہین نیکیون کا ہی نقل کی یہ احمد نے بہت فائدہ مند آدمیون کا ساتہ شفاعت میری کے دن قیامت کے وہ ہوگا کہ کہا ہوگا اس نے کہ خالص دل اپنے سے یا فرمایا جان اپنی سے نقل کی یہ بخاری نے یخرج من النار من قالہا وفی قلبہ وزن شعیرۃ من خیر او ایمان ویخرج من النار من قالہا وفی قلبہ وزن برۃ من خیر

یہ مسئلہ اسکا ہی کہ کس وقت مین کس کی زیارت نہین

اَوْ مِنْ اِیْمَانٍ وَبَعْضُ مَنْ مَاتَ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَیْرٍ اَوْ مِنْ اِیْمَانٍ **خ مت** نکلے دوزخ سے وہ شخص کہ کہا ہوگا اس کلمے کو اور اس حالت مین کہ اوسکے دل مین مقدار جو کے ٹکی کے یعنی ایمان سے ہی یا فرمایا ایمان سے اور نکلے گا دوزخ سے وہ شخص کہ کہا ہوگا اس کلمے کو اور اوسکے دل مین مقدار گیہون کے ٹکی کے ہی یا فرمایا ایمان سے ہی اور نکلے گا دوزخ سے وہ شخص کہ کہا ہوگا اس کلمے کو اور اوسکے دل مین برابر ذرے کے ٹکی کے ہی یا فرمایا ایمان سے نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی نے **ف** مراد یہ ہی کہ جسکے دل مین تھوڑا سا بھی ایمان ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے دوزخ سے نکلے گا **۵ فخ ۵** مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَهَا ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ **ھ** نہین کوئی بندہ کہ کہے یہ کلمہ پھر اسی اعتقاد پر کہ داخل ہوگا بہشت مین اور اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو اور اگرچہ زنا کیا ہو چوری کی ہو اور اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا اگرچہ بے توبہ مرے سزا اپنے کردار کی پاکر آخر کو بہشت مین داخل ہوگا اور کافر ہمیشہ دوزخ مین رہے گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گناہ سے اصل ایمان نہین جاتا رہتا اگرچہ کمال ایمان مین نقصان آجاوے یہی مذہب ہی اہل سنت وجماعت کا **۵ فخ ۵** جَدِّدُوْا اِیْمَانَكُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ نُجَدِّدُ اِیْمَانَنَا قَالَ اَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ **اط** فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نیا کرو ایمان اپنے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیونکر نیا کرین ہم ایمان اپنا فرمایا بکثرت کرو کہنے لا الہ الا اللہ کی یعنی اس سے ایمان مین قوت آتی ہی نقل کی یہ احمد طبرانی نے لَیْسَ لِهٰذَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰی تُخَلِّصَ اِلَیْهِ **ت** نہین اسی واسطے اس کلمے کے ذکر کیلئے اللہ کے پردہ یہان تک کہ وہ پہونچتا ہی طرف اوسکے یعنی کوئی چیز اسکے پہونچنے کو روکنی نہین یعنی جلدی قبول ہوتا ہی نقل کی یہ ترمذی نے قَوْلُهَا لَا یَتْرُكُ ذَنْبًا وَلَا یَشْبِهُهَا عَمَلٌ **فض** کہنا کلمے کا طیبہ کا نہین چھوڑتا ہی کوئی گناہ اور نہین مشابہ ہوتا ہی اوسکے کوئی عمل نقل کی یہ حاکم نے لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ فِیْ كِفَّةٍ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِیْ كِفَّةٍ مَالَتْ بِهِمْ **حب س ل** اگر تحقیق ساتون آسمان والے اور ساتون زمین والے ایک پلڑے مین ہون اور ثواب لا الہ الا اللہ کا ایک پڑے مین تو بھاری ہوگا پلڑا اس کا اون سے نقل کی یہ ابن حبان نسائی بزار نے مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰی یُفْضِیَ اِلَی الْعَرْشِ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَآئِرُ **ت س** نہین کہتا کلمہ طیبہ کوئی بندہ کبھی خلوص سے مگر کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے آسمان کے یعنی اوسکی قبولیت اور چڑھنے کے لیے یہان تک کہ پہونچتا ہی عرش تک جب تک کہ بچے بڑے گناہون سے نقل کی یہ ترمذی نسائی حاکم نے **ف** بچے بڑے گناہون سے یا تو یہ کہ لی ہوا ون سے یعنی یہ قبولیت اور ثواب جبھی حاصل ہوتا ہی کہ کبیرہ گناہون سے بچے جیسے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی نہین قبول کرتا اللہ تعالی عمل کر پرہیزگارون سے **۵ ع ۵** لَا اِلٰهَ

لَا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مَنْ قَالَھَا عَشْرَ مَرَّاتٍ کَانَ کَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَۃَ اَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ **خ مرت س** اَوْ مَرَّۃً یُعْتِقُ نَسَمَۃً **مص**

نہین کوئی معبود کہ اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسی کے لیے پادشاہت ہی اور اوسی کے لیے تعریف ہی وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی جو کوئی کہے یہ کلمہ دس بار ہوتا ہی اوسکا اوس شخص کے کہ آزاد کیے چار بردے اولاد حضرت اسمعیل کی سے نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی احمد نے اور جو کوئی کہے یہ کلمہ اکیسبار ہو ویکا ثواب مانند آزاد کرنے ایک برد کے نقل کی یہ احمد ابن ابی شیبہ نے وَمِائَۃَ مَرَّۃٍ کَانَتْ لَہٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ کَتَبَتْ لَہٗ مِائَۃُ حَسَنَۃٍ وَمُحِیَتْ عَنْہُ مِائَۃُ سَیِّئَۃٍ وَکَانَتْ لَہٗ حِرْزًا مِنَ الشَّیْطَانِ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَئِذٍ اَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِہٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ **ع** اور جو کوئی پڑہے یہ کلمہ سو بار ہوتا ہی یہ کلمہ یعنی ثواب اس کا واسطے اوسکے مانند ثواب آزاد کرنے دس بردون کے اور لکہی جاتی ہین اوسکے لیے سو نیکیان اور مٹائے جاتے ہین اوس سے سو گناہ اور ہوتا ہی یہ کلمہ اوسکے لیے پناہ شیطان سے اور نہین لائے کا کوئی بہتر اوس چیز سے کہ لایا ہو اوسکو یعنی قیامت کو کوئی اسکی برابر عمل نہین لیکر آوے کا مگر جسنے عمل کیا زیادہ اس سے یعنی وہ افضل ہو کا نقل کی یہ ابو جوانہ نے وَھِیَ اَیْ ھٰذِہِ الْکَلِمَاتُ نُوْحٌ رُوْحُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ فَاِنَّ السَّمٰوٰتِ لَوْ کَانَتْ فِیْ کِفَّۃٍ لَرَجَحَتْ بِھَا وَلَوْ کَانَتْ حَلْقَۃً لَقَصَمَتْھَا **مص** یہ کلمہ وہی کہ سکہا یا اوسکو حضرت نوح علیہ السلام نے منٹے اپنے کہ پس تحقیق آسمان اگر ہوویں ایک پڑے مین اور یہ کلمہ ایک پڑے مین تو البتہ بہاری ہو کا پلڑہ اس کا اور پہر اگر ہوویں آسمان حلقے تو البتہ ملا دیوے یہ اوسکو نقل کی ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنی فرض اگر کرے آسمان بطور کڑے کے ہوویں اور ثواب اسکا اوسپر کہا جاوے تو بسبب وجہ کے کڑہ پچک کر مل جاوے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہے ہر دن مین سو بار لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین تو ہوتا ہی اوسکے لیے امان فقر سے اور انست وحشت قبر مین اور کہولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے جنت کے کذا فی شرح الصدور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کَلِمَتَانِ اِحْدٰھُمَا لَیْسَ دُوْنَھَا شَیْءٌ وَلَا الْعَرْشُ وَالْاُخْرٰی تَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ **ط** لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر دو کلمے ہین ایک دونون مین کا یعنی لا الٰہ الا اللہ نہین ہی اوسکے لیے انتہا دوے عرش کے یعنی زمین ہو پہنچا ہی اور قبول ہوتا ہی اور دوسرا یعنی اللہ اکبر بہر دو بیانی ہی یعنی ثواب سے اور نوے اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہی نقل کی یہ طبرانی نے وَمَا مَعَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَا عَمِلَ اَحَدٌ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ اَحْسَنَ مِنْھَا اِلَّا اعْتَرَفَتْ عَنْہُ خَطَایَاہُ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ **ت س** اور یہی دونون کلمے ساتہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے یہ فضیلت رکہتے ہین کہ نہین زمین پر کوئی تکہ کہے ان تینون کو مگر کہ دور کیے جاتے ہین اوس سے گناہ اوسکے اگرچہ ہوویں وہ مانند جہاگ دریا کے یعنی بہت نقل کی یہ ترمذی نسائی نے مَامِنْ اَحَدٍ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ حَدِیْثُ مُعَاذٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُخْبِرُ النَّاسَ فَیَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا یَّتَّکِلُوْا وَاَخْبَرَ بِھَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِہٖ تَاثُّمًا **خ** ہر نہین کوئی کہ کواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود کہ اللہ اور محمد

محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے ہین کہ حرام کرتا ہی اوسکو اللہ اُس پر یہ جو حدیث مذکور ہوئی معاذ نے حضرت سے سنی ہی اور بعد رحلت کے معاذ نے عوض کیا اے رسول اللہ کے کیا پس خبر دون مین لوگون کو اسکی پس خوش ہو دین وہ فرمایا ابھی جو خبر دے کا اعتماد کرین کے لوگ یعنی زی شہادت پر اور عمل چھوڑ دین کے پس ابھی مصلحت نہین عمل کرنے دے اور خبر دی ساتہ اس بشارت کے معاذ نے نزدیک مرنے اپنے کے گناہ سے بچنے کے لیے نقل کی یہ بخاری مسلم نے

ف یعنی جب دیکہا کہ لوگ عمل کرنے پر مستعد ہین اور علم کا چہپانا گناہ ہی کہ چہپانے والا کلام اُس کی دیا جاوے گا اور حضرت نے ابتدای اسلام مین منع فرمایا تہا اب منع ہنوز اسکا محتمل تہے یہ اجتہاد کر کر خبر دی کذا ذکر الفخر رحہ اور ملا علی قاری رحمہ نے لکہا ہی کنظا ہر حدیث پر یہ شبہہ آتا ہی کہ اکثر حدیثون سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کہنکار موحد کلمہ گو بہی دوزخ مین داخل ہون گے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے نجات پاوین گے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بالکل جانے ہی کے نہین اسکے کئی جواب ہین اختصار کے لیے ایک پر اکتفا ہوتا ہی مراد کلمہ کہنے سے یہان یہ ہی کہ یہ کلمہ ہی کہا اور ادا کیے یعنی ممنوع باتون سے بچا اور جو حکم کیا ہی بجالا یا اور اسی لیے کہ معنی اسکے ظاہر تہے معاذ نے پہلے خبر نہ دی تہی مَنْ شَهِدَ بِهَا كَذٰلِكَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ **ھ ت** جو کوئی گواہی دے ساتہ اس کلمے کے خلوص سے حرام کر یگا اوسکو اللہ تعالی اگ پر نقل کی یہ مسلم ترمذی نے وَحَدِيْثُ الْبِطَاقَةِ الَّتِيْ تُنْقَلُ بِالتِّسْعَةِ وَالتِّسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ق حم س اور حدیث پرچہ کا غذ کی وہ جو بہاری ہو کا منیا زی کتابون پر یعنی اعمال نامون پر کہ دسنین بہار لکہی ہون کی کہ ہر کتاب ہو کی بقدر دراز کی منیا ئی کے یعنی جہان تک نظر کام کرے زمین سے آسمان تک کہ لکہا ہوا اوس پرچے مین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ مشہور ہی نقل کی یہ ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے **ف** حدیث البطاقۃ مبتدا ہی اور خبر اوسکی مشہور محذوف ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روز قیامت کے اللہ تعالے ایک شخص کو روبرو ی خلائق کے نکالے گا اور سپرد کرے گا اوسکے تک کے ایک کم سو کتابین کہ ہر ایک بقدر دراز کی نظر کے ہو کی پہر فرماوے گا کیا انکار کرتا ہی تو اس سے کہ کیا ظلم کیا ہی تجہ پر اعمالنامہ لکہنے والون میرے کہے عرض کریگا بندہ کہ نہین اے رب میرے یعنی نہ انکار کرتا ہون اور نہ ظلم کیا ہی کاتبون نے میرے پہر فرماوے گا کیا کچہ عذر ہی تیرے پاس عرض کریگا نہ اے رب میرے پس فرماوے گا اللہ تعالی کہ تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہی ظلم تجہ پر نہین ہونے کا آج پس نکلے گا پرچہ کاغذ کا نکالا جاوے گا کہ اوس مین لکہا ہو گا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پس فرماوے گا اللہ تعالے کہ حاضر ہو وزن اعمال اپنے پر یعنی اوراس پرچے کو اونکی برابر رکہہ عرض کریگا بندہ اے رب کیا حقیقت ہی اس پرچے کی مقابلے مین اون کتابون کے یعنی جو کتابون سے بہری ہوی ہین پس فرماوے گا ظلم نہین کیا جائیگا تو آج یعنی یہ پرچہ بہت بزرگ ہی قول اسکو پس سب نامے ایک پلے مین رکہے جائین گے اور یہ پرچہ ایک پلے مین پس ہلکے ہوین گے وہ نامے اور بہاری ہو گا یہ پرچہ پس نہین بوجہل ہونے ہی کوئی چیز ساتہ نام اللہ تعالی کے کذا فی المشکوۃ

مَنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَ
رُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَآءَ **مرس** جو کوئی کہے
کہ گواہی دیتا ہوں میں اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے ہیں اور رسول اوسکے
اور تحقیق عیسیٰ بندے اللہ کے ہیں اور بیٹے لونڈی اوسکی کے اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کے اور روح ہیں اوسکی
طرف سے اور تحقیق بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی تو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ جس آٹھ دروازوں بہشت میں سے چاہے گا

وہ عمل کی یہ مسلم بخاری نسائی نے **ف** خواہ بغیر حساب کے اپنے فضل کرم سے داخل کریگا یا بعد عذاب دینے کے گناہوں

۵ فجر ۵ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَ
رَسُوْلُهٗ وَاَنَّ اُمَّتَهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ
مِنْ عَمَلٍ اَوْ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ اَيُّهَا شَآءَ **خ مرس** جو کوئی گواہی دے اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر
اللہ تنہا نہیں شریک کوئی اوسکا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے ہیں اور رسول اوسکے اور تحقیق عیسیٰ
بندے اللہ کے ہیں اور رسول اوسکے اور بیٹے لونڈی اوسکی کے اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کے اور روح
ہیں اوسکی طرف سے اور تحقیق بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی تو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ بہشت میں اوپر کسی عمل
کے ہو یعنی نیک پر یا بد پر یا بد دروازوں بہشت کے سے کہ آٹھ ہیں جس میں سے چاہیگا قال کی یہ بخاری مسلم نسائی نے

ف بعض روایت میں یہ جملہ علی ما کان من عمل پر زیادہ آیا ہی اس لیے مصنف نے لفظ او کر اختلاف روایت کا بیان
کیا یعنی داخل کریگا اللہ تعالیٰ بہشت میں کسی عمل پر ہو آٹھوں دروازوں میں سے جس میں سے چاہے گا اور حضرت
عیسیٰ کو کلمہ اس لیے کہا کہ کن کے کہنے سے پیدا ہوئے ہیں بغیر باپ کے **۵ فجر ۵** كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ **خ مرس** ہے معنی
صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتے تھے کبھی لا الہ الا اللہ آخر تک کہ معنی یہ ہیں نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ تنہا ہی وہ غالب کیا
لشکر اپنے کو اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور غالب ہوا کر دہ کافروں پر تنہا یعنی بغیر
لڑائی آدمیوں کے دن خندق کے پس نہیں باقی ہی کوئی چیز بعد اوسکے قتل کی بخاری نسائی نے حدیث
اَلْاَعْوَرِ فِيْ عَيْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ **م** حدیث
حال اعرابی کی ہی یعنی یہ مضمون بطور حدیث کے کہتا ہی کہ کہا اوسنے حضرت سے سکھا دو مجھکو کوئی کلام کہ کہوں میں اوسکو۔
مداومت کر دن اوسپر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لا الہ الا اللہ آخر تک کہ معنی یہ ہیں نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں
کوئی شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہی بڑا اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہی بہت اور پاک ہی اللہ جو پروردگار ہی عالموں کا
نہیں ہی بچا کسی میں سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ غالب حکمت والے کے یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھ پر اور

راہ دکھا مجھکو اور رزق دے مجھکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللھم کے ورد کے کلمات تعلیم فرمائے تو اعرابی نے عرض کیا کہ یہ ذکر رب میرے کا ہی میرے لیے کیا ہی فرمایا یہ پر اللھم اغفرلی آخر تک کذا فی المشکوٰۃ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ کُتِبَتْ لَہٗ عَشْرًا وَمَنْ قَالَھَا کُتِبَتْ لَہٗ مِائَۃٌ وَمَنْ قَالَھَا مِائَۃً کُتِبَتْ لَہٗ اَلْفٌ وَمَنْ زَادَ زَادَہُ اللّٰہُ **ت س** جو کوئی کہے پاک ہی اللہ اور پاکی بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف اوسکی کے ایکبار لکھی جاتی ہیں اوسکے لیے دس نیکیاں اور جو کوئی کہے دس بار لکھی جاتی ہیں اوسکے سو نیکیاں اور جو کوئی کہے اسکو سو بار لکھی جاتی ہیں اوسکے لیے ہزار نیکیاں اور جو کوئی زیادہ کرے زیادہ دیتا ہی اوسکو اللہ ثواب یعنی اسی حساب سے ثواب بڑہاتا جاتا ہی نقل کی یہ ترمذی نسائی نے مَنْ قَالَھَا مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ **ع و** جو کوئی کہے سبحان اللہ وبحمدہ سو بار دور کیے جاتے ہیں گناہ اوسکے اور اگرچہ ہوویں مانند جہاگ دریا کے نقل کی یہ ابو عوانہ نے ھِیَ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ **مر ت س مص** یہ کلمہ یعنی یہی تسبیح بہت پیاری کلام میں سے طرف اللہ کے نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے وَھِیَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ الَّذِی اصْطَفَی اللّٰہُ وَلَا تَکُنْہُ **م ع و** اور یہ کلمہ بہتر کلام کا ہی جسکو چن لیا اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے نقل کی یہ مسلم ابو عوانہ نے وَھِیَ الَّتِی اَمَرَ نُوْحٌ بِھَا ابْنَہٗ فَاِنَّھَا صَلٰوۃُ الْخَلْقِ وَتَسْبِیْحُ الْخَلْقِ وَبِھَا یُرْزَقُ الْخَلْقُ **مص** اور یہ کلمہ وہی کہ حکم کیا حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے مداومت اسکے کے لئے اپنے بیٹے کو یعنی سام کو پس تحقیق یہ کلمہ عبادت سب مخلوقات کی ہی اور تسبیح مخلوقات کی سبب رزق اسکے کے رزق دی جاتی ہی خلق نقل کی یا ابن ابی شیبہ نے مَنْ قَالَھَا غُرِسَتْ لَہٗ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ **ر** جو کوئی کہے اس کلمے کو بویا جاتا ہی اوسکے لیے درخت ثبت ہیں نقل کی یہ ہزار نے مَنْ قَالَ لَیْلًا اَنْ یَّکْتُبَہٗ اَوْ عَمِلَ الْمَلَکُ اَنْ یَّرْفَعَہٗ اَوْ جَبَنَ عَنِ الْعَدُوِّ اَنْ یُّقَاتِلَہٗ فَلْیُکْثِرْ مِنْھَا فَاِنَّھَا اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ جَبَلٍ ذَھَبٍ یُّنْفِقُہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ **ط** جسکو ڈر ہووے رات اس سے کہ رہ جاوے اوسکو یعنی اگر سہی اوسکو محنت شب کی سے سبب بیماری وغیرہ کے خوف رکھتا ہووے یا جو کوئی بخل کرے سات مال کے خرچ کرنے اوسکے سے یا بزدل ہووے دشمن سے لڑنے اوسکے سے پس چاہیے کہ بہت پڑھے یہ کلمہ یعنی یہ سب چیزیں اس سے دفع ہوتے ہیں پس تحقیق یہ کلمہ بہت پیارا ہی طرف اللہ کے سونے کے پہاڑ سے کہ خرچ کرے تو اوسکو راہ خدا میں نقل کی یہ طبرانی نے اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ **ع** بہت پیارے کلاموں میں سے طرف اللہ کے یہ تسبیح نبی کہ پاک ہی پروردگار میرا اور پاکی بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف اوسکی کے نقل کی یہ ابو عوانہ نے مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ نَبَتَتْ لَہٗ غَرْسٌ فِی الْجَنَّۃِ **ا** جو کوئی کہے سبحان اللہ العظیم اوگتا ہی اوسکے لیے درخت بہشت میں نقل کی یہ احمد نے مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ **ت س حب مس مص** جو کوئی کہے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لکھا جاتا ہی اوسکے لیے درخت کھجور کا بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے فَاِنَّھَا مُجْمَاعَۃٌ الْخَلْقِ وَھِیَ تَقْطَعُ اَثَرًا فَاَثَرًا **ر** پس تحقیق یہ کلمہ یعنی سبحان اللہ وبحمدہ عبادت خلق کی ہی ہیں سب زبان حال یا قال سے اوسکے تسبیح وتحمید میں مشغول ہیں اور

برکت اسکے معین کیے جاتے ہیں رزق دن کے نفل کی یہ بڑا رنے کَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ **خ ت مص** دو کلمے ہیں جو
زبان پر ہماری ترازو میں ہمارے طرف رحمن کے یعنی پڑھنے والا انکا پیارا ہی اللہ کا وہ کلمے یہ ہیں پاک ہی اللہ اور
پاکی یاد کرتا ہوں ساتھ تعریف اوسکی کے پاک ہی اللہ بڑا نفل کی یہ بخاری مسلم ترمذی ابن ابی شیبہ مِنْ كَلَامِهِ سُبْحَانَ
اللهِ الْعَظِيمِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ كُتِبَتْ كَمَا كَانَ ثُمَّ عُلِّقَتْ بِالْعَرْشِ لَا يَمْحُوهَا ذَنْبٌ عَمِلَهُ صَاحِبُهَا حَتَّى يَلْقَى اللهَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ مَخْتُومَةً كَمَا كَانَ **ف** اور حدیث میں کہے ان کلمون کو یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کو ساتھ اس استغفار کے کہ بخشے
مانگتا ہون میں اللہ بزرگ سے اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکے تو لکھے جاتے ہیں جس طرح کہا اوسکو یعنی بے زیادتی اور
نقصان اسکے پھر لٹکائے جاتے ہیں عرش میں یعنی بزرگی اور حفاظت کے لیے نہیں مٹاتا ہی اوسکو کوئی گناہ کہ کرے اوسکو
پہنچے والا اوسکا یہان تک کہ ملے کارہ اللہ تعالیٰ سے دن قیامت کے اوس حال میں کہ وہ سربمہر ہون کے جیسے کہ کہے
یعنی محفوظ ہون کے تغیر تبدیل سے نفل کی یہ بڑا رنے **ف** اس میں اشارہ ہی اسپر کہ پڑھنے والا اس کا محفوظ رہتا ہی کفر سے
اس لیے کہ سوای کفر کے کوئی عمل اگر چہ بکبیرہ مقبول کو نہیں حبط کرتا **ص ۵** وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجُوَيْرِيَةَ وَقَدْ خَرَجَ
مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةَ حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ
الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ
لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ **مر عه ع** اور
فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ سے رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہ بی بی حضرت کی نہیں اور حال یہ کہ نکلے ہے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس سے صبح کو جسوقت کہ نماز پڑھے صبح کی یعنی وقت صبح کی اون کے گھر میں اور جویریہ بیٹھی
اپنے پر تسبیح کرتی تہین پھر پھرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد پھرنے وقت چاشت کے اور حال یہ کہ وہ بیٹھی ہتہین ہیں
ایسے وقت میں حضرت نے فرمایا ہمیشہ رہی تو اوسی حالت پر کہ چھوڑا تہا میں نے تجکو اوسپر یعنی صبح سے اب تک
بیٹھی ہوئی ذکر میں مشغول ہی کہا جویریہ نے ہان فرمایا تحقیق کہے میں نے پیچھے جدا ہونے تیرے کے چار کلمے
تین بار اگر تولے جاویں وہ ساتھ اوس چیز کے کہ پڑہی تو نے ابتدا اس دن کی سے تو البتہ بہاری ہوویں اوسپر
کلمے وہ یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ آخر تک کہ یعنی پاک ہی اللہ کو اور تعریف ہی اوسکو بقدر گنتی خلق اوسکی
کے اور موافق مرضی ذات اوسکی کے اور موافق وجہ عرش اوسکے کے اور موافق مقدار کلمون اوسکے کے نقل کی یہ
مسلم نے اور چار یون نے اور ابو جوزا نے **ف** علماء رحمہم اللہ نے لکہا ہی کہ اس طرح کے ذکر میں ثواب بحسب نیتہی
اگرچہ مقدار میں کم ہو چنانچہ دار دہوا ہی کہ جب بندہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک کہتا ہی تو اللہ تعالیٰ ملائکہ کو فرماتا ہی کہ اس بندے کے
لیے لا الہ الا اللہ بقدد گنتی مخلوقات کے لکہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ثواب اور فضیلت کہ بندا اوسکی آمند
رکہتا ہی اللہ تعالیٰ سے اوسکو اعمال نامے اپنے میں بغیر عمل کیے پاوے گا پس سبب اوسکا پوچھے کا حکم ہوویگا کہ یہ عمل ہی کہ

رواۃ سکے کیا تہا ترکذا ذکرہ الخزعن الطیبی اور بعضی روایت مین چار کلمے یہ آئے ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَرِضٰی نَفْسِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ **مس مص عو** پاکی ہی اللہ کی بقدر گنتی اوس کی مخلوق کے پاکی ہی اللہ کو موافق مرضی ذات اوسکی کے پاکی ہی اللہ کو موافق بوجہ عرش اوسکے کے پاکی ہی اللہ کو موافق مقدار کلموں اوسکے کے نقل کی ہے مسلم نسائی ابن ابی شیبہ ابوعوانہ نے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَذٰلِکَ **مس** اور الحمد للہ اسی طرح نقل کی ہے نسائی نے **ف** یعنی الحمد للہ بھی مثل سبحان اللہ کے آیا ہی الحمد للہ عدد خلقہ الحمد للہ رضی نفسہ الحمد للہ زنۃ عرشہ الحمد للہ مداد کلماتہ کذا ذکرہ الخزاور ایک روایت مین چار کلمے یون آئے ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ **مس** پاکی ہی اللہ کو اور سزا ہے تعریف اوسکی کے پاکی بیان کرتا ہون اور نہین کوئی معبود بحق اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی موافق بمعنی خلق اوسکی کے اور موافق مرضی ذات اوسکی کے اور موافق وزن عرش اوسکے کے اور موافق مقدار کلموں اوسکے کے نقل کی ہے نسائی نے وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاِمْرَاَۃٍ دَخَلَ عَلَیْہَا وَبَیْنَ یَدَیْہَا نَوًی اَوْ حَصًی تُسَبِّحُ بِہٖ اَلَا اُخْبِرُکِ بِمَا ھُوَ اَیْسَرُ عَلَیْکِ مِنْ ھٰذَا اَوْ اَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کو یعنی اپنی کسی بی بی کو کہ آئے ہے اوسکے پاس اور رکھے ہے اوسکے گٹھلیان کھجور کی تہین یا کنکریان کہ تسبیح کرتی ہے اوسکے کیا یہ خبر دون مین تجکو ساتہ اوس چیز کے کہ وہ بہت آسان ہو تجھ پر اس سے یا فرمایا کہ بہتر ہو پس فرمایا وہ تسبیح آسمان یہ ہی سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک کہ یعنی یہ ہی پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی اوسنے آسمان مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی اوسنے زمین مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کے کہ درمیان اسکے ہی اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کے کہ وہ پیدا کرنے والا ہی اور پڑہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر مانند اسیکے **ف** یعنی اللہ اکبر عدد ما خلق آخر تک پڑہا بطور بیان اللہ عدد ما خلق آخر تک کی کسی راوی نے اختصار کے لیے اس طرح کہدیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتفصیل ہی سے فرمایا ہوگا اور الحمد للہ وغیرہ کو بہی اسی پر قیاس کرے **ہ فخر ہ** وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ **دت س حب مس** اور پڑہا الحمد للہ کو مانند اسی کے اور لا الہ الا اللہ مانند اسکے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ مانند اسی کے نقل کی یہ ابوداود و ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے وَدَخَلَ عَلٰی صَفِیَّۃَ وَبَیْنَ یَدَیْہَا اَرْبَعَۃُ اٰلَافِ نَوَاۃٍ تُسَبِّحُ بِھِنَّ فَقَالَ لَقَدْ سَبَّحْتُ مُنْذُ وُقِفْتُ عَلٰی رَاْسِکِ اَکْثَرَ مِنْ ھٰذَا قَالَتْ عَلِّمْنِیْ قَالَ قُوْلِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ **دس** اور آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ کے پاس کہ بی بی حضرت کی تہین اور رکھے اون کے چار ہزار گٹہلیان کھجور کی تہین کہ تسبیح پڑہتی تہین یہ ساتہ اسکے پس فرمایا حضرت نے تحقیق تسبیح پڑہی مین نے جیسکہ کھڑا ہوا مین تیرے سر پر بہت اس سے یعنی ایسی تسبیح پڑہی مین نے ابن منیع نے

وبرمن کہ تسبیحات سے زیادہ ہی کہا صفیہ نے سکھا و مجکو فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یعنی وہ تسبیح ہی
سبحان اللہ عدد ما خلق کہ معنی یہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی نقل کی یہ ابوداؤد حاکم نے
وقال لابی الدرداء اعلمک شیئا ھو افضل من ذکر اللہ اللیل مع النھار والنھار مع اللیل سبحان اللہ
عدد ما خلق وسبحان اللہ ملا ما خلق وسبحان اللہ عدد کل شیء وسبحان اللہ ملا کل شیء وسبحان
اللہ عدد ما احصی کتابہ وسبحان اللہ ملا ما احصی کتابہ والحمد للہ عدد ما خلق والحمد للہ ملا ما خلق
والحمد للہ عدد کل شیء والحمد للہ ملا کل شیء والحمد للہ عدد ما احصی کتابہ والحمد للہ ملا ما احصی کتابہ
رط اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابودرداء صحابی کو سکھاؤن مین تجکو کچھ یعنی ذکر جامع کہ وہ بہتر ہو یاد کرنے
اللہ تعالی کے سے رات دن مین اور دن رات مین وہ یہ ہی سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک کہ معنی یہ ہین
پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بھرنے اوس چیز کے کہ پیدا کی اور پاکی ہی
اللہ کو بقدر گنتی ہر چیز کے اور پاکی ہی اللہ کو ہر چیز بھر اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کے کہ جمع کیا کتاب
اوسکی نے یعنی لوح محفوظ نے کہ سب کچھ اوس مین لکھا ہی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بھرنے اوس چیز کے کہ جمع
کیا کتاب اوسکی نے اور تعریف ہی اللہ کے لیے بقدر گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی اور تعریف ہی اللہ کے لیے
بقدر بھرنے اوس چیز کے کہ پیدا کی اور تعریف ہی اللہ کے لیے بقدر گنتی ہر چیز کے اور تعریف ہی اللہ کے لیے
ہر چیز بھر اور تعریف ہی اللہ کے لیے بقدر گنتی اوس چیز کے کہ جمع کیا کتاب اوسکی نے اور تعریف ہی اللہ کے لیے
بقدر بھرنے اوس چیز کے کہ جمع کیا کتاب اوسکی نے نقل کی یہ ہزار طبرانی نے وقال لابی امامۃ الا اخبرک
باکثر وافضل من ذکرک اللیل مع النھار والنھار مع اللیل ان تقول سبحان اللہ عدد ما خلق سبحان اللہ
ملا ما خلق سبحان اللہ عدد ما فی الارض والسماء وسبحان اللہ ملا ما فی الارض والسماء وسبحان اللہ
عدد ما احصی کتابہ وسبحان اللہ عدد کل شیء وسبحان اللہ ملا کل شیء والحمد للہ مثل ذلک مس ب
مس اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوامامہ کو کیا نہ خبر دون مین تجکو سا تھ ایک ذکر کے کہ بہت ہی اور افضل
ہی یعنی ثواب مین اور کیفیت مین ذکر کرنے تیرے رات دن مین اور دن رات مین وہ یہ ہی کہ کہے تو سبحان اللہ
عدد ما خلق آخر تک کہ معنی یہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی پاکی ہی اللہ کو بقدر بھرنے اوس
چیز کے کہ پیدا کی پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کے کہ زمین مین اور آسمان مین ہی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر
بھرنے اوس چیز کے کہ زمین اور آسمان مین ہی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کے کہ جمع کیا کتاب اوسکی
نے اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بھرنے اوس چیز کے کہ جمع کیا کتاب اوسکی نے اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی ہر چیز
کے اور پاکی ہی اللہ کو ہر چیز بھر اور الحمد للہ عدد ہر اسی کے یعنی الحمد للہ عدد ما خلق آخر تک مثل سبحان اللہ عدد
ما خلق آخر تک کی پڑھا نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے وکذا رواہ ط الا انہ قال موضع سبحان اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ قَالَ وَلَکُمْ مِثْلُ ذٰلِکَ وَلَکُمْ مِثْلُ ذٰلِکَ وَکَذَا رَوَاہُ اِلَّا سِوَی التَّکْبِیْرِ اور اسی طرح روایت کیا اسکو طبرانی نے مگر تحقیق اسنے کہا حکیم سبحان اللہ کے الحمد للہ پر کہا اور سبحان اللہ پر مجھے تو مانند اسی کے اور اللہ اکبر پر تو مانند اسی کے اور اسی طرح روایت کیا اسکو احمد نے سوائے تکبیر کے وَقَالَتْ سَلْمٰی اُمُّ بَنِیْ اَبِیْ رَافِعٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِکَلِمَاتٍ وَلَا تُکْثِرْ عَلَیَّ فَقَالَ قُوْلِیْ عَشْرَ مَرَّاتٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یَقُوْلُ اللّٰہُ ھٰذَا لِیْ وَقُوْلِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَشْرَ مَرَّاتٍ یَقُوْلُ اللّٰہُ ھٰذَا لِیْ وَقُوْلِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یَقُوْلُ اللّٰہُ قَدْ فَعَلْتُ فَقُوْلِیْ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ وَقَدْ فَعَلْتُ ط اور عرض کیا سلمی نے جو ان ہیں اولاد ابو رافع کی کہ اے رسول خدا خبر دے مجھکو ساتھ کتنے کلموں کے اور بہت نہ بنا مجھکو یعنی تھوڑے ہوں کہ یاد رکھ سکیں پس فرمایا حضرت نے کہ دس بار اللہ اکبر فرما و یکبار اللہ تعالیٰ یہ میرے ہی لیے ہی اور کہ سبحان اللہ دس بار فرما و یکبار اللہ یہ میرے ہی لیے ہی یعنی بڑائی اور پاکی خاص مجھی کو ہی نہ غیر پر کہو اور کہ اللھم اغفرلی یعنی یا اللہ بخش مجھکو فرما و یکبار اللہ تعالیٰ تحقیق بخشا میں نے تجھکو پس کہی تو اسکو دس بار اور فرما و یکبار یا اللہ تعالیٰ تحقیق بخشا میں نے نقل کی یہ طبرانی نے ف ابو رافع غلام آزاد کردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سلمی بی بی انکی دائی جنانی اولاد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اور حضرت ابراہیم کی کذا ذکر بلفظہ اَفْضَلُ الْکَلَامِ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ ت بہترین کلام کا سبحان ربی وبحمدہ سبحان ربی وبحمدہ ہی نقل کی یہ ترمذی نے وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاٰنِ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ ھرت اور کہنا سبحان اللہ والحمد للہ کا بھر دیتا ہی یعنی ثواب سے اور ہر چیز کو کہ زمین و آسمان میں ہی اور کہنا ترمذی الحمد للہ کا بھر دیتا ہی ترازو عملوں کی کو نقل کی یہ مسلم ترمذی نے ف یعنی سبحان اللہ کی یہ ہیں کہ تنزیہ اللہ تعالیٰ سب عیبوں سے اور الحمد للہ کے یہ کہ سب تعریف ہی اللہ تعالیٰ کو لا الہ الا اللہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اللہ اکبر اللہ بہت بڑا ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ نہیں ہو سکتا پھرنا گناہ سے اللہ تعالیٰ کے مگر ساتھ محافظت اللہ تعالیٰ کے اور نہیں ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے یہاں معنی اسکے سیکھ لیجیے آگے ترجمہ نہیں مذکور ہوا اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَاْتَ ھرت بہت پسند کلام آدمی کے طرف اللہ کے چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہیں ضرر کرتا ہی تجھکو ساتھ جسکے ان میں سے شروع کرے تو یعنی تقدیم تاخیر ایک کی دوسرے پر مضر نہیں کرا دلی ہی ہی کہ تراوف ترتیب حدیث کے پڑھے نقل کی یہ مسلم ترمذی نے ھِیَ اَفْضَلُ الْکَلَامِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ وَھِیَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ا یہ اسکے چار کلمے بہترین کلام کے ہیں بعد قرآن کے اور یہ کلمے قرآن سے ہیں یعنی اگرچہ سب اسکے کتنے ایک حاوی قرآن میں ہیں لیکن علیحدہ علیحدہ مذکور ہیں نقل کی یہ احمد نے مَنْ قَالَھَا کُتِبَ لَہٗ بِکُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ط جو کوئی کہے انکو لکھی جاتی ہیں اوسکے لیے بدلے ہر حرف کے دس نیکیاں نقل کی یہ طبرانی نے کَانَ اَفْوَلُھَا جَوَابَ اِیٍّ مَا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ ھرت س مص عو فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہنا انکو

بہت پیارا ہی نزدیک میرے اوس چیز سے کہ نکلا ہی اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزیں نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی
ابن شیبہ ابو عوانہ نے اِنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَلَهَا نِيعَانٌ وَاِنَّ غِرَاسَهَا هٰذِهِ تُسْبِّحُ
بہشت کی اچھی مٹی ہی اور میٹھا پانی ہی اور تحقیق وہ میدان ہموار ہی اور تحقیق درخت اوسکے یہ کلمے ہین نقل کی یہ
ترمذی نے ف یعنی جو کوئی ایک کلمہ ان مین سے پڑہے ایک درخت جنت مین بویا جاتا ہی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شب معراج کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی مین نے کہا اے محمد اپنی امت
کو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ کہنا اِنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ آخر تک ۵ فخر ۵ اور ایک روایت مین اسقدر زیادہ
آیا ہی لٰكِنْ غِرَاسُكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ ف مس طس بویا جاتا ہی پیڑ بے بدلے ہر ایک کلمے
کے ان چاروں مین سے درخت بہشت مین نقل کی یہ ابن ماجہ حاکم نے اور طبرانی نے اوسط مین خُذُوا
جُنَّتَكُمْ مِنَ النَّارِ قُولُوا يَعْنِي هٰذِهِ پکڑو تم سپر اپنی آگ سے کہو مراد رکھتے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہ چار کلمے
ف یعنی وہ سپر ہی کہ ہو تم ان چار کلمون کو چنانچہ راوی نے مراد آنحضرت کی لفظ یعنی کر بیان کی فَاِنَّهُنَّ يَأْتِينَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُعَقِّبَاتٍ وَمُعَقِّبَاتٌ پس تحقیق کلمے آمین کے دن قیامت کے دائمین بائمین طرف اور پیچھے
ف پڑہنے والے اپنے کے یعنی بطور فوج لشکر کے محافظ اوسکی کر کر بہشت کو لیجاوین کے وَهُنَّ
الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ س مس صط طس اور یہ کلمے تفسیر الباقیات الصالحات کے ہین نقل
کی یہ نسائی حاکم نے اور طبرانی نے صغیر و اوسط مین ف یعنی قرآن مجید مین جو آیا ہی وَالْبَاقِيَاتُ
الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ اَمَلًا کہ مراد اوس سے یہ کلمے ہین معنی آیت کے یہ ہین اور باقی
رہنے والی نیکیان بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے ثواب مین اور بہتر ہین آرزو رکھنے مین ۵ فخر ۵
وَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ مرد ف
اور ہر ایک تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر حمد یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا
صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی یعنی کہنے والا اوسکا ثواب صدقے کا سا پاتا ہی نقل کی یہ مسلم ابوداؤد
ابن ماجہ نے وَهُنَّ اللَّوَاتِي يُقُلْنَ فِي صَلٰوةِ التَّسْبِيحِ وَذٰلِكَ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ
يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِيكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اور یہ کلمے وہ ہین کہ
پڑہے جاتے ہین صلوۃ تسبیح مین اور بیان اوسکا یہ ہی کہ تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے کو
عباس بن ای عباس سے چچا میرے کیا نہ دون مین تجھکو کیا نہ دون مین تجھکو کیا نہ دون مین تجھکو کیا نہ مخشون
مین تجھکو صاحب دس خصلتون کا ف مراد دس خصلتون سے دس دس بار تسبیح کہنی ہی ہر اقیام کے درمیانی
دس خصلتون سے مراد اول بار رکعت پڑہنی کہنی ہی اور دوسرے فاتحہ پڑہنی اور تیسرے ختم سورۃ ہوتے
پندرہ بار تسبیح کہنی قیام مین پانچوین دس بار کہنا اوسکا رکوع مین چھٹے دس بار کہنا اوسکا قومے مین ساتوین

دس بار کہنا اور سکا پہلے سجدہ مین آٹھوین دس بار کہنا اور سکا جلسے مین نوین دس بار کہنا اور سکا دوسرے سجدہ مین دسوین دس بار کہنا طبسۃ سہراحت مین پس یہ بہت مناسب ہی بنظر سیاق حدیث کے اور بعضون نے مراد دس خصلتون سے دس طرح کے گناہ کہے ہین جیسے کہ حدیث مین مذکور ہین پس مراد یہ ہی کہ ایسی چیز جاتا ہو کہ دس طرح کے گناہ بخشے جاوین لیکن اس ترجمہ مین تکلف ہی **ف** اذا انت فعلت ذلک فقد غفر اللہ لک ذنبک اولہ واخرہ قدیمہ وحدیثہ خطاءہ وعمدہ صغیرہ وکبیرہ سرہ وعلانیتہ عشر خصال ان تصلی اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب فی سورۃ حبوقت کہ تو یہ بخشے اللہ تعالی ہر کے گناہ تیرے پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے جوک کرا اور جان کر جھوٹے اور برے پوشیدہ اور ظاہر دس خصلتین یہ ہین کہ پڑہ چار رکعتین پڑہ ہر رکعت مین الحمد اور کوئی سورہ **ف** ابن عباس سے منقول ہی کہ الحکم لکاتر اور دلبصر اور ذلل ہوا للہ پڑہے اور بعضی روایتون مین نماز تسبیح اور والعادیات اور اذا جاء اور سورۂ اخلاص آئی ہین **فخر** فاذا فرغت من القراءۃ فی اول رکعۃ قلت وانت قائم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر خمس عشرۃ مرۃ ثم ترکع فقولہا وانت راکع عشرا ثم ترفع راسک من الرکوع فقولہا عشرا ثم تہوی ساجدا فقولہا عشرا ثم ترفع راسک من السجود فقولہا عشرا قبل ان تقوم فذلک خمس وسبعون مرۃ فی کل رکعۃ تفعل ذلک فی اربع رکعات پس جب زاعت ہوے تو قرأت کے پہلی رکعت مین اور تو کہڑا ہو کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پہر رکوع کرے کہ ان کلمون کو رکوع مین دس بار یعنی بعد پڑہنے سبحان ربی العظیم کے پہر اوٹھا تو سر اپنا رکوع سے پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کے پہر جھک تو سجدہ مین مل پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سبحان ربی الاعلی کے پہر اوٹھا سر اپنا سجدہ سے پس کہہ ان کلمون کو دس بار پہر سجدہ کر پھر کہہ ان کلمون کو دس بار پہر اوٹھا سر اپنا سجدہ سے پس کہہ ان کلمون کو دس بار پہلے اسکے کہ کہڑا ہووے تو پس یہ تسبیحات پچھتر بار ہوین ہر رکعت مین تو یہ چار دن رکعت مین اگر استطعت ان تصلیہا فی کل یوم مرۃ فافعل فان لم تفعل ففی کل جمعۃ مرۃ فان لم تفعل ففی کل شہر مرۃ فان لم تفعل ففی کل سنۃ مرۃ فان لم تفعل ففی عمرک مرۃ **دس مس** حب اگر طاقت رکھے تو پڑہے اس نماز کی ہر دن مین ایکبار پس نہ ہو سکے تو ہر ہفتے مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکے تو ہر مہینے مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکے تو ہر چھ مہینے مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکے تو ہر برس مین پس تمام عمر مین ایکبار تو کل کی یا ابو داود وابن ماجہ حاکم ان سب نے **ف** سنا مین نے اپنے استاد مکاشفہ آفاق مولانا احمد صاحب زاد اللہ شرفا سے کہ قصد دن مین التحیات کے پہلے تسبیحات پڑہے بخلاف اور ارکان کے اور جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی اخیر التحیات کے بعد پہلے سلام کے یہ دعا پڑہے اللہم انی اسألک توفیق اہل الہدی واعمال اہل التقی

ومناصحۃ اہل النصیحۃ وعزم اہل الصبر وجد اہل الخشیۃ وطلب اہل الرغبۃ وتعبد اہل الورع وعرفان اہل العلم
حتی اخافک اللہم مایحول بینی وبین معاصیک ومن العمل بخطیئتک عملا استحق بہ سخطک وحتی
اتوب الیک توبۃ فرقا منک وحتی اخلص لک النصیحۃ حیاء منک وحتی اتوکل علیک فی الامور حسن الظن بک
سبحان خالق النور ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شیء قدیر برحمتک یا ارحم الراحمین معنی یہ ہیں یا اللہ
میں مانگتا ہوں تجھ سے ترمیں ہر بات والوں کی اور اعمال یقین والوں کے اور خیر خواہی توبہ والوں کی اور قصد صبر
والوں کا اور کوشش ڈرنے والوں کی اور مانگنا رغبت والوں کا اور بندگی کرنی پرہیزگاروں کی اور معرفت عالموں کی
یہاں تک کہ ڈروں میں تجھ سے یا اللہ حق میں مانگتا ہوں تجھ سے ڈر کہ باز رکھے مجھکو کھانا ہوں تیرے اور یہاں تک
کروں میں سامنہ بندگی تیری کی عمل کہ لائق ہوں میں سبب اوسکے خوشنودی تیری کا اور یہاں تک کہ خیر خواہی کروں
تیری ساتھ توبہ کے ڈرنے کرتجھ سے اور یہاں تک کہ نرمی کروں میں تیرے لیے خیر خواہی حیا کرنے کر تجھ سے اور
یہاں تک کہ بھروسا کروں میں تجھپر سب امور کے ساتھ نیک رکھنے گمان کے ساتھ تیرے پاک ہی سچا کرنے والا
نور کا اے رب ہمارے تمام کر ہمارے لیے نور ہمارا اور بخش ہمکو تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی ساتھ رحمت اپنی کے
اے سب رحم کرنے والے رحم کرنے والوں سے یہ دعا طبرانی نے بھی اوسط میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب
میں لفظ خالق النور تک پہلے سلام کے پڑھی روایت کی ہی اور عبد العزیز بن داود رحمۃ اللہ نے کہا ہی کہ جو کوئی ادا
کرے جنت کا لازم کرے اپنے اوپر صلوٰۃ تسبیح اور ابو عثمان زاہد نے کہا ہی کہ نہ دیکھی میں نے کوئی چیز دفع غم اور غم
کے لیے مثل صلوٰۃ تسبیح کے اور اکثر ائمہ اور زہر کو نکا اسپر عمل کیا ہی اور مستحب ہی پڑھنا اسکا جمعے کو دو پہر ڈھلے
اور اگر اسمیں حساج سجدے سہو کے پڑے تو اون سجدوں میں تسبیحات نہ پڑھے کہ تین سے زیادہ ہو جائیں کی

۵ ف ۵ وع ۵ وھی مع ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فان من الباقیات الصالحات وھن یحططن
الخطایا کحط الشجر ورقھا وھن من کنوز الجنۃ ط اور یہ کلمے یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر ساتھ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے پس تحقیق بقسم آیت الباقیات الصالحات کے ہیں یعنی اوس سے مراد یہ تسبیحات
ہیں اور یہ باقیون کلمے جہاڑتے ہیں گناہون کو جیسکہ جہاڑتا ہی درخت پتی اپنی اور یہ کلمے خزانون جنت سے کیتے ہیں
عقل کی یہ طبرانی نے **ف** یعنی سبب عامل ہوتے کیے بہشت کے سے ہیں باسکے پڑھنے والے کو ثواب
مثل کیے دنیا کے سے بلکہ اوسکے مقابلے میں یہاں کے کیے کی کیا حقیقت ہی کذا ذکر المفسر الخبری **مص** من القرآن
من لا یستطیعہ فائم مقام ہوتے ہیں یہ کلمے قرآن کے اوس کیلیے کہ نہ پڑھ سکے قرآن نقل کی یہ
ابن ابی شیبہ نے وکذلک مع اللھم ارحمنی وارزقنی وعافنی واھدنی الخبری من القرآن لمن لا
یستطیعہ من احد فقد ملا یدیہ من الخیر **دس** اور اسی طرح یہ کلمے ساتھ اللھم ارحمنی وارزقنی
وعافنی واھدنی کے قائم مقام ہوتے ہیں قرآن کے واسطے اوس کسی کے کہ نہ پڑھ سکے قرآن جسے

یا دیکھے پھر کلمے پس بخشتی ہے اسکا ہلاکی سے نقل کی ہے ابوداؤد نسائی نے وَمِنْ اَیْضًا بِغَیْرِ الدُّعَاءِ مَعَ وَتَبَارَکَ اللّٰہُ فَیُضَ عَلَیْہِمْ مَلَکٌ فَضَمَّہُمْ تَحْتَ جَنَاحِہٖ وَصَعِدَ بِہِمْ کَاَیْمُرُہُمْ عَلٰی جَمْعٍ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ اِلَّا اسْتَغْفَرُوْا لِقَائِلِہِمْ حَتّٰی یُجَاوِزَ بِہِمْ وَجْہَ الرَّحْمٰنِ **مومس** اور یہ کلمے بغیر دعا کے بھی یعنی سوا اللھم ارحمنی آخر تک کے ساتھ وتبارک اسمک کے فضیلت رکھتے ہیں کہ متعین ہوتا ہی ان پر فرشتہ پس جمع کرتا ہی انکو نیچے پروں اپنے یعنی کمال احتیاط کرتا ہی اور لے چڑھتا ہی انکو آسمان پر نہیں گذرتا ہی ساتھ اسکے کسی جماعت فرشتوں پر مگر کہ بخشش جاتے ہیں وہ واسطے کہنے والے اسکے کے یہاں تک کہ تعریف کی جاتی ہی ساتھ اسکے ذات اللہ تعالی کی یعنی انکو درگاہ باری تعالی میں عرض کرتے ہیں تا رحمت و خوشنودی اوسکے پڑھنے والے پر متوجہ ہو نقل کی ہے موقوفا حاکم نے اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنَ الْکَلَامِ اَرْبَعًا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ کُتِبَ لَہٗ عِشْرُوْنَ حَسَنَۃً وَحُطَّتْ عَنْہُ عِشْرُوْنَ سَیِّئَۃً وَمَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَمِثْلُ ذٰلِکَ وَمَنْ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَمِثْلُ ذٰلِکَ وَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمِثْلُ ذٰلِکَ وَمَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِہٖ کُتِبَ لَہٗ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَۃً وَحُطَّتْ عَنْہُ ثَلٰثُوْنَ سَیِّئَۃً **س امس** رحمتیں اللہ تعالی نے جس بے کلام آدمی سے چار کلمے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پس جو شخص کہے سبحان اللہ لکھے جاتی ہیں اوسکے لیے بیس نیکیاں اور دور کیے جاتے ہیں اوس سے بیس گناہ اور جو شخص کہے الحمد للہ پس ثواب اوسکا مانند اسکے ہی اور جو شخص کہے اللہ اکبر پس ثواب اوسکا مانند اسکے ہی اور جو کوئی کہے لا الہ الا اللہ پس ثواب مانند اسکے ہی اور جو شخص کہے الحمد للہ رب العالمین از خود یعنی تہ دل سے بدون ریا اور خبر کسی کے لکھی جاتی ہیں اوسکے لیے تیس نیکیاں اور دور کیے جاتے ہیں تیس گناہ اوس سے نقل کی ہے نسائی احمد حاکم براے اَمَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّعْمَلَ کُلَّ یَوْمٍ مِثْلَ اُحُدٍ عَمَلًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنْ یَّسْتَطِیْعُ ذٰلِکَ قَالَ کُلُّکُمْ یَسْتَطِیْعُہٗ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَاذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ **ط** فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو کیا نہیں طاقت رکھتا ایک تم میں سے یہ کہ کرے ہر دن مانند پہاڑ احد کے عمل یعنی ثواب اوسکا اتنا ہو عرض کیا صحابہ نے اے رسول اللہ کے کون کر سکتا ہی یہ فرمایا ہر ایک تم میں سے کر سکتا ہی عرض کیا انہوں نے رسول خدا کے کیا ہی وہ فرمایا ثواب سبحان اللہ کا بہت بڑا ہی احد سے اور ثواب لا الہ الا اللہ کا بہت بڑا ہی احد سے اور ثواب الحمد للہ کا بہت بڑا ہی احد سے اور ثواب اللہ اکبر کا بہت بڑا ہی احد سے نقل کی ہے بزار طبرانی نے سُبْحَانَ اللّٰہِ مِائَۃً تَعْدِلُ مِائَۃَ رَقَبَۃٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِائَۃً تَعْدِلُ مِائَۃَ فَرَسٍ مُسَرَّجَۃٍ مُلَجَّمَۃٍ یُحْمَلُ عَلَیْہَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِائَۃٌ تَعْدِلُ مِائَۃَ بَدَنَۃٍ مُقَلَّدَۃٍ مُتَقَبَّلَۃٍ **س ق مس مص** تُحْمَلُ بِمَلَّۃٍ **ط** ثواب سو بار سبحان اللہ کہنے کا برابر ہوتا ہی سو ثواب سو برگ آزاد کرنے کے وہ اولاد اسمٰعیل

ہوں اور ثواب سو بار الحمد للہ کہنے کا برابر ہوتا ہی ساتہ ثواب سو گہوڑوں زین والوں لگام والوں کے کہ سوار کیا جاوے
اوپر غازیوں کو اللہ کی راہ میں بہی جہاد کے لیے اور ثواب سو بار اللہ اکبر کہنے کا برابر ہوتا ہی ساتہ ثواب پانی
کرنے سو اونٹوں کے جو قلادے والے مقبول ہوں بقل کی یہ بنائی ابن ماجہ حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ اور
طبرانی کی ایک روایت میں یہ بہی ہی کہ ذبح کیے جاویں وہ مکے میں یعنی یہ بہت فضیلت رکہتا ہی ایسا ثواب
پایجاوے قلادہ کہتے ہیں وسکو کہ وہاں کی قربانی کی علامت کے لیے گہلے میں جانور کے باندہ دیتے ہیں
وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ **س و مس اط** اور ثواب لا الہ الا اللہ کا بہرا ہی ایس
بیچ کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی بقل کی یہ بنائی ابن ماجہ حاکم احمد طبرانی نے **بخ بخ بخ** خَمْسٌ مَا اَثْقَلَهُنَّ فِی
الْمِیْزَانِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ یُتَوَفّٰی لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَیَحْتَسِبُهٗ
س حب مس راط خوشوقتی ہی خوشوقتی ہی ساتہ پانچ چیزوں کے کیا بہاری ہیں وہ اور زمین کی وہ
یہ ہیں کہنا لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کا اور مینا تک بخ بخ بہی مسلمان کہ مرے مرد مسلمان کا پس
ثواب چاہے اور میرے ہی ہے صبر اور شکر اور رضا کی بقل کی یہ بنائی ابن حبان حاکم بزار احمد طبرانی نے اِنَّ مِمَّا تَذْکُرُوْنَ
مِنْ جَلَالِ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ یَتَعَاطَفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِیٌّ کَدَوِیِّ النَّحْلِ
تُذَکِّرُ بِصَاحِبِهَا مَا یُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَکُوْنَ لَهٗ اَوْ لَا یَزَالُ مَنْ یُذَکِّرُ بِهٖ **ق مس** بخت مسلم اوس چیز سے کہ ذکر
کرنے موجب تعزیر کی اوسکی سے یہ کلمے ہیں سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ سد بہرتے ہیں یہ کہ اوس عرش کے اوسکے لیے
آواز سبب ہی مانند واز شہد کی مکہی کے یاد دلاتی ہیں اللہ تعالی کو حال کہنے والے اپنے کا کیا نہیں چاہتا ہی ایک تم
سے یہ کہ مرے یا ہمیشہ ہووے وہ چیز کہ یاد دلاتی رہے اوسکی بقل کی یہ ابن ماجہ حاکم نے اِسْتَکْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِیَاتِ
الصَّالِحَاتِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ **س حب**
بہت کہو تم باقی رہنے والی نیکیاں کہ وہ یہ ہیں اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا حول ولا قوۃ
الا باللہ بقل کی یہ بنائی ابن حبان نے قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّهَا کَنْزٌ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ **ع ار** طبرانی بہت کہو
لا حول ولا قوۃ الا باللہ پس بیشک یہ کلمہ خزانہ ہی خزانوں بہشت کے سے بقل کی یہ صحاح ستہ میں اور احمد بزار طبرانی نے
بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ **ار مس** یہ کلمہ دروازہ ہی دروازوں بہشت کے سے بقل کی یہ احمد طبرانی بنائی نے
عَرَاسُ الْجَنَّةِ **حب ار** یہ کلمہ درخت ہی بہشت کا یعنی اوسکے پڑہنے سے درخت وہاں لگتا ہی بقل کی یہ
ابن حبان احمد طبرانی نے وَتَقَدَّمَ اَفْضَادُ وَاَعْظَمُ مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِیْنَ دَاءً اَیْسَرُهَا الْهَمُّ **مس ط** اور ہے
گذری کہ تین لا حول والی بنا نے بیماریوں کی کہ اول وسکا غم ہی بقل کی وہ حاکم طبرانی نے کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَنَا فَقَالَ تَدْرِیْ مَا تَفْسِیْرُهَا قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ لَا حَوْلَ عَنْ مَعْصِیَةِ اللّٰہِ
اِلَّا بِعِصْمَةِ اللّٰہِ وَلَا قُوَّةَ عَلٰی طَاعَةِ اللّٰہِ اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰہِ **ر** کہا ابن مسعود نے تہا میں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کے سین پڑھا میں نے یہ کلمہ یعنی لاحول ولاقوۃ الا باللہ پس فرمایا حضرت نے جانا ہی تو کہ کیا ہے معنی اسکے عرض کیا میں نے اللہ اور رسول اسکو بہتر جانتے ہیں فرمایا یہ معنی ہیں نہیں ہو سکتا پھرنا کسی سے مگر ساتھ حفاظت اللہ کے اور نہیں ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے نقل کی یہ زیادتی وَهِيَ مَعْرُوفَةٌ مِنْ طُرُقٍ شَتَّى عَنْ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَذَا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ **س** اور یہی لاحول ساتھ لا ملجا من اللہ الا الیہ کے خزانہ ہی خزانوں بہشت سے نقل کی یہ ثنائی نزدیک **ف** معنی اسکے یہ ہیں نہیں حیلہ نجات کی عذاب اللہ کے سے مگر طرف اوسی کے مَنْ قَالَ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ **س مرد مص** جو کوئی کہے راضی ہوا میں ساتھ اللہ کے واسطے پروردگار ہونے اسکے اور ساتھ اسلام کے ازروی دین ہونے اسکے اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ازروی نبی اور رسول ہونے کے نقل کی یہ ثنائی مسلم ابوداؤد ابن ماجہ مِنْ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ إِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِي هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا أَنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ فَإِنَّكَ إِنْ تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي تُقَرِّبْنِي مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِي مِنَ الْخَيْرِ وَإِنِّي لَا أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّينِيهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُولُ لِلْخَلَائِقِ اسْتَحْقِقْ عَبْدِي عَهْدًا فَأَوْفُوهُ إِيَّاهُ فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ جو کوئی پڑھے یہ دعا اللھم رب السموات والارض کو تحقیق میعاد تک فرماوے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اپنے فرشتوں کو کہ تحقیق بندے میرے نے کیا ہی مجھ سے ایک عہد پس پورا کرو اوسکو اوسکے لیے پس داخل کریگا اوسکو اللہ عزوجل بہشت میں معنی دعا کے ذکر کرکے یہ ہیں یا اللہ پروردگار آسمانوں اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تحقیق میں جھیڑ کرتا ہوں طرف تیرے اس زندگانی دنیا میں ساتھ اسکے کہ تحقیق میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہیں کوئی شریک تیرا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے پس تحقیق تو اگر سونپے گا مجھکو طرف نفس میرے کے اور تو نزدیک عنایات اپنی کے مستلزم کریگا مجھکو نزدیک کریگا مجھکو برائی سے یعنی اس لیے کہ وہ ہوا و حرص سے بہرائی بدی کریگا اور دور کریگا مجھکو بھلائی سے اور تحقیق میں نہیں اعتماد کرتا ہوں کرسانہ رحمت تیری کی پس ثابت کر میرے لیے تو ودیعت اپنے ایک عہد یعنی ساتھ قبول کرنے طاعات کے اور درگذشتن کرنے بہشت کے کہ پورا کرے تو اوسکو دن قیامت کے تحقیق تو نہیں خلاف کرتا ہی وعدے کو **ف** لفظ الا کا الا کمال اللہ میں زائد ہی چنانچہ ترجمہ مولانا اسی کے کیا کیا باقی بھی جاتی ہی پہلی عبارت سے اوس سے یہ استثنا ہی کو یا یوں کہا کہ نہیں کہتا ہی سکو بندہ مگر کہے گا اللہ تعالیٰ یوں اوسکے لیے **ص فرع** قَالَ سُهَيْلٌ فَأَخْبَرْتُ لُقْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدًا سَمِعَ هٰذَا مِنْهُ فَأَعْجَبَنِي بِذٰلِكَ وَلَدًا فَقَالَ مَا فِي أَهْلِنَا جَارِيَةٌ إِلَّا وَهِيَ تَقُولُ هٰذَا فِي حِدْرِهَا کہا سہیل نے میں راوی اس حدیث کے نے کہ سنا تابعین میں سے

پس خبر دی مجھ سے قاسم بن عبدالرحمن کو کہ برکت مانعین سے ہیں کہ تحقیق معروف ہے کہ وہ بھی تابعین سے ہیں
خبر دی محمود سانہ اس طرح کے پس کہا قاسم نے نہیں ہی کہو والوں ہمارے میں کوئی لڑکی کہ یہ وہ بڑھتی ہی یہ دعا
چودھویں ہیں یعنی یہ حدیث صحیح ہی اور خرد و زرک ہماری میں مشہور ہی نقل کی یہ احمد نے وَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ
وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ
نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا عِشْرُوْنَ مَلَكًا كُلُّهُمْ حَرِيْصٌ عَلٰى اَنْ يَكْتُبُوْهَا فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُوْهَا
حَتّٰى رَفَعُوْهَا اِلٰى ذِي الْعِزَّةِ فَقَالَ اُكْتُبُوْهَا كَمَا قَالَ عَبْدِيْ **حبس** اور جکہ مٹھا ایک آدمی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم پاس اور کہا الحمد للہ لفظ پر تک کہ معنی اسکے یہ ہیں سب تعریف ہی خدا کے لیے تعریف بہت پاک بابرکت
جیسے کہ دوست رکھتا ہی پروردگار ہمارا اور راضی ہوتا ہی پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہی اوس ذات کی کہ
جان میری اوسکے ہاتھ میں ہی البتہ تحقیق دوڑے طرف ان لفظوں کے دس فرشتے کہ سب آرزومند ہے
اسکے ثواب لکھنے پر پیش جانا اونہوں نے کہ کیونکر لکھیں ثواب انکا یہاں تک کہ اوٹھا لے گئے اونکو طرف اللہ تعالیٰ
کے پس فرمایا لکھو اونکو جیسے کہ کہا بندے میرے نے صدق و اخلاص سے نقل کی یہ ابن حبان حاکم نے **ف**
مراد یہ کہ الفاظ اسکے کہ رکھو اور دیر پی لکھنے ثواب کے نہ سوجھ کر ثواب اوسکا میرے فضل کرم پر موقوف ہی جتنا چاہوں
دوں کذا ذکر الغمراوی روایت کی ابو یعلی نے اور قاضی ابو بکر نے سنن اپنی میں اور ابو الحسن القطان نے مطولات
میں اور ابن سنی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ میں اور ابن مندہ نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا اونہوں نے پوچھی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مراد اس قول اللہ تعالیٰ کی لہ مقالید السموات
والارض یعنی اوسکی کنجیاں آسمانوں اور زمین کی ہیں پس فرمایا مکھ سے عثمان البتہ پوچھا تو نے مجھے کیا
پوچھا کہ ہمیں پوچھا جیسے اوسکر کسی نے پہلے تیرے مقالید السموات والارض یہ ہی لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر
وسبحان اللہ وبحمدہ وستغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ہو لہ الاول والاخر والظاہر والباطن بیدہ الخیر وہو علی کل شئ قدیر یعنی جسے کنجی سے خزانہ کہلتا ہی اور تصرف میں آتا ہی جسکے اسکے کنجیں
برکتیں آسمان و زمین کی اسکے پڑھنے والے کو حاصل ہوتی ہیں اور معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت
بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کے لیے اور تسبیح بیان کرتا ہوں میں اللہ سے وہ جو نہیں کوئی معبود
مگر وہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن ہی علانیہ ہی اور مارتا ہی اور زندہ کرتا ہی کہ نہ مرے گا اوسکے ہاتھ
میں بھلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لے عثمان جو کوئی پڑھے اسکو ہر دن میں سو بار تو وہ جاتا ہی سب اسکے
وہ چیزیں جو قول تو یہ کہ بخشے جاتے ہیں گناہ اوسکے جو پہلے کیے ہیں اور دوسرے لکھی جاتی ہی اوسکے لیے
عبادت اگلے سے اور تیسرے محفوظ ہوتے ہیں سایہ اوسکے دو فرشتے کہ محافظت کرتے ہیں اوسکی رات دن میں آفتوں اور
بلاؤں سے اور جو دیا جاتا ہی قطار یعنی بہت ثواب دریا یعنی اوسکے لیے ہوتا ہی جو اوس شخص کا کہ آزاد کرے دس گردنیں آزاد

اولاد حضرت اسمٰعیل کی تھے اور ساتویں بنایا جاتا ہی اوسکے لیے کہ بہشت میں آوے آٹھویں حور عین سے بیاہ کیا جاوے گا اور نویں رکھا جائے گا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور دسویں شفاعت قبول کیجائے گی اوسکی بیچ حق ستر آدمیوں کے اہل بیت اوسکے سے اسے عثمان اگر کر سکے تو پس شاعہ ہو یہ کوئی دن زمانے سے مراد ہے کا تو سبب اسکے خانہ برباد پانے والوں کے اور سبقت لیجانے کا تو سبب اسکے اولین و آخرین پر اور زمین و آسمان کے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ حضرت عثمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مقالید السموات والارض سے مجھے خبر دیجیے پس فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہو الاول والآخر والظاہر والباطن بیدہ الخیر یحیی ویمیت وہو علی کل شی قدیر جو کوئی پڑھے اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار اسے عثمان دنیا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ جمیع بلیات سے محفوظ رکھے ہی اور شیطان سے اور لشکر اوسکے سے اور دوسرے دیا جاتا ہی قطار یعنی توڑہ ثواب بہشت میں اور تیسرے نکاح کیا جاوے گا حور بڑی آنکھوں والی سے اور چوتھے بخشے جاتے ہیں گناہ اوسکے اور پانچویں ہو گا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ جیسے وے اوسکے اور چھٹی حاضر ہوتے ہیں باران فرشتے تزدیک رب کے اوسکے خوش خبری دیتے ہیں اوسکو ساتھ حق کے اور بتا دیکر کیجائیں کے اوسکو قبر اوسکی سے طرف موقف کے پس اگر دیکھے کی اوسکو کوئی چیز ہولناک قیامت کی سے تو کہیں کے فرشتے نہ ڈر تو امن والوں میں سے ہی پھر حساب کرے گے اللہ تعالیٰ اوس سے حساب آسان پھر حکم کیا جائے گا اوسکو طرف جنت کے کہ بتا دیکر کر بھائیں کے اوسکو طرف جنت کے موقف اوسکے سے جسے کہ لیجاتے ہیں دلہن کو یہاں تک کہ داخل کریں کے اوسکو اوشت میں سایہ حکم اللہ کے اوس حال میں کہ لوک شدت حساب میں ہوں گے کذا فی الدر المنثور وتقدم سید الاستغفار مع س اور پہلے گذرا بیان سید الاستغفار کا یعنی صبح کی دعا میں سایہ روایت بخاری مسلم کے انی لاستغفر اللہ ص وأتوب الیہ فی الیوم سبعین مرۃ ص طس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں البتہ بخشش چاہتا ہوں اللہ سے تکل کی یا ابو یعلی نے اور توبہ کرتا ہوں طرف اوسکے دن میں ستر بار تکل کی یا ابو یعلی نے اور طبرانی نے اوسط میں ف یعنی ابو یعلی میرے حدیث میں دو روایتیں رکھتا ہی ایک میں فقط استغفر اللہ ہی اور دوسری میں واتوب الیہ بھی اور اخیر حدیث کا دونوں روایتوں میں یہی ہی فی الیوم سبعین مرۃ کذا ذکر الفخر اکثر من سبعین مرۃ مح س ف طس توبہ اور استغفار کرتا ہوں زیادہ ستر بار سے تکل کی یہ بخاری نسائی ابن ماجہ نے اور طبرانی نے اوسط میں مائۃ مرۃ طس مص ہر دن توبہ اور استغفار کرتا ہوں سو بار تکل کی یہ طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبۃ توبوا الی ربکم فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ عو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرو طرف پروردگار اپنے کے اسواسطے کہ میں توبہ کرتا ہوں طرف اوسکے دن میں سو بار تکل کیا اسکو ابو عوانہ نے عن الاغر المزنی

بیان استغفار کا

وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً د نہ دوام کیا کنا ہ پر اوس شخص نے کہ استغفار کی اور اگرچہ بار بار وہی گناہ کرے دن میں ستر بار تک کی یا بوداؤد نے ف اصرار کرنا گناہ پر برابر ہی کہ اصرار صغیرے کا کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر قرب کفر کے پہنچاتا ہی پس صغیرہ یا جو کوئی استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی کنا ہ پر صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہی اصرار سے کہ مصروی ہی کہ استغفار نکرے اور دائم ہووے ف خز ۵ اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ م د س فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق البتہ پردہ کیا جاتا ہی دل میرے پر اور تحقیق میں البتہ بخشش چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ سے دن میں سو بار مسلم نے بسند اغر مزنی کی یہ مسلم ابوداؤد ونسائی نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ دل مبارک ہر وقت جناب باری میں حاضر رہے اور غافل ہونے سبب مشغول ہونے کے چیزوں مباح میں مثل کھانے کے اور بی بیوں سے خلطہ کرنے کے اور سونے کے اور دنیا سے فی الجملہ غفلت جو ہوتی ہی اوسکو بہ نسبت اپنے پردہ اور گناہ جانکر استغفار کرتے تھے اور اوسکے بہت سے معنی لکھے ہیں اور اکثروں نے کہا ہی کہ یہ بہت نہایت ہی علم اسکا اللہ اور رسول کو ہی ف خز ۵ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَخْطَاْتُمْ حَتّٰی تَمْلَاَ خَطَایَاکُمْ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتُمُ اللّٰہَ لَغَفَرَ لَکُمْ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُخْطِئُوْا لَجَاءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُخْطِئُوْنَ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُوْنَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ اص فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری ہاوسکے ہاتھ میں ہی اگر کنا ہ کرو تم یہاں تک کہ بھر جاوے گناہ تمہارے اوس چیز کو کہ درمیان آسمان وزمین کے ہی پھر استغفار کرو تم اللہ تعالیٰ سے تو البتہ بخش دے گنا تمہارے اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ میں ہی اگر نہ کنا ہ کرو تم تو البتہ لاوے اللہ ایک قوم کو کہ گناہ کریں وہ پھر بخشش چاہیں وہ اللہ سے پس بخشے اللہ اوسکو بخشش چاہیں وہ اللہ سے احمد ابویعلی نے ف براء بن عازب سے بمغفرت اور وسعت رحمت اللہ تعالیٰ کی کہ وہ سبب بخشنے والا ہی واسطے ظاہر کرنے معنی اسم غفور کے تا لوگ توبہ کرنے میں رغبت کریں اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہیں ہی پس بے کہ اوس سے منع کیا ہی اور رسول مقبول کو اس لیے بھیجا ہی ۵ فخز ۵ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ م فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہی اگر نہ کنا ہ کرو تم تو البتہ لیجاوے اللہ تمکو اور لاوے ایک قوم کو کہ گناہ کریں وہ پھر بخشش چاہیں اللہ سے پس بخشے اللہ اوسکو بخشش چاہیں وہ اللہ سے ابوداؤد نے بسند اغر مزنی کی یہ مسلم نے ف ت س جو کوئی بخشش چاہے اللہ سے بخشنا ہی اللہ اوسکو بخشش کی یہ ترمذی نسائی نے مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ صَحِیْفَتَہٗ فَلْیَنْظُرْ فِیْھَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ ط س جو کوئی چاہے یہ کہ خوش کرے اوسکو اعمال نامہ اوسکا پس چاہیے کہ بہت مرح کرے اوس میں استغفار کی یہ طبرانی نے اوسط میں مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعْمَلُ ذَنْبًا اِلَّا وُقِفَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِاِحْصَاءِ ذُنُوْبِہٖ تِلْکَ سَاعَاتٍ فَاِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰہَ مِنْ ذَنْبِہٖ ذٰلِکَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ تِلْکَ السَّاعَاتِ لَمْ یُکْتَبْ عَلَیْہِ وَلَمْ یُعَذَّبْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ہس

نہیں کوئی مسلمان کہ نہیں ایک گناہ کہ ہمارا رہنما ہی فرشتہ جو تعین ہی ہمارا ہے اسکے گناہوں اوسکے مرنے کے
ساعت تلک سے ہمیشہ دور نہیں کرتا ہی کہ اعمال نامے مین نہیں لکھتا پس اگر بخشش چاہیے کہ کار دے اللہ تعالے اس
گناہ سے کسی ساعت مین ان تین ساعتون سے کہ اگاہ کر یکا فرشتہ اوسکو اوسپر یعنی آخرت مین جبکہ ہر کسی کو
گناہ اوسکے دکھاوین مورد عذاب دیا جاوے کا دن قیامت کے نقل کی یہ حاکم نے اِنَّ اِبْلِیْسَ قَالَ
لِرَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ وَعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ بَنِیْ اٰدَمَ مَادَامَتْ اَرْوَاحُھُمْ فِیْھِمْ فَقَالَ لَہٗ
رَبُّہٗ وَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اَبْرَحُ اَغْفِرُ لَھُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ اص بحق شیطان نے عرض کیا اے
پروردگار عزوجل سے قسم ہی عزت تیری کی اور بزرگی تیری کی ہمیشہ گمراہ کرونگا مین بنی آدم کو جب تلک کہ جان
بیچ اونکے ہی پس فرمایا اوسکو پروردگار اوسکے نے پس قسم ہی عزت اور بزرگی اپنے کی نہیں بخشتا رہونگا
اونکو جب تلک کہ بخشش چاہین گے وہ مجھے نقل کی یہ احمد و ابو یعلی نے وَتَقَدَّمَ حَدِیْثُ الرَّجُلِ الَّذِیْ جَاءَ
اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاذُنُوْبَاہُ مس اور پہلے کہ دے یعنی صلعم التوبہ مین حدیث اوس شخص کی کہ آیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرض کیا اوسنے افسوس گناہ میرے یعنی اوسکو بہی استغفار کرنے لیے فرمایا تل کی وہ حاکم نے
مَا مِنْ حَافِظَیْنِ یَرْفَعَانِ اِلَی اللّٰہِ فِیْ یَوْمٍ صَحِیْفَۃً فَیَرٰی فِیْ اَوَّلِ الصَّحِیْفَۃِ وَفِیْ اٰخِرِھَا اسْتِغْفَارًا اِلَّا قَالَ
تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ مَا بَیْنَ طَرَفَیِ الصَّحِیْفَۃِ ل نہین کرام کاتبین کہ لیجاتے ہین اللہ کے پاس
دن مین اعمال اوسکے کا پس دیکھتا ہی اللہ تعالے اول اعمال اوسکے اور آخر اوسکی مین استغفار کر فرمایا ہی اللہ برکت والا اور بزرگ بخشدیا
بندے اپنے کے لیے وہ چیز کہ درمیان دونون صحیفہ اعمال کے ہی یعنی سب گناہ اگلے استغفار کے سبب جس دیے
مین نے نقل کی یہ زاہد نے ف ایک فرشتہ داہنی طرف ہی کہ لیکھتا ہی اور ایک بائین طرف داہنی طرف والا
بائین طرف والے پر جب بندہ نیکی کرتا ہی دس گنا اور جب کہ لکھتا ہی اور جب برائی کرتا ہی بائین طرف والا اجازت چاہتا ہی اوس سے پس
کہتا ہی شاید وہ ٹھہر جاوے شاید استغفار کرے پس جب تین بار کہتا ہی اور اجازت چاہتا ہی اور نہیں استغفار کرتا ہی اوس سے تو لکھ
اجازت دیتا ہی کراب لکھ فخر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ
حَسَنَۃً ط جو کوئی بخشش چاہے مومن مردون اور مومن عورتون کی لیے لکھتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے
بدلے ہر مومن مرد کے اور مومن عورت کے ایک ایک نیکی نقل کی یہ طبرانی نے وَتَقَدَّمَ مِنْ اَمْرِ مَنْ
لِّلْاِسْتِغْفَارِ وَمَنْ اَکْثَرَ مِنْہُ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ فَرَجًا الحدیث
دس ف حب اور پہلے کہ دی ہم کی دعاؤن مین یہ حدیث کہ جو کوئی ہمیشہ کرے
استغفار پڑھنے کی اور جو کوئی بہت پڑھے اوسکو کرتا ہی اللہ اوسکے لیے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی
ساری حدیث نقل کی ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے وَتَقَدَّمَ مَنِ اسْتَغْفَرَ
لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کُلَّ یَوْمٍ لَمْ یَنْظُرْ اور پہلے کہ دی ہم نے کہ جو کوئی

دعاؤن مین یہ حدیث ز جو شخص بخشش چاہے مومن مردون اور مومن عورتون کے لیے ہر دن ساری حدیث نقل کی
وہ طبرانی نے کہ تقدم حدیث الرجل الذی جاءہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ لی حد تلبث
قال یکتب علیہ قال ثم یستغفر قال یغفر له طس اور پہلے کہ زی نماز توبہ کے بیان مین حدیث اوس شخص کی
کہ آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس عرض کیا یا رسول اللہ ایک ہم مین کا کہ وہ کرتا ہی فرمایا لکھا جاتا ہی
اوسپر کہا اوسنے پھر بخشش چاہتا ہی وس سے فرمایا حضرت نے کہ بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا نقل کی وہ طبرانی نے اوسط
وکبیر مین یقول اللہ تعالی یا ابن آدم انک ما دعوتنی ورجوتنی غفرت لک علی ما کان منک ولا ابالی
یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک یا ابن آدم لو اتیتنی بقراب
الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابها مغفرۃ فرماتا ہی اللہ تعالی اے
بیٹے آدم کے تحقیق تو جب تلک کہ دعا کریگا مجھے اور امید رکھیگا مجھے بخشونگا مین تجکو اوپر کسی حالت کے ہو تو اوسپر
پروا رکھونگا مین اے بیٹے آدم کے اگر پہونچین گناہ تیرے بلندی آسمان تلک پھر بخشش چاہے تو مجھے بخشونگا مین تیرے
لیے اے بیٹے آدم کے اگر لاوے تو نزدیک پاس مین بھر کر گناہ پھر ملے مجھے کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسی کے البتہ
لاؤن مین تیرے لیے زمین بھر کر بخشش نقل کی ترمذی نے ان عبدا اصاب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا
فاغفر لی فقال ربه اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب ویاخذ به غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء الله
ثم اصاب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا آخر فاغفر لی فقال اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب
ویاخذ به غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء الله ثم اصاب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا آخر فاغفر
لی فقال اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب ویاخذ به غفرت لعبدی فلیعمل ما شاء ع
مرس تحقیق ایک بن بندگان خدا سے پوچھا گناہ کو پس کہا اے پروردگار میرے کہ مین نے گناہ پس بخش اوسکو
میرے لیے پس کہا رب اوسکے نے وشنون سے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اوسکے لیے رب ہی کہ
بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی بسبب اوسکے تحقیق بخشا مین نے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا وہ بندہ کتنے اوس وقت تلک چاہا اللہ
نے پھر پہونچا ایک گناہ کو پس کہا اے رب میرے گیا مین نے گناہ اور بخش تو اوسکو میرے لیے پس فرمایا اللہ تعالے
نے کیا جانا بندے میرے نے تحقیق اوسکے لیے رب ہی کہ بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی بسبب اوسکے بخشا مین نے بندے
اپنے کو پھر ٹھہرا گناہ سے بندہ اوس وقت تلک کہ چاہا اللہ تعالی نے پھر پہونچا ایک گناہ کو پس کہا اے رب میرے
لیا مین نے گناہ اور بخش تو اوسکو میرے لیے پس فرمایا اللہ تعالی نے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اوسکے لیے
رب ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی بسبب اوسکے بخشا مین نے بندے اپنے کو تین بار پس چاہیے کہ کرے جو چاہے نقل کی
یہ بخاری مسلم نسائی نے ف لفظ تلک کہ راوی نے بیان تکرار کیا یعنی سوال جواب بندے اور رب کا حدیث
مین اور بھی اور عمل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمایا کہ کرے جو چاہے جب تلک استغفار کرتا رہے اور ندامت

بیان الفاظ استغفار کا

ذہبت کرتا رہے اور کہنے پر بیان فضیلت استغفار کا ہی اور بیان تاثیر اوسکی کا بخشش گناہون ہی اور ظاہر
ہے کمال عنایت اللہ تعالی کا ہی نہ امر کہ گناہون پر فخر ع طولی لمن وجدنی صحیفتہ استغفارا کتبہ
ق خوشحالی ہی اوسکے لیے کہ پاوے اپنے اعمالنامے استغفار بہت نقل کی ہی ابن ابی نے وقد قدم حدیث الذی شکی
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب لسانہ فقال این انت من الاستغفار مصی اور جیسے کہ
حدیث اوس شخص کی کہ شکوہ کیا اوسنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تیزی زبان اپنے کا پس فرمایا کہان ہی تو استغفار سے
نقل کی وہ ابن ابی شیبہ اور ابن سنی وکیفیۃ الاستغفار اور یہ بیان ہی طریق استغفار کا استغفر اللہ
استغفر اللہ موم بخشش مانگتا ہون میں اللہ تعالی سے بخشش مانگتا ہون میں اللہ تعالی سے نقل کی یہ موقوفا مسلم نے
ف مراد ذکر کرنے سے بہت ہی زیادہ ہی یعنی بہت سے بخشش اوس سے چاہتا ہون کہ ذکر اوسکے
من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ وان کان قد فر من الزحف
دت ثلث کرات ف جمع ط جو کوئی کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ
تو معنی یہ ہین بخشش چاہتا ہون میں اوس اللہ سے کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ قائم رہنے والا اور توبہ کرتا ہون میں
طرف اوسکے تو بخشش کی جاتی ہی اوسکے لیے اور اگرچہ بھاگا ہو لڑائی کا فرون سے نقل کی کہ وہ کبیرہ نے نقل کی
ابو داؤد و ترمذی نے پڑھے یہ تین بار نقل کی یہ ترمذی و ابن حبان نے موقوفا اور طبرانی نے موقوفا بخش دیا
غفر لہ وان کان علیہ مثل زبد البحر مص جو کوئی پڑھے اس استغفار کو بیچ بار بخشش کی جاتی ہی اوسکے
گناہ اگرچہ مانند جھاگ دریا کے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ کان کنا نعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الواحد
رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الرحیم مائۃ مرۃ عہ حب اور تحقیق تھے ہم یعنی اصحاب البتہ
واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس میں اوس کو کہ اے پروردگار میرے بخش مجکو اور توبہ قبول کر میری
تحقیق تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان فرمائے سو بار معنی کر زبان مبارک پر جاری ہونی نقل کی چار سو کی
اور ابن حبان نے وما احسن قول ابی بن کعب رضی اللہ عنہ لا یقل احدکم استغفر اللہ واتوب الیہ فیکون
ذنبا وکذب بل یقول اللہم اغفر لی وتب علی اور کیا اچھی ہی بات ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی راضی ہووے اللہ اوس سے
نہ کہے ایک تم میں کا غفلت دل سے بخشش چاہتا ہون میں اللہ سے اور رجوع کرتا ہون طرف اوسکے
پس ہووے گا یہی یہ کہنا گناہ اور جھوٹ بلکہ کہے یا اللہ بخش مجکو اور رجوع کر مجھ پر سایہ رحمت اور توفیق طاعت کے
ف اس لیے کہ غفلت مقام توبہ اور استغفار ہین کہ وقت مذمت اور حضور کا ہی حقیقت میں
استغفار اور توبہ کے ادبی بھی اور معنی اسکے خبر دینی ہونی ہی طلب مغفرت اور توبہ سے پس جب میں
طلب ہوئی تو ہووے گا واپس کرنا اوسے گناہ شرعی مراد نہین بھی بلکہ تقصیر طریقت کی اور ہے ادبی اور غفلت مقام حضور
کی اور کیونکہ اہل طریقت کے نزدیک غفلت معصیت ہی خصوصا مقام توبہ اور استغفار میں کہ وقت خشوع و خضوع کا ہی

لہ اذکار النووی اور ملا علی قاری رح نے بھی لکھا ہی کہ یہ گناہ شرعی نہیں بلکہ بہ نسبت مقربین کے مراد ہی مانند اس قول کے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنی نیکیاں اچھوں کی برائیاں مقربوں کی ہوتی ہیں سبکی رحمہ اللہ نے مقول ہی کہ استغفار میں بہر حال نفع ہی لیکن ساتھ حضور قلب کے نور علی نور ہوتا ہی پس کامل کے چھوڑنے سے ناقص گناہ نہیں لازم آتا ہی اس لیے کہ اجماع ہی علماء رح کا اسپر کہ جو کوئی یاد کرتا ہی اللہ تعالی کو یا استغفار کرتا ہی بغیر حضور قلب کے نہیں ہوتا ہی گمنہگار بلکہ عابد ہی ہوتا ہی باعتبار بعض اعضا اپنے کے تمام ہوئی تقریر ملا علی رح کی اب سنیے کہ لفظ علی تک کلام رد کا تمام ہوا بعد اوسکے جو نووی نے کتاب الاذکار میں بعد اس قول نقل کرنیکے شبہ کیا ہی کہ کراہت ہے استغفار اللہ کی اور جھوٹ ہونے اوسکے پر مطلع نہیں ہوا میں اوسکا جواب مصنف نے ویسا ہی فہم کردیا ہی فخر ولیس کما فہم بعض الممتنان الاستغفار علی ہذا الوجہ یکون کاذبا بل ہو تائب فانہ اذا استغفر عن قلب لاہ لا یستحضر طلب المغفرۃ ولا یلتفت الی اللہ بقلبہ فان ذلک ذنب عظیم یحتاج الی استغفار رابع ستغفار نا یحتاج الی استغفار کثیر واما اذا قال انا اتوب الی اللہ ولم یتب فلا شک انہ کذب اور نہیں میں معنی قول رح کے جیسے کہ سمجھ میں بعضے بیوقوفوں کے یعنی نہ تحقیق استغفار بطرح پر یعنی ساتھ لفظ استغفر اللہ کے موا ہی جھوٹ یعنی یہ معنی نہیں ہیں نا اعتراض اوسکا وارد ہو بلکہ کذب موجب گناہ کا وہ گناہ ہی اس لیے کہ تحقیق کہنے والا جب بخشش چاہے دل غافل سے کہ نہ حاضر کرے مالک بخشش کو یعنی توجہ دل سے نہ مانگے اور نہ التجا لاوے طرف اللہ تعالے کے ساتھ دل اپنے کے پس تحقیق یہ گناہ ہی کہ سزا اوسکی بے نصیب ہونا ہی یعنی قبولیت استغفار سے اور یہ بات یعنی استغفار سے دل کے گناہ ہی مانند بات حضرت رابعہ بصری رح کے ہی کہ استغفار ہماری کہ غفلت دل سے ہوتی ہی محتاج ہی طرف بہت سے استغفار کے اور بے برحسوقت کہا زبان سے رجوع کرتا ہوں من طرف اللہ کے اور نہ رجوع کی دل سے پس نہیں شک کہ تحقیق یہ جھوٹ ہوا ف حاصل مراد مصنف کا یہ ہی کہ رح کے قول کو یعنی بے ادب کو محمول لف ونشر پر کیا ہی یعنی غفلت سے استغفار کے کہنے میں گناہ لازم آتا ہی اور غفلت سے التوب کے کہنے میں جھوٹ لازم آتا ہی اس لیے کہ مومن ہمیشہ طالب مغفرت کا ہوتا ہی اگر یہ بعضے وقت بسبب غفلت کے اگا ہی نہ رکھتا ہو پس غافل کہ مغفرت مانگتا ہی صادق ہی اس لیے کہ واقع میں وہ طلب اپنے ساتھ رکھتا ہی اگرچہ اوسوقت حاضر نہ ہو پس معلوم ہوا کہ استغفر اللہ کہنے میں کذب نہیں لازم آنے کا بلکہ گناہ بسبب غفلت کے لیکن لفظ التوب الیہ میں کاذب ہوگا جو دل سے نہ کہیگا اس لیے کہ یہ بیان ہے رجوع کا ہی اور وہ کبھی ہوتی ہی اور کبھی نہیں ہوتی ہی سے جو مطلق کہ ذنب لازم آتا ہو کہ اعتراض کیا ہو اور دفع ہوا اللہ اعلم ف ثم اما الدعاء بالمغفرۃ والتوبۃ فانہ وان کان غافلا فقلبہ مصادف وقتا مقبلا من اکثر طرق الباب بلا شک ان یلج وہو موضع ذلک لانہ صلی اللہ علیہ وسلم امر فی المجلس الواحد منہ بمائۃ مرۃ بقولہ استغفر اللہ واتوب الیہ بالمغفرۃ و

وَاِنْ كَانَ وَرَقٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَرَقًا اَوْ تِلْكَ مَرَّاتٍ اور اسے پر دعا کرتے ساتھ بخشش اور توبہ کے یعنی اللھم اغفرلی وتب علی کرو دعا کرتے پس تحقیق دعا کرنے والا اگرچہ ہووے غافل پس تحقیق یا لیتا ہی ایک وقت کو یعنی وقتوں الہیہ سے پس مقبول کی جاتی ہی عا اس لیے کہ جو شخص بہت کہٹ کھٹاتا ہی دروازا قریب ہی یہ کہ داخل ہو کا اور واضح کرتا ہی اسکو یعنی کہنا اللھم اغفرلی وتب علی کا بہتر ہی بہت کہنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک مجلس میں اسی کو سو بار اور قطعی حکم کرتا ہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اوس شخص کے لیے کہ کہے استغفر اللہ واتوب الیہ دعا بخشش کے یعنی شرماحضور طلب کے اور اگرچہ ہو کہ تحقیق بہا کا ہو جہاد سے ایکبار کہے یا تین بار ف بالمغفرۃ متعلق وقطعہ کا ہی یعنی قطعا اور جزما حکم بخشش کا کرنا اسکے کہنے والے کو یہی اسپر دلالت کرتا ہی فَهٰذَا فَلْكَشِفْ لَكَ الْغِطَاءُ فَاحْفَظْ نَفِيْسَاتِ مَا نَحْلُو وَفِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ عَنْ لُقْمَانَ عَوِّدْ لِسَانَكَ يَا لُهَيَّ اغْفِرْلِيْ فَاِنَّ لِلّٰهِ سَاعَاتٍ لَا يَرُدُّ فِيْهِنَّ سَائِلًا پس ہوشیار رہ کہ کہو لا کیا تیرے لیے پردہ یعنی اس تحقیق سے حقیقت حال کی واضح ہوئی پس تو نگہ رکھ نفس اپنے کے لیے وہ چیز خوش کرے تجکو اور کتاب الزہد میں روایت ہی حضرت لقمانؑ سے کہ عادت ڈال بان اپنی کو اسے پیارے بیٹے میرے ساتھ اللھم اغفرلی کے اس لیے کہ تحقیق خدای تعالی کے لیے ساعتیں ہیں کہ نہیں محروم کرتا اوس میں سائل کو فَضْلُ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَسُوَرٍ مِّنْهُ وَاٰيَاتٍ یہ بیان ہی قرآن بزرگ کی فضیلت کا اور سورتوں اوسکی کا اور آیتوں اوسکی کا اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ ہر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھو قرآن شریف پس تحقیق وہ آوے گا دن قیامت کے شفاعت کرنے والا واسطے پڑھنے والوں اپنے کے نقل کی ہے سلم نے یَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى خَلْقِهٖ ق فرماتا ہی اللہ پاک اور برتر جسکو باز رکھے قرآن یاد میری سے اور مانگنے میرے سے دیتا ہوں میں اوسکو بہتر اوس چیز سے کہ دیتا ہوں میں مانگنے والوں کو اور بزرگی اللہ تعالیٰ کے کلام کی سب کلاموں پر مانند بزرگی اللہ تعالیٰ کے ہی اوپر سب خلق اوسکی کے نقل کی یہ ترمذی ودارمی نے ف حدیث کے اسکے یہ معنی ہیں کہ جو کوئی قرآن شریف پڑھنے میں مشغول ہا اور کچھ اوراد دعا مجھے نہ کی تو اوسکو دعا کرنے والے سے زیادہ دیتا ہوں میں گان کا بندہ گان اللہ کے یعنی جو اللہ کا ہووے تا ہی اللہ کا رساز ہوتا ہی اوسکا فَضْلُ تَعَلُّمِ الْقُرْاٰنِ وَاَوَّلُ مَا فِي الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهٗ فَقَرَاَهٗ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مُلِئَ مِسْكًا يَفُوْحُ رِيْحُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ ق س ق ج سیکھو قرآن اور پڑھو اوسکو یعنی مداومت کرو تلاوت پر اور عمل کرو اوسپر کہ مقصود اصلی تلاوت سے عمل ہی ہے تحقیق مثال قرآن کے واسطے اوس شخص کے کہ سیکھتا ہی اوسکو پھر پڑھتا ہی اور عمل کرتا ہی اوسپر مانند قیام کرتا ہی سائنا اوسکے مانند مثال تھیلے کے ہی کہ بھری ہو مشک سے پھر بندھی ہو خوشبو اوسکی تمام مکان میں

فضیلت قرآن شریف کی اور سورتوں کی اور آیتوں کی

مثال اس شخص کی کہ سیکھتا ہی اوسکو پر سو رہتا ہی یا غافل ہوتا ہی عمل کرنے سے اور مسترآن اوس کے دل میں
ہی مانند مثال تھیلی کی ہی کہ ہند کی کی مشک پر بیٹی تا خر شبو نہ چھوڑے عمل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے
ف سینہ قاری کا مانند تھیلی مشک کے ہی اور قرآن شریف مانند مشک کے پس اگر قرآن پڑھے برکت اوسکی
پڑھنے والے کو اور سننے والے کو بھی ہو اور ثواب حاصل ہو جتنے سنا اور جو سکھایا اور نہ پڑھا نہ بھی برکت اوسکی
نہ اوسکو اور نہ اور کسی کو ۵ فخر ۵ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ
الٓمٓ حَرْفٌ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ ت جو کوئی پڑھے ایک حرف کلام اللہ کا پس اوسکے
لیے نیکی ہی اور نیکی برابر دس نیکی کے نہیں کہتا میں کہ سارا الم ایک حرف ہی بلکہ الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف
ہی اور میم ایک حرف یعنی الم کہنے میں تیس نیکیاں لکھی گئیں نقل کی یہ ترمذی نے لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ
آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ
النَّهَارِ خ نہیں ہی رشک کرنے جوگ دو شخصوں کے یعنی رشک کرنا کہ میں بھی ایسا ہی ہو جاؤں کسی پر نہ چاہیے کہ
دو پر ایک وہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے قرآن یعنی حافظ ہی پس وہ قیام کرتا ہی ساتھ اوسکے وقتوں رات کے میں
اور وقتوں دن کے میں اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نے مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو وقتوں رات کے میں
اور وقتوں دن کے میں نقل کی یہ بخاری مسلم نے ف اور روایت میں آیا ہی کہ خرچ کرتا ہی اوسکو راہ حق میں اور
خوشودی اوسکی میں پس اگر طور سہ رشک کے کوئی خرچ کرنا ہو رشک درست نہو کا حاصل حدیث کا یہ ہی کہ کسی نعمت والے
کو دیکھ کر رشک کرنا چاہیے کہ اوس نعمت والے پر کہ نعمت اوسکی اللہ تعالیٰ سے نزدیک کرے اور اسی حکم میں داخل
ہیں شہید اور مجاہد اور سوا ان کے کہ اون درجوں کی ہی آرزو جائز ہی ۵ فخر ۵ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ
وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ ت کہا جاوے گا قرآن پڑھنے والے
کو پڑھ اور چڑھ یعنی بہشت کے درجوں پر اور شہر شہر کر پڑھ جیسے کہ ٹھہر کر پڑھتا تھا دنیا میں بے تکلف بجوڑے دینا
میں پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کے ہی کہ پڑھیگا تو نقل کی یہ ابوداؤد ترمذی نے ف صاحب قرآن
وہ ہی کہ پڑھا کرتا ہی اور عمل کرتا ہی اوسپر اور بعضوں نے کہا ہی جو معانی قرآن کے جانتا ہی اور حافظ اور متقول ہی
کہ درجات بہشت کے بقدر شمار آیتوں قرآن کے ہیں پس جو کوئی تمام قرآن ترتیل سے پڑھے اور کے درجے بہشت
پر کہ لائق اوسکے حال کے ہو کا پڑھیگا اور جتنے تہور ترتیل سے پڑھا اور تہور بغیر ترتیل کے اوسی قدر پڑھیگا
کہ جتنا ترتیل سے پڑھا تھا مصنف نے لکھا ہی کہ اس حدیث میں دلیل ہی کہ جو حافظ ترتیل سے پڑھتے ہیں
اون کے لیے اعلیٰ درجہ بہشت میں ہی پس حاصل یہی کہ تجوید اور ترتیل اور معانی قرآن میں تامل کرنا ازبس ضرور ہی
۵ ع و فخر ۵ اَلَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
يَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ خ ہر جو شخص کہ پڑھتا ہی قرآن اور وہ خوب ماہر ہی ساتھ اوسکے

سانہ فروشون لکھنے والون پر کہ نیکون کے ہر کا اور جو شخص کہ پڑہتا ہی قرآن اور آنکھتا ہی اوس مین اور وہ ماہر
مشکل ہوتا ہی اوسکے لیے دو ہرا ثواب ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری مسلم نے ف ماہر یعنی استاد کامل حفظ اور تجوید
اور تلاوت مین اور گران نہو اوسپر قرارت بسبب یاد کے پس آخرت مین اون منازل مین ہون گے کہ جہان
ملائکہ اور انبیا ہون گے اور دوہرا ثواب ایک ثواب قرارت کا اور دوسرا مشقت کا اور شک نہین ہی کہ اجر اسپر
کا زیادہ ہوس سے ہوگا کہ انبیا اور ملائکہ کے ساتھ ہوگا لیکن باعتبار مشقت و تعب کے غیر ماہر کو بھی ثواب ہوگا پس مقصود
سئل طالب کی ہی مشقت اور ریاضت پر ۵ فخر ۵ اَلْفَاتِحَةُ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ
وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ خ دس ق الحمد سب بڑی سورت قرآن سے ہی وہ سات آیتون کی ہی کہ کثرت پڑہی
جاتی ہی اور قرآن ہی بڑا مثل کی یہ بخاری ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے ف سورۂ فاتحہ کا نام کلام اللہ مین
سبع مثانی اور قرآن عظیم سے آیا ہی سبع اس لیے کہ سات آیتون کی ہی اور مثانی اس لیے کہ نماز مین بار بار
پڑہی جاتی ہی اور قرآن عظیم بمالغہ واقع ہوا کہ اسرار اور معانی سارے قرآن کے بطور اجمال کے اس مین ہین ۵
فخر ۵ اُعْطِيْتُ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا گیا
مین سورۂ الحمد نیچے عرش کے سے یعنی دہان لکھتی نہی کنایہ ہی بڑی کی اوسکی سے نقل کی یہ حاکم نے بینما جبرئیل قاعدٌ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ
قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتٰبِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ
لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهُ مس اوسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹھے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس سنی جبرئیل نے ایک آواز اوپر کی طرف سے پس اوٹھایا سر اپنا پس کہا یہ آواز دالا فرشتہ ہی کہ اوترا زمین
کی طرف نہین اوترا اپنا کبھی کر آج پس سلام کیا فرشتے نے آنحضرت پر اور کہا خوشخبری ہو تجھ کو دو نورون کے
یعنی اپنے پڑہنے والے کے لیے قیامت کو روشنی ہونگی اور افات راہ سے بچاوین گے کہ دیے گئے تم
دو وہ کو نہین دیا گیا وہ کوئی نبی پہلے تم سے ایک اون مین سے سورۂ فاتحہ ہی اور دوسرا خاتمہ سورۂ بقرہ کا نہین
پڑہے گا تو کوئی حرف اون مین سے مگر دیا جائیگا ثواب اوسکا نقل کی یہ مسلم نسائی نے ف دیا جائیگا ثواب یا
یا قبول کیجاوی کی دعا تیری یعنی جو دعا کہ سورۂ فاتحہ اور آخر بقرہ مین ہی مثل اہدنا الصراط المستقیم اور ربنا لا تواخذنا
اور سوا اسکے کی قبول ہوگی اس تقدیر مین مراد حرف سے کلمات ہین کہ ان آیتون مین واقع ہوئے ہین یعنی
انسب و لی ہین اور خاتمہ سورۂ بقرہ کا بعضون نے امن الرسول سے لکھا ہی اور کسی احباب نے اور مصنف نے بدءا
فی السموات سے آخر تک ۵ فخر ۵ اَلْبَقَرَةُ یہ بیان ہی فضیلت سورۂ بقرہ کا اِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ
يُقْرَاُ فِيْهِ الْبَقَرَةُ مت س بیشک شیطان بھاگتا ہی اوس گھر سے کہ پڑہی جاتی ہی اوس مین سورۂ بقرہ نقل
کی یہ مسلم ترمذی نسائی نے اِقْرَاُوْهَا فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ ھر سورۂ بقرہ

بیان سورتون اور آیتون کی فضیلت

لیونکہ پڑہنا اوسکا اور عمل کرنا اوسپر رغبت ہی اور چھوڑنا اوسکا سبب حسرت کا ہوگا یعنی قیامت کو جب پہنچے والو ثواب ملیگا اور نہیں طاقت رکہتے اسکی ساحر نقل کی ہیں لہ نے **ف** بطلہ ساحر اور کاہل معنی کسلند اور ساحر اور باطل والے توفیق اسکے پڑہنے اور سیکہنے کی نہیں رکہتے **فخر** لِکُلِّ شَیْءٍ سَنَامٌ وَسَنَامُ الْقُرْاٰنِ الْبَقَرَۃُ **مس جب** ہر چیز کے بلندی ہی اور بلندی قرآن کی سورہ بقرہ ہی یعنی سب سے بڑی ہی نقل کی یہ ترمذی حاکم ابن حبان نے مَنْ قَرَاَهَا لَیْلًا لَمْ یَدْخُلِ الشَّیْطَانُ بَیْتَهٗ ثَلٰثَ لَیَالٍ وَمَنْ قَرَاَهَا نَهَارًا لَمْ یَدْخُلِ الشَّیْطَانُ بَیْتَهٗ ثَلٰثَ اَیَّامٍ **جب** جو کوئی پڑہے سورہ بقرہ رات کو نہیں داخل ہوتا ہی شیطان اوسکے گہر میں تین رات تلک اور جو کوئی پڑہے اسکو دن کو نہیں داخل ہوتا ہی شیطان اوسکے گہر میں تین دن تلک یعنی حقیقہ نہیں داخل ہوتا یا تسلط نہیں یا تاہی نقل کی یہ ابن حبان نے اُعْطِیْتُ الْبَقَرَۃَ مِنَ الذِّکْرِ الْاَوَّلِ **مس** فرمایا خضرت نے دیا گیا ہوں میں سورہ بقرہ لوح محفوظ سے نقل کی یہ حاکم نے **ف** یا ذکر سے کتابیں اللہ تعالی کی مراد ہیں مثل توریت وغیرہ کے **فخر** اَلْبَقَرَۃُ وَاٰلُ عِمْرَانَ یَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ کَاَنَّهُمَا غَیَایَتَانِ اَوْ کَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا **مس** یہ دو سورتیں ہی سورہ بقرہ اور آل عمران میں بیشک یہ دونوں آویں گی ان قیامت کے کہ یا کہ وہ دو ٹکڑے ہیں ابر کے یا کہ یا کہ وہ دو سائبان ہیں یا کہ وہ دونوں ٹکڑیاں ہیں پرندجانوروں کی صف باندہے ہوئے جہگڑیں گی پڑہنے والوں اپنے کے طرف سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آیتیں آل عمران کی شہد اللہ انہ لا الٰہ الا ہو ان الدین عند اللہ الاسلام اور قل اللہم مالک الملک تا بغیر حساب ہیں گی ان کہ نہیں ہی درمیان اوسکے اور درمیان اللہ تعالی کے حجاب کہتی ہیں اے رب اوتار ہمکو طرف زمین اپنی کے اور طرف اوسکے کہ گناہ کرتا ہی تیرا فرمایا ہی اللہ تعالی قسم اپنی کہاتا ہوں کہ نہیں پڑہنے کا تجکو کوئی بندون میں سے پیچہے ہر نماز کے مگر کیجاوے کی خواہگاہ اوسکی جنت کی عمل پر ہوا اور ساکن کرونگا اوسکو حضیرۃ القدس میں اور نظر کرونگا طرف اوسکے اپنی آنکہون پوشیدہ سے ہر ستر بار اور روا کرونگا اوسکی ہر روز ستر حاجتیں کہ ادنا اونکی مغفرت ہی اور محفوظ رکہونگا اوسکو ہر دشمن اور حاسد سے اور مدد کرونگا اوسکی اوپر اسکے کہ دانی معالم التنزیل اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ یہ بیان ہی فضیلت آیۃ الکرسی کی ہے اَعْظَمُ اٰیَۃٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ **مد** یہ بزرگترین آیتون کی ہی یعنی ثواب میں ہیچ کتاب اللہ کے نقل کی یہ مسلم ابو داود هِیَ سَیِّدَۃُ اٰیِ الْقُرْاٰنِ **فخر** یہ افضل آیتون قرآن کی ہی نقل کی یہ ترمذی ابن حبان حاکم نے لَا تَضَعُهَا عَلٰی مَالٍ وَّلَا وَلَدٍ فَیَقْرَبُكَ شَیْطَانٌ **جب** جو رکہے آیۃ الکرسی کسی مال پر اور اولاد پر یعنی مکرے یا الگہر رکہاوے تو نزدیک نہیں ہونے کا تیرے شیطان یعنی تیرے مال اور اولاد کے پاس نہیں آنے کا اور تصرف نہیں کرنے کا نقل کی یہ ابن حبان نے لَا یَسْتَطِیْعُ

الآيتان من آخر سورة البقرة لا تقربان في دار ثلث ليال فيقربها شيطان ت ص حب
مس فضیلت دو آیتون آمن الرسول کی کہ آخیر سورہ بقرہ کا ہی یہ ہی کہ پڑہی جاتی ہین یہ دونون آیتین
جس گہر مین تین رات پس نہین نزدیک آتا اوسکے شیطان نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے ان اللہ
خص البقرة بآيتين أعطانيهما من كنزه الذي تحت عرشه فعلموهن وعلموهن نساءكم
وأبناءكم فإنهما صلوة وقرآن ودعاء **مس** تحقیق اللہ تعالی نے ختم کیا سورہ بقرہ کو ساتہ دو آیتون
کے کر دی ہین مجکو وہ خزانے اپنے سے جو نیچے عرش کے ہی یعنی خزانے رحمت اپنے سے پس سیکھو اونکو اور
سکہاؤ اونکو اپنی عورتون کو اور اپنے بیٹون کو یعنی سب گہر والون کو سکہاؤ اوس تحقیق وہ آیتین رحمت ہین اور
قرآن ہین یعنی ایک تہائی قرآن کی اوسکا اور دعا ہین نقل کی یہ حاکم نے **الأنعام** یہ بیان ہی فضیلت سورہ انعام
کا لما نزلت سبح رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لقد شيع هذه السورة
من الملائكة ما سد الأفق **مس** جب اوتری سورہ انعام سبحان اسم کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنی سبب خوشی کے یہ فرمایا البتہ تحقیق ہمراہ کئے ہین اس سورت کے فرشتے
اسقدر کہ ڈانک لیا ہی کنارہ آسمان کو نقل کی یہ حاکم نے **الكهف** یہ بیان ہی فضیلت سورہ کہف کا من
قرأها يوم الجمعة أضاء له ما بين الجمعتين **مس** جو کوئی پڑہے سورہ کہف
دن جمعے کے روشن کریگا اوسکے لیے دل اوسکا نور سے یعنی نور اس سورت کے سے یا نور ثواب اسکے
سے درمیان دو جمعون کے یعنی جمعہ آیندہ تک نقل کی حاکم نے من قرأها ليلة الجمعة أضاء له
من النور فيما بينه وبين البيت العتيق **موطا** جو کوئی پڑہے اسکو شب جمعہ مین یعنی رات
اللہ اوسکے لیے نور سے اوسقدر کہ فرق کی درمیان پڑہنے والے اوسکے گہر اور درمیان خانہ کعبہ کے یعنی
نور حاصل ہو کا نقل کی یہ موقوفا دارمی نے من قرأها كما أنزلت كانت له نورا من مقامه إلى مكة و
من قرأ العشر آيات من آخرها لم يخرج الدجال لم يسلط عليه **مس** جو کوئی پڑہے سورہ کہف کی
آخری کی یعنی ترتیل و تجوید سے نے کہ وزیادہ ہو کی اوسکے لیے روشنی جگہ اوسکی سے یعنی جہان اوسکو پڑہا ہی گئے تک اوسکے حضور
دس تین خر سورہ کہف سے یعنی عرصہ جہنم سے آخر تک بس نکلے دجال تو نہ مسلط کیا جاویگا اوسپر نقل کی یہ نسائی حاکم
نے من قرأ بسورة الكهف كانت له نورا يوم القيمة من مقامه إلى مكة ومن قرأ العشر الأواخر منها ثم خرج الدجال
لم يضره **طس** جو کوئی پڑہے سورہ کہف کی سے کے لیے روشنی ان تین آیتون سے جگہ اوسکی سے مکے تک یعنی جتنی مسافت سے کہ جان مکہ سے مدینہ تک
اوس مقدار تک ہو کا اور جو کوئی پڑہے دس آیتین آخر کہف کے پہر نکلے دجال تو نہیں ضرر کرے گا اوسکو نقل کی طبرانی نے اوسط مین من حفظ عشر
من أولها عصم من فتنة الدجال **مر دت سن** جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورہ کہف سے یعنی اول سورہ کہف سے یعنی اول سورہ کہف سے تک یا پڑہے تو یاد کرنے دجال کے سے نقل
مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے من حفظ عشر آيات **مر د** من قرأ العشر الأواخر من الكهف

فتنۃ الدجال **مرد** یں جو کوئی یاد کرے دس آیتیں قتل کی یہ مسلم ابوداؤد نے یعنی اس روایت میں سورہ
حدیث **ا** یعنی اور ماعدا کی آیت میں یوں جو کوئی پڑھے دس آیتیں اخیر سورہ کہف کی بچاوے گا فتنے
دجال کے سے قتل کی یہ مسلم ابوداؤد نسائی نے **من قرأ ثلث آیٰت من اول الکھف عصم من فتنۃ الدجال**
یعنی جو کوئی پڑھے تین آیتیں اول کہف کی بچایا جاوے گا فتنے دجال کے سے قتل کی یہ ترمذی نے **من ادرک الدجال**
فلیقرأ علیہ فواتح سورۃ الکھف یعنی جو کوئی پاوے دجال کو پس چاہیے کہ پڑھے اوپر اول آیتیں سورت
کہف کی یعنی یاد کرے فرمائی ہماری حدیث قتل کی یہ مسلم نے اور چار دس نے **فاقفاھوا ذکرہ من فتنتہ** دابن ہے
کہ دو آیتیں یعنی کہ یاد کریں ہم ہماری فتنے دجال کے سے قتل کی یہ ابوداؤد نے **واعطیت طٰہٰ والطواسین والحواریم**
من الالواح **موسیٰ مس** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیا گیا ہوں میں سورہ طٰہٰ اور طواسین یعنی سورہ شعرا
اور سورہ قصص اور حمیمین یعنی حم سجدہ اور حم مومن کی سے قتل کی یہ حاکم نے **ف** یعنی ذریت سے کہ تحمیدون زبر حد کی ہر کلمے اوپر
ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حمیمین سات ہیں اور دروازے دوزخ کے بھی سات ہیں ہر حم ان میں سے
کھڑی ہے کسی ہر دروازے پر اور عرض کرے گی یا اللہ نہ داخل کر اس شخص کو ازے میں اسکو کہ ایمان لایا ہا مجھ اور پڑھا مجھ
اور فرمایا کہ حم درحت کا ایک پیل فرمایا اور پیل قرآن کے حمیمین ہیں دو باغ میں ایذائی والے سہرے والے کہن والے
جو شخص چاہے کہ میوہ حاصل کرے باغوں جنت میں تو پڑھے حمیمیوں کو اور جو پڑھے سورہ دخان شب جمعہ میں صبح
کرے گا بخشش کیا گیا اور جو پڑھے **الم تنزیل السجدہ** اور تبارک رات دن میں کہ ماکہ موافق ہو **لیلۃ القدر** کے یعنی اسکا
ثواب **فانہ کذالک** اور علم اور جو کوئی پڑھے **حم الدخان** شب جمعہ میں مغفرت کی جاتی ہی اسکی اور جنت میں بنایا جاتا ہی
اوس کے لیے ایک گھر کذا فی وظائف النبی **قلب القرآن** یس **لا یقرأھا رجل یرید اللہ والدار الاخرۃ الا غفر**
لہ اقرأوھا علی موتاکم **یس دف جد** ل قرآن کا یس ہی ہیں پڑھا جاتا ہی اوسکو کوئی شخص چاہتا
اللہ کو اور آخرت کے گھر کو یعنی مقصد اسکا خوشی اللہ اور جنت کے سوائے کے لیے پڑھا جاتا ہی کوئی شخص کی جانی ہی
اوسکی پر ہولناکی موت کو مردوں پر سے یہ قتل کی یہ نسائی ابوداؤد ابن حبان نے **ف** یعنی قرآن کا جس کو پڑھا جاتا ہی
اوسکا کیونکہ ہو کر قیامت کا تفصیل اس میں ذکر کی اور بیان کر حشر و نشر کا ہی اور پڑھا جاتا ہی اوسکو مردوں پر اوپر
ثواب پہنچے یا مراد موتی سے قریب المرگ ہیں تاکہ ذکر قیامت و حشر کا سنیں اور معانی اسکے سمجھیں یا احتمال ہی
کہ خاصیت اسکی ہی ہو کہ اوس وقت مفید ہو پڑھا جانا اوس کا علمائے کہ جس طلب کے لیے پڑھے مفید ہوتی ہی
جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو اوسکو پڑھے حوف کی حالت میں یا امن ہووے بھوکا پیاسے
سیر ہووے گا پڑھے کپڑا اپنا جاوے پانی یا پانی پیتے پیاسا ہووے گا اور فرمایا ہی کہ جو کوئی پس پڑھا جاتا ہی پاس کسی
طبر ثواب اوسکا کہا جاتا ہی کذا ذکر علی اور وارد ہوا ہی موجب مغفرت اور جنت کا پیچ رہنے اسکے کے ساتھ
کوکذا فی وظائف النبی **القمر** یہ بیان ہی **محلف** **ا** متعلق کا **ھی احد ان ما طلعت علیہ الشمس قط**

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بہت پیارا ہی تر دیک میرے اوس سے جو میرے کہ نکلا اوپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا
کی چیزوں سے قبل کی یہ بخاری مسلمانی ترمذی نے تبارک الملک یہ بیان سورہ ملک کا ہی تلقوٰی انہ شفعت
لرجل حتی غفرلہ حب عہ مس تیس آیتیں ہیں یعنی تبارک شفاعت کی اوس نے بیچ راستے ایک آدمی کے
یہاں تک کہ بخشا گیا وہ قبل کی یہ ابن حبان نے اور حاکم نے اور حاکم نے تستغفر لصاحبہا حتی یغفرلہ حب
بخشش چاہتی ہی یہ سورت واسطے اپنے کہنے والے کے یہاں تک کہ بخشا جاتا ہی وہ قبل کی یہ ابن حبان نے وردت آنفا
فی قلب کل مؤمن مس فرمایا حضرت نے دوست رکھتا ہوں میں کہ تحقیق تبارک ہر مومن کے دل میں ہو یعنی یاد کرے
اور پڑھا کرے اسکو قبل کی یہ حاکم نے یؤتی الرجل فی قبرہ فتؤتی رجلاہ فتقول لیس لکم سبیل کان یقرأ
سورۃ الملک فتؤتی من صدرہ من بطنہ فتؤتی من رأسہ کل ہؤلاء یقول لیس لکم فیہ سبیل کان یقرأ فی
وہی فی التوراۃ من قرأہا فی لیلۃ فقد اکثر واطاب مومس تحقیق ہیں واسطے اوس کے
پاس فرشتے قبر کے آدمی کے یعنی عذاب دینے کے سوال کے لیے پس آتے ہیں اوس کے پاؤں کی طرف سے یعنی اول پاؤں کی
جانب سے سوال شروع کرتے ہیں پس کہتے ہیں پاؤں نہیں ہی تمکو کوئی راہ ساتھ تعرض میرے کے کہ پڑھتا تھا
سبب میرے یعنی بسبب قوت میری کے نماز میں سورہ ملک پڑھتے ہیں فرشتے سینے کی طرف سے پیٹ کی طرف سے
پھر آتے ہیں سر کی طرف سے ہر عضو کہتا ہی یہی بات پس تبارک منع کرتی ہی فرشتوں کو عذاب قبر کے سے اور تبارک
مذکور ہی بزرگی میں ہماری اس فضیلت کے کہ جو شخص پڑھے اسکو کسی رات میں پس بخشیں بہت نیکیاں ماں اور ابا کا
کیا نقل کی یہ سورہ فرمایا کرتے اذا زلزلت ربع القرآن ت سورہ اذا زلزلت چوتھائی قرآن کے برابر ہی نقل کی
یہ ترمذی نے ف اس لیے کہ قرآن میں بیان توحید اور بیان معاش اور احوال آخرت ہیں اس
سورت میں آخرت کا بیان خوب ہی ہیں باعتبار چوتھائی قرآن کے برابر ہونے اوس مضمون کے یہ معنی سمجھے ہیں کہ ثواب کا
پڑھنا سورہ ہی کا اصل ثواب چوتھائی قرآن کے یعنی بہ مضاعف کے جو ثواب مقرر ہی ۵ فخر ۵ تعدل ربع القرآن
ت مس جابر ہی روایت کرتا ہے قرآن کی نقل کی یہ ترمذی حاکم نے ف اس لیے کہ قرآن میں ذکر دنیا
آخرت کا ہی اس میں آخرت کا خوب مذکور ہی پس باعتبار آدھے قرآن کے برابر ہونے کے ف اصل ثواب آدھے
قرآن کی برابری ۵ فخر ۵ یا رسول اللہ اقرأ ان سورۃ جامعۃ کافرۃ اذا زلزلت الارض حتی اختم
فقال والذی بعثک بالحق لا ازید علیہا ابدا فکر آدبر الرجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الزوجی امرأتین دس من حب اکیس عمر نے عرض کی اے رسول خدا کے میں پڑھا کرتا ہوں ایک سورت تمام
یعنی ارض میں سب مطالب دین و دنیا کے ہوں پس بڑھائی حضرت نے اوسکو اذا زلزلت الارض یہاں تک کہ قارغ
ہوے اوس سے پس کہا اوس نے قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نہ زیادہ کروں گا میں اوپر
یعنی پس کافی ہی مجھے یہ سورت پھر پھرا اوس شخص نے پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلب پا گیا مرد یہ شخص جانا

دوبار فرمائی نقل کی یہ ابوداؤد نسائی حاکم ابن حبان نے ف جامعیت فمن یعمل مثقال ذرۃ آخر تک میں ہی
ترجمہ کرنا اس میں مذکور ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے بعد مغرب کے
چھ کی شب میں دو رکعت اور پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اذا زلزلت پندرہ بار تو سات
آسمانوں کے برابر اللہ تعالے جان گنی اور نیاہ دیتا ہی اوسے عذاب قبر سے اور آسان کرتا ہی اوسکو گذرنا پل صراط پر
قیامت کو کذا فی شرح الصدور اذا الکافرون ربع القرآن ف سورہ قل یا جو تہائی قرآن کی برابر ہی نقل
کی یہ ترمذی نے تعدل ربع القرآن ت مس برابر ہی و جو تہائی قرآن کی نقل کی یہ ترمذی حاکم
نے ف قرآن میں ذکر توحید اور نبوت کا اور احکام اور مضمون کا ہی سبب اس سورت میں توحید جب
مذکور ہی اس اعتبار جو تہائی ہوئی یا ثواب اسکا مثل بعمل ثواب جو تہائی قرآن کی ہی فخر نعم الشوی شاتا
هما تقران فی الرکعتین قبل الفجر الکافرون والاخلاص حب اسمیں دو سورتیں
کہ وہ پڑھی جاتی ہیں دو سنتوں فجر کی میں یعنی قل یا اور قل ہو اللہ نقل کی یہ ابن حبان نے اذا جاء نصر اللہ
ربع القرآن ت سورہ اذا جا جو تہائی قرآن کی برابر ہی نقل کی یہ ترمذی نے ف قرآن میں تکلے اکو تکا
اور تجہان کا تھہ شہ کرنی اور امر و نہی کی اس سورت میں بیان ہی قصہ آئندہ کا اس سبب جو تہائی ہوئی یا ثواب
اسکا برابر اصل ثواب جو تہائی قرآن کے ہی فخر قل ھو اللہ احد ثلث القرآن خ ھ ت ق قل ہو اللہ
تہائی قرآن کی برابر ہی نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ نے تعدل ثلث القرآن خ د ت
مس برابر ہی و وہ تہائی قرآن کی نقل کی یہ بخاری ابوداؤد ترمذی حاکم نے ف قرآن میں
قصے ہیں اور احکام اور توحید اس میں توحید جب مذکور ہی سبب تہائی ہوئی یا ثواب اسکا مثل ثواب تہائی کے
برابر ہی فخر وقال عن رجل کان یقرأ بها لاصحابه فی الصلاة اختروه ان الله یحبه
خ ھ مس اور فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مذکور ہوا ایک شخص کا کہ پڑھتا تھا قل ہو اللہ
جب امامت کرتا یاروں اپنے کی نماز میں خیر دو اوسکو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی اوسکو نقل کی انہوں نے
مسلم نسائی نے ف ایک صحابی ہر نماز میں الحمد کے بعد قل ہو اللہ پڑھا کرتے تھے لوگوں نے حضرت سے عرض
کی فرمایا پوچھو اوس سے سبب کا جب اوس نے یہ جواب کہا اور کہوں نے یہ صفت رحمان کی ہی میں دوست رکھتا ہوں اوسکو
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خبر دو اوسکو کہ اللہ تعالے بھی محبت رکھتا ہی تجھ سے دوست رکھتا ہی اوسکو بخاری
معنعنا فی الصلوٰۃ فحبک ایاها ادخلک الجنة خ ف اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے ایک شخص
کے کہ ہمیشہ پڑھتا تھا قل ہو اللہ حاتہ جزا اوسکے نماز میں دوست رکھنا پیغمبر کا اوسکو داخل کریگا تجکو بہشت میں نقل کی
بخاری ہی ترمذی نے ف ایک صحابی ہر نماز میں جو ایا کرتے تو قل ہو اللہ پڑھتے اور اوسکے بعد اور سورت پڑھتے لوگوں نے
کہا کہ کیا ہی تکو عیب کہ کفایت نہیں کرتے ہی ایک سورہ اور ہی ہو جب حضرت اونکے محلے میں تشریف لے گئے

یہ بات عرض ہوئی سبب اسکا پوچھا اونہوں نے کہا دوست رکھتا ہوں میں اسکو جو فرمایا جسکے ایسا ہا آخر تک ۵ فخر ج ۵
وَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُهَا فَقَالَ وَجَبَتْ لَهُ أَيْ لَهُ **مرت طاس مس** اور سنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کو کہ پڑھتا تھا قل ہو اللہ پس فرمایا کہ واجب ہوئی بہشت کہا راوی نے یعنی اوسکے لیے نقل کی یہ مسلم ترمذی نے
اور موطا مین اور نسائی حاکم نے وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ **خ دس** فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی بیشک قل ہو اللہ البتہ برابر ہی تہائی قرآن کی
نقل کی یہ بخاری ابوداود ونسائی نے مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ الرَّبُّ يَا عَبْدِي ادْخُلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ **ت** جو کوئی چاہے کہ سوے
اپنے بچھونے پر پس سوے داہنی کروٹ اپنی پر پھر پڑھے سو بار قل ہو اللہ جب ہوگا دن قیامت کا تو فرماوے اوسکو
پروردگار اسکے بندے میرے داخل ہو اوپر داہنی طرف اپنی کے بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف**
داہنی طرف محل اور باغ وغیرہ افضل ہین بائین طرف سے کذا ذکر الفخر اور جو کوئی دس بار قل ہو اللہ پڑھتا ہی اوسکے محل
بنتا ہی بہشت مین اوسکے لیے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل اچھی صورت مین ہوے
روشن چہرہ پس کہا اے محمد اللہ تعالی تمہین سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کے لیے نسب ہی اور نسب میرا
قل ہو اللہ احد ہی پس جو کوئی آوے میرے پاس امت تیری سے کہ پڑھی ہوگی اوسنے قل ہو اللہ احد ہزار بار
اپنی عمر مین لازم کرونگا اوسکو نیزہ اپنا یعنی نشان نجات کا دونگا اور رکھونگا اوسکے عرش میرا ہوگا اور شفاعت
قبول کرونگا اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کے اون مین سے کہ واجب کیا ہوگا اونکو عذاب اور فرمایا کہ جو کوئی
ارادہ سفر کا کرے پس پڑھے دو لون بازو دروازے کہ اپنے کے پس پڑھے کیا ران بار قل ہو اللہ احد
تو ہوتا ہی اللہ تعالی نگہبان اوسکا یہان تک کہ برجوع کرے اور اس سے روایت ہی کہ کہتے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب اکلدن نہایت روشن کہ ویسا کبھی دیکھا ہی نہین تہا پہلے اس سے
پس حضرت نے بہی تعجب کیا اور جبرئیل سے وقت آنیکے پوچھا کہ کیا ہی سبب اس روشنی کا کہا اونہون نے
کہ یہ سبب ہے ہی کہ معویہ بن معویہ لیثی کے آج مرنے مین رہے ہین پس بہیجا اللہ تعالی نے طرف اون کے ستر
ہزار فرشتون کو کہ نماز پڑہین اوپر پوچھا حضرت نے کیا سبب ہی اسکا کہا اونہون نے کہ وہ بہت پڑہتا تہا قل ہو اللہ احد
کہڑے اور بیٹہے اور چلتے اور اوقات رات دن مین بہت پڑہا سو اسکو پس بخشین یہ بسبب رب تمہارے کی ہی اور
جو کوئی پڑہے اسکو بچاس بار بلند کرتا ہی اللہ تعالی بچاس ہزار درجے اور دور کرتا ہی اوس سے بچاس ہزار برائیان
اور لکہتا ہی اوسکے لیے بچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑہے زیادہ دے اوسکو اللہ ثواب کذائی الدر المنثور
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ احد مرض الموت مین تو نہ فتنے مین ڈالا جاویگا
قبر اپنی مین اور نہ پوچھا جاویگا قبر کے اور دون قیامت کے ملائکہ اپنی ہتیلیون مین اوسکو اوتہا دین گے

یہاں تک کہ گذارین کے ارسکو دل صراط سے طرف جنت کے کذا فی شرح الصدور اَلْفَلَقِ وَالنَّاس یہ بیان ہی فضیلت
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا **دس** فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے عقبہ صحابی کو کیا نہ سکھاؤں میں تجھکو اچھی دو سورتیں کہ پڑھی جاتی ہیں قل کی یہ ابوداؤد و نسائی نے
ف اچھی بیچ مقدمے تعوذ کے یعنی پناہ پکڑنے کے کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں
ع ۵ اِقْرَاْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَاَ بِمِثْلِهِمَا **س حب** پڑھ یہ دونوں سورتیں اور ہرگز نہ پڑھ سکا تو کہ مانند ان دونوں
کے یعنی تعوذ کے حق میں قل کی یہ نسائی ابن حبان نے وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَ
عَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوٰهُمَا **س ق** اور تھے پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کہ پناہ پکڑتے تھے جن سے اور نظر آدمی کی سے یعنی سانہ اور دعاؤں کے یہاں تک کہ اتریں قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس جب یہ اوتریں تو پکڑا انکو نے ساہ ملکے پناہ پکڑنے اور چھوڑا اوس چیز
کو کہ سوا انکے تھی قل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ نے مَا سَاَلَ سَائِلٌ وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيْذٌ بِمِثْلِهِمَا **مص**
نہ مانگا کسی مانگنے والے نے اور نہ پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنے والے نے مانند ان دونوں کے قل کی یہ ابن ابی شیبہ
اِقْرَاْ بِهِمَا كُلَّمَا بِمْتَ وَكُلَّمَا قُمْتَ **مص** پڑھ ان دونوں کو جب سونے کے تو اور جب اٹھے تو
قل کی یہ ابن ابی شیبہ اِقْرَاْ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَاِنَّكَ لَنْ تَقْرَاَ بِسُوْرَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ وَاَنْفَعَ
عِنْدَهُ مِنْهَا فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَفُوْتَكَ فَافْعَلْ **مس** پڑھ قل اعوذ برب الفلق پس تحقیق تو ہرگز
نہ پڑھی گا کوئی سورت کہ وہ اس سے بہت پیاری ہو طرف اللہ کے اور بہت پہونچنے والی اور خوب پوری ہو نزدیک
اوسکے یعنی حق تعوذ میں پس جو سکے تجھسے یعنی پڑھنا اسکا طور رہا اوسکے نماز وغیرہ میں
پس کہا قل کی یہ حاکم نے اَنْ تَقْرَاَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ **ی** ہرگز نہ پڑھیگا تو
کوئی چیز کہ خوب پوری ہو نزدیک خدا کے قل اعوذ برب الفلق سے قل کی یہ ابن سنی نے اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ
لَمْ تَرَ مِثْلَهُنَّ قَطُّ اَلْفَلَقِ وَالنَّاس **حت س** عجب آیتیں ہیں اتریں آجکی رات نہیں دیکھیں تو نے
مانند اوسکے کبھی کہ وہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہیں قل کی یہ مسلم ترمذی نسائی نے **ف** جو شخص قل اعوذ برب
الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنا ہی نہیں باقی رہی کوئی چیز پھر کہ کہی ہی اسے رب بچا اسکو میرے فرمے
اور جو الحمد پڑھنا ہی کو یا جو نہانی کلام اللہ پڑھا اور جو البہکم التکاثر پڑھنا ہی کو یا ہزار آیتیں پڑھیں کذا فی
در المنثور فی فضائل حوامیم اور پڑھے بعد سلام پھیرنے نماز جمعے کے سیت نماز پر سورۂ فاتحہ اور اخلاص اور
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار تو بخشتا ہی اللہ تعالیٰ اسکے جملے گناہ اوسکے اور
دیتا ہی ثواب بقدر گنتی ہر موس کے اور ایک روایت میں بعد اسکے یہ دعا سات بار پڑھنی زیادہ آئی ہی
اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيْدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَا رَحِيْمُ يَا وَدُوْدُ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَ

واغنني بفضلك عمن سواك پس جو کوئی سو اظہبت کرتا ہی اسپر غنی کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی خلق اپنی سے اور رزق دیتا
ہی اوسکو ایسی جاہی سے کہ کمان نہین رکہتا ہی اوسکا اور روایت کی ہی ابن سنی نے حضرت عائشہ رضہ سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی پڑہے بعد نماز جمعہ کے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس سات سات بار تو پناہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اسکے ہر برائی سے جمعے دوسرے تک
لذافی وظائف النبی اور بعضے فضائل کلام اللہ کے اور بعضی سورتون کے کہ مصنف نے بیان نہین کیے ہین اوسکو دوسرے
جن کو لکہے جاتے ہین تا مفید ہون فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے دل تک آلودہ ہو جاتے ہین
جیسکہ لوہا پانی پہونچنے سے زنگ آلودہ ہوتا ہی عرض کیا صحابہ نے جلا اوسکی کیا ہی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا
اور تلاوت قرآن کی اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہے قرآن اور عمل کرے اوسپر پہنائے جاوین گے اوسکے ماں باپ اوسکے
تاج دن قیامت کے کہ روشنی اوسکی بہت اچہی ہوگی روشنی آفتاب کی سے دنیا کے گہرون مین اگر سورہ شمس
آفتاب کے اندر گہرون نہا دسکے پس کیا گمان ہی تمہارا ساتہ اوس شخص کے کہ عمل کیا اوسپر یعنی اوسکا کیا کہ
درجہ ہوگا جیا اوسکے ماں باپ کا یہ درجہ ہوا اور فرمایا کہ جسنے پڑہا قرآن اور یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال اوسکے کو
اور حرام جانا حرام اوسکے کو یعنی عمل کیا اوسپر داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی بسبب اسکے اور قبول کریگا اوسکی شفاعت بیچ
حق دس شخصون کے اہل بیت اوسکے سے کہ سب ایسے ہی ہونگے کہ واجب ہوگی اونکی بے آگ اور فرمایا کہ جو
کوئی شخص کہ پڑہے قرآن کو پہر بہول جاوے اوسکو ملاقات کریگا اللہ تعالی سے دن قیامت کے کٹا ہوا ہاتہ
اور فرمایا کہ نہین ایمان لایا قرآن پر وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکے کو اور فرمایا اے اہل قرآن تکیہ مکرو قرآن
سے یعنی غافل ہو فکر کرنے معنون اوسکے سے اور کہولنے اسرار اوسکے سے اور فرمایا پڑہو قرآن حق پڑہنے
اوسکے کا اوقات راتکی مین اور دن کی مین یعنی پڑہنے اوسکے مین چار باتین چاہییں ایک تو یہ کہ لفظون کو درست
پڑہنا اور دوسرے معنون کو سمجہنا اور تیسرے معنون کا مقصد سمجہنا اور چوتہے اوسکے موافق عمل کرنا جب اسطرح پڑہے
حق پڑہنیکا ادا ہوتا ہی اور فرمایا ظاہر کرو قرآن کو یعنی ظاہر طور سے ہوتا ہی پڑہنا اور عمل کرنا اور تعظیم کرنی
اور فرمایا آواز خوش مین پڑہو قرآن کو اور فکر کرو اوس چیز کو کہ اوس مین ہی یعنی جو آیتین قصہ اور وعید اور اہمال
کی ہین اوس مین بہت فکر کرو تو کہ تم رستگار ہو اور فرمایا تعلیمی کرو ثواب اوسکے کو یعنی بدلا اوسکا دنیا مین بچا ہوا سوائے
کہ واسطے اوسکے ثواب بڑا آخرت مین ہی اور فرمایا کہ سورہ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سے اور جو کوئی سورہ آل عمران
جمعے کے دن پڑہے رحمت سمجہتے ہین اوسپر فرشتے رات تمام اور فرمایا پڑہو سورہ ہود دن جمعے کے اور فرمایا
جو کوئی سورہ یٰسین اول دن مین پڑہتا ہی روا کی جاتی ہین حاجتین اوسکی اور جو کوئی اوسکو پڑہتا ہی اللہ تعالی کی
خوشنودی کے لیے بخشے جاتے ہین اوسکے گناہ اوسکے اور فرمایا ہر چیز کے لیے زینت ہی اور زینت قرآن کی
سورہ الرحمن ہی جو کوئی پڑہے سورہ واقعہ ہر رات نہ پوہنچے اوسکو فاقہ کبہی اور ابن مسعود اپنے بیٹون کو حکم کیا کرتے

کہ پڑھیں اوسکو ہر شب دوست رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ سبح اسم ربک الاعلی کو اور فرمایا جو کوئی شب کو سورہ حم دخان پڑھے صبح کرتا ہی کہ بخشش مانگتے ہیں اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے اور جو کوئی پڑھے ہر دن قل ہو اللہ دو سو بار دو رکعت جاتے ہیں اوس سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہو اوپر دین یعنی بندہ کا حق نہیں بخشا جاتا اور فرمایا کہ جسکے دل میں کچھ قرآن میں سے نہیں وہ مانند گھر ویران کے ہی اور جامع صغیر میں روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دوست رکھے کوئی تم میں کا کہ کلام کرے رب اپنے سے پس پڑھے قرآن اور تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہی اور جسے اسکے پڑھنے سے تردد کی اللہ تعالی کی حاصل ہوتی ہی اور جیسے ویسی نہیں ہوتی انعام ہوتی حدیث کلام اللہ پڑھنا جب شروع کرے اعوذ پہلے پڑھے اور یہ جانے کہ اپنے رب سے میں مناجات کرتا ہوں اور روے اگرچہ بتکلف ہو اور جب آیت رحمت پر ہو پہنچے خوش ہووے اور دعا کرے اور اگر آیت عذاب پر ہو پہنچے ڈرے اور پناہ مانگے اور باقی آداب کہ اول کتاب میں کہ دے ہیں یعنی آداب الذکر میں بچالاوے اور اخیر سورہ فاتحہ تک اور اخیر سورہ بقرہ کے آمین کہے اور فضائی آلاء ربکما تکذبان کے جواب میں کہے ولا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد اور اخیر سورہ فیاسکے ہی اور آخر مرسلات کے امنت باللہ اور اول سبح اسم ربک الاعلی کے سبحان ربی الاعلی اور اخیر سورہ والتین کے بلی وانا علی ذلک من الشاہدین کہے اور مرسلون ہی تکبیر کہنی اخیر والضحی سے آخر قرآن تک پس کہے وقت ختم سورہ کے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور جب ختم کرے قرآن الحمد اور سر سورہ بقرہ کا مفلحون تک پڑھے یہ خلاصہ ہی طالب النبی میں سے مفصل اوس میں یا کسی اور کتاب قرات کی میں اس مقام کو دیکھے

وَالْاَدْعِيَةُ الَّتِيْ هِيَ غَيْرُ مَخْصُوْصَةٍ بِوَقْتٍ وَكَاسْبَبٍ اور بیان اون دعاؤں کا ہی کہ وہ نہیں خاص کسی وقت اور نہ سبب کے ف ملکہ شامل ہیں تمام وقتوں اور حالتوں اور مطالب دین و دنیا کو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ع یا اللہ بخشش میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے کاہلی سے اور بہت بڑھاپے سے اور قرض سے اور کفر سے یا اللہ بخشش میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے عذاب آگ سے اور فتنے آگ کے سے یعنی امتحان سے کہ موجب خلل دین کا ہو یا سوال دار و غہ دوزخ کے سے اور فتنے قبر کے سے یعنی حیرانی جواب منکر نکیر کی سے اور عذاب قبر کے سے اور برائی فتنے تونگری کی سے یعنی فسق و فجور اور سرداب اور حرام مال کمانے اور برائی فتنے محتاجی کی سے یعنی بی صبری اور حسد کرنا مال غنیا پر اور طمع اور برائی فتنے کانے دجال کی سے یا اللہ پاک کر گناہ میرے ساتھ پانی برف کے اور اولے کے اور پاک کر دل میرا گناہوں سے جیسے کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سے اور دور کر درمیان میرے اور درمیان گناہوں میرے کے جیسے کہ دوری کی تو نے درمیان مشرق اور

دعا میں کہ مخصوص کسی وقت پر نہیں

اور مغرب کے نقل کی ہے صحاح ستہ میں اللھم انی اعوذ بک من الجبن والکسل والھرم واعوذ
بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات خ مد ت حب مس
صط یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے عاجزی سے اور کاہلی سے اور نامردی اور بزدلی
سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے فتنے زندگانی اور موت کے سے نقل کی
بخاری مسلم ابو داود ترمذی ابن حبان حاکم اور طبرانی نے صغیر میں واعوذ بک من الغشوۃ والغفلۃ والعیلۃ والذلۃ
والمسکنۃ واعوذ بک من الفقر والکفر والفسوق والشقاق والسمعۃ والریاء واعوذ بک من الصمم والبکم
والجنون والجذام وسیئ الاسقام حب مس صط اور پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ تیرے سکرہ لانے اور
محتاجی سے اور ریا اور طاعت میں اور فقر اور کفر سے اور فسق سے اور مخالفت سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے محتاجی
سے کہ ساتھ بے صبری کے ہو اور کفر سے اور نافرمانی سے اور مخالفت سے اور ناشکری دین کی سے اور بدی سے
یعنی عبادت لوگوں کے سنانے دکھانے کو کرے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بہرے پن سے اور گونگے پن سے اور دیوانے
سے اور جذام سے اور تمام بری بیماریوں سے نقل کی یہ ابن حبان حاکم نے اور طبرانی نے صغیر میں اللھم انی اعوذ
بک من الھم والحزن والعجز والکسل والجبن والبخل وضلع الدین وغلبۃ الرجال خ د ت س
یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فکر اور غم سے اور عاجزی اور کاہلی اور بخیلی اور نامردی اور بوجھ قرض کے سے
اور غلبے آدمیوں کے سے نقل کی یہ بخاری ابو داود اور ترمذی نسائی نے اللھم انی اعوذ بک من البخل واعوذ بک من
الجبن واعوذ بک ان ارد الی ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ الدنیا واعوذ بک من عذاب القبر خ
ت س یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے نامردی سے اور پناہ مانگتا
ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ پھیرا جاؤں طرف خوار ترعمر کے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنے دنیا کے سے
یعنی سب بلاؤں دنیا کی سے کہ بیماری کنا وغیرہ میں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر کے سے نقل کی بخاری
ترمذی نسائی نے اللھم انی اعوذ بک من الھرم والکسل والجبن والبخل والھرم وعذاب القبر اللھم
اٰت نفسی تقواھا وزکھا انت خیر من زکاھا انت ولیھا ومولاھا اللھم انی اعوذ بک من علم
لا ینفع وقلب لا یخشع ونفس لا تشبع ودعوۃ لا یستجاب لھا ت حب مس یا اللہ تحقیق
میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عاجزی اور کاہلی سے اور نامردی اور بخیلی اور بزدلی سے اور عذاب قبر کے سے یا
اللہ دے نفس میرے کو پرہیزگاری اور ستھرا کر اسکو تو بہتر ہے ان نفسوں کا جو پاک کرتے ہیں نفس کو تو مالک اس
کی اور دوست اور مددگار اسکا یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے علم سے کہ نہ نفع دے یعنی جو علم دین کا نہ ہو
علم سے عمل اور دل سے کہ نہ ڈرے اللہ سے اور نفس سے کہ نہ سیر ہو اور قبول نہ ہو اللہ کے دے برابر جس
ہو پناہ اور اس دعا سے کہ نہ قبول کیا جاوے اور خلاف مرضی حق کے ہو نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ

ف رسے معنی الاجتماع کے یہ ہیں کہ اطمینان و تسکین پاوے دل ساتھ ذکر اللہ کے اور نہ اکتاوے ساتھ ذکر
جس کے نہ مقصد کی اللہ نے اور حکم فرمایا اور منع فرمایا ع اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ
وَفِتْنَۃِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ دس ق حب یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے ڈر
اور بخل سے اور برائی عمر کی سے یعنی زندگانی میں اعمال صالح نہ ہوں یا تکلیں معیشت میں ہوا اور فتنے سینے کے
یعنی عقائد فاسدہ وغیرہ اور عذاب قبر کے سے نقل کی یہ ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ ابن حبان کے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِعِزَّتِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ ص ع
س یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ عزت تیرے کے کہ نہیں کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کرے مجھ کو
تو ہی زندہ ہے جو نہ مرے گا اور جن اور آدمی سب مرنے کے نقل کی یہ مسلم بخاری نسائی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَکِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ ع یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں
ساتھ تیرے سخت بلا کی سے اور بالیسے بدبختی کے سے اور بری تقدیر سے اور خوش ہونے دشمنوں کے ایسے
یعنی بسبب مصیبت بڑی کے نقل کی یہ بخاری نے ف حضرت عمر سے منقول ہے کہ سخت بلا سے
قلت مال کی اور کثرت اولاد کی ہے اور مراد بری تقدیر سے بری چیز ہے کہ تقدیر سے حاصل ہو فحر اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ مد دس ق یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ
تیرے برائی اوس چیز کی سے کہ کی میں نے یعنی گناہ اور برائی اوس چیز کی سے کہ نہیں کی میں نے یعنی آئندہ کو
کام خلاف رضی تیری کے نہ ہو نقل کی یہ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ سے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ
وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ص یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی سے جانتا ہوں میں یعنی امور دین کے اور دنیا کے برائی
اوس چیز سے کہ نہیں جانتا ہوں میں نقل کی نسائی ابن ابی شیبہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَ
فُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ مد دس یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے جاتے رہنے نعمت تیری کے سے اور بدلنے
عافیت تیری کے سے اور ناگہانی عذاب تیرے اور سب غصوں تیرے سے نقل کی مسلم ابوداؤد نسائی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ
وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ ت دس س یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے
برائی ساعت اپنی کی سے یعنی بری جھوٹی باتیں نہ سنوں اور برائی بینائی اپنی کی سے یعنی گناہ کی چیز نہ دیکھوں
اور برائی زبان اپنی کی سے یعنی کلام بے معنی اور فحش کہوں اور برائی دل اپنے کی سے یعنی عقائد باطل
اور حسد وغیرہ نہ ہوں اور برائی منی اپنی کی سے یعنی زنا میں نہ خرچ ہو نقل کی یہ ترمذی ابوداؤد نسائی حاکم نے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ
دس ق س یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فقر اور فاقے سے اور خواری
اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے اس سے کہ ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں نقل کی یہ ابوداؤد

ابو داؤد نسائی ابن ماجہ حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الرَّدِّیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا **د س مس** یا اللہ تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے مکان کے گرنے سے یعنی مکان وغیرہ میں نہ دب جاؤں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے گر پڑنے بلندی کے سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے ڈوبنے سے اور جلنے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ حیران کرے مجھکو شیطان موت کے یعنی وسوسے ڈال کر گمراہ کرے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ مروں میں تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر یعنی جہاد سے بھاگ کر اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ مروں میں سانپ بچھو کے کاٹنے سے قتل کی یہ ابو داؤد نسائی الحاکم نے **ف** غرق وغیرہ سے مراد اگرچہ حکم شہادت کا رکھتا ہے لیکن اس سے پناہ اس لیے مانگی کہ وہ وقت نازک ہوتا ہے جلد بے صبری کرے اور شیطان قابو پا کر گمراہ کر دے **فز** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ **ت حب مس** وَالْاَدْوَاءِ **ق** یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برے اخلاق سے اور برے عملوں سے اور بری خواہشوں سے اور بیماریوں سے نقل کی یہ ترمذی ابن حبان حاکم نے اور ترمذی کی روایت میں یہ بھی ہے اور بری بیماریوں سے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ **ق** یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اوس چیز کی کہ مانگے تجھ سے وہ نبی تیرے نے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی اوس چیز سے کہ پناہ مانگی اوس سے تیرے نبی نے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور تجھ سے مدد مانگی گئی ہی اور تجھ ہی پر کفایت یعنی تو ہی سبھوں کو کافی ہی اور نہیں ہی پرہیز گاری ہوں سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ابو امامہ صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سی دعائیں مجھے یاد نہ ہیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے بہت سی دعائیں کہ مجھے یاد نہ رہیں فرمایا کہ تنا ہوں مجھکو یہ بھی کہ کہو جب تم صبح کرو اور جب شام کرو تو مانگو اللہ سے ساری حاجتیں فرمائی کہ جامع ہیں خیر کی **فز** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمَقَامَۃِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیَۃِ یَتَحَوَّلُ **س حب مس** یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تیری پناہ برے ہمسایہ سے جو گھر رہنے کے یعنی ہمیشہ رہنے کے گھر میں ہو یعنی عمر کا بدل جانا ہی یعنی آنا اور جانا جاتا ہی مگر ہمسایہ نہیں جاتا ہی نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے **ف** اَعُوْذُ بِمَا عُذْتَ مِنْہُ الْکَفْرَ وَالدَّیْنَ **حب مس** پناہ مانگتا ہوں ساتھ اسکے کہ تو نے پناہ مانگی اوس سے کفر اور قرض نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ **مس** یا اللہ تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بہت قرضدار ہونے سے اور غلبے

دشمن کے سے اور خوش ہوئے دشمنوں کے سے نقل کی یہ حاکم ابن حبان نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ
عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ **مص مس ص** وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ
مس ص وَمِنَ الْخِیَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَمِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ
اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ عَزَائِمَ
مَغْفِرَاتِکَ وَمُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ
مس یا اللہ تجھی میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اوس علم سے کہ نہ نفع دے اور اوس دل سے کہ نہ ڈرے
اور اوس دعا سے کہ نہ مقبول ہو اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو نقل کی یہ حاکم ابن ابی شیبہ نے اور پناہ مانگتا ہوں
بھوک سے کیونکہ وہ بری بچھاوے ہی یعنی سبب اوس کے حضور اور خاطر جمعی میں فتور آتا ہی اور سبب ضعف کے عبادت
باز رہتا ہی نقل کی یہ حاکم ابن ابی شیبہ نے اور پناہ مانگتا ہوں خیانت سے پس بری عملت پوشیدہ ہی اور کاہلی سے اور
بخیلی سے اور نامردی سے اور بہت بڑھاپے اور اوس سے کہ پھیرا جاؤں طرف خوار ترعمر کے اور فتنے دجال کے
اور عذاب قبر کے اور فتنے زندگانی اور موت کے یا اللہ تجھ سے ہم مانگتے ہیں تجھے عمل کہ لازم کریں بخشش تیری
کو اور مانگتے ہیں عمل کہ نجات دیں حکم تیرے سے یعنی عہدہ حکم تیرے سے خلاصی میں اور محفوظ رہنا ہر گناہ سے اور غنیمت ہر نیکی
سے اور مراد کو پہونچنا ساتھ بہشت کے اور نجات اگ سے نقل کی یہ حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ
بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ **حب** یا اللہ تجھی میں مانگتا ہوں تجھے علم نفع دینے والا اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے
اوس علم سے کہ نہ نفع دے نقل کی یہ ابن حبان نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا یُرْفَعُ وَقَلْبٍ
لَا یَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَا یُسْمَعُ **حب مس ص** یا اللہ تجھی میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اوس علم سے کہ
نفع نہ دے اور اوس عمل سے کہ نہ چڑھایا جاوے آسمان پر یعنی نہ قبول ہو سبب باطل ہونے کے یا نہ ہوئے
اخلاص کے اور اوس دل سے کہ نہ ڈرے اور اوس دعا سے کہ نہ مقبول ہو نقل کی یہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ
نے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ اَنْ تَرْجِعَ عَلٰی اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِیْنِنَا **موخ م** یا اللہ تجھی میں ہم پناہ
مانگتے ہیں ساتھ تیرے اس سے کہ پھریں ہم ایڑیوں اپنے پر یعنی مرتد ہو جاویں بعد ایمان کے یا فتنے میں ڈالے
جاویں دین اپنے سے یعنی دین میں قصور آ جاوے نقل کی یہ موقوفاً بخاری مسلم نے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ نَعُوْذُ
بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ **عو** پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ
کے عذاب اگ کے سے پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے فتنوں سے جو ظاہر ہوئے اون میں سے اور جو پوشیدہ ہیں
یعنی آئندہ کو ظاہر ہوں گے پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے فتنے دجال کے سے نقل کی یہ ابو عوانہ نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ **مص طس** یا اللہ تجھی میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اوس علم سے

کہ نہ نفع دے اور اوس دل سے کہ نہ ڈرے اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سے کہ نہ مقبول ہو یا اللہ بخشنے میں پناہ، مانگتا ہوں ساتھ تیرے ان چار روں سے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے اوسط میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمْدِیْ **طس** یا اللہ بخش میرے لیے سب گناہ میرے جو چوک کر کیے ہیں اور جو جان کے میں نقل کی یہ طبرانی نے اوسط میں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ **ط** یا اللہ بخشنے میں پناہ، مانگتا ہوں ساتھ تیرے اوس دعا سے کہ نہ مقبول ہو اور اوس دل سے کہ نہ ڈرے اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو نقل کی یہ طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَفِتْنَۃِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ **ط** یا اللہ بخشنے میں پناہ، مانگتا ہوں ساتھ تیرے کاہلی سے اور بہت بڑھاپے سے اور فتنے سینے کے سے یعنی برے عقاید اور کینہ اور حسد وغیرہ سے اور عذاب قبر کے سے نقل کی یہ طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَیْلَۃِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَۃِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَۃِ **ط** یا اللہ بخشنے میں پناہ، مانگتا ہوں ساتھ تیرے برے دن سے یعنی جس میں برائی دین و دنیا کی واقع ہو اور بری رات سے اور بری ساعت سے یعنی جس میں تیری یاد سے غافل ہو اور برے ہمسائے سے یعنی جو نیک صلاح نہ دے اور ہمسائے برے سے بیچ گھر سکونت کے نقل کی یہ طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ **دس مص** یا اللہ بخشنے میں پناہ، مانگتا ہوں ساتھ تیرے کوڑھ سے اور سودے سے اور جذام سے اور بری بیماریوں سے نقل کی یہ ابوداود نسائی ابن ابی شیبہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ **د** یا اللہ بخشنے میں پناہ، مانگتا ہوں ساتھ تیرے مخالفت سے اور نفاق سے اور برے خلقوں سے نقل کی یہ ابوداود نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ **د** یا اللہ بخشنے میں پناہ، مانگتا ہوں ساتھ تیرے بیچ بھوک کے پس بیشک وہ بری ہمخواب ہے اور پناہ، مانگتا ہوں ساتھ تیرے خیانت سے پس بیشک وہ بری صاحب ہے نقل کی یہ ابوداود نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ **د** یا اللہ بخشنے میں پناہ، مانگتا ہوں ساتھ تیرے چار چیزوں سے اوس علم سے کہ نہ نفع دے اور اوس دل سے کہ نہ ڈرے اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سے کہ نہ مقبول ہو نقل کی یہ ابوداود نے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ **خ مد س** یا اللہ پروردگار ہمارے دے ہمکو دنیا میں بھلائی یعنی عافیت وغیرہ اور آخرت میں بھلائی یعنی بخشش اور جنت اور بچا ہمکو عذاب آگ کے سے نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نسائی نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ **خ ومص** یا اللہ بخش واسطے میرے گناہ کہ چوک کر کیے ہیں اور انجانی سے کیے ہیں اور زیادتی میرے بیچ کام میرے اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہے اوسکو مجھ سے نقل کی یہ بخاری مسلم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ **خ ھ** یا اللہ بخش میرے گناہ قصد کیے ہوئے

ہنسی سے کیے ہیں اور جو کچھ کر کیے ہیں اور جان کر کیے ہیں اور یہ سب میرے پاس موجود ہیں یعنی یہ عاجزی اور اقرار ایسے گناہوں کا بھی نقل کی یہ بخاری مسلم اور ایک روایت میں یہ جملہ بھی زیادہ آیا ہی انت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شئی قدیر م تو ہی آگے کرنیوالا یعنی ساتھ رحمت اور بخشش اپنی کے اور تو ہی پیچھے رکھنے والا رحمت سے اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہ بخاری مسلم نے اللھم اغفر لی جدی وھزلی وخطائی وعمدی وکل ذلک عندی مص یا اللہ بخش میرے لیے گناہ جو قصد کیے ہیں اور ہنسی سے کیے ہیں اور بھول کر کیے ہیں اور جان کر کیے ہیں اور یہ سب میرے پاس موجود ہیں نقل کی یہ ابن ابی شیبہ اللھم اغسل عنی خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب خ ہ یا اللہ دور مجھ سے کناہ میرے ساتھ پانی برف اور اولے کے اور پاک کر دل میرا گناہوں سے جیسے کہ پاک کیا تو نے کپڑے سفید کو میل سے اور دور کر فی مابین میرے اور درمیان گناہوں میرے کے جیسکہ دوری کی تو نے درمیان مشرق اور مغرب کے نقل کی یہ بخاری مسلم نے اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک مر س یا اللہ پھیر دینوالے دلوں کے پھیر دل ہمارے طاعت اپنی پر نقل کی یہ مسلم سائی نے اللھم اھدنی وسددنی ہ یا اللہ راہ دکھا مجھکو اور درستگی دے مجھکو راستہ سیدھا نقل کی یہ مسلم نے اللھم انی اسالک الھدی والسداد ہ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھے ہدایت اور درستگی نقل کی یہ مسلم نے اللھم انی اسئلک الھدی والتقی والعفاف والغنی ہ ر ق یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھے ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور بے پروائی خلق سے اور تونگری دل کی نقل کی یہ مسلم زیدی ابن ماجہ نے اللھم اصلح لی دینی الذی ھو عصمۃ امری واصلح لی دنیای التی فیھا معاشی واصلح لی اٰخرتی التی فیھا معادی واجعل الحیوۃ زیادۃ لی فی کل خیر واجعل الموت راحۃ لی من کل شر ہ یا اللہ سنوار میرے لیے دین میرا وہ جو بچاوہی کام میرکا اور سنوار میرے لیے دنیا میری کہ جسمیں زندگانی میری ہی اور سنوار میرے لیے آخرت میری کہ جسمیں بازگشت میری ہی اور کر زندگانی کو سبب زیادتی کا واسطے میری ہر نیکی میں یعنی اوسکے سبب سے نیکی بہت کروں اور کر موت کو راحت میرے لیے ہر برائی سے نقل کی یہ مسلم نے ف دین بچاؤ کام کا اس لیے ہی کہ درستی تمام امور کی درستی دین سے ہوتی ہی اور بچاؤ نفس میں اور مال میں اسی سے حاصل ہوتا ہی اور باعث بچنے کا کناہوں سے اور عذاب آخرت کے سے بھی ایمان کامل ہی اور سنوار دنیا کا وجہ معیشت ہونے کے حاصل ہوتے ہوتا ہی اور توفیق عبادت کی اور خاتمہ بخیر باعث اصلاح آخرت کا ہی اور موت کو راحت ہر برائی سے کر یعنی اگر فتنہ ظاہر ہو کہ باعث گناہ کرنے اور ایمان سے نکل جانے کا ہو مجھے اوس سے پہلے مار کہ راحت پاؤں ۵ فخر ۵ اللھم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی ہ واھدنی ہ یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور عافیت دے مجھکو اور روزی دے مجھکو نقل کی یہ مسلم سنے اور مسلم کی ایک روایت میں پہلی دعا میں یہی

آیا ہی اور سیدہی راہ دکھا مجھکو رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْهُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ ذَکَّارًا لَکَ شَکَّارًا لَکَ رَهَّابًا لَکَ مِطْوَاعًا لَکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاهًا مُنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ عہ حب مس مص اے رب میرے مدد کر میری یعنی توفیق دے اپنے ذکر کی اور شکر کی اور اچھی عبادت کی اور نہ مدد کر دشمنوں کی میرے ضرر پر یعنی نہ غالب کر مجھ پر اسکو کہ منع کرے تیری طاعت سے یعنی شیاطین انس و جن کو اور مدد دے مجھکو اون پر یعنی نفس اور شیطان اور سب دشمنوں پر اور نہ مدد دے اوکو مجھ پر اور مکر کر میرے لیے اوپر اور نہ مکر کر اوس کے لیے میرے ضرر پر اور سیدہی راہ دکھا مجھکو اور آسان کر راہ سیدہی چلنے کے لیے میرے اور مدد دے مجھکو اوس شخص پر کہ ظلم کیا مجھ پر اے پروردگار میرے کر مجھکو کہ تو مجھکو بہت یاد کرنیوالا تیرا بہت شکر کرنیوالا تجھسے بہت ڈرنیوالا تیری بہت طاعت کرنیوالا واسطے تیرے فروتنی کرنیوالا طرف تیرے بہت آہ و نالہ کرنیوالا توبہ کرنیوالا اے رب میرے قبول کر توبہ میری اور دھو گناہ میرے اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکھ دلیل میری یعنی ایمان یا جواب منکر نکیر کا اور سیدہی کر زبان میری یعنی سوای حق اور صحیح باتکے زبان پر نہ آوے اور راہ دکھا دل میرے کو اور نکال کینہ میرے سینے کا قتل کی یہ چار دعا ہیں اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ ف کر کہتے ہیں فریب کر اور اسد کے کہ مراد یہی بھیجنا بلاؤں کا دشمنان دین پر ایسی جگہ سے کہ گمان نہ کریں ہ فحر ہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا کُلَّهٗ ق د یا اللہ بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور راضی ہو ہم سے یعنی توفیق دے اپنی طاعت کی کہ باعث تیری رضا کی ہو اور قبول کر ہمارے اعمال ہمارے اور داخل کر ہمکو بہشت میں اور نجات دے ہمکو آگ سے اور سنوار ہمارے لیے سب کام ہمارے اصل کی ت ابن ماجہ ابو داود اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَاجْعَلْنَا شَاکِرِیْنَ لِنِعْمَتِکَ مُثْنِیْنَ بِهَا قَابِلِیْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَیْنَا د حب مس ط یا اللہ الفت ڈال درمیان دلوں ہمارے کے یعنی ہمارے آپسمیں دوستی رکھیں اور اصلاح کر درمیان ہمارے اور دکھا ہمکو راہیں سلامتی کی اور نجات دے ہمکو کفر کے اندھیریوں سے طرف ایمان کی روشنی کے اور بچا ہمکو ان باتوں سے جو کچھ ظاہر ہوتے افعال میں سے یعنی جو ہو چکے ہیں اور نہیں بخشے اور جو کچھ چھپے ہیں یعنی جو ابھی نہیں ہوئے اور برکت دے ہمارے لیے سماعتوں ہماری میں اور بینائیوں ہماری میں اور دلوں ہمارے میں اور بیبیوں ہماری میں اور اولاد ہماری میں اور قبول کر توبہ ہماری کہ تو ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان اور کر ہمکو شکر کرنیوالا نعمتہائے اپنی کا تعریف کرنیوالا اوسکا قبول کرنیوالا اوسکا اور تمام کر اوسکو ہمپر یعنی قبول کی یہ ابو داود ابن حبان حاکم طبرانی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْئَلُکَ عَزِیْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْئَلُکَ لِسَانًا

صادقا وقلبا سليما واعوذ بك من شر ما تعلم واستلك من خير ما تعلم واستغفرك مما تعلم
انك انت علام الغيوب ت حب مس مص يا اللہ تجھ سے مانگتا ہوں تجھے ثابت رہنا امر
میں اور مانگتا ہوں تجھ سے شکر نعمت تیری کا اور اچھی کرنی عبادت تیری اور مانگتا ہوں تجھ سے زبان سچی اور دل سلامت یعنی ایک
برے عقائد اور برے اخلاق سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرا تیرے برائی اوس چیز کی سے کہ جانتا ہی تو برائی اوسکی اور مانگتا
ہوں تجھ سے بھلائی اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو بھلائی اوسکی اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اوس کام سے کہ جانتا ہی تو بیشی اور
میں نہیں جانتا تحقیق تو ہی ہے جاننے والا پوشیدہ چیزوں کا قبل کی یہ مزدلفہ میں جہاں حاکم ابن ابی شیبہ نے اللھم اغفر لی
ما قدمت ومآ اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم به مني مس لا اله الا انت
یا اللہ بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے میں نے اور پیچھے کیے میں نے اور جو پوشیدہ کیے میں نے اور ظاہر کیے
میں نے اور وہ جو تو بہت جانتا ہی اونکو مجھے قبل کی یہ حاکم احمد نے اور ایک روایت احمد کی میں یہ بھی آیا ہی
نہیں کوئی معبود مگر تو اللھم اقسم لنا من خشيتك ما تحول به بيننا وبين معاصيك ومن طاعتك
ما تبلغنا به جنتك ومن اليقين ما تهون به علينا مصائب الدنيا یا اللہ نصیب کر ہمارے لیے ڈر
اپنے سے وہ چیز کہ حائل ہووے تو سبب اوسکے درمیان ہمارے اور درمیان کرنا ہوں ہم اپنے کے یعنی اوس ڈر کے
سبب سے تیرے کرنا ہوں سے بچیں اور نصیب کر ہمکو طاعت اپنی سے وہ چیز کہ پہنچاوے تو سبب اوس کے بہشت
اپنی میں اور نصیب کر یقین سے وہ چیز کہ آسان کرے تو سبب اوسکے ہمپر مصیبتیں دنیا کی ف یعنی یقین
ذات اور صفات اپنی پر اور فرمائے ہوئے رسول بقول کے پر ایسا دے کہ سختیاں دنیا کی آسان ہوں مثلاً ہمکو
اسکی رزاقی کا یقین ہو کا ہر گز فکر نہیں کرنے کا اور بہروسا کریگا اوسپر یا جو کوئی یقین کریگا کہ مصیبتیں آخرت
کی اشد ہیں اور یہاں کی مصیبتیں ناپائدار ہیں اوسکو یہاں کی مصیبتیں آسان ہو جائیں گی پس ایسا یقین عطا فرما
آمین رب العالمین ۵ فجر ۵ ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احييتنا واجعله الوارث منا
اور فائدہ مند کر ہمکو ساتھ شنوائیوں ہماری کے اور بینائیوں ہماری کے اور قوت ہماری کے جب تک کہ زندہ رکھے تو
ہمکو اور کر فائدہ مند کو وارث ہمارا ف یعنی باقی رکھ اوسکو اون لوگوں میں کہ بعد میرے ہونگے باقی رکھنا اوسکا خبر
عمر میری تک ۵ ع ۵ واجعل ثارنا على من ظلمنا وانصرنا على من عادانا ولا تجعل مصيبتنا في
ديننا ولا تجعل الدنيا اكبر همنا ولا مبلغ علمنا ولا غاية رغبتنا ولا تسلط علينا من لا يرحمنا
ف س مس اور کر کینہ کشی ہماری اوس شخص پر کہ ظلم کیا ہی ہمپر یعنی ظالم ہی سے بدلہ لیں اور کسی پر زیادتی
کریں اور مدد کر ہمکو اوس شخص پر کہ دشمنی کی ہمسے اور نہ کر مصیبت ہماری دین ہمارے میں یعنی ایسی چیز میں مبتلا کر کہ باعث نقصان
دین کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا غم ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے کی اور نہ نہایت رغبت ہماری کی اور مسلط کر ہمپر اوسکو کہ
رحم نہ کرے ہمپر قبل کی تزدلفہ میں ملکے ف دنیا کو نہایت علم ہمارے کا کہ یعنی تمام و کمال دنیا کی فکر اور تدبیر میں

بلکہ دے تمام غم و فکر امور آخرت کے کذا ذکر الفخر روایت ہی مشکوۃ میں کہ کم کہتی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان محبت اس
یہاں تک کہ پڑھیں یہ دعا واسطے یاروں اپنے کے یعنی اکثر اوقات مجلس میں یہ پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ رَحْمَانَا وَلَا
تُقْصِنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَا تُھِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَارْضَ عَنَّا وَارْضَ عَنْ عَنَّا ۔ س
مس یا اللہ زیادہ دے ہمکو علم اور عمل اور عقیدہ اپنی اور نہ کم کر ہمکو اپنی اور بڑھا ہمکو اور نہ سب کر ہمکو اور
دے ہمکو خیر و برکت دنیا اور آخرت کی اور نہ محروم کر ہمکو اور پسند کر ہمکو اور غالب کر دشمنان دین پر اور نہ پسند کر کسی کو ہمپر
اور راضی کر ہمکو اپنی تقدیر پر اور راضی ہو ہم سے ساتھ عبادت کے اگرچہ حکم ہوا ہے نقل کی یہ ترمذی نسائی حاکم نے اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ
رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ ت یا اللہ دل میں ڈال میرے ہدایت میری اور بچا مجھکو برائی نفس میری سے
نقل کی یہ ترمذی نے اَللّٰھُمَّ فِیْ شَرِّ نَفْسِیْ وَاغْفِرْ لِیْ خَطَایَ وَعَمْدِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ
وَمَا اَخْطَاْتُ وَمَا عَمَدْتُ وَمَا جَھِلْتُ ۔ مس مس ب یا اللہ بچا مجھکو برائی نفس میرے سے اور جلکر
میرے لیے اور پہلائی کام میرے کے یا اللہ بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پرشیدہ کیے میں نے اور جو ظاہر کیے میں نے اور جو
چوک کر کیے میں نے اور جو جانکر کیے میں نے اور جو نادانی سے کیے میں نے نقل کی حاکم نسائی ابن سنی نے اَسْئَلُ
اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ت مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے عافیت دنیا اور آخرت میں نقل کی یہ ترمذی
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا
اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَۃً فَتُوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ
اِلٰی حُبِّکَ ت مس یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے توفیق بھلائیوں کے کرنے کی اور چھوڑنے برائیوں کی
اور دوستی محتاجوں کی یعنی میں انکو دوست رکھوں یا وہ مجھے دوست رکھیں اور یہ کہ بخشے تو مجھکو اور رحم کرے
مجھپر اور جب چاہے تو ساتھ کسی قوم کے فتنہ پس مار مجھکو بغیر فتنہ زدہ اور مانگتا ہوں تجھسے محبت تیری اور محبت اسکی جو دوست
رکھتا ہی تجھکو اور مانگتا ہوں محبت اوس عمل کی کہ نزدیک کرے طرف محبت تیری کے نقل کی یہ ترمذی حاکم نے
فا روایت ہی مشکوۃ کے ب المساجد میں حاصل و مختصر اوسکا یہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ نے مجھکو فرمایا تین بار کہ اے محمد کس چیز کے ثواب لیجانے میں فرشتے آپس میں جھگڑتے ہیں یعنی وہ کونسا ہی عمل ہے جسکا
اور وہ کونسا ہی میں بچاؤں پہنچے مجھے علم اوسکا وہ کہا میں نے کفارات کے لیے جھگڑتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا ہیں وہ کفارات
قدم رکھنے طرف جماعات کے اور نشستا مسجدوں میں بعد نماز کے یعنی دوسری نماز کے انتظار اور پورا کرنا وضو کا وقتوں سخت میں یعنی
مثل سردی وغیرہ کے فرمایا پھر کس چیز کے لیے جھگڑتے ہیں عرض کیا میں نے درجات کے لیے فرمایا وہ کیا ہیں میں نے کہا
کھلانا اور نرم کلام کرنا اور نماز تہجد کی اوس حال میں کہ لوگ سوتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا مانگ تو بھی دعا مانگی میں نے
اور ایک روایت میں ہی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کر اور اوس روایت میں کچھ الفاظ بنسبت اسکے
کم ہیں اور بعض لفظوں میں فرق ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ

اللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَاَھْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ ت مس یا اللہ تجھ میں مانگتا ہوں تجھے محبت تیری اور محبت اوسکی کہ دوست رکھے تجھکو اور محبت اوس عمل کی کہ پہونچاوے مجھکو محبت تیری کو یا اللہ کر محبت اپنی ہیبت پیاری طرف میرے محبت جان تیری کی سے اور مال میرے کی سے اور ٹھنڈے پانی کی سے نقل کی ترمذی حاکم نے ف محبت ٹھنڈے پانی کی دل سے ہوتی ہی ایسی ہی تیری محبت دل سے رکھوں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دعا داؤد علیہ السلام کی ہے ہی کذا فی المشکوٰۃ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰھُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ یا اللہ نصیب کر مجھکو محبت اپنی اور محبت اوس شخص کی کہ نفع دے مجھکو محبت اوسکی تیرے پاس یا اللہ جس جیسکہ نصیب کی تو نے مجھکو وہ چیز کہ دوست رکھتا ہوں میں پس کر اوسکو سبب قوت میرے کا اوس چیز میں کہ دوست رکھتا ہی تو ف یعنی مال اور عافیت وغیرہ کر عطا فرمائی ہی سب شکر اور طاعت کا کر کہ خرچ کروں تیری راہ میں اور خوشنودی تیری میں اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ ت یا اللہ اور وہ چیز کہ باز رکھی تو نے مجھے یعنی نہ دے اوس چیز کے کہ دوست رکھتا ہوں میں پس کر اوسکو سبب فراغت میرے کا اوس چیز کے کہ دوست رکھتا ہی تو نقل کی ترمذی نے ف یعنی مال وغیرہ جو نہیں دیا اوسکو باعث مشغول عبادت اپنی کا کر کہ بغیر مانگے کے تیری عبادت ہی میں مشغول ہوں ۵ فخ ۵ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ يَّظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِيْ ت مس یا اللہ فائدہ مند کر مجھکو ساتھ سماعت میرے کے اور بینائی میری کے اور کر اونکو وارث مجھ سے باقی آخر عمر تک اور مدد دے مجھکو اوپر اوس شخص کے کہ ظلم کرے مجھ اوپر لے اوس سے کینہ اور بدلہ میرا نقل کی ترمذی حاکم زبرے یا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ت مس مص اص اے پھیرنے والے دلوں کے ثابت رکھ دل میرا دین اپنے پر نقل کی یہ ترمذی نسائی حاکم احمد ابو یعلی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ الْخُلْدِ س ح ب مس یا اللہ تجھ میں مانگتا ہوں تجھ سے وہ ایمان کہ متغیر نہ ہو یعنی ثابت رہے اور وہ نعمت کہ نہ فنا ہو یعنی نعمت بہشت کی کہ ہمیشہ باقی رہیگی اور رفاقت نبی اپنے کی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بیچ بلند تر درجے بہشت کے کہ نام اوسکا جنۃ الخلد ہی نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے ف یہ معنی نہیں ہیں کہ اوسکا سا درجہ ملے بلکہ یہ چاہتا ہوں کہ قریب رہے عملوں کی ہوا رفاقت اور خدمتگاری اوسکی نصیب ہو آمین آمین رب العالمین کذا ذکر المصنف اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَاحًا يَّتْبَعُهٗ فَلَاحٌ وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا س مس یا اللہ تجھ میں مانگتا ہوں تجھ سے صحت ایمان میں اور ایمان بیچ نیک خلق کے اور رہائی بیچ کہ پیچھے لاوے اوسکے چھٹکارا اور رحمت تجھ سے یعنی توفیق طاعت کی اور عافیت اور بخشش تجھ سے اور خوشنودی نقل کی یہ نسائی حاکم نے اَللّٰھُمَّ اَلْهِمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَارْزُقْنِيْ عِلْمًا يَّنْفَعُنِيْ بِهٖ مس یا اللہ فائدہ دے مجھکو ساتھ اوس چیز کے

کہ سکھائی تو نے یعنی علم پر عمل نصیب کرا اور سکھا مجھکو وہ چیز کہ فائدہ دے مجھکو یعنی اوسی قدر سیکھوں کہ فائدہ مند ہو اور نصیب کر
مجھکو وہ علم کہ نفع دے مجھکو ساتھ اوسکے نقل کی یہ حاکم سنائی نے اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ
وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ ق مص یا اللہ نفع دے
مجھکو ساتھ اوس چیز کے کہ سکھائی تو نے مجھکو اور سکھا مجھکو وہ چیز کہ نفع دے مجھکو اور زیادہ کر مجھکو علم شکر ہی اللہ کا
کا بہر حال اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ تعالیٰ کے حال دوزخ والوں کے سے نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے
ف اس میں اشارہ ہی اوپر شکر کرنے کے نعمت ایمان پر کہ فرض کیجیے اگر دنیا میں کوئی تمام ملاؤں میں کوفتار
ہو تو نجات پانا دوزخ سے کفایت کرتا ہی نعمت ہونے میں اور واجب کرتا ہی شکر کو کذا ذکر المخرج اَللّٰهُمَّ
بِعِلْمِكَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوةَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَیْرًا لِّیْ وَ
اَسْاَلُكَ خَشْیَتَكَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِی الرِّضٰی وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُكَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَ
قُرَّةَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُكَ الرِّضٰی بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی
لِقَائِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَةِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِیْنَ
س مس ط یا اللہ جان جانے اپنے کے علم غیب کو اور جان قدرت اپنے کے خلق پر زندہ رکھ مجھکو جب تک کہ
جانے تو زندگانی بہتر میرے لیے اور مار مجھکو جب جانے تو مرنا بہتر میرے لیے اور مانگتا ہوں تجھسے ڈر تیرا باطن و ظاہر میں اور
مانگتا ہوں کہنا کلمہ حق کا خوشی اور غصہ میں اور مانگتا ہوں تجھسے وہ نعمت کہ نہ فنا ہو اور نہ منقطع کر لکمہ کی کہ نہ منقطع ہو اور
مانگتا ہوں تجھسے راضی ہونا ساتھ تقدیر کے اور خنکی زندگانی کی بعد مرنے کے یعنی راحت ہمیشہ کی برزخ اور قیامت میں اور
لذت دیکھنے کی طرف منہ تیرے کے یعنی آخرت میں اور شوق طرف ملنے تیرے کے اور پناہ مانگتا ہوں تجھسے سختی مضرر کرنیوالی سے
یعنی بیماری اور فقر سے کہ جس میں صبر نہ ہو اور فتنے گمراہ کرنی والے سے یعنی زیادتی مال و جاہ کی گمراہ کرے یا اللہ آراستہ کر
ہمکو ساتھ زینت ایمان کے اور کر ہمکو راہ دکھانی والے راہ پانی والے نقل کی یہ نسائی حاکم احمد طبرانی نے ف مانگتا ہوں
کہنا حق کا یعنی جس ہی کہوں حق، خلق مجھسے راضی ہوں یا ناراض یا اپنی خوشی خفگی میں حق بات کہوں مثل عوام کے
نہوں کہ خفگی میں برا کہنے لگیں اور خوشی میں خوشامد کرنے لگیں اور نہ شک کہ آنکھوں کی ٹھنڈک لذت دیکھنی یا باقی رہنا
اولاد کا بعد اوسکے یا مراد ہی ہمیشگی نماز کی اور اولی یہ ہی کہ مراد بھلائی دونوں جہان کی مراد لیں اور راہ پانی والے
یعنی جیسے اور دنکو اچھی راہ بتاوین آپ بھی اوسپر عمل کریں ایسے نہوں جو در افضیحت و دیگر پر الصیحت کذا ذکر المخرج
ایکبار حضرت عمار صحابی نے نماز پڑھائی لیکن نماز میں اختصار کیا کسی نے کہا کہ تو نے تخفیف کی نماز میں اونہوں نے کہا
کہ مجھے کچھ ضرر نہوں ہی کہ میں نے اوس میں دعا پڑھی ہی کہ سنی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر ہی دعا
پڑھی اللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَیْبَ اخرجہ کذا فی النسائی اور شیخ عبد الحق رح نے لکھا ہی کہ ظاہر یہ ہی کہ التحیات کے بعد پڑھے
ہوں گے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ

كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ وَاَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَیْتَهٗ لِیْ خَیْرًا ق ح س ص یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے تمام بھلائیاں اس جہان میں اور اوس جہان میں جو کچھ کہ جانتا ہوں میں اوس سے اور جو کچھ کہ نہیں جانتا ہوں میں اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے تمام برائیوں سے اس جہان میں اور اوس جہان میں جو کچھ کہ جانتا ہوں میں اوس سے اور جو کچھ کہ نہیں جانتا ہوں میں یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اوس چیز کی کہ مانگی تجھ سے بندہ تیرا تیرے نبی تیرے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی سے کہ پناہ مانگی اوس سے بندہ تیرا تیرے نبی تیرے یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بہشت اور وہ چیز کہ نزدیک کرے طرف اوسکے کلام یا کام اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے دوزخ سے اور اوس چیز سے کہ نزدیک کرے طرف اوسکے کلام یا کام اور مانگتا ہوں تجھ سے یہ کہ کرے تو ہر تقدیر میرے لیے جو قضا کی تو نے جہان حاکم نے واَسْاَلُكَ مَا قَضَیْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا م س اور مانگتا ہوں میں تجھ سے یہ کہ جو کچھ حکم کیا تو نے میرے لیے کسی امر سے کہ کرے انجام اوسکا اچھا حاکم کی یہ حاکم نے اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ح م س یا اللہ احسان کر انجام ہمارا سب کاموں میں اور بچا ہمکو رسوائی دنیا اور عذاب آخرت کے سے نقل کی یہ ابن جہان حاکم نے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ كُلِّ خَیْرٍ خَزَائِنُهٗ بِیَدِكَ م س ح ب یا اللہ نگاہ رکھ مجھکو ساتھ اسلام کے کھڑے ہوئے اور نگاہ رکھ مجھکو ساتھ اسلام کے بیٹھے ہوئے اور نگاہ رکھ مجھکو ساتھ اسلام کے سوتے اور نہ خوش کر بسبب مصیبت میری کے دشمن کو اور نہ حاسد کو یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے ہر بھلائی کے خزانے اوس کے ہاتھ میں ہیں تیرے کے ہیں نقل کی یہ حاکم ابن جہان نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ وَاَسْاَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ هُوَ بِیَدِكَ كُلِّهٖ ح ب یا اللہ تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی سے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اوسکی کے یعنی تیرے قبضہ قدرت میں ہی اور مانگتا ہوں تجھ سے تمام بھلائیاں جو کہ تیرے ہاتھ میں ہیں نقل کی یہ ابن جہان نے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ م س ط یا اللہ تحقیق ہم مانگتے ہیں تجھ سے اعمال کہ واجب کریں رحمت تیری کو اور لازم کریں بخشش تیری کو اور سلامتی ہر گناہ سے اور غنیمت ہر نیکی سے اور رہائی پانا ساتھ بہشت کے اور نجات اگ سے نقل کی یہ حاکم طبرانی نے اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط ط یا اللہ نہ چھوڑ ہمارے کوئی گناہ مگر کہ بخشے تو اوسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کہ دور کری تو اوسکو اور نہ کوئی قرض مگر کہ ادا کری تو

عاذ بہ عبدک ونبیک آعاذ منہ عبدک

او سکو اور نہ کوئی حاجت حاجتوں دنیا اور آخرت کی سے مگر کہ روا کرے تو او سکو اے بہت رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے نقل کی طبرانی نے کبیر میں اور کہا بالدعا میں اللّٰھُمَّ اَعِنّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ **مس** یا اللہ مدد کر ہماری اپنے ذکر کرنے پر اور اپنے شکر کرنے پر اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر یعنی اسطرح عبادت کریں کہ گویا کہ دیکھتے ہیں نقل کی یہ حاکم احمد نے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ **ل** یا اللہ مدد کر میری کر کرنے اپنے پر اور شکر کرنے اپنے پر اور اچھی کرنے عبادت اپنی نقل کی آج زار نے اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ بِخَیْرٍ **مس** یا اللہ قناعت دے مجھکو ساتھ اوس چیز کے کہ نصیب کی تو نے مجھکو یعنی تھوڑی ہو مایہ اور برکت دے میرے اوسمیں اور خلیفہ ہو ہر چیز میری پر کہ غائب ہی یعنی مال اہل میرے حفاظت اپنی میں کہ نقل کی آج حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِیْشَۃً نَقِیَّۃً وَمِیْتَۃً سَوِیَّۃً وَمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزٍ لِّیْ وَلَا فَاضِحٍ **مس** یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے زندگانی پاکیزہ اور مرنا اچھا یعنی باایمان اور پھرنا کہ خوار نہ ہو یعنی دن حشر کے اور نہ فضیحت کرے والا مال کی یہ حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ فِیْ رِضَاکَ ضَعْفِیْ وَخُذْ اِلَی الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَہٰی رِضَایَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ **مس مص** یا اللہ تحقیق میں ضعیف ہوں پس قوت دے مجھکو ساتھ خوشی اپنی کے اور اتوانی میری کر اور کہیچ طرف بھلائی کے مال پس ثانی میری کر اور کر اسلام کو نہایت رضا اور اصل مقصود میرا یا اللہ تحقیق میں ضعیف ہوں پس قوی کر مجھکو اور تحقیق میں ذلیل ہوں پس عزت دے مجھکو اور تحقیق میں محتاج ہوں پس روزی دے مجھکو نقل کی یہ حاکم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْءَ قَبْلَکَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَکَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ دَابَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہَا بِیَدِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْکَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ھٰذَا مَا سَاَلَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ **طس** یا اللہ نہیں پہلے تجھ سے کوئی چیز پہلے میرے اور تو ہی آخری پس نہیں کوئی چیز پیچھے تیرے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے برزمین کے چلنے والے سے کہ مال پیشانی اوسکی کے تیرے ہاتھ میں ہے یعنی تیرے اختیار میں ہی اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے گناہ سے اور کاہلی سے اور عذاب قبر اور فتنے قبر کے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے گناہ کی جگہ حاضر ہونے کے اور قرض سے یا اللہ پاک کر مجھکو گناہوں میرے سے جیسے کہ پاک کیا تو نے کپڑا سفید میل سے یا اللہ دور کر مجھ کو درمیان گناہوں میرے کے جیسکہ دور کی تو نے درمیان مشرق اور مغرب کے یہ وہ دعا ہی کہ مانگی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رب اپنے سے یہی حصر ہے دعا ہی میں کہا نقل کی طبرانی نے کبیر اوسط میں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَسْاَلَۃِ وَخَیْرَ الدُّعَاءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیٰوۃِ وَخَیْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِیْ وَاغْفِرْ خَطِیْئَتِیْ وَاَسْاَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَہٗ وَجَوَامِعَہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَظَاھِرَہٗ وَبَاطِنَہٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ مَا اٰتِیْ وَخَیْرَ مَا اَفْعَلُ

وَخَيْرَ مَا أَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي وَتَضَعَ وِزْرِي وَتُصْلِحَ أَمْرِي وَتُطَهِّرَ قَلْبِي وَتُحَصِّنَ فَرْجِي وَتُنَوِّرَ قَلْبِي وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي
وَأَسْتَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ لِي فِي سَمْعِي وَفِي بَصَرِي وَفِي رُوحِي
وَفِي خُلُقِي وَفِي أَهْلِي وَفِي مَحْيَايَ وَفِي مَمَاتِي وَفِي عَمَلِي وَتَقَبَّلَ حَسَنَاتِي وَأَسْتَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ
الْجَنَّةِ آمِينَ **مس طس** یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھے بہتر سوال یعنی چیز سوال کی کہیں اور اچھی
دعا اور اچھی مراد پانی اور اچھے عمل اور اچھا ثواب اور اچھی زندگانی اور اچھا مرنا اور ثابت رکھ مجھکو یعنی اسلام پر اور
بھلائی کر بوجہ اعمال میرے کے یعنی میزان اعمال میں اور ثابت اور استوار کر ایمان میرا اور بلند کر درجہ میرا اور قبول کر نماز
میری اور بخش گناہ میرے اور مانگتا ہوں تجھے درجے بلند بہشت کے قبول کر یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھے سرے پہلائیوں
اور انتہائیں اوسکی اور پہلائیاں جامع یعنی جو کہ دین و دنیا میں نفع دین اور اول اوسکا اور آخر اوسکا اور ظاہر اوسکا
اور باطن اوسکا اور درجے بلند بہشت کے قبول کر یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھے بھلائی اوس چیز کی کہ لاتا ہوں میں
یعنی عبادتیں اور بھلائی اوس چیز کی کہ کرتا ہوں میں اعضائے اور بھلائی اوس چیز کی کہ کرتا ہوں میں دل سے
اور بھلائی اوس چیز کی کہ پوشیدہ ہو یعنی مقدر ہی ہوتا اوسکا آخرت میں اور بھلائی اوس چیز کی کہ ظاہری یعنی واقع
ہوتی دنیا میں اور درجے بلند بہشت کے قبول کر یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھے یہ کہ بلند کرے تو ذکر میرا اور دور
کرے تو بوجھ کو میرے کا اور اچھا کرے تو حال میرا اور پاک کرے تو دل میرا اور نگاہ کرے تو شرمگاہ میرا یعنی مددگاری
سے اور روشن کرے تو دل میرا اور بخشے تو میرے لیے گناہ میرے اور مانگتا ہوں میں تجھے درجے بلند بہشت
کے قبول کر یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھے یہ کہ برکت دے تو میرے لیے سماعت میری میں اور بینائی میری
میں اور روح میری میں اور ظاہر میرے میں اور باطن میرے میں اور اہل عیال میرے میں اور زندگانی میری
میں اور مرنے میرے میں اور عمل میرے میں اور قبول کر تو نیکیاں میری اور مانگتا ہوں تجھے درجے بلند بہشت کے
قبول کر قبل کی یہ حاکم نے اور طبرانی نے کبیر اور اوسط میں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسِّعْ رِزْقَكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي
وَانْقِطَاعِ عُمُرِي **مس طس** یا اللہ کر بہت فراخ روزی اپنے مجھ پر نزدیک بڑھاپے میرے کے اور تمام ہونے
عمر میری کے قبل کی یہ حاکم نے اور طبرانی نے اوسط میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي
یا اللہ بخش میرے لیے گناہ میرے اور چوک میری اور دانستہ گناہ میرے قبل کی یہ ابن حبان نے یا مَنْ لَا تَرَاهُ
الْعُيُونُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُونُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ يَعْلَمُ مَثَاقِيلَ
الْجِبَالِ وَمَكَايِيلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْأَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا أَظَلَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَأَنَارَ
عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِي مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا أَرْضٌ أَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَا فِي قَعْرِهِ وَلَا جَبَلٌ مَا فِي وَعْرِهِ
اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِي آخِرَهُ وَخَيْرَ عَمَلِي خَوَاتِيمَهُ وَخَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاكَ فِيهِ **طس** وَبِحَقِّ

نہیں کہ کیسکیں اوسکو کہیں اور نہیں پہونچتے ہیں کنہ ذات اور صفات اوسکے کو کمان اور نہیں تعریف کرسکتے اوسکی
تعریف کرنے والے اور نہیں متغیر کرتے ہیں اوسکو حادثے اور نہیں ڈرتا ہی وہ کہ دشمن زمانے کی سے
جانتا ہی وہ وزن پہاڑوں کے اور مپانے دریاؤں کے اور گنتی بوندوں مینہ کی اور گنتی پتی درختوں کی اور
گنتی اوس چیز کی کہ اندھیرا کیا ہی اوسپر رات نے اور روشن ہوا ہی اوسپر دن یعنی سب چیزیں دنیا کی اور پہچانتا ہی
اوس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو یعنی اوس کے علم میں بہر حال سامنے موجودی اور نہ چھپا تی ہی کہ زمین
دوسری زمین کو اور نہ دریا اوس چیز کو کہ بہا اوسکے میں ہی اور نہ پہاڑ اوس چیز کو کہ اندر اسکے ہی یعنی کاہر
اور چھپے کرا بھی عمر میری آخر عمر کو اور بہتر عمل میرا آخر عمل کو اور بہتر دنوں میرے یکا اوسدن کو کہ ملاقات
کروں میں تجھے اوس میں نقل کی یہ طبرانی نے اوسط میں یا وَلِيَّ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ ثَبِّتْنِي بِهِ حَتَّى
أَلْقَاكَ ط اے مدد کار اسلام کے اور مسلمانوں کے ثابت رکھ مجھکو اسلام پر یہانتک کہ ملوں میں تجھے نقل کی
یہ طبرانی نے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ
وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ ط طس یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں
تجھسے راضی ہونا ساتھ تقدیر کے اور ٹھنڈک زندگانی کی بعد مرنیکے اور لذت نظر کی طرف منہ تیرے کی اور شوق
ملنے تیرے کی بیچ غیر حالت سخت ضرر دینے والی کے اور نہ فتنے گمراہی میں ڈالنے والے کے نقل کی طبرانی نے
کبیر اور وسط میں اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَافِيَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ
اط یا اللہ اچھا کر انجام ہمارا سب کاموں میں اور بچا ہمکو رسوائی دنیا اور عذاب آخرت کے سے نقل کی یہ احمد و طبرانی نے
مَنْ كَانَ ذَلِكَ دُعَاؤُهُ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهُ الْبَلَاءُ ط جسکی ہووے یہ دعا یعنی اللھم احسن عافیتنا آخر
تک تو مرنا ہی پہلے اسکے کہ پہونچے اوسکو بلا نقل کی یہ طبرانی نے ف یعنی جو اس دعا پر مداومت کرتا ہی دائم
زیست محفوظ رہتا ہی اوس بلا سے کہ سبب رسوائی دارین کی ہو اور کہا مصنف نے کہ یہ حدیث بزرگ قدری
لائق کی مداومت کیجاوے اوسپر پس تحقیق یہ محرب ہی ع ۵ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ غِنَايَ وَغِنَا مَوْلَايَ
اط یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے بے پروائی اپنی خلق سے اور بے پروائی دوستوں اور رہا یوں اور
مددکاروں اپنے کی نقل کی یہ احمد طبرانی نے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ عِيشَةً نَقِيَّةً وَمِيتَةً سَوِيَّةً وَ
مَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ ط یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے زندگانی پاکیزہ اور مرنا اچھا اور پھرنا کہ خوار نہو اور
رسوا نہو نقل کی یہ طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ط یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر
مجھپر اور داخل کر مجھکو بہشت میں نقل کی یہ طبرانی نے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِي فِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَفِي
آخِرَتِي الَّتِي إِلَيْهَا مَصِيرِي وَفِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ
الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ ر یا اللہ برکت دے میرے لیے دین میرے میں وہ جو ہی بچانے کام میرے کا اور

آخرت میری ہیں کہ جسکی طرف پھرنا میرا ہی اور دنیا میری ہیں کہ جس میں وسیلہ میرا ہی یعنی اعمال وسیلہ نجات آخرت کے ہیں اور کرزندگانی کو سبب زیادتی کا میرے لیے ہر نیکی میں اور کرموت کو سبب آرام کا میرے لیے ہر برائی سے نقل کی یہ ہزار نے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي صَبُوْرًا وَاجْعَلْنِي شَكُوْرًا وَاجْعَلْنِي فِي عَيْنِي صَغِيْرًا وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا یا اللہ کر مجھکو بہت صبر کرنے والا اور کر مجھکو بہت شکر کرنی والا اور کر مجھکو بیچ آنکھوں میری کے چھوٹا یعنی ناغور نہ آوے اور بیچ آنکھوں آدمیوں کے بڑا یا ذلیل ہوں نقل کی یہ ہزار نے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الطَّيِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَأَنْ تَتُوْبَ عَلَيَّ وَإِنْ أَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً أَنْ تَقْبِضَنِيْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھے پاکیزہ چیزیں یعنی رزق حلال اور چھوڑنا بری باتوں کا اور دوستی محتاجوں کی اور یہ کہ تو میری توبہ کی دے تو مجھکو اور اگر چاہے تو سانہ بندوں اپنے کے فتنہ یعنی بلا اوتاری چاہے اوپر تو مانگتا ہوں یہ کہ اوٹھائے تو مجھکو طرف اپنے غیر فتنہ زدہ یعنی پہلے اور ترنے ملاسے مارنقل کی یہ ہزار نے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ **طٰسٓ** یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھے علم نفع دینے والا اور پناہ مانگتا ہوں سانہ تیرے اوس علم سے کہ نہ نفع دے نقل کی یہ طبرانی نے کبیر اوسط میں اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا **طٰسٓ** یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھے علم فائدہ مند اور عمل مقبول نقل کی یہ طبرانی نے اوسط میں اَللّٰهُمَّ ضَعْ فِيْ أَرْضِنَا بَرَكَتَهَا وَزِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا **طٰسٓ** یا اللہ کر زمین ہماری میں برکت اوسکی اور زینت اوسکی اور جو چیز سبب زینت کی ہی یعنی سرسبزہ کر اور کر سبب خاطر جمعی رہنے والوں اوسکے کا یعنی فراوانی کو پہونچ اوسکی تقسیم اوسکے آرام کر میں نقل کی یہ طبرانی نے اوسط میں اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِأَنَّكَ الْأَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَالْآخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَيْءَ دُوْنَكَ أَنْ تَقْضِيَ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ الْفَقْرِ **مٓصٓ** یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھے بوسیلے اسکے کہ تحقیق تو اول ہی پس نہیں کوئی چیز پہلے تیرے اور تو آخری پس نہیں کوئی چیز پیچھے تیرے اور تو ظاہری پس نہیں کوئی چیز اوپر تیرے اور تو پوشیدہ ہی پس نہیں کوئی چیز نیچے تیرے یہ کہ ادا کرے تو ہمارے قرض اور یہ کہ بے پرواکرے تو ہمکو محتاجگی سے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَهْدِيْكَ لِأَرْشَدِ أَمْرِيْ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ یا اللہ تحقیق میں رہنمائی چاہتا ہوں تجھے اون کاموں کی کہ مناسب و بہتر ہوں میرے لیے اور پناہ پکڑتا ہوں سانہ تیرے برائی نفس اپنے کی سے نقل کی یہ ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَأَسْتَهْدِيْكَ لِأَرْشَدِ أَمْرِيْ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ فَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّيْ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِيْ إِلَيْكَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِيْ صَدْرِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّيْ **مٓصٓ** یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھے کہ بخشش مانگتا ہوں تجھے گناہوں اپنے کے لیے اور رہنمائی چاہتا ہوں تجھے واسطے مقاصد حال اپنے

یعنی سب امور اپنے میں میانہ روی چاہتا ہوں کہ کمی زیادتی نہ ہو اور توبہ کرتا ہوں طرف تیرے پس تو قبول
میری کیونکہ تحقیق تو ہی ہے رب میرا الصد پس کر رغبت میری طرف اپنے یعنی سوائی تیرے اور کی خواہش کروں اور رجوع کروں
میری طرف سوائے تیرے اور رکبت دے میرے اوپر جس میں کہ نصیب کی تو نے مجھکو درفول کر مجھے استغفار و طاعت کیونکہ تحقیق تو ہی
ہی پروردگار میرا قل کی آیہ ابن ابی شیبہ یا من اظہر الجمیل وستر القبیح یا من لا یواخذ بالجریرۃ ولا یہتک السترۃ
یا عظیم العفو یا حسن التجاوز یا واسع المغفرۃ یا باسط الیدین بالرحمۃ یا صاحب کل نجوی یا منتہی
کل شکوی یا کریم الصفح یا عظیم الحلم یا من یبتدی بالنعم قبل استحقاقہا یا ربنا و یا سیدنا و یا مولانا و یا غایۃ
رغبتنا اسئلک یا اللہ الا تسوی خلقی بالنار مس اے وہ شخص کہ ظاہر کی خوبی اور نیکی بندوں کی اور ڈھانکی برائی
اے وہ شخص کہ نہیں پکڑتا ہی سبب گناہوں کے یعنی بجرد صادر ہونے ان کے مواخذہ نہیں کرتا بلکہ باسید توبہ توقف فرماتا ہی
بلکہ اکثر درگذر کرتا ہی اور نہیں پردہ دری کرتا کسی کی اے بہت عفو کرنے والے اچھے درگذر کرنے والے اے وسیع بخشش کے
اے کھولنے والے ہاتھوں قدرت کے ساتہ رحمت کے یعنی بہت دیتا ہی اے صاحب ہر راز کے یعنی ہر راز دار کا راز اور ہر حاجت مانگنے والے کی
اے جای پہونچنے ہر شکوے کے اے دیکھ کر فرمانے والے کناہوں کے بجائے بہت دینے والے ابتدا کرنے والے نعمتوں کے پہلے کہ تحقیق
ادنکے کے یعنی پہلے طاعت و عبادت کرنے کے دیتا ہی اے پروردگار ہمارے اور اے صاحب ہمارے اور اے مالک ہمارے ڈر
اے نہایت رغبت ہمارے کے یعنی تیری برابر کوئی چیز ہمارے نہیں ہے مانگتا ہوں تجھے اے اللہ یہ کہ نہ جلاوے تو صورت میری پر آگ کے
قفل کی یہ حاکم نے ف منتی کل شکوی میں اشارہ ہی اسپر کہ سوائی اوسکے کسی پر دروازہ شکایت کا نہ کھولے جو حضرت
یعقوب علیہ السلام نے فرمایا انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ یعنی میں تو کہولتا ہوں اپنا احوال اور غم اسدہی پاس ۵ فرق ۵
تر تورک فہدیت فلک الحمد عظم حلمک فعفوت فلک الحمد بسطت یدک فاعطیت فلک الحمد
ربنا وجہک اکرم الوجوہ وجاہک اعظم الجاہ وعطیتک افضل العطیۃ وہنیاتک طاع ربنا
فنشکر ونعصی ربنا فتغفر ونحیب المضطر وتکشف الضر وتشفی السقیم ونغفر الذنب ونقبل التوبۃ ولا
یجزی بآلائک احد ولا یبلغ مدحتک قول قائل ص سومص پورا کیا تو نور ہدایت تیری کا پس سیدہی راہ
دکہائی تو نے پس تجہ ہی کیلیے تعریف ہی ٹہی ہوئی پروردگاری تیری پس بخشا تو نے بندوں کو پس تجہ ہی کیلیے تعریف ہی
فراخ ہو دست قدرت تیرا ساتہ انعام کے پس دیا تو نے ہر کسی کو پس تجہ ہی کیلیے تعریف ہی اے رب ہمارے ذات مقدس تیری ہیبت
بزرگ ہی فائقوں کی اور رتبہ تیرا بہت بڑا ہی تو سکا اور بخشش تیری فضل بخششوں کی ہی اور بہت کوا را ادنی اطاعت کیا جاتا ہی تجہ
اے رب ہمارے پس ثواب دیتا ہی اور نافرمانی کیا جاتا ہی تجہ اے رب ہمارے بخشتا ہی اور قبول کرتا ہی تو دعا عاجز کی اور دور کرتا ہی
تو ضرر کو اور شفا دیتا ہی بیمار کو اور بخشتا ہی گناہ کو اور قبول کرتا ہی توبہ اور نہیں بدلا دیتا ہی نعمتوں تیرا کوئی اور نہیں پہنچ سکتا
تعریف تیری کو کلام کسی کہنے والے کا قل کی ابو یعلی نے اور مرفوعا ابن ابی شیبہ اللھم انی اسئلک من فضلک و
رحمتک فانہ لا یملکہا الا انت ط یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجہ سے فضل تیرا اور رحمت تیری پس تحقیق نہیں مالک ہی تجکا

وفی مکرر نقل کی طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَحْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا جَھِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ ا ر ط یا اللہ بخش میرے لیے وہ کناہ کہ چوک کر کیے میں نے اور وہ کہ قصد کیے میں نے اور وہ کہ پوشیدہ کیے میں نے اور وہ کہ ظاہر کیے میں نے اور وہ کہ ناداستہ کیے میں نے اور وہ کہ دانستہ کیے میں نے نقل کی یہ احمد بزار طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَظُلْمَنَا وَھَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَأَنَا وَعَمْدَنَا وَکُلَّ ذٰلِکَ عِنْدَنَا ا ط یا اللہ بخش ہمارے لیے کناہ ہمارے اور ظلم ہمارے اور ہیہودکیاں ہماری اور قصد کناہ ہمارے اور چوک ہماری اور دانستہ کناہ ہمارے اور یہ سب کناہ موجود ہیں نزدیک ہمارے نقل کی احمد طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَأِیْ وَعَمْدِیْ وَھَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَکُلَّ ذٰلِکَ مِنِّیْ بَرَکَۃَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَا حَرَّمْتَنِیْ ط س یا اللہ بخش میرے لیے چوک میری اور دانستہ کناہ میرے اور ہیہودکیاں میری اور قصد کناہ میرے اور محروم نکر مجھکو برکت اس چیز کی سے کہ دی تو نے مجھکو اور نہ فتنے میں ڈال مجھکو بیچ اوس چیز کے کہ محروم کیا تو نے مجھکو یعنی نہ دینے کو سبب فتنے کا نکر کہ بے صبری و غیرہ کروں نقل کی طبرانی نے اوسط میں اَللّٰھُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ ا ص یا اللہ جیسی کی تو نے صورت میری پس ایسی ہی کر سیرت میری نقل کی احمد ابو یعلی نے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاھْدِنِی السَّبِیْلَ الْاَقْوَمَ ا ص اے رب میرے بخش اور رحم کر اور دکھا مجھکو راہ سیدھی یعنی دین کی نقل کی احمد ابو یعلی نے سَلُوا الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِّنَ الْعَافِیَۃِ ت س و حب مس ذرا یا الحرث صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ سے بخشش اور عافیت کو کہ نہیں کوئی شخص دیا کیا ہے اوس کے کوئی چیز بہتر عافیت سے یعنی جو دولت ایمان کے درجہ عافیت ہی کا ہی نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَدْعُوا اللّٰہَ بِہٖ فَقَالَ سَلْ رَبَّکَ الْعَافِیَۃَ فَمَکَثْتُ اَیَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَسْئَلُہٗ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ یَا عَمِّ سَلِ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط حضرت عباس روایت کرتے ہیں کہ عرض کیا میں نے اے رسول اللہ کے سکھاؤ مجھکو کچھ دعا کہ دوں میں اللہ سے ساتھ اوسکے پس فرمایا مانگ درکار اپنے سے عافیت پس ٹھہرا میں چند روز پھر حاضر ہوا پس عرض کی میں نے یا رسول اللہ سکھاؤ مجھکو کچھ کہ مانگوں میں اوسکو اپنے پروردکار عزوجل سے پس فرمایا مجھکو اے چچا میرے مانگ اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں نقل کی طبرانی نے یَا عَمِّ اَکْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِیَۃِ ط اے چچا میرے بہت دعا کر ساتھ عافیت کے نقل کی یہ طبرانی نے مَا سَأَلَ اللّٰہَ اَحَدٌ عَبْدًا شَیْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ یَّعْفُوَ لَھُمْ وَیُعَافِیَھُمْ ر نہ مانگی اللہ تعالیٰ سے بندوں نے کوئی چیز بہتر اس سے کہ بخشے اللہ اونکو اور عافیت دے اونکو نقل کی یہ بزار یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا تُعَلِّمُنِیْ دَعْوَۃً اَدْعُوْ بِھَا لِنَفْسِیْ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ رَبَّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْیَیْتَنَا ا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ سکھائیے مجھکو ایک دعا کہ کروں میں ساتھ اوسکے اپنے لیے فرمایا ان سکھاؤں تمہیں کہ لے اے سر پروردکار نبی کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بخش میرے لیے کناہ میرے اور دور کر غصہ دل میرا کی اور چیزیں کہ غصہ دلاتی ہیں مثل حسد وغیرہ کے دور کر اور بچا مجھکو گمراہ کرنے والے فتنوں سے جب تک زندہ رکھے تو مجھکو نقل کی یہ احمد نے لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ اَللّٰھُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّتِیْ فَاِنَّ الْکَافِرَ یُلَقَّنُ حُجَّتَہٗ وَلٰکِنْ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّۃَ الْاِیْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ ط نہ کہے کہ یم میں کہ یا اللہ سکھا مجھکو دلیل میری اس پر کہ یہ تحقیق کافر بھی سکھایا جاتا

دلیل اپنی یعنی دلیل طحل پس نہی حجت نہ ملنے کی ہے یا اسد سمجھا مجھکو دلیل ایمان کی یعنی کلمہ طیبہ وغیرہ نزدیک سے نقل کی ہے طبرانی نے
فَضْلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ فَضْلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ یہ بیان ہی فضیلت درود و سلام بھیجنے کا بغیر حاضر ہونے
پہر درود و سلام ہو ہے مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ **حب ا د ت مس** نہ بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس میں کہ نہ یاد کیا اللہ کو اور نہ درود
بھیجا اپنے پر کر ہو کی یہ مجلس اوپر سبب حسرت کی دن قیامت کے اور اگرچہ داخل ہو دین بہشت میں واسطے ثواب کے نقل کی یہ
ابن حبان احمد ابو داود ترمذی نسائی حاکم نے **ف** لِلثَّوَابِ متعلق حسرت کا ہی یعنی قیامت کو جب ثواب کا اور درود کا دیکھیں گے
پشیمان ہوویں گے کہ کاش کی نام عربی ہیں صرف کرتے حنفی نے لکھا ہی کہ ظاہر حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ ہر شخص اہل مجلس میں سے
یہ دونوں کام کرے اگر ایک ہی فوت ہو گا تو باعث حسرت کا سکو ہو گا ایک کے اور دن کو کفایت نہیں کرتا اور ملا علی قاری نے
لکھا ہی کہ جو شخص گھر بکا اور ساحت ہو کی سکو نہیں ہو سکی اگر وا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ

دس ق حب فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بھیجو مجھ پر درود دن جمعے کے پس تحقیق درود تمہارا عرض کیا جاتا ہی
مجھ پر نقل کی ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے **ف** معنی حدیث کے یہ ہیں کہ درود بہت بھیجا کرو خصوصا دن جمعے کے کہ درود
تمہارا جب پڑھتے ہو مجھ پر عرض ہوتا ہی اور جمعے کو بسبب اول دن ہی کے فضیلت کے اور مناسبت ہی اسکو حضرت کے کہ یہ سید الایام ہی اور حضرت
سید الاولین والاخرین ہیں اور دن کی زیادتی اور حد کثرت کا استثنا ہو یا ہاری کذا ذکر الشیخ احمد اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ أَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا عُرِضَتْ
عَلَيَّ صَلٰوتُهُ **مس** نہیں درود بھیجا ہی مجھ پر کوئی دن جمعے کے مگر کہ عرض کیا جاتا ہی مجھ پر درود اوسکا یعنی خلائق درود کی کہ شاید
کچھ توقف ہی ہو تو اوپر نقل کی یہ حاکم نے مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ **د** نہیں کوئی سلام
بھیجتا ہی مجھ پر مگر کہ پھیرتا ہی اللہ مجھ پر روح میری یہاں تک کہ جواب دیتا ہوں اوسکو سلام کا نقل کی ابو داود نے **ف** اسیر شبہہ آتا ہی کہ
عقیدہ اہل سنت کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم برزخ میں نہ مرہ ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہو گا کہ زندہ نہیں ہیں وقت سلام کے
روح آجاتی ہی جواب اسکا یہ ہی کہ روح پھیرنے کے مراد یہ ہی کہ حضور جناب باری تعالی میں جو حضرت کی روح مبارک مستغرق ہوتی ہی اوس
افاقت دیکر اوپر متوجہ کرتے ہیں تا جواب سلام کا دے پس مراد نہیں ہی کہ بدن سے روح مبارک جدی ہی اوسوقت آجاتی ہی **ه ص ق**
أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً **ت حب** قریب آدمیوں کا ساتھ میرے قیامت کے یعنی زیادہ تر
بہت بھیجنے والا اوں کا ہی مجھ پر درود کو دنیا میں نقل کی یہ ترمذی ابن حبان نے اَلْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ **ت**
س حب مس بڑا بخیل وہ ہی کہ ذکر کیا جاؤں میں پاس اوسکے یعنی نام لیا جاوے میرا پس نہ درود بھیجے مجھ پر نقل کی
ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے اَلدُّعَاءُ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ **ك ص** بہت بھیجو مجھ پر درود پس تحقیق درود بھیجنا
ہی تمہارا پیچھے یعنی سبب زیادتی اجر اور بڑھنے مال اور پاک کیا ہو کا ہی نقل کی یہ ابو یعلی نے رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ
فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ **ت حب ر ط** خاک میں بھری ناک اوس شخص کی یعنی خوار اور ہلاک ہووے وہ کہ ذکر کیا جاؤں میں
اوسکے پاس پس نہ درود بھیجے مجھ پر نقل کی ترمذی ابن حبان بزار طبرانی نے **ف** ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ

فضیلت درود شریف

جب نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس میں لیا جاوے ہزار درود بھیجے مگر علماء نے لکھا ہی کہ ایکبار درود بھیجنا ہزار سنت اور افضل ہی ۵ فخر ۵ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ س ط س ص ی جسکے پاس ذکر کیا جاوے میں پس چاہیے کہ درود بھیجے مجھپر پس کہا نسائی نے اور طبرانی نے اوسط میں اور ابو یعلی ابن سنی نے فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ی پس تحقیق جو کوئی درود بھیجے مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہی اللہ یعنی رحمت بھیجتا ہی اوسپر دس بار قبل کی یہ ابن سنی نے مَنْ ذَكَرَنِي فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ ص جو کوئی یاد کرے مجھکو اور نام لے میرا پس چاہیے کہ درود بھیجے مجھپر قبل کی یہ ابو یعلی اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ س ح ب م س تحقیق اللہ تعالیٰ کے لیے فرشتے ہیں زمین میں پھرنے والے کہ پہونچاتے ہیں مجھکو میری امت کی طرف سے سلام قبل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے ف یعنی درود خیال کریں اور توجہ اور حضور دل سے غافل نہوں کیونکہ جہاں سے مجھپر درود و سلام بھیجے ہیں مجھے پہونچا ہی ۵ فخر ۵ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي وَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ شُكْرًا م س ا تحقیق میں ملا جبرئیل سے پس خوشخبری دی مجھکو اور کہا تحقیق پروردگار تیرا فرماتا ہی جو کوئی درود بھیجے تجھپر درود بھیجتا ہوں میں اوسپر اور جو کوئی سلام بھیجے تجھپر سلام بھیجتا ہوں میں اوسپر پس سجدہ شکر کا کیا میں نے اللہ کے لیے قبل کی یہ حاکم احمد نے يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي جَعَلْتُ لَكَ صَلَاتِي قَالَ إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ ذَنْبُكَ الْحَدِيثَ م س ا عرض کیا ابی بن کعب نے یا رسول اللہ تحقیق میں نے کیا واسطے درود تمہارے کے تمام وقت دعا میں درود تمہارے کا ذما یعنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اب کفایت کیجاویں کی ساری مہمات دینی اور دنیاوی تیرے اور برآویں گی حاجتیں تیری اور بخشے جاویں گے گناہ تیرے قبل کی ساری سانہ دو بہت بہتری عاکم احمد کے ف سارہی حدیث یوں ہی کہ ابی بن کعب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود بہت بھیجوں پس کس قدر مقرر کروں واسطے درود بھیجنے کے اوسوقت میں سے کہ اپنی دعا کے لیے معین کیا میں نے فرمایا جسقدر چاہو درود میں صرف کرو ابی بن کعب نے عرض کیا کہ چوتھائی حصہ وقت اوراد و وظائف میں سے آپکے درود میں صرف کروں فرمایا جسقدر چاہو لیکن اگر اوس سے زیادہ کرے بہتری تیرے لیے پھر عرض کیا کہ آدھا وقت درود میں صرف کروں فرمایا جسقدر چاہو لیکن زیادہ کرے بہتری تیرے لیے پھر عرض کیا کہ دو تہائی کروں فرمایا جسقدر چاہو لیکن اگر دو تہائی سے زیادہ کرے بہتر ہو گا تیرے لیے جب دو تہائی نے عرض کیا جملہ اوقات کی صلوٰتی کا یعنی تمام وقت اپنے درود کا آپکے درود میں خرچ کروں گا پس فرمایا جیسیکہ مذکور ہی یہاں سے یہ ہی کہ جب بندا اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز میں خرچ کرتا ہی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرتا ہی اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہی اوسکے سب مہمات کو میں کان اللہ کان اللہ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی وہ کفایت کرتا ہی کذا فی المشکوٰۃ وشرح الحصن مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ه د ت س ط جو کوئی درود بھیجے مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہی اللہ اوسپر اس بارقبل کی یہ مسلم ابو داود ترمذی نسائی طبرانی نے جَاءَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرَى فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا س ح ب م ص م ی تشریف لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

حکمی ھفتاد کفایت کیا جاوے گا نکلا ترا درد و دوا جاوے گا نکلا مصنف

یکدن یعنی صحابہ پاس اور خوشی معلوم ہوتی تھی چہرہ مبارکاوں کے پر پس فرمایا تحقیق آئے میرے پاس جبرئیل پس کہا تحقیق رب تیرا فرماتا ہی کیا نہیں خوش کرتی تجکو اے محمد یہ بات کہ تحقیق نہ درود بھیجے تجپر کوئی امت تیری میں سے مگر درود بھیجون میں اوسپر دس بار اور نہ سلام بھیجے تجپر کوئی امت تیری میں سے مگر سلام بھیجون میں اوس پر دس بار نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ وارمی نے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجٰتٍ **س ح ب مس ط** جو کوئی درود بھیجے مجپر ایک بار بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس درود اور درجے کیے جاتے ہین اوس سے دس گناہ اور بلند کیے جاتے ہین اوسکے لیے دس درجے بہشت مین نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم بزار طبرانی نے اور ایک روایت نسائی اور طبرانی کی مین یہ بھی آیا ہی وَکُتِبَ لَہٗ بِھَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ **س ط** اور لکھی جاتی ہین بسبب اوس کے دس نیکیان مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً **ا** جو کوئی درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار بھیجتا ہی اللہ اوسپر اور فرشتے اوسکے ستر درود یعنی بہت بھیجے ہین نقل کی یہ احمد نے وَکَیْفِیَّۃُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تقدم اور کیفیت یعنی طرح درود اور سلام کی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے گذری یعنی بعد ذکر التحیات کے قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کُلُّ دُعَآءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ **طس** فرمایا حضرت علی نے راضی ہو اللہ اوس سے کہ ہر دعا منع کی گئی ہی قبولیت سے یعنی قبول نہین ہوتی ہاں تک کہ درود بھیجا جاوے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد پر نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی نَبِیِّکَ **ت** اور روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق دعا ٹھہرائی جاتی ہی درمیان آسمان و زمین کے نہین چڑہتا اوس سے کچھ یہان تک کہ درود بھیجے تو اپنے نبی پر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی قبولیت دعا کی موقوف ہی درود بھیجنے پر اور درود مقبول ہی بوسیلے اوسکے دعا بھی قبول ہوتی ہی **ف ۵** وَقَالَ الشَّیْخُ اَبُوْ سُلَیْمَانَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ رَحِمَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ اِذَا سَاَلْتَ اللّٰہَ حَاجَۃً فَابْدَاْہُ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ادْعُ بِمَا شِئْتَ ثُمَّ اخْتِمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ یُکْرِمُہٗ بِقَبُوْلِ الصَّلٰوتَیْنِ وَھُوَ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّدَعَ مَا بَیْنَھُمَا اور کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت پس شروع کر اوسکو ساتھ درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو کچھ چاہے تو پھر تمام کر دعا کو ساتھ درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکہ تحقیق اللہ پاک ذات ساتھ کرم اپنے کے قبول کرتا ہی دونون درودون کو یعنی اول آخر کے اور وہ بزرگتر ہی اس سے کہ چھوڑ دے اوس چیز کو کہ درمیان اون دونون کے ہی **ف** یعنی بطفیل درود کے دعا بھی قبول ہوتی ہی اور شیخ ابو سلیمان کا نام شیخ عبد الرحمن ہی بڑے ولی اور فضلای شام سے ہین رحمۃ اللہ علیہ

انشاء اللہ تعالیٰ لکھا ہوا کذا ذکر الفخر اور فضیلتین درود شریف کی سوای اسکے اور بھی آئین ہین کہ تتمہ قلم مین آنا دشوار ہی کل ہی کہ رہے

حصول سعادت کے چند روایات بیان ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سبکو ان پر عمل نصیب کرے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھ پر کتاب میں یعنی لکھتا ہی کتاب میں ہمیشہ فرشتے بخشش مانگتے رہتے ہیں اوسکے واسطے جبتک کہ نام میرا اوس کتاب میں رہتا ہی اور فرمایا کہ جسنے پڑھا قرآن اور حمد کی رب اپنے کی اور درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور استغفار کی رب اپنے سے پس تحقیق طلب کی اوسنے خیر جگہ اوسکے سے اور درود شریف کے پڑھنے سے محتاج ہی دو چیزوں ہی آدمی سے اور یہ بڑا ہونا ہی لوگوں سے جابر بن سمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ کہا اوسنے ہم بیٹھے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگاہ آیا حضرت پاس ایک آدمی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کونسا عمل بہت نزدیک ہی طرف اللہ تعالیٰ کے فرمایا یہی بات اور ادای امانت عرض کیا اوسنے کچھ اور بھی فرمایئے فرمایا نمازات کی اور صوم متواجر یعنی روزہ کرمی کا عرض کیا اوسنے یا رسول اللہ کچھ اور زیادہ فرمایئے فرمایا کثرت ذکر کی اور درود بھیجنا مجھ کو وہ دور کرتا ہی فقر کو روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ اسکے فرشتے ہیں پھرتے والے جب گذرتے ہیں وہ ذکر کے حلقے پر اوس میں ایک دوسرے کو کہتا ہی بیٹھ جاؤ پس جب لوگ دعا کرتے ہیں وہ فرشتے آمین کہتے ہیں پس جب یہ درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بھی درود بھیجتے ہیں اسکے ساتھ یہانتک کہ فراغت پاتے ہیں پھر کہتا ہی بعضا ان کا بعضے کو خوشوقتی ہو دے اسکو کہ پھرتے ہیں یہ اوس حال میں کہ بخشے گئے ہیں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب یہاں جاؤ تم کچھ پس درود بھیجو مجھ پر یا آجائیگی وہ چیز اور مجرب ہی روایت کی حافظ اسمعیل نے کتاب ترغیب میں بسند صحیح کے کہ پہونچی ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص تک کہ کہا اوسنے جسکو ہو دے حاجت طرف اللہ تعالیٰ کے پس چاہیے کہ روزہ رکھے بدھ اور جمعرات اور جمعے کو اور طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے اور اول وقت جمعے کی نماز کے لیے جاوے پس تصدق کرے کچھ یعنی اللہ کے نام پر دے کم ہو یا بہت پس جب جمعہ پڑھ چکے پڑھے اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الَّذِیْ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ کَلَّمَتْ عَظَمَتُہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الَّذِیْ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِہٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِیَنِیْ حَاجَتِیْ وَہِیَ کَذَا وَکَذَا یعنی لفظ کذا کی جگہ حاجت اپنی بیان کرے پس تحقیق قبول کیجائے گی دعا اوسکی انشاء اللہ تعالیٰ اور کہتے تھے عبداللہ کہ یہ دعا نادانوں کو نہ سکھانا اس لیے کہ دعا کریں گے ساتھ اسکے گناہ پر اور قطع رحم پر اور سنیان ثوری جب اوسنے کا ارادہ کرتے مجلس سے کہتے صلی اللہ وملائکتہ علی محمد وعلی انبیائہ اور لکھا ہی بعضے علماء نے حدیثوں سے استنباط کرکے کہ درود سبب یا دلی نور کا ہی بندے کے لیے پل صراط پر اور درود سبب ہی واسطے باقی رہنے اللہ تعالیٰ کے بندے کے لیے تعریف اچھی کو درمیان آسمان و زمین والوں کے کیونکہ درود بھیجنے والا طلب ہی اللہ سے اسکا کہ اپنے رسول پر تعریف کرے اور اکرام کرے اور کیا پس جزا ہی جنس عمل سے ہوتی ہی یعنی جیسا عمل ویسی ہی جزا ملے کی کہ اسکی تعریف باقی رہے گی اور اسی طرح درود ہونا ہی سبب برکت ذات مصلی کا اور عمل اور عمر

عمر اوسکی گا اور درود سبب ہی پہونچنے رحمت کا اور درود سبب ہی دوام محبت کا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درود
ہی محبت رسول خدا کا ساتھ پڑھنے والے درود کے اور درود سبب ہی ہدایت کا اور حیات ہی دل اوسکے کی اور درود
سبب ہی واسطے عرض ہونے نام اوسکے کے روبروی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درود سبب ہی قدر جمنے کا پل
پر اور کندھے کا اوس سے اور صلوٰۃ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بندے کی طرف سے دعا ہی اور دعا سوال بندہ کی رب
اپنے سے دو طرح کی ہی ایک یہ کہ حاجات اور مہمات اپنے اللہ تعالیٰ سے مانگے اور دوسرے یہ کہ ثنا کرے اوسکے
دوست پر تو نہیں شک ہی کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھے گا اوسکو اور رسول اوسکا ہی دوست رکھے گا اس لیے کہ اپنی حاجت
نہ مانگے اور اوسکو اللہ تعالیٰ اور رسول کی محبوب چیزمیں صرف کیا اور مقدم رکھا اپنے حوائج پر پس اگرچہ فائدہ درود کا نہ ہوتا
مگر یہی یعنی محبت اللہ اور رسول کی تو البتہ کافی تھا کہتا ہی مصنف حصن حصین کا کہ فوائد درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر بے شمار ہیں اور ثمرات اوسکے ان کنت ہیں دنیا اور آخرت میں حضور صائنکیوں اور مہمات اور فکروں اور قضای حاجات
میں اور میں نے بارہا تجربہ کیا ہی اسکا پس اکثر خوف اور ہلاکتوں کی جگہ میں پڑا میں پس نجات دی مجکو درود بھیجنے نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کذا فی المفتاح منیۃ المولف اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی درود بھیجے مجپر دس بار
پس گویا کہ آزاد کرتا ہی ایک بردہ اور فرمایا کہ وارد ہونگی مجپر قومیں کہ نہیں پہچانوں گا میں اونکو مگر بسبب کثرت درود اونکے
کے مجپر اور فرمایا کہ بڑا بخیل ہی وہ شخص کہ سنے میرا نام اور نہ بھیجے درود مجپر اور فرمایا کہ ہر اجتماع پر
تمہارا ہو درود کیا مجپر درود کو اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ درود بھیجنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ
تر ہو کرتا ہی کفارہ گناہوں کو پانی ٹھنڈے سے آگ کو یعنی ٹھنڈا پانی جیسے آگ کو بجھاتا ہی اوس سے زیادہ درود
کفارہ گناہوں کو تر ہو کرتا ہی کذا فی الشفا اور درود بھیجنا واجب ہی جبکہ ذکر کیا جاوے اور سنا جاوے نام مبارک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت حسن بصری رح فرماتے تھے کہ جو کوئی چاہتے یہ کہ پورے ساتھ پہنچے
پورے کے حوض مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے تو پڑھے اللھم صل علی محمد و علی آلہ و اصحابہ و اولادہ و ازواجہ
و ذریتہ و اہلبیتہ و انصارہ و اشیاعہ و محبیہ و امتہ و علینا معہم اجمعین یا ارحم الراحمین اور ایک شخص
سے منقول ہی کہ اونہوں نے امام شافعی سے بعد مرنے کے خواب میں حال اونکا پوچھا پس کہا اونہوں نے
کہ بخش دیا مجھکو رب میرے نے اور رحم کیا بسبب ذکر کرنے میرے کے اس درود کو ایک رسالے کے اول
میں کتابوں اپنی سے اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کلما ذکرک و ذکرہ الذاکرون و صل علی محمد و علی آل محمد کلما
غفل عن ذکرک و ذکرہ الغافلون اور ایک شخص سے منقول ہی کہ لوگ کشتی میں سوار ہوے پس چلی ہوا تیز اور گہرا
اونکو ہر طرف سے اور موج ماری دریا نے اور طوفان آیا پس بیقرار ہوے اور یقین کیا غرق کا اور موت کا پس
اسی حالت میں تھے کہ ایک شخص نے ایسے حال میں کہ کچھ سوتا تھا اور کچھ جاگتا دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ سکھاتے ہیں اوسکو یہ درود واسطے دفع فتنے اور حصول نجات کے اور فرماتے ہیں کہ سکھا یا درود اس نے کو

پس پڑھیں اوسکو ہزار بار وہ شخص کہتا ہی کہ جب شمار ہوا مین نے تو سکہا یا مین نے لوگون کو اور وہ پڑھنے لگے
پس ارادہ کیا ہزار بار پڑھنے کا پس تین سو بار پڑھا تہا کہ نجات پائی اور موجب شہر کنیں وہ یہی اللہم صل علی سیدنا محمد
وعلی آلہ واصحابہ صلوۃ تنجینا بہا من جمیع الاہوال والافات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات وتطہرنا بہا جمیع السیئات
وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ وبعد الممات انک علی
کل شئی قدیر اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ جو کوئی کثرت کرے اس درود کی سبب نجات اس کی کے سامنے دیکھنے
جمال جہان آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب مین مین مشرف ہوتا ہی اللہم صل علی محمد کما احب ان یصلی
علیہ اللہم صل علی محمد کما ہو اہلہ اللہم صل علی محمد کما تحب وترضی لہ اللہم صل علی روح محمد فی الارواح وعلی جسدہ
محمد فی الاجساد وعلی قبرہ فی القبور کذا فی وظائف النبی اور حضرت شیخ عبد الحق نے جذب القلوب مین لکہا ہی کہ اس درود
کی ملازمت سے باظہارت مشرف ہوتا ہی ساتہ رویت سید انام کے خواب مین اللہم صل علی محمد وآلہ وسلم کما
تحب وترضی لہ اور مفاخر الاسلام مین لایا ہی کہ جو کوئی روز جمعے کے ہزار بار یہ درود پڑہے اللہم صل
علی محمد النبی الامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہے گا یا منزل اپنی بہشت مین دیکہے گا اور
اگر نہ دیکہے مکرر کرے اسکو پانچ جمعون تک دیکہے گا بفضل الٰہی اوس چیز کو کہ مسرت بخشے اوسکو اور
جو کوئی شب جمعہ کو دو رکعت نماز کی پڑہے اور ہر رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے گیارہ بار آیۃ الکرسی
اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑہے اور بعد از سلام کے سو بار یہ درود پڑہے اللہم صل علی محمد النبی
الامی وآلہ وسلم دیکہے گا خواب مین حضرت رسالت کو صلی اللہ علیہ وسلم اگر نصیب اسکے ہو کائین
جمعے سے نہین گذرنے کا انشاء اللہ تعالی اور تجربہ کیا ہی اسکو بعضے فقرا نے والحمد للہ اور یہی
روایت ہی کہ جو کوئی ادا کرے دو رکعت نماز کی شب جمعہ کو اور پڑہے ہر رکعت مین بعد از فاتحہ
کے قل ہو اللہ پچیس بار اور ہزار بار یہ درود پڑہے صلی اللہ علی النبی الامی دیکہے گا حضرت کو خواب
مین اور یہ بہی مجرب ہی اور اور طریق بہی واسطے حاصل کرنے اس سعادت کے بیان کیے مین
اور خلاصہ سبکا استغراق ساتہ ذکر آنحضرت کے ظاہر و باطن مین اور کثرت کرنی درود کی اور
دوام توجہ ہی اور مدار کار فضل وعنایت پر ہی واللہ الموفق اور جیسیکہ کثرت درود کی سید کائنات
علیہ افضل الصلوۃ والسلام پر شب جمعہ مین فضیلت رکہتی ہی شب دوشنبہ بہی اس حکم مین ساتہ اسکے
شریک ہی اسلیے کہ دوشنبہ ایام فاضلہ سے ہی کہ اس مین عرض اعمال بندون کی درگاہ عزت مین
کرتے ہین احیاء العلوم مین ہی کہ جو کوئی شب دوشنبہ کو چار رکعت نماز کی ادا کرے اور پڑہے پہلی رکعت
مین بعد از فاتحہ کے سورہ اخلاص دس بار اور زیادہ کرے دوسری رکعت مین دس بار یعنی بیس بار
پڑہے اور تیسری رکعت مین تیس بار اور چوتہی رکعت مین چالیس بار اور بعد از سلام کے بہی پچہتر بار سورہ اخلاص

پڑھے اور استغفار کرے اپنے لیے اور اپنے والدین کے لیے پھر ہزار اور درود بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر ہزار بعد ازاں جو حاجت کہ حضرت حق سبحانہ سے چاہے پاوے کا ساری حدیث بیان کی اور بیچ فضیلت درود کے روز پنجشنبہ میں بھی حدیث وارد ہوئی ہی اور مفاخر الاسلام میں لایا ہی کہ حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی درود پڑھے سو بار دن جمعرات کے نہیں محتاج ہونے کا کبھی تمام ہوا کلام حضرت شیخ کا تمام ہوئی فضیلت درود شریف کی اب بعد ذکر کرنے کلام دارانی کے کہتا ہی مصنف ح اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد کے اور اوپر نا بعداروں محمد کے جیسکہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور نا بعداروں ابراہیم کے پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر حضرت محمد کے اور اوپر نا بعداروں محمد کے جیسکہ برکت اوتاری تو نے اوپر ابراہیم کے اور اوپر نا بعداروں ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر نبی کے جب یاد کریں اوکو یاد کرنے والے یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر نبی کے جیسکہ غفلت کریں ذکر اوں کے سے غفلت کرنے والے یعنی ہمیشہ رحمت بھیج اس لیے کہ کوئی زمانہ ذاکروں اور غافلوں سے خالی نہیں اور سلام بھیج سلام بھیجنا بہت اَللّٰهُمَّ بِحَقِّهٖ عِنْدَكَ ارْفَعْ عَنِ الْخَلْقِ مَا نَزَلَ بِهِمْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ مَنْ لَا يَرْحَمُهُمْ فَقَدْ حَلَّ بِهِمْ مَا لَا يَرْفَعُهٗ غَيْرُكَ وَلَا يَدْفَعُ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنَّا يَا كَرِيْمُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یا اللہ وسیلے حق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ثابت ہی نزدیک تیرے دور کر خلق سے جو کچھ کہ اوتارا ہی اوپر اور نہ مسلط کر اوپر اوس شخص کو کہ نہ رحم کرے اوپر پس تحقیق اوتری ہی اوپر وہ چیز کہ نہیں دور کر سکتا اوسکو کوئی سوا تیرے اور نہیں دفع کر سکتا اوسکو کوئی سوا تیرے یا اللہ دور کر مجھ سے سختی اے بزرگ اے بہت رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے قَالَ مُؤَلِّفُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَزَرِيِّ لَطَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ فِيْ عُرُبَتِهٖ وَاَخَذَ بِيَدِهٖ فِيْ شِدَّتِهٖ تُرْجِمَتْ مِنْ تَرْجِيْفِ هٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِيْنِ مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمًا اَحَدَ بَعْدَ الظُّهْرِ الثَّانِيْ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ الْحَرَامِ سَنَةَ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ بِمَدْرَسَتِيَ الَّتِيْ اَنْشَاْتُهَا بِرَاْسِ عَقَبَةِ الْكَتَّانِ دَاخِلَ دِمَشْقَ الْمَحْرُوْسَةِ حَمَاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْاٰفَاتِ وَسَائِرِ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ کہتا ہی مصنف اس کتاب کا محمد بن محمد بن محمد بن الجزری مہربانی کرے اللہ تعالیٰ اوسکے غربت اوسکی میں اور پکڑے ہاتھ اوسکا بیچ سختی اوسکی کے فراغت پائی میں نے ترتیب اس حصن حصین کی سے کہ ترتیب دی گئی ہی کلام سردار رسولوں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے دن اتوار کے بعد ظہر کے

کاتبہٗ تصنیفہٗ

تاریخ بائیسویں بقرعید بارسرت کے سن بہات سو اکہانوین ہجری مقدسہ مین بیچ اوس مدرسے اپنے کے کہ بنایا ہین مینے اوسکو سرراہ عصبہ کتان سے کہ نام ایک موضع کا ہی اندر دشن سے کہ محروسی آفات و بلیات سے بچاوے اوسکو اللہ تعالی آمین سے اور تمام مسلمانون کے شہرون کو ھذا وجمیع ابواب حسن معلقۃ بالاستحجار و الحلازین یستمعیون علی الاسوار والناس فی جھد عظیم من الحصار والمیاہ مقطوعۃ والایدی الی اللہ تعالی بالتضرع مرفوعۃ وقد احرق ظواھر البلاد وثقب لازہ وکل احد خائف علی نفسہ و اھلہ ومالہ وحل من ذنوبہ وسوء اعمالہ وقد تحصن بما یقدر علیہ فجعلت ھذا حصنی وتوکلت علی اللہ تعالی وھو حسبی ونعم الوکیل یتصنیف اوس حال مین تمام ہوا کہ سب دار دشمن کے بندے کے لیے ملکہ مضبوط کے کہ تھے سانہ پہرون کے اور خلائق فریاد کرتی تھی یعنی جناب باری تعالی مین اوپر دیوارون قلعے کے اور لوگ بیچ بڑی مشقت کے تھے بسبب محاصرہ کرنے ظالمون کے اور پانی روکا کیا تھا یعنی قلعے کے اندر آنے سے اوہانہ طرف اللہ تعالی کے سانہ عاجزی کے اوٹھتے ہوے تھے اور بخشین جلایا کیا تھا کہ دنواح شہر کا اور لوٹا کیا تھا اکثر اوس کا اور ہر یک در رہنا تھا اور پرتش سے اپنے کے اور گھر والون اپنے کے اور مال اپنے کے ڈرتے ہوا تھا کنا ہون اپنے سے اور برے کامون اپنے سے اور بخشین پناہ پکڑی تھی ہر ایک نے بقدر طاقت اپنی کے پس کہا مین نے اس کتاب کو پناہ اپنی اور سونپا مین نے کام اپنا اللہ تعالی پر اور دہ کفایت ہی مجھکو اور اجہا ہی کارساز وقد احرمت اولادی یا الفقیر محمدا وا بابکر احمدا وابا القاسم علیا وابا الخیر محمدا وفاطمۃ وعائشۃ وسلمی وحفیظۃ روایتہ عنی مع جمیع ما یجوز لی روایتہ وکذلک احرمت اھل عصری والحمد للہ وحدہ اولا واخرا وظاھرا وباطنا وصلواتہ علی سید الخلق محمد وآلہ وصحبہ وسلامہ اور بخشین اجازت دی مین نے اولاد اپنی کو یعنی ابو الفتح محمد کو اور ابو بکر احمد کو اور ابو القاسم علی کو اور ابو الخیر محمد کو اور فاطمہ اور عائشہ اور سلمی اور حفیظہ کو روایت کرنے اوسکے کی مجھسے سانہ تمام اوس چیز کے کہ جایز ہی واسطے میرے روایت اوسکی اور اسی طرح اجازت دی مین نے اپنے وقت کے لوگون کو اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہی اول اور اخر اور ظاہر اور باطن اور رحمتین اور سلام نازل ہون اوپر سردار خلق کے کہ حضرت محمد ہین اور اولاد اوسکی پر اور اصحاب اوسکے پر اور سلام اوس کا ہووے ان سب پر اللھم اغفر لمؤلفہ ولکاتبہ ولمن قرأ فیہ ولمن دعا لھم بالخیر ولسائر المسلمین والحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آل محمد وسلم حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر یا الٰہی بخش اس کتاب کے مصنف کو اور لکھنے والے اوسکے کو اور اوسکو کہ پڑھے اس مین اور اوسکو کہ دعا کرے اوسکے لیے سانہ خیر کے اور سب مسلمانون کو اور سب تعریف خدای کی کا ہے کے لیے اور رحمت بھیجے اللہ اوپر سردار ہمارے کے کہ حضرت محمد ہین اور اوپر تابعدارون حضرت محمد کے اور سلام بھیجے اون پر کافی ہی ہمکو اللہ اور اچہا کارساز ہی اچہا مالک ہی اور اچہا مددگار ہی فقد الحمد تمام ہوا بیان جس جھین کا ہے

اب شروع ہوتا ہی خاتمۃ الکتاب کہ مشتمل ہی حدیثوں خوش مضمون کو لازم ہی ہر کسیکو کہ مطالعہ انکا ہی جسقدر ممکن ہو
ہے پر لازم کرے نالقص پاکہ ہووے نجاست کناہون سے اور تاثیر عبادت کی بوجہ اس حاصل ہواب جانا چاہیے کہ جہاں
حدیث شروع ہوئی ہی اوسپر خط کھینچدیا ہی تا معلوم ہو کہ حدیث اور چلی اور اصل کتاب مین سے حدیث پر جاکی قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مثل پہلی حدیث کے یعنی یہ حدیث فرمائی رسول خدا صلعم اللہ علیہ وسلم نے پس واسطے
خوف درازی کے اوسکو ذکر نہین کیا ہی فقط مین حدیث پر کفایت کیا **یہ کتاب ہی رقاق کا**

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ اَلدُّنْيَا سِجْنُ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتین کہ دھوکے مین ہین اون مین بہت لوگ صحت اور فراغت کی دنیا قید خانہ
الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ لَعِسَ عَبْدُ
مومن کا ہی اور باغ کافر کا دوزخ کی آگ ساتھ خواہشون نفسانی کے اور دوزخ کی جنت ساتھ مشقتون کے فنا ہلاک ہووے بندہ
الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا
دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ لباس کا اگر دیا جاوے راضی ہووے اور اگر نہ دیا جاوے ناخوش ہووے ہلاک ہووے اور نگونسار ہووے اور جب
شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَاْسُهٗ
کانٹا چبھے پس نہ نکالا جاوے خوشحالی ہی واسطے اوس بندے کے کہ پکڑنیوالا ہی باگ کہوڑے اپنے کی اسد کی راہ مین پراگندہ مین بال سر اوسکے
مُغْبَرَّةً قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ
غبار آلودہ مین قدم اوسکے اگر ہووے حکم اوسکی فوج مین رہیگا رہنیوالی اگلی فوج مین اور اگر ہووے حکم پیچھے کی فوج مین رہیگا رہنیوالی پیچھے کی فوج مین
اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ فَوَاللّٰهِ لَا اَلْفَقْرُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ
اگر اذن چاہیگا کسی کے ہان اوسکے لیے نہین اذن دیا جاویگا اور اگر سفارش کریگا کسی کی نہین قبول کی جاویگی پس قسم ہی اللہ کی نہین مخالف ہون مین تمہارے فقر کی ڈر پر لیکن ڈرتا ہون
اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ
یہ کہ فراخ کیجاوی تمپر دنیا جیسیکہ فراخ کی گئی اوپر کسنے پہلے تمہارے پس رغبت کرو تم اوسمین جیسیکہ رغبت کی اونہون نے اور ہلاک کرے وہ تمکو
كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا قَدْ اَفْلَحَ
جیسے کہ ہلاک کیا اونکو تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ کر رزق اولاد محمد کا قوت ف تحقیق کامیاب ہوا
مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ اِنَّ مَالَهٗ مِنْ مَّالِهٖ ثَلٰثٌ
اوسے کہ سلام لایا اور رزق دیا کیا بقدر کفایت ف اور قناعت دی اوسکو اللہ نے ساتھ اوسکے جو کچھ کہ اوسکو دیا بندہ کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا تحقیق نہین ہر آدمی کے مال مگر
مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ
جو کہ کھایا پس خاکر دیا یا پہنا پس پرانا کیا یا دیا پس فخیرہ کیا آخرت کے لیے اور جو سوا اسکے ہی پس وہی جانیوالا ہا اوس کے لیے اور چھوڑ جانیوالا ہا لوگون کے لیے

يتبع الميت ثلثة فيرجع اثنان ويبقى معه واحد يتبعه اهله ومآله وعمله فيرجع اهله و
مآله ويبقى عمله الكم مال وارثه احب اليه من ماله قالوا يا رسول الله ما منا احد
الا ماله احب اليه من مال وارثه قال فان ماله ما قدم ومال وارثه ما اخر ليس
لك الا ما احوجت اليه من مال وارثك پيچھے فرمايا پس مخفي مال اور كا وہ ہي جو تم نے پہلے اور مال وارث اور كا وہ ہي جو پيچھے چھوڑ
الغنى عن كثرة العرض ولكن الغنى غنى النفس عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى
تو كمي كثرت سامان سے ہے ليكن فراغت تو نگري نفس كي ہي سے
الله عليه وسلم من يأخذ عني هؤلاء الكلمات فيعمل بهن او يعلم من يعمل بهن قلت انا
اللہ علیہ وسلم نے کون ليتا ہي مجھے يہ باتيں پس عمل كرے اوپر اور سكھاوے اوسكو كہ عمل كرے اوپر عمل كي ان باتوں ميں سے ان كا
يا رسول الله فاخذ بيدي فعد خمسا فقال اتق المحارم تكن اعبد الناس وارض بما قسم الله لك
اے رسول اللہ كے پس ليا ہاتھ ميرا حضرت نے ہاتھ ميرا پس گنيں پانچ فرمايا پس حرام چيزوں سے ہو ميں گا تو بہت عابد لوگوں كا اور راضي ہو ساتھ اس كے كہ قسمت ميں كي ہے اللہ
تكن اغنى الناس واحسن الى جارك تكن مؤمنا واحب للناس ما تحب لنفسك تكن
ہو ميں گا بہت تونگر لوگوں كا اور احسان كر طرف ہمسائے كے ہو ميں گا مومن اور دوست ركھ واسطے لوگوں كے وہ چيز كہ دوست ركھے تو نفس اپنے كيليے ہو ميں گا
مسلما وقلل الضحك فان كثرة الضحك تميت القلب ان الله يقول ان اذنوا تضرع
مسلمان اور نہ بہت ہنس پس تحقيق بہت ہنسنا مارتا ہي دل كو تحقيق اللہ تعالي فرماتا ہي ہے بيٹے آدم كے فارغ ہو
لعبادتي املأ صدرك غنى واسد فقرك وان لا تفعل ملأت يدك شغلا ولم اسد
بري عبادت كے ليے بھروں تيرا سينہ تيرے پروردگار كے اور بند كروں تيرا محتاجي بري اور اگر نہ كرے تو بھروں تيرا ہاتھ شغل سے اور نہ بند كروں
فقرك ذكر رجل عند رسول الله صلى الله عليه وسلم بعبادة واجتهاد وذكر آخر
محتاجي تيري ذكر كيا ايك شخص كا روبرو رسول خدا صلي اللہ عليہ وسلم كے ساتھ عبادت كے اور مشقت كے اور ذكر كيا گيا دوسرا
بورع فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تعدل بالورع يعني الورع قال رسول الله صلى
ساتھ ورع كے پس فرمايا نبي صلي اللہ عليہ وسلم نے ملت عبادت كو برابر كر ساتھ ورع كے مراد ركھتے تھے رسول پرہيزگاري فرمايا رسول خدا صلے
الله عليه وسلم لرجل وهو يعظه اغتنم خمسا قبل خمس شبابك قبل هرمك وصحتك
اللہ عليہ وسلم واسطے ايك شخص كے اور حال ميں كہ نصيحت كرتے تھے اسكو جانا غنيمت كر پانچ چيز كو پہلے پانچ كے جوانى اپني كو پہلے بڑھاپے كے اور صحت اپني كو
قبل سقمك وغناك قبل فقرك وفراغك قبل شغلك وحياتك قبل موتك ما ينظر
پہلے بيماري كے اور تونگري اپني كو پہلے محتاجي اپني كے اور فراغت اپني كو پہلے شغل ہونے كے اور زندگي اپني كو پہلے مرنے اپني كے نہيں انتظار

أَحَدُكُمْ إِلَّا نَسِيًّا مُطْغِيًا أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا

کہ تم میں کا کوئی بھی کہ یا تو بھلکڑ بنا دینے والا فاقہ یا بیماری فساد کرنے والا بڑھاپا ہے سخت کا یا موت ناگہاں آنے والی کا

أَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا

یا دجال کا پس دجال برا غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت اور قیامت بہت سخت ہے اور تلخ تر ہے آگاہ ہو خبردار دنیا

مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرَ اللَّهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ

لعنت کی گئی ہے لعنت کی گئی اور چیز کہ اس میں ہے مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک ہے اللہ کے اور عالم یا طالب علم اگر ہوتی دنیا برابر

عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ

پر مچھر کے نہ پلاتا اللہ کافر کو اس سے ایک گھونٹ جو کوئی دوست رکھے دنیا اپنی کو ضرر پہنچاتا ہے آخرت اپنی کو اور

وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى لَيْسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْ

اور جو کوئی دوست رکھے آخرت اپنی کو ضرر پہنچاتا ہے دنیا اپنی کو پس چنو تم باقی کو اوپر فانی کے نہیں ہے بندہ دینار کا اور درہم کا

عَبْدُ الدِّرْهَمِ مَادِ ثَمَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ

بندہ درہم کا تحقیق بیٹھے ہوئے کہ چھوڑے ہوئے جاویں دو بھوکے دو چرواہے دو بھیڑیے ریوڑ میں نہیں تباہ کرنے والے زیادہ دو بھیڑیے دو بھوکے حریص کرنے والے مرد کی مال کی

وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ لَا تَجِدُوا الضَّبُعَةَ فَزَعُوا فِي الدُّنْيَا مَا أَقْوَى مُؤْمِنٌ مِنْ مَعْقِلَةٍ إِلَّا

اور شرف کے واسطے دین اپنے کے فی الحقیقت پکڑو فراغ اور گنجائش پس رغبت کرو دنیا میں نہیں قوی کیا مومن نے کچھ مثل گرہ کے

أُجِرَ فِيهَا إِلَّا نَفَقَتَهُ فِي هَذَا التُّرَابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا

ثواب دیا جاتا ہے اس میں مگر خرچ کرنا اور دینا اس مٹی کے یعنی مکان کے بنانے میں ف تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے کسی دن

وَنَحْنُ مَعَهُ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالَ أَصْحَابُهُ هَذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

اور ہم ساتھ اس کے تھے پس دیکھا ایک گنبد بلند پس فرمایا کیا ہے یہ کہنے بتایا اس کو اصحاب اس کے نے کہ یہ واسطے فلانی شخص کے ہیں انصار میں سے

فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ حَتَّى إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ

پس چپ رہے حضرت اور کیا اس قصے کو اپنے دل میں یہاں تک کہ جب آیا صاحب اس کا اور سلام کیا حضرت پر پس لوگوں کے پس پھیر لیا حضرت نے اس سے

صَنَعَ ذَلِكَ مِرَارًا حَتَّى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيهِ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى

کیا ایسے یہ کئی بار یہاں تک کہ پہچانا اس شخص نے غصہ پیچ حضرت کے اور اعراض اس سے پس شکوہ کیا اس کا طرف

أَصْحَابِهِ وَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُنْكِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ

یاروں اپنے کے اور کہا قسم ہے اللہ کی تحقیق میں البتہ عجیب دیکھتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا نہیں پیچ حضرت پس کہا کسی نے

فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پس پھرا وہ شخص طرف گنبد اپنے کے پس ڈھایا اس کو یہاں تک کہ برابر کر دیا اور سلوسا تا زمین کے پس نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا فَقَالَ مَا فَعَلَتِ الْعَبْدَةُ فَقَالُوا شَكَا إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَّمَهَا فَقَالَ

ایکدن اس نے کعبہ کا رخ کیا وہ کنیز وہیں کہیں تھی آپ نے پوچھا کہ وہ کنیز کیا ہوئی ہے بتایا کہ اسکے مالک نے شکوہ کیا ہے آپ کے اسکے پاس نہ جانے کا پس خبر دی ہے اسکو آپ نے اور مسکرا دیئے فرمایا اور مسکرا دیئے

أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا إِلَّا مَا لَا يَعْنِي إِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ

آگاہ ہو تحقیق ہر مکان وبال ہی اوپر بنانیوالے اسکے کے مگر جو ضروری ہی اور کہتے تھے مگر جو ضروری ہی اوس سے نہیں ہی واسطے ابن آدم کے

حَقٌّ فِي سِوَى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي بِهِ عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءُ

حق نہیں سوائے ان چیزوں کے کہ رہنے کو مکان اور کپڑا کہ ڈھانکے ساتھ اوسکے ستر اپنا اور خشک روٹی یعنی بغیر سالن کے اور پانی

جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَأَحَبَّنِيَ النَّاسُ قَالَ

آیا ایک شخص پس عرض کیا اسے رسول خدا بتا دے مجکو ایک عمل کہ جب کروں میں اوسکو دوست رکھے مجکو اللہ اور دوست رکھیں مجکو لوگ فرمایا

ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ نَامَ عَلَى حَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ

سے رغبتی کر دنیا میں دوست رکھیگا مجکو اللہ اور رغبتی کر اوسچیز میں کہ جو لوگوں کے پاس ہی مال دوست رکھینگے تجکو لوگ سو آنحضرت نے سوئے پس اٹھے حالانکہ اثر کیا تھا

فِي جَنْبِهِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَا لِي وَلِلدُّنْيَا وَمَا

پہلو میں اوس کے پس کہا ابن مسعود نے یا رسول اللہ کاش کے ہم حکم کرتے تجکو یہ کہ بچھا دیتے ہم واسطے تیرے اور کرتے ہم پس فرمایا کیا ہی مجکو ساتھ دنیا کے اور نہیں

أَنَا وَالدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ رَاحَ وَتَرَكَهَا قَالَ أَعْطِ أَوْ لِيَا فِي عِنَبَةٍ

میں ساتھ دنیا کے مگر مانند سوار کے کہ سایہ پکڑا نیچے درخت کے پھر چلا گیا اور چھوڑ گیا اوسکو فرمایا آنحضرت نے لابن رشتک کے دو ستون ہیں رہنے کے دو ہیں

لَوْنٌ مِنْ خَفِيفِ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا

البتہ موسن ہی سبکبار فقر صاحب شرع سے کا نماز سے اچھی کی عبادت رب اپنے کی اور فرمانبرداری کی اوسکی پوشیدگی میں اور رہتا غیر مشہور

فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ تَقَلَّبَ بِيَدِهِ فَقَالَ

لوگوں میں نہیں اشارہ کیا جاتا طرف اوس کے انگلیوں کے اور تھا رزق اوسکا بقدر احتیاج کے پس صبر کیا اوپر اوسکے پھر پلٹ دیا حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے

عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ قَلَّتْ تُرَاثُهُ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا

جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہوئیں رونے والیاں اوسکی کم ہی میراث اوسکی ظاہر کیا مجھپر میرے رب نے تاکہ کر دے میرے لئے نالے کے مکہ کا سونا ف

فَقُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَ

پس عرض کیا میں نہ کر اے رب میرے ولیکن سیر ہوئیں کبھی اور بھوکا ہوئیں کبھی پس جب بھوکا ہوئیں گڑگڑاؤں طرف تیرے اور یاد کروں تجکو اور

إِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ

جب سیر ہوں شکر میں تیرے اور شکر کروں ترا جو کوئی صبح کرے تم میں سے امن میں جان اپنے میں عافیت دین اپنے میں نزدیک اوسکے

قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا مَا مَلَأَ أَدِيمٌ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ

قوت ایک دن کا ہو پس گویا کہ جمع کی گئی اوسکے لئے دنیا تمام نہ بھرا آدمی نے کوئی برتن برا پیٹ سے

يَحْسِبُ ابْنُ اٰدَمَ اَكْلَاتٍ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهٖ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهٖ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ

کفایت ہیں ابن آدم کو لقمے تو اسے کہ سیدھی کمر رہے پھر ضرور ہے کہ کھانے کے لیے اور سانس آنے کے لیے

سَمَّرَ رَجُلًا يَحْتَشُّ فَقَالَ اَقَصَّرَ مِنْ حَتْشِكَ كَاَنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شَبَعًا فِي

سنا آنحضرت نے ایک شخص کو گھاس کھودتے ہوئے پس فرمایا کہ کر دے گھاس کو پس نہیں بیشک بہت لوگوں کا بھوکا میں دن قیامت کے بہت بیت بھرے ہوئے والا ان کا ہو گا

الدُّنْيَا اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِيْ الْمَالُ يَجِاْءُ يَابْنَ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ بَدَرٌ فَيُوْقَفُ

دنیا میں بیشک واسطے ہر امت کے فتنہ ہے اور فتنہ بہت میری کا مال ہی لایا جاوے گا ابن آدم دن قیامت کے گویا کہ وہ چودھویں رات کا چاند ہے پس کھڑا کیا جاوے گا

بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اَنَا اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ

کے اللہ کے پس فرماوے گا اسکو تو ہاتھا میں نے تجھکو مال اور مالک کیا تھا میں نے تجھکو اور انعام کیا تھا میں نے تجھ پر پس کیا کیا تو نے پس کہیگا اے میرے

جَمَعْتُهٗ وَنَمَّيْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ

جمع کیا تھا میں اسکو اور زیادہ کیا تھا میں اسکو اور چھوڑا تھا میں اسکو بہت زیادہ جو کہ تھا پس پھر مجھکو لا دیں میں تیرے پاس تمام و کمال اور دکھا اسکو جو کہ بھیجا تو نے

فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَنَمَّيْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ

پس کہیگا اے رب میرے جمع کیا تھا میں اسکو اور زیادہ کیا تھا میں اسکو اور چھوڑا تھا میں اسکو زیادہ اور پھر نہ لاؤں گا میں تیرے پاس سب کا سب پس جب دیکھا ہر مرد کا حال کہ کچھ نہیں بھیجا

خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ

کوئی بھلائی پس حکم کیا جاوے گا اسکو طرف دوزخ کے نہیں ہٹیگے قدم ابن آدم کے دن قیامت کے حکم سے قدم ابن آدم کے دن قیامت کے یہاں تک کہ پوچھا جاوے گا اس سے پانچ چیز کے عمر اپنی کے

فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ

کہ کس چیز میں فنا کیا اور جوانی اپنی کے کہ کس چیز میں پرانی کیا اور مال اپنے کے کہ کہاں سے کمایا اور کس چیز میں خرچ کیا اور کیا عمل کیا علم میں اپنے

مَا زَهَدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا اِلَّا اَثْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ

نہیں بے رغبن کرتا بندہ دنیا میں مگر پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ دانائی دل اسکے میں اور بولتا ہے ساتھ اسکے زبان اسکی کو اور دکھاتا ہے اسکو عیب

الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ

دنیا کے اور بیماری اسکی اور دوا اسکی اور نکالتا ہے اسکو اس سے سالم طرف بہت گھر کے فرمایا آنحضرت نے تحقیق رہائی پائی اس نے کہ خالص کیا

اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا وَلِسَانَهٗ صَادِقًا وَنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيْقَتَهٗ

اللہ تعالیٰ نے دل اسکا ایمان کے لیے اور کیا دل اسکا سالم اور زبان اسکی سچی اور نفس اسکا مطمئن اور طبیعت اسکی

مُسْتَقِيْمَةً وَجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهٗ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقَمْعٌ وَاَمَّا الْعَيْنُ فَمِقْرَاةٌ

سیدھی اور کیا کان اسکے کو سننے والا اور آنکھ اسکی کو دیکھنے والی اور بیشک کان پس قیف ہے اور آنکھ پس نہر کہ جس طرح بہا دیتا ہے قیف میں

لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ وَقَدْ عَلِمَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهٗ وَاعِيًا اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ

دل جو کچھ کہ جمع کرتا ہے دل اور تحقیق جانا اس نے کہ کیا دل اسکا یاد رکھنے والا جب دیکھے تو اللہ عزوجل کو کہ عنایت کرتا ہے بندہ کو

مِنَ اللّٰہِ یَا عَلٰی مَعَاصِیہٖ مَا یُحِبُّ فَاِنَّمَا ھُوَ اِسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا
دنیا سے اور جو کچھ کہ ان پر جو کچھ کہ دوست کیا ہے اس کے بہتیں کہ وہ اہل دنیا ہی پر پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پس پھر گئے
مَا ذُکِّرُوْا بِہٖ فَتَحْنَا عَلَیْھِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰھُمْ بَغْتَۃً فَاِذَا ھُمْ
جو کچھ نصیحت دیئے گئے تھے اپنے اوپر دروازے ہر چیز کے یہاں تک کہ جب خوش ہوئے سامان پر جو کچھ دیئے گئے تھے ہم نے اچانک پکڑ لیا ان کو
مُبْلِسُوْنَ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الصُّفَّۃِ تُوُفِّیَ وَتَرَکَ دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
ناامید ہو گئے تحقیق ایک شخص اہل صفہ میں سے مرا اور چھوڑی ایک اشرفی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمَ کَیَّۃٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّیَ اٰخَرُ فَتَرَکَ دِیْنَارَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّتَانِ
وسلم نے ایک داغ ہی کہا پھر دوسرا پس جب دوسرے آدمی نے دو اشرفیاں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو داغ ہیں
وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی خَالَتِہٖ بِیْ ھَاشِمٍ بِرَسْمِ عُمْرَۃٍ یَعُوْدُہٗ فَمَکَثَ اَبُوْھَاشِمٍ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکُمْ
اور روایت ہے حضرت معاویہ سے تحقیق وہ داخل ہوا پر خالہ اپنی بی ہاشم کے کہ ابی ہاشم بن عتبہ ہے ہر برسبیل تعزیت کے پس دیر تک بیٹھا رہا ابو ہاشم کہا کس چیز نے تم کو رلایا
یَا خَالُ وَجَعٌ یُشْتَرٰی اَمْ مَرَضٌ عَلَی الدُّنْیَا قَالَ کَلَّا وَلٰکِنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَھِدَ
اے خالہ درد ہے کہ خریدا جاتا ہے یا مرض ہے دنیا پر کہا نہیں نہیں لیکن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی
اِلَیْنَا عَھْدًا لَمْ اَرَ اَحَدًا یَبْلُغُہٗ قَالَ وَمَا ذَاکَ قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَکْفِیْکَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْکَبٌ
طرف ہماری یعنی ہمارے کی ایک وصیت عمل کیا میں نے اور وہ کیا معاویہ نے اور کیا ہی کہا سنا میں نے حضرت کو کہ فرماتے تھے سوائے نہیں تیرے کفایت کرتا ہی جمع کرنے مال میں
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاِنِّیْ اَرَانِیْ قَدْ جَمَعْتُ فَدَخَلَتْ عَلٰی اُمِّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ قُلْتُ لِاُمِّ الدَّرْدَاءِ مَا مَالُکِ مَا تَطْلُبُ
بیچ راہ اللہ کے میں جہاد کے لیے اور تحقیق میں گمان کرتا ہوں اپنے کو کہ تحقیق جمع کیا میں نے بہت مال روایت ہے ام درداء سے کہا اوس نے کہ کہا میں نے ام درداء کے کیا ہے تیرا مال کہ طلب
کَمَا یَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَکُمْ عَقَبَۃً
جیسا کہ طلب کرتا ہے فلانا پس کہا اوس نے کہ سنا ہے میں نے کہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تمہارے آگے ہے تحقیق تمہارے آگے گھاٹی
کَؤُوْدًا لَا یَجُوْزُھَا الْمُثْقِلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْکَ الْعَقَبَۃِ ھَلْ مِنْ اَحَدٍ یَمْشِیْ عَلَی الْمَاءِ
سخت ہی قابل نہیں کہ نکلے اس سے بوجھل اس واسطے کہا ہو نہیں یہ کہ ہلکا ہو میں اس گھاٹی کے لیے کیا ہی کرتی کہ چلے پانی پر
اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاہُ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ کَذٰلِکَ صَاحِبُ الدُّنْیَا لَا یَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ
مگر تر ہوئے قدم اوس کے کی عرض کیا صحابہ نے نہیں یا رسول اللہ فرمایا ایسے ہی دنیا دار نہیں سالم رہتا گناہوں سے
مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَۃِ وَسَعْیًا عَلٰی اَھْلِہٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰی جَارِہٖ لَقِیَ
جو کوئی طلب کرے دنیا حلال سے بچنے کے لیے سوال سے اور جمع کرنے کے لیے اہل سے اور مہربانی کرنے کے لیے ہمسایہ سے
اللّٰہَ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَوَجْھُہٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا مُکَاثِرًا
اللہ تعالیٰ دن قیامت کے اس حال میں کہ منہ اوس کا مانند چاند چودھویں رات ہو گا اور جو کوئی طلب کرے دنیا حلال سے

مفاخر امرأ يأتي الله تعالى وهو عليه غضبان الدنيا دار من لا دار له ومال من لا مال له وعقل
فخر کرنیوالا ریاکار تو ملکا اللہ تعالے سے ایسی حال میں کہ وہ اوسپر غصے ہو گا دنیا گھر اوسکا کہ نہیں گھر اوسکے لیے اور جمع کیے اور مال اوسکا کہ نہیں مال اوسکے
يجمع من لا عقل له الخمر جماع الاثم وامر النساء حبائل الشيطان وحب الدنيا راس كل خطيئة
جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہیں عقل اوسکو شراب جامع جمیع گناہوں کی ہی اور عورتیں جال شیطان کی ہیں اور محبت دنیا کی سر ہر گناہ کا ہی
قال وسمعته يقول اخروا النساء حيث اخرهن الله تعالى ان اخوف ما اخوف على امتي الهوى
کہا راوی نے اور سنا میں نے حضرت کو کہ تے تھے پیچھے رکھو عورتوں کو اوس جگہ سے کہ پیچھے رکھا اوسکو اللہ تعالے نے جس سبب سے خوف اور ڈر کا کرتا ہوں میں اپنی امت پر ہی خواہش
وطول الامل فاما الهوى فيصد عن الحق واما طول الامل فينسي الاخرة وهذه الدنيا مرتحلة
اور درازی کی امید ہی سو خواہش سو روکتی ہی حق سے اور آرزو درازی کی سو بھلا دیتی ہی آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنیوالی
ذاهبة وهذه الاخرة مرتحلة فامة وكل واحد منهما بنون فكونوا من ابناء الاخرة ولا تكونوا من
جانیوالی ہی اور یہ آخرت کوچ کرنیوالی آنیوالی ہی اور دونے ہر ایک کے ان دونو میں سے اولاد ہیں پس اگر کر سکو تم یہ کہ نہ ہو
ابناء الدنيا فان اليوم عمل ولا حساب وغدا حساب ولا عمل الا
اولاد دنیا کے پس ہو پس تحقیق تم آج کوچ کرنیوالے ہو اور نہیں حساب اور کل عمل کو کوچ کرنیوالے ہو کے اور نہیں عمل اگاہ ہو
ان الدنيا عرض حاضر ياكل منه البر والفاجر الا وان الاخرة اجل صادق ويقضي فيها ملك
تحقیق دنیا اسباب موجود ہی کھاتے ہیں اوس سے نیک و بد اگاہ ہو اور تحقیق آخرت وقت سچا ہی اور حکم کرتا ہی اوس میں بادشاہ
قادر الا وان الخير كله بحذافيره في الجنة الا وان الشر كله بحذافيره في النار اعملوا
قادر اگاہ ہو اور تحقیق تمام بھلائیاں کہ ہی بہشت میں ہیں اگاہ ہو اور تحقیق تمام برائیاں کہ ہیں دوزخ میں ہیں اگاہ ہو پس عمل کرو اور
انكم من الله على حذر واعلموا انكم معروضون على اعمالكم فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره
تم اللہ تعالے سے اوپر خوف کے ہو اور جانو کہ تحقیق تم پر پیش کیے جاؤ گے عملوں کے پس جو کوئی کرے برابر ذرے کے بھلائی دیکھ لیگا اوسکو
ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره ما طلعت الشمس الا وبجنبتيها ملكان يناديان يسمعهما
اور جو کوئی کرے برابر ذرے کے برائی دیکھ لیگا اوسکو نہیں نکلتا آفتاب مگر اوسکے دونو طرف دو فرشتے جو بولتے ہیں پکارتے ہیں سناتے ہیں
الخلائق غير الثقلين يا ايها الناس هلموا الى ربكم ما قل وكفى خير مما كثر والهى اذا ما الشمس
خلائق کو سوا جن و انس کے اے لوگو آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کم ہو اور کفایت کرتا ہے بہتر ہے اس سے کہ بہت ہو اور غافل کرنیوالا جب
قالت الملئكة ما قال وقال بنو ادم ما خلف قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم اي
کہے ملائکہ کہ کیا کہا اوسنے کہتے ہیں بنی آدم یعنی حرص نکالنے والے جو ڈراوے عرض کیا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سا
افضل قال كل مخموم القلب صدوق اللسان قالوا صدوق اللسان نعرفه فما مخموم القلب
افضل ہے کہا ہر کہ دل سچا زبان سچی بولے عرض کیا صحابہ نے کہ سچا زبان کا جانتے ہیں پھر کیا ہی دل کا

قَالَ هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ اَلْبَعْدَ اَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ عَلَيْكَ

فرمایا کہ وہ پاک ہی متقی کہ نہیں گناہ کسی پر اور نہ ظلم اور نہ کینہ اور نہ حسد چار خصلتیں ہیں کہ جب ہو دیں تجھ میں پس نہیں ضرر تجھکو

بِمَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ اِنَّكَ

فوت ہونے دنیا سے فی محافظت امانت کی اور سچ بات اور نیک طبیعت اور پرہیزگاری بیچ لقمے کے فی کہا لقمان نے کہ یہ نیچی تجھکو کہ ترکیب کیا

لِلْقُمْمَانِ الْحَكِيْمِ مَا تَبْلُغُ بِكَ مَا تَرَى يَعْنِي الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا

لقمان حکیم کو کہ کس چیز نے پہنچایا تجھکو اس مرتبہ کو کہ دیکھتے ہیں ہم مراد کرتا تھا یہ زیادتی کہا سچ بات نے اور ادا امانت نے اور چھوڑنے

يَعْنِيْهِ يُجَاءُ بِالْاَعْمَالِ فَيُجَاءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ فَيُجَاءُ

بے فائدہ پھر لائے آویں گے اعمال فی پس آوے گی نماز پس کہے گی اے رب میرے میں ہوں نماز فی پس فرماوے گا اللہ تعالیٰ تحقیق تو اوپر بھلائی کے پس آوے گا

الصَّدَقَةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يُجَاءُ الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصِّيَامُ

صدقہ پس کہے گا اے رب میرے میں صدقہ ہوں پس فرماوے گا اللہ تحقیق تو اوپر بھلائی کی ہی پھر آوے گا روزہ پس کہے گا اے رب میرے میں روزہ ہوں

فَيَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يُجَاءُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يُجَاءُ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ

پس فرماوے گا اللہ تحقیق تو اوپر بھلائی کے ہی پھر دیوے گے اور اعمال اس طرح پر فرماوے گا اللہ تعالیٰ تحقیق تو اوپر بھلائی کے ہی پھر آوے گا اسلام پس کہے گا

يَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ بِكَ الْيَوْمَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِيْ فَاَرَادَ

اے رب میرے تو سالم ہے یعنی عیبوں سے اور میں سلام ہوں پس فرماوے گا اللہ تعالیٰ تحقیق تو اوپر بھلائی ہی پر ہے آج ہی موافذہ کروں گا اور ساتھ تیرے ہی دوں گا

اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور جو کوئی ڈھونڈے سوائے اسلام کے دین پس ہرگز نہ قبول کیا جاوے گا اوس سے اور وہ آخرت میں نقصان والوں میں سے ہوگا

جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطِنِيْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ فِيْ صَلٰوتِكَ فَصَلِّ

آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا تعلیم کر دے مجھکو اور مختصر کر دیں فرمایا جب کہ اٹھو کے تو نماز ادا کرو میں پس پڑھ

صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تُكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاَجْمِعِ الْاِيَاسَ مِمَّا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ

نماز رخصت کرنے والے کی سی فی اور نہ بول تو بات کہ عذر کرے تو اوس سے کل کو فی اور قصد کر نا مایوسی کا اوس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے یعنی مال کی طمع

تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ اَسْوَلُ اللّٰهِ

پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پس جو کوئی چاہے اللہ یہ کہ راہ دکھاوے اوس کو تو کھولتا ہے اوس کا سینہ واسطے اسلام کے لیے پس فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْشَرَحَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِذٰلِكَ مِنْ عَلَامَةٍ يُعْرَفُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نور جب داخل ہوتا ہے سینے میں کھل جاتا ہے فی پس عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ہے واسطے اس علامت کے کوئی چیز جو

قَالَ نَعَمِ التَّجَافِيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ اِذَا

فرمایا ہاں دور ہونا کہ عذر کرے سے یعنی دنیا سے اور رجوع کرنا طرف گھر ہمیشگی کے اور مستعد ہونا موت کے پہلے اترنے اوس کے جب

إِذَا رَأَيْتَ الْعَبْدَ يُعْطَى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلَقَّنُ الْحِكْمَةَ

جب دیکھو تم بندہ کو دیا گیا ہے بے رغبتی دنیا میں اور کم گوئی پس نزدیک ہو اس سے پس بیشک وہ سیکھتا ہے حکمت

رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا

بسا پریشان حال غبار الودہ دھکے دیے گئے دروازوں سے اگر قسم کھا بیٹھے اللہ پر البتہ پورا کرے اللہ اس کو فرمایا حضرت نے جھانکا میں جنت میں پس دیکھے میں نے اکثر اہل اس کے

الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

محتاج اور جھانکا میں نے دوزخ میں پس دیکھے میں نے اکثر رہنے والیں اس کی عورتیں نہیں سیر ہوئے محمد کے لوگ جَو کی روٹی سے دو دن پے در پے

حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبَى أَنْ

یہاں تک کہ وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گزرے اوپر ہر قوم کے کہ آگے ان کے بھنی ہوئی ایک بکری ہو پس بلایا ان میں سے اس کو پس انکار کیا

يَأْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ

کھانے سے اور کہا کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور نہیں سیر ہوئے جَو کی روٹی سے کہا عمر نے کہ میں گیا رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا

صلی اللہ علیہ وسلم پس ناگہاں وہ لیٹے تھے چارپائی پر کہ نہیں تھا درمیان ان کے اور درمیان ان کے بچھونا مگر نشان ڈالے تھا چارپائی نے پہلو ان کے تکیہ لگائے ہوئے

عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَ

تکیہ چمڑے کا کہ بھرا تھا چھال درخت خرما سے میں نے کہا اے رسول خدا دعا کرو اللہ سے پس فراخی کرے امت تمہاری پس بیشک فارس اور

الرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللهَ فَقَالَ أَوَفِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ

روم بیشک فراخی کی گئی اوپر دنیا کے اور نہیں عبادت کرتے ہیں اللہ کی پس فرمایا کیا اسی فکر میں ہو تم ای ابن خطاب یہ قوم ہیں کہ جلدی کی گئی ہیں

لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي رِوَايَةٍ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ قَالَ لَعَلَّ رَأْيَكَ

ان کے لئے لذتیں ان کی زندگانی دنیا کی میں اور ایک روایت میں ہے کیا نہیں راضی ہو تم یہ کہ ہو ان کے لیے دنیا اور ہمارے لئے آخرت کہا ہو میرے رائے

سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ

ستر اصحاب صفہ کے وہ لوگ کہ نہیں تھا ان میں سے کوئی شخص کہ اوپر جاڑے میں اور بیشک تھا نہ تہبند اور بیشک تھا کمل تھیں باندھے تھے گردنوں میں اپنی

فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ فَدَخَلْتُ

پس بعض ان کے پہنچتے تھے کہ بیچ نلی آدھی پنڈلی تک اور بعض پہنچتے تھے کہ ہر دو ٹخنے تک پس اکٹھا کرتا اس کو ساتھ ہاتھ کے دیکھ کر ڈر سے اس کے کہ معلوم ہو ستر اس کا پس داخل

الْغُرَفَاتِ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ نِصْفَ يَوْمٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اعْقِلُونِي فِي صُعَفَائِكُمْ فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ

بقدر جمعہ میں پہلے مالداروں کے پانسو برس کہ آدھا دن ہی قدر فرمایا حضرت نے دھونڈو مجھ کو ضعیفوں میں اپنے کہ فقط اس سے ہی تم روزی دیے جاتے

أَوْ تُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِغِنَاهُ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهِ إِنَّ لَهُ

یا مدد کیے جاتے ہو بسبب ضعیفوں اپنے کے رشک نہ کر فاجر پر سبب دولت کے کہ بیشک تو نہیں جانتا کہ کیا ہے وہ ملنے والا بعد موت اس کے بیشک اس کے لیے

عِنْدَ اللّٰهِ كَالْمَلَكِ الْمَوْتِ لَيَجِيءُ لِلنَّارِ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ

اسد کے پاس مرنیوالا ہی کہ نہیں بچا یعنی اگر حبیب دوست کہنا ہی اسد اپنے بندہ کو دنیا ہی دیکر کہ ہی ہے جیسکہ موتا ہی کہ نہیں کا کہ کوئی ہی بیمار کو بچنی اسکو دیتا ہی

إِنْسَانٌ تَكْرَهُهَا ابْنُ آدَمَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ

دو چیزیں ہیں کہ برا جانتا ہی آدم کہ ابن آدم برا جانتا ہی موت کو اور موت بہتری ہی تو اسکے لیے فتنے سے اور برا جانتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کا باعث کمی حساب کی ہی

وَكَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعُ فَوَقَعَنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہا ابوطلحہ نے شکوہ لائے ہم طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا پس کہول کر دکھائے ہیں پیٹوں اپنے ایک ایک پتھر پس کہول کر دکھائے رسول اللہ صلی اللہ

وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى

وسلم نے پیٹ اپنے سے دو پتھر دو خصلتیں ہیں جسمیں ہوویں وہ لکھتا ہی اسکو اللہ شکر والا صبر والا جو کوئی دیکھے بیچ دین کے طرف

مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَتَبَهُ

اوسکے کہ وہ زیادہ اوسمیں ہو پس پیروی کرے اوسکی اور دیکھے بیچ دنیا کے طرف اوسکے کہ وہ کم اوسسے ہو پس حمد کرے اللہ کی اوپر دیں جو کے بڑی کی اوسکو اللہ اوپر کھلا کھلا

اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَأَسِفَ

اللہ شکر والا صبر والا اور جو کوئی دیکھے بیچ دین اپنے طرف اوسکے کہ وہ کم اوسسے ہی اور دیکھے دنیا اپنی میں طرف اوسکے کہ وہ بہتر اوسسے ہی پس تاسف کرے

عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا قَالَ أَمَرَنِي خَلِيلِي بِسَبْعٍ أَمَرَنِي بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ

اوسپر کہ فوت ہوا ہے اوسسے تو نہ لکھا ہے اوسکو اللہ شکر والا اور صبر الاف کہا ابوذر نے کہ حکم کیا مجکو دوست میرے نے یعنی پیغمبر صلعم نے سات باتوں کا حکم کیا مجکو سات

وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي وَلَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِي وَأَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ الرَّحِمَ

اور نزدیک ہونے اوسکے اور حکم کیا مجکو یہ کہ دیکھوں میں طرف اوسکے کہ وہ کم ہی مجسے دنیا کے حصے میں اور نہ دیکھوں طرف اوسکے کہ وہ بہتر ہی مجسے اور حکم کیا مجکو یہ کہ ملاؤں رشتہ رشتہ داروں سے اگرچہ

وَإِنْ أَدْبَرَتْ وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ أَحَدًا شَيْئًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا وَأَمَرَنِي أَنْ

اور اگرچہ کہٹے وہ اور حکم کیا مجکو یہ کہ نہ مانگو کسی سے کچھ اور حکم کیا مجکو یہ کہ کہوں میں حق اور اگرچہ ہو کڑوا اور حکم کیا مجکو یہ کہ

لَا أَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ

نہ ڈروں میں بیچ دین اللہ کے ملامت کرنیوالے کی کسے اور حکم کیا مجکو بہت کہنے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا پس بیشک یہ کلمے اول کنے سے

تَحْتَ الْعَرْشِ حُبِّبَ إِلَيَّ الطِّيبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ إِيَّاكَ وَالنَّوْمَ فَإِنَّ

کہ نیچے عرش کے ہی محبوب ہی طرف میرے خوشبو اور عورت اور کر دانی گئی ہی خوشدلی میری نماز میں بچاؤ تو ہی نیند سے پس بیشک

عِبَادَ اللّٰهِ الْبُسُوا بِالْمُتَعَبِّدِينَ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقَلِيلِ مِنَ

بندے اللہ کے نہیں ہوتے ہیں جیسے والے جو کوئی راضی ہوا اللہ سے ساتھ تھوڑے رزق کے راضی ہوتا ہی اللہ اوسسے ساتھ تھوڑے

الْعَمَلِ مَنْ جَاعَ وَاحْتَاجَ فَكَتَمَ النَّاسَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْزُقَهُ رِزْقَ سَنَةٍ مِنْ

عمل کے جو کوئی بھوکا ہوا یا محتاج ہوا پس چھپاوے اوسکو لوگوں سے ہوکا حق اللہ عزوجل پر یہ کہ دیکھا اوسکو رزق ایک برس کا

حلال إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ الْمُتَعَفِّفَ أَبَا الْعِيَالِ اِسْتَسْقَى يَوْمًا عُمَرُ فَجِيءَ بِمَاءٍ قَدْ

حلال سے محبتی اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی بندے کو کہ مہربن صاحب ریہز کار اولاد والا پانی انکا اکبد حضرت عمر نے پس حاضر کیا گیا پانی

شِيبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ لَهُ الطَّبِيبُ لَكِنِّي أَسْمَعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُثْنِي عَلَى قَوْمٍ شَهَوَاتِهِمْ فَقَالَ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ

ملا ہوا شہد پس کہا طبیب نے لیکن میں سنتا ہی اللہ عزوجل کو کہ ثنا کرتا ہی اوپر ایک قوم کے خواہشوں انکی کا پس فرمایا اللہ نے کہ تم خواہشیں اپنی

فِي حَيَوٰتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَأَخَافُ أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا فَلَمْ يَشْرَبْهُ قَالَ شَرِيعًا

نتج زندگانی دنیا انہی کے اور فائدہ دنیا سے تم نے پس ڈرتا ہوں میں کہ ہووے ثواب ہمارے نیکیوں ہمارے کے جلدی دیئے گئے واسطے ہمارے پس نہ پیا اس کو

مِنْ ثَمَرٍ حَتَّى لَقِيَ رَبَّهُ

یہ باب امل اور حرص کا ہے

کھجور سے یہاں تک کہ ملا قی کیا رب اپنے کو

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَرِمَ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڈھا ہوتا ہی ابن آدم اور جوان ہوتی ہیں اوس سے دو چیزیں حرص مال پر اور حرص

عَلَى الْعُمُرِ أَعْدَدَ اللّٰهُ إِلَى امْرِئٍ آخِرَ أَجَلِهِ حَتَّى بَلَغَهُ سِتِّينَ سَنَةً لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ

عمر پر دور کیا اللہ نے عذر اوس شخص کا کہ تاخیر دیا اجل اوسکی کو یہاں تک کہ پہونچا ساٹھ برس کو قلت آرزوں اور سطے ابن آدم کے دو نالے

مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ

مال سے البتہ ڈھونڈے تیسرا کو اور نہیں بھرتی ہی پیٹ ابن آدم کو مگر کوئی چیز کہ مٹی ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اللہ اوسکی کہ توبہ کرتا ہی ف کہا ابن عمر نے کہ پکڑا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض میرے بدن میں پس فرمایا ہو دنیا میں کو یا کہ تو مسافر ہی یا گذرنے والا راہ کا اور گن شخص اپنا

مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ قَالَ مُرْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَأُمِّي نَطِيقُ شَيْئًا فَقَالَ مَا هَذَا

قبر والوں سے ف کہا ابن عمر نے کہ کہا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میں اور ماں میری مٹی سے سکتے کہ یعنی کہ ہم پس فرمایا کیا ہی یہ

يَا عَبْدَ اللّٰهِ قُلْتُ شَيْءٌ نَصْلُحُهُ قَالَ لَا أَمْرَ أَسْرَحُ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

سے عبد اللہ کہا میں نے دیواری کہ مت کرتے ہیں ہم اسکی فرمایا پھر نہیں شتابی اس سے ف تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

يُرِيدُ الْمَاءَ فَلْيَتَيَمَّمْ بِالتُّرَابِ فَقُولُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْمَاءَ مِنَّا قَرِيبٌ يَقُولُ مَا لَكُمْ رَبِّي لَعَلِّي

پینا کا ارادہ کرے پس تیمم کرے ساتھ مٹی کے پس عرض کیا ہم نے یعنی ابن عباس نے رسول خدا تحقیق ہمارا پانی نزدیک ہی ہے قریب ہی فرمایا کیا ہوا تم کو یعنی ڈرتا ہوں میں کہ

لَا أَبْلُغُهُ قَالَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ فَقَبَضَ بِيَدِهِ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَثَمَّ أَمَلُهُ أَعْمَارُ أُمَّتِي

نہ پہنچوں میں اوسکو فرمایا حضرت نے یہ ابن آدم کی ہی اور یہ اجل اوسکی ہی اور یہ امل اوسکی ہی پھر پسارا ہاتھ مبارک اپنا یعنی دیکھا پس فرمایا اور وہیں تحقیق ہووے اور زندہ اوسکی ہی ف عمریں امت میری

مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذٰلِكَ أُولٰئِكَ صُلَحَاءُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْيَقِينُ وَ

درمیان ساٹھ کے ستر تک ہیں اور کم اون کا ہی وہ شخص کہ تجاوز کرے اس سے اول سو وہ راس امت کا یقین ہی اور

وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْعُجْلُ وَالْاَمَلُ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيْظِ وَالْخَشِنِ وَاَكْلِ

اور زہد ف اور اول بگاڑ اسکا عجل ہی اور آرزو نہیں ہی زہد دنیا میں سادہ پہنے موٹے اور کھری کے اور کھانے

الْجَشِبِ اِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْاَمَلِ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ اَيُّ شَيْءٍ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا فَاَطْرَقَ

روکھی روٹی کے سوا ہی اسکے نہیں کہ زہد دنیا میں کم آرزو ہی ہی سنا میں نے مالک اور اس حال میں کہ چپ کے گیا پھر ہی کہ کیا چیز ہی زہد دنیا میں تو جواب میں فرمایا

اَلْكَسْبِ وَقِصَرُ الْاَمَلِ **باب دست کہنے مال کا اور عمر کا طاعت کیلیے**

اور کم آرزو ہی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ اِنْ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہی بندے متقی غنی کو نہ شہرت والے تحقیق ایک شخص نے کہا اے رسول خدا کے

اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَسَاءَ عَمَلُهٗ

کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور اچھے ہوں عمل اوس کے کہا پس کونسا آدمی برا ہی فرمایا وہ کہ دراز ہو عمر اوس کی اور برے ہوں عمل اوسکے

يَقُوْلُ كُلْتُ اَقِيْمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَاَمَّا الَّذِيْ اَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّهٗ مَا نَقَصَ مَالُ

کہتے تھے حرث بن یامین میں کہ کہا تا ہوں میں اوس کے حق ہر نماز پر اور بیان کرتا ہوں تمکو ایک حدیث پس یاد رکھو اوسکو پس وہ جو میں اوس پر قائم ہوں پس تحقیق نہیں کم ہوتا

عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ

بندے کا صدقہ دینے سے فف اور نہیں ظلم کیا جاتا ہی بندہ کسی طرح کا ظلم کہ صبر کرتا ہی اوس پر مگر کہ زیادہ کرتا ہی اوسکو اللہ تعالے سبب اوسکے عزت اور نہیں کھولتا بندہ دروازہ

اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِيْ اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ

مگر کھولتا ہی اللہ اوسپر وہ دروازہ محتاجی کا اور وہ جو حدیث کہتا ہوں میں تم سے پس یاد رکھو اوسکو پس وہ یہ ہی کہ نہیں دنیا کہ واسطے چار آدمیوں کے ایک وہ بندہ کہ دیا اوسکو

اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَيَصِلُ رَحِمَهٗ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهٖ فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ

اللہ نے مال اور علم فف پس وہ ڈرتا ہی اوس میں اپنے رب سے اور صلہ رحم کرتا ہی اوس میں اپنے رحم کا اور عمل کرتا ہی اللہ کے لیے اوس میں حق اوسکے کہ پس یہ جو بندہ اللہ نے مال اور دوسرا وہ بندہ

رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا

کہ دیا اوسکو اللہ نے علم اور نہ دیا اوسکو مال تو وہی نیت کا ہی کہتا ہی اگر تحقیق ہے میرے لیے مال ہونا تو البتہ کرتا میں کام جیسے کا پس ثواب دونوں کا

سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ

برابر ہی اور بندہ کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور نہ دیا اوسکو علم پس وہ معرفت کرتا ہی مال اپنے میں بے علم کے فف نہیں ڈرتا ہی اوس میں اپنے رب سے اور نہ صلہ رحم کرتا ہی

فِيْهِ رَحِمًا وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ

اوس میں اور عمل کرتا ہی اوس میں حق سے پس یہ جیسے کا ہی اور بندہ کہ نہ دیا اوسکو اللہ تعالے نے مال اور نہ علم پس کہتا ہی

لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَرَادَ لِعَبْدٍ

اگر ہوتے میرے مال ہونا تو البتہ کرتا میں اوس میں کام جیسے کا پس وہ بدنیت ہی اور گناہ دونوں کا برابر ہی تحقیق اللہ تعالے جب چاہتا ہی ساتھ بندے کے

خیرًا ان یستعمله فقیل وکیف یستعمله یا رسول اللہ قال یوفقه لعمل صالح قبل الموت ثم

بلائے کام میں لگاتا ہے کہ موت سے پہلے اس کو نیک کام میں لگا دیتا ہے اور اس کو اچھے کام کرنے کی توفیق دیتا ہے اور اس کو اچھا بنا دیتا ہے

نفسه وعمل بما بعد الموت فی العاجر من اتبع نفسه هواها وتمنی علی الله

نفس سے اور عمل کرتا ہے بعد موت کے اور عاجز وہ ہے کہ پیروی کرتا ہے نفس کی خواہش کی اور آرزو کرتا ہے اللہ

ان ابناء التسعین وهو العمر الذی قال الله تعالی اولم نعمرکم ما یتذکر فیه من تذکر

کہ کہاں میں پہنچا ہے برس کی عمر کو اور وہ اتنی عمر ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جو شخص نصیحت قبول کر سکتا اور سمجھ سکتا

النذیر ۰۰ ان عبدا کوّر علی ونجهه من ولد بلال ان یموت هرما فی طاعة الله خیر

بڑھاپے تک اللہ کی عبادت میں لگا رہے تو یہ بات بلال کی اولاد میں سے کسی کے بوڑھا ہونے تک اللہ کی عبادت میں لگا رہنے سے بہتر ہے

ولو کان الله یرد الی الدنیا کما یزداد من الاجر والثواب

اور اگر اللہ پھیر دیتا ہے دنیا کی طرف کسی کو مرنے کے بعد تو زیادہ کرتا ہے اجر اور ثواب میں

باب توکل کا اور صبر کا

۰۰ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یدخل الجنة من امتی سبعون الفا بغیر حساب

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہوں گے جنت میں امت میری سے ستر ہزار بے حساب

لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربهم یتوکلون ۰۰ عجبا لامر المؤمن ان امره کله

کہ نہ تو غلام بنائے جائیں گے اور نہ فال بد لیتے ہوں گے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہوں گے تعجب ہے مومن کے کام پر کہ اس کے حال پر سب کام اس کے لئے بہتر ہے

ذلک لاحد الا للمؤمن ان اصابته سراء شکر فکان خیرا له وان اصابته ضراء صبر

یہ بات کسی کو حاصل نہیں ہوتی مگر مومن کو اگر پہنچتا ہے اس کو کوئی خوشی تو شکر کرتا ہے اس پر ثواب ہوتا ہے اور اگر پہنچتا ہے اس کو کوئی رنج تو صبر کرتا ہے اس پر ثواب ہوتا ہے

۰۰ المؤمن القوی احب الی الله من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک

مومن قوی اللہ کو پسند ہے مومن ضعیف سے اور ہر حال میں بہتر ہے مسلمان کے بھلائی کی حرص کر اس چیز پر کہ نفع دے تجھ کو

بالله ولا تعجز وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر

اللہ پر اور عاجز نہ ہو اور اگر پہنچے تجھ کو کچھ مصیبت تو مت کہہ اگر میں نے ایسا کیا ہوتا تو ایسا ہوتا اور ایسا ہوتا لیکن

الله وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان ۰۰ لو انکم تتوکلون علی الله حق توکله لرزقکم

اللہ کی تقدیر اور جو چاہا اس نے کیا کیونکہ لفظ کاش کا کھولتا ہے عمل شیطان کا ۰۰ اگر تحقیق تم توکل کرتے اللہ تعالیٰ پر جس توکل کا حق ہے تو البتہ روزی دیتا تم کو

کما یرزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا ۰۰ ایها الناس لیس من شیء یقربکم الی الجنة ویباعدکم من النار

جیسا پرندوں کو روزی دیتا ہے کہ صبح کو نکلتے ہیں بھوکے اور شام کو آتے ہیں پیٹ بھرے ۰۰ اے لوگو نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تم کو جنت کے اور دور کرے تم کو دوزخ سے

الا وقد امرتکم به ولیس شیء یقربکم من النار ویباعدکم من الجنة الا وقد نهیتکم عنه وان

مگر تحقیق میں نے حکم کر دیا ہے تم کو ساتھ اس کے اور نہیں کوئی چیز کہ نزدیک کرے تم کو دوزخ سے اور دور کرے تم کو جنت سے مگر تحقیق میں نے منع کر دیا ہے تم کو اس سے اور

روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی تستکمل رزقها فاتقوا الله

روح القدس نے پھونک دیا ہے میرے دل میں کہ کوئی شخص نہیں مرتا جب تک پورا نہ کھا لے اپنا رزق پس ڈرو اللہ سے

نفسہ فی روعی ان نفسا لن تموت حتی تستکمل رزقہا الا فاتقوا اللہ واجملوا فی الطلب ولا یحملنکم
یعنی کوئی جان نہیں مرتی جب تک کہ پورا نہ ہو لے اپنا رزق اگاہ ہو جاؤ اللہ سے اور اچھا ڈھونڈو روزی کو طلب میں اور نہ عاجز ہو جاؤ
استبطاء الرزق ان تطلبوہ بمعاصی اللہ فانہ لا یدرک ما عند اللہ الا بطاعتہ ۱۰ الزہادۃ
دیر ہونا روزی کا طلب کرو اسکو نافرمانی کرنا اللہ کے فضل میں نہیں پاتا آتی ہے وہ چیز کہ نزدیک اسکے ہے روزی حلال کرنا اطاعت اسکی سے ہے زہد
فی الدنیا لیست بتحریم الحلال ولا باضاعۃ المال ولکن الزہادۃ فی الدنیا ان لا تکون بما
دنیا میں نہیں یہ کہ تو حرام کرے حلال کو اور نہ یہ کہ مال ضایع کرے بلکہ زہد دنیا میں یہ ہے کہ جو تو ہے تو سا نہ اوس چیز کے
فی یدیک اوثق بما فی ید اللہ وان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبتہا ارغب
کہ جو ہاتھ میں ہے زیادہ اعتماد کرے تو اللہ اوس چیز سے کہ ہاتھ میں اللہ کے ہے اور زہد یہ ہے کہ ہو تو ثواب مصیبت میں جس پر پہنچے رغبت اسکی کرے
فیما لو انہا ابقیت لک ۱۲ قال کنت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال یا غلام
کہ نہ پہنچی وہ مگلہ ف کہا ابن عباس نے تھا میں سوار پیچھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک دن فرمایا لڑکے
احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاہک واذا سالت فاسال اللہ واذا استعنت
نگاہ کر حق اللہ کا حفظ محفوظ کریگا تجھکو تو نگاہ کر اللہ کو اور مدد مانگ اللہ سے اور جب مانگے تو سوال اللہ سے اور جب مدد مانگے
فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک لشیء لم ینفعوک الا بشیء قد
پس مدد مانگ اللہ سے اور جان لے کہ تمام امت اگر جمع ہو دیں نفع پہنچانے پر ساتھ کسی چیز کے تو نہیں نفع دیں گے تجھکو ساتھ اوس چیز کے کہ لکھدی ہے
کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک لشیء لم یضروک الا بشیء قد کتبہ اللہ علیک
اللہ نے واسطے تیرے اور اگر جمع ہو دیں ضرر پہنچانے تیرے ساتھ کسی چیز کے تو نہیں ضرر دیں گے تجھکو ساتھ اوس چیز کے کہ لکھدی ہے اللہ نے اوپر تیرے
رفعت الاقلام وجفت الصحف ۱۳ من سعادۃ ابن آدم رضاہ بما قضی اللہ لہ ومن شقاوۃ
اٹھ گئے قلم اور خشک ہو گئے صحیفے ف یعنی ابن آدم کی سعادت ہی راضی ہونا اوسکا ساتھ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے اوسکے
ابن آدم ترکہ استخارۃ اللہ ومن شقاوۃ ابن آدم سخطہ بما قضی اللہ لہ ۱۴ انہ غزا مع
ابن آدم کیلئے ہی چھوڑنا اوسکا خیر چاہنا اللہ کیلئے ف اور بدبختی ابن آدم کی ہے ہی خفا ہونا اوسکا ساتھ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے اوسکے لئے ۱۴ وہ غزا میں
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل نجد فلما قفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قفل معہ فادرکتہم
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانب نجد کے پھر جب پھرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پھرے ہمراہ اوس کے پس پا لیا اوسکو
القائلۃ فی وادٍ کثیر العضاہ فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونفرق الناس یستظلون
دوپہر نے بیچ جنگل بہت کیکر کے درختوں کے پس اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوے لوگ ساتھ اوس کے
بالشجر فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت سمرۃ فعلق بہا سیفہ ونمنا نومۃ فاذا
درخت کے پس اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نیچے ایک درخت کیکر کے پس لٹکائی اوسنے تلوار اپنی اور سو رہے ہم کو سو رہنا پس ناگاہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْا وَاِذَا عِنْدَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ عَلٰی ھٰذَا اَحْرِطُ عَلٰی سَعْیِیْ وَاَنَا نَائِمٌ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے پھر اوس حال میں کہ اوسکے پاس ایک دیہاتی بیٹھا تھا یہ فرمایا کہ میں اپنے سعی میں اوس حال میں حریص ہوں کہ میں سوتا ہوں
فَاَسْتَیْقِظُ وَھُوَ بِیْ صَلْتًا قَالَ مَنْ یَمْنَعُکَ مِنِّیْ فَقُلْتُ اللّٰہُ فَلَمَّا رَاَیْتُہٗ وَجَلَسَ اِلَیَّ
پھر جاگتا ہوں اور وہ میرے سر پر ننگی تلوار کھینچے ہوئے ہے اوسنے کہا کہ کون تجھ سے مجھ کو بچائیگا میں نے کہا اللہ پھر جب میں نے اوسکو دیکھا کہ میرے
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰیَۃَ لِوَاحِدَۃِ النَّاسِ مِمَّا اَکْلَفَھُمْ وَمَنْ شَرِّ اللّٰہِ یَجْعَلُ الْمُحْرِمَ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق میں البتہ جانتا ہوں اوس آیت کو اگر عمل کریں لوگ اوسپر کہ اوسکو دیتا ہے اور حوالہ کرتا ہے اوسکو اللہ کے کرتا ہے اور اوسکے لیے کفایت
وَیَرْزُقُہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ۱۰۷ کَانَ اَحَدُ رَجُلَیْنِ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِیْ
اور روزی دیتا ہے اوسکو اوس جگہ سے کہ گمان نہیں کرتا ہے دو بھائی زمانے میں صلی اللہ علیہ وسلم میں پس ایک ان میں کا آتا
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور دوسرا حرفہ کرتا پس شکوہ لایا حرفے والا بھائی اپنے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا
لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ ۱۰۸ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ یَکِلُ وَادٍ شُعْبَۃٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبُہُ الشُّعَبَ کُلَّھَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ بِاَیِّ
شاید کہ روزی دیا جاتا ہیں بسبب اوسکے تحقیق دل ابن آدم کا ہر جنگل کے ایک شاخ ہی پس جسنے پیچھا کیا دل اوسکا ہر جنگل کی شاخ کا پس نہیں پرواہ کرتا اللہ کس
وَادِیْ اَھْلَکَہٗ وَمَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ کَفَاہُ الشُّعَبَ کُلَّھَا ۱۰۹ قَالَ رَبُّکُمْ عَزَّوَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِیْدِیْ اَطَاعُوْنِیْ
نالے میں ہلاک کیا اوسکو اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر کفایت کرتا ہے اوسکو سب شاخوں کو فرمایا رب ہمارے نے اگر بندے میرے اطاعت کرتے میری
لَاَسْقَیْتُھُمُ الْمَطَرَ بِاللَّیْلِ وَاَطْلَقْتُ عَلَیْھِمُ الشَّمْسَ بِالنَّھَارِ وَلَمْ اُسْمِعْھُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ ۱۱۰ دَخَلَ
البتہ برساتا میں مینہ رات کو اور نکالتا میں اوپر آفتاب دن کو اور نہ سناتا میں اوپر کو آواز کڑکنے کی
رَجُلٌ عَلٰی اَھْلِہٖ فَلَمَّا رَاٰی مَا بِھِمْ مِنَ الْحَاجَۃِ خَرَجَ اِلَی الْبَرِّیَّۃِ فَلَمَّا رَاَتْ اِمْرَاَتُہٗ قَامَتْ اِلَی الرَّحٰی فَوَضَعَتْ
ایک شخص آیا گھر والوں میں پس جب کہ دیکھا کہ تنگی حاجت کی ہے ان کو نکلا طرف جنگل کے پس جب دیکھا بیبی اوسکی نے نکلنا خاوند کا گھر سے تو اٹھی چکی
وَاِلَی الثَّوْبِ فَنَشَرَتْہُ ثُمَّ قَالَتِ اللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَاِذَا الْغُصَّۃُ قَدِ انْتَکَثَتْ قَالَ وَذَھَبَتْ اِلَی الثَّوْبِ
اور کپڑے کی طرف تو کہا پس اے اللہ روزی دے ہمکو پس دیکھا اوسنے تو ناگاہ کہ ٹوٹ گئیں ہیں کپڑا بنتے کا کہا اور پہر بیٹھی اوسکی طرف تو بننے کے
فَوَجَدَتْہُ مَمْلُوْءًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ اَصَبْتُمْ بَعْدِیْ شَیْئًا قَالَتِ امْرَاَتُہٗ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا وَقَامَ اِلَی
پس پایا اوسکو بھرا ہوا اور پہر پھرا خاوند کہا اور پہر پیچھے میرے کچھ تم نے پایا کہا اوسکی بی نے ہاں رب سے ہمارے اور کھڑا ہوا خاوند طرف
الرَّحٰی فَدَعَرَکَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَکَ لَوْ لَمْ تَرْفَعْھُمْ تَرَکُوْا وَرَاَوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
چکی کے پس شکوہ کیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آپ نے کہ کیا ہے تجھ کو اگر نہ اٹھاتا ہوتا تو ہمیشہ باقی رہتی تا قیامت
ذٰلِکَ
اَنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ کَمَا یَطْلُبُہٗ اَجَلُہٗ ۱۱۱ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ اِنْظَارُ الرَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
تحقیق رزق البتہ طلب کرتا ہے بندے کو جیسے طلب کرتی ہے اوسکو اجل اوسکی روایت ہے ابن مسعود سے کہا کہ انتظار رسول اللہ صلی

باب ریا اور سمعہ کا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ رواہ مسلم

قال اللہ تعالیٰ انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ رواہ مسلم

وعن ابی ہریرۃ قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت الرجل یعمل العمل من الخیر ویحمدہ الناس علیہ قال تلک عاجل بشری المؤمن رواہ ابن ماجۃ

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ یوم القیمۃ اذا جمع اللہ الناس یوم لا ریب فیہ نادی منادٍ من کان اشرک فی عمل عملہ للہ احدا فلیطلب ثوابہ من عند غیر اللہ فان اللہ اغنی الشرکاء عن الشرک رواہ احمد

وعن ابی سعید بن ابی فضالۃ الانصاری وکان من الصحابۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا جمع اللہ الاولین والآخرین لیوم لا ریب فیہ نادی منادٍ من کان اشرک فی عمل عملہ للہ احدا فلیطلب ثوابہ من عند غیر اللہ فان اللہ اغنی الشرکاء عن الشرک رواہ احمد

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع سمع اللہ بہ ومن یرائی یرائی اللہ بہ متفق علیہ

یا ابا ھریرۃ لک اجر ان اجر السر و اجر العلانیۃ ۱۲ تخرج فی اخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون
۱۳ اور مریدہ سے لے دو اجر ہیں اجر سر و شیدگی کا اور اجر اظہار کا فل تحقیق کے اخیر زمانے میں ایک لوگ کہ طلب رس کے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے وہ ہیں کہ
للناس جلود الضان من اللین السنتھم احلی من السکر و قلوبھم قلوب الذئاب یقول اللہ ایای
رجوع لوگوں کے لیے پڑے ہیں کے سبب بھائی ہو گئے نرمی اور تواضع کے زبانیں ان کی بہت میٹھی ہوتی شکر سے دل ان کے دل بھیڑیوں کے ہوتے ہیں کہتا ہے اللہ
یغترون ام علی یجترؤن فبی حلفت لابعثن علی اولئک منھم فتنۃ تدع الحلیم فیھم حیران ھل
مغرور ہوتے ہیں یا مجھ پر جرأت کرتے ہیں پس ساتھ ہے قسم کھا تا ہوں میں کہ البتہ بھیجوں گا اوپر ان میں سے فتنہ کہ چھوڑ دے گا دانا کو ان میں حیران پھر کیا
۱۴ ان لکل شیء شرۃ و لکل شرۃ فترۃ فان صاحبھا سدد و قارب فارجوہ و ان اشیر الیکم
محمد ﷺ نے ہر چیز کے لیے زیادتی ہے اور ہر زیادتی کے لیے سستی ہے پس اگر صاحب اس کے میانہ روی کی اور مستقامت کی پس امید کرو اس کی طرف سے اور اگر اشارہ کیا جاتا ہے طرف اس کی
بالاصابع فلا تعدوہ ۱۵ یحسب امرئ من الشر ان یشار الیہ بالاصابع فی دین او دنیا الا
ساتھ انگلیوں کے پس نہ گنواؤ اس کو کہ اشارہ ہی آدمی کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اس کے ساتھ انگلیوں کے دین کی باتوں میں یا دنیا کی باتوں میں مگر
من عصمہ اللہ تعالیٰ ۱۶ قال شھدت صفوان و اصحابہ وجندب یوصیھم فقالوا ھل
جس کو بچا وے اللہ تعالیٰ کہا ابو نعیم نے حاضر ہوا میں صفوان اور یاروں اوس کے کے پاس اور جندب نصیحت کرتے تھے اوس کو پس کہا اوہوں نے کیا
سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شاید سنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا جندب نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
یقول من سمع سمع اللہ تعالیٰ بہ یوم القیمۃ ومن شاق شق اللہ تعالیٰ علیہ یوم القیمۃ فقالوا او صنا
فرماتے ہیں جو کوئی سناوے سنا دیگا اللہ تعالیٰ اوس کو دن قیامت کے اور جو کوئی مشقت ڈالیگا اللہ تعالیٰ اوپر دن قیامت کے کہا اوہوں نے نصیحت کر
فقال ان اول ما یبین من الانسان بطنہ فمن استطاع ان لا یاکل الا طیبا فلیفعل ومن استطاع
کہا بیشک اول دشمن چیز کا کہ شناسائی آدمی سے پیٹ ہی ہے پس جو کوئی کر سکے یہ کہ نہ کھاوے مگر حلال پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی کر سکے
ان لا یحول بینہ وبین الجنۃ ملاکف من دم اھراقہ فلیفعل ۱۷ انکم خرج یوما الی مسجد رسول اللہ
یہ کہ نہ حائل ہووے درمیان اوس کے اور درمیان جنت کے بھرا ہوا خون سے بہانا کہ کرا دے اوس کو پس چاہیے کہ کرے بیشک عجیمن نکلے ایک دن مسجد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فوجد معاذ بن جبل قاعدا عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبکی فقال ما یبکیک
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھے ہوئے قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتے پس کہا کس چیز نے رولایا تجھکو
قال شیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
کہا معاذ نے رولایا مجھکو ایک چیز نے کہ سنا میں نے اوس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
ان یسیر الریاء شرک ومن عادی للہ تعالیٰ ولیا فقد بارز اللہ بالمحاربۃ ان اللہ یحب الابرار الاتقیاء
محمد ﷺ نے تھوڑا ریا شرک ہے اور جو شمنی کرے اللہ تعالیٰ کے دوست کی پس تحقیق اس نے لڑائی کی اللہ تعالیٰ سے ساتھ لڑائی کے اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نیکوں پرہیزگاروں

الاحیاء الذین اذا دعا تواکم یعقدوا وان حضروا لم یدعوا وکم یعرفوا فلوبهم مصابیح الهدی یخرج من کل
پوشیدہ حالت مکروہ جو جلب فلب سے نہیں ہوتے جاتے اور کراہت سے نہیں جاتے اور نہیں دیکھے جاتے دل ان کے چراغ ہدایت کے ہیں نکلتے ہیں
غبراء مظلمة ۱۲۵ ان العبد اذا صلی فی العلانیة فاحسن وصلی فی السر فاحسن قال الله تعالی هذا
زمین تاریک فی الحقیقت بندہ جب نماز پڑھتا ہے ظاہر میں پس اچھی طرح پڑھتا ہے اور خاص پڑھتا ہے پوشیدگی میں پس اچھی طرح پڑھتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ
عبدی حقا ۱۲۶ یکون فی اخر الزمان قوم رائحون العلانیة اعداء السر یقال یا رسول الله وکیف
بندہ میرا حق ہی ہوگا پچھلے زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی ظاہر میں دشمن پوشیدہ میں پس کہا گیا یا رسول اللہ اور کیونکر
یکون ذلک قال ذلک برغبة بعضهم الی بعض ورهبة بعضهم من بعض ۱۲۷ من صلی مرائی فقد اشرک
ہوگا یہ فرمایا یہ ہوگا بسبب رغبت بعض ان کے طرف بعض کے اور ڈر بعض ان کے بعض سے جو کوئی نماز پڑھے گا دکھانا اپنی نماز پڑھنے کا پس تحقیق شرک کیا
ومن صام مرائی فقد اشرک ومن تصدق مرائی فقد اشرک ۱۲۸ الخوف علی امتی الشرک والشهوة الخفیة
جو کوئی روزہ رکھے گا دکھانا اپنی روزہ رکھنے کا پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی صدقہ کرے گا دکھانا اپنی صدقہ کرنے کا پس تحقیق شرک کیا فرماتا ہوں میں اپنی امت پر شرک اور خواہش پوشیدہ سے
قال قلت یا رسول الله اتشرک امتک من بعدک قال نعم اما انهم لا یعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا
کہا میں نے کہا کیا ہیں ہے رسول خدا شرک کریں گی امت تمہاری تمہارے پیچھے فرمایا ہاں آگاہ ہو تحقیق نہیں ہوں گے آفتاب کی اور نہ چاند کی اور نہ پتھر کی اور نہ بت کی
ولکن یراؤن باعمالهم والشهوة الخفیة ان یصبح احدهم صائما فتعرض له شهوة من شهواتک فیفطر صومه
ولیکن دکھاوے کریں گے اعمال سے اور خواہش پوشیدہ یہ ہے کہ صبح کرے کوئی ایک ان کا روزے سے پس پیش آوے اس کے واسطے خواہش خواہشوں تیری سے خواہش پس توڑ دیوے روزہ اپنا
۱۲۹ قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن نتذاکر المسیح الدجال فقال الا اخبرکم بما هو اخوف
کہا اور سنتے کہ ہم باہم ہے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم ذکر کرتے تھے مسیح دجال کا پس فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمہکو ساتھ اور چیز کے کہ ہے زیادہ ڈر
علیکم عندی من المسیح الدجال فقلنا بلی یا رسول الله قال الشرک الخفی ان یقوم الرجل فیصلی فیزید
تمہارے نزدیک سے کانے دجال سے پس عرض کیا ہمنے ہاں یا رسول اللہ فرمایا وہ شرک خفی ہی ہے کہ کھڑا ہووے آدمی پس نماز پڑھے پس بڑھا دیوے
صلوته لما یری من نظر رجل ۱۳۰ لو ان رجلا عمل عملا فی حجر لا باب لها ولا کوة خرج عمله الی الناس
نماز اپنی واسطے دیکھنے نظر آدمیوں کے اگر تحقیق ایک آدمی کرے کام کو عمل غار میں کہ نہ دروازہ ہووے اس کے لئے اور نہ سوراخ نکلے گا عمل اس کا طرف لوگوں کے
کائنا ما کان ۱۳۱ من کانت له سریرة صالحة او سیئة اظهر الله تعالی منها ما شاء ما شاء ۱۳۲
جو کچھ کہ ہو کام تحقیق جو شخص کہ ہووے اس کے لیے چھپی خصلت اچھی یا بری ظاہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہے بسبب اس کے
قال الله تعالی انی لست کل کلام الحکیم اتقبل ولکنی اتقبل همه وهواه فان کان همه وهواه فی
فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ تحقیق نہیں میں کہ تمام کلام دانا کے قبول کروں لیکن میں قبول کرتا ہوں قصد و خواہش اس کی پس اگر ہو قصد و خواہش اس کی
طاعتی جعلت حکمته حمدانی ووقارا وان لم یتکلم باب رونی اور دنی کا ۱۳۳ والله
طاعت میری تو کر دیتا ہوں حکمت اس کی حمد بھی اور وقار اور اگر نہ بولے کلام اس سے ف۵

ف۱ یعنی کبر اور ریا کے اعمال کے ساتھ ظاہر ہوں گے اور اخلاص کے ساتھ پوشیدہ ہوں گے

ف۲ یعنی ان کی نماز اور روزہ اور صدقہ اور ذکر اور تلاوت اور دعا اور ہر عبادت ظاہر ہوگی

ف۳ یعنی ان کی نماز اور روزہ اور صدقہ اور ذکر اور تلاوت اور دعا اور ہر عبادت ظاہر ہوگی

ف۴ یعنی ان کی نماز اور روزہ اور صدقہ اور ذکر اور تلاوت اور دعا اور ہر عبادت ظاہر ہوگی

ف۵ یعنی ان کی نماز اور روزہ اور صدقہ اور ذکر اور تلاوت اور دعا اور ہر عبادت ظاہر ہوگی

لَا أَدْرِي وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۱۳۴ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَرَأَيْتُ فِيهَا
نہیں جانتا میں قسم ہے اللہ کی نہیں جانتا میں اور میں رسول اللہ کا ہوں کیا کیا جائیگا ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے فی الحال ظاہر کی گئی مجھ پر دوزخ پس دیکھی میں نے اس میں
امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ ۱۳۵
ایک عورت بنی اسرائیل کی سے کہ عذاب دی جاتی تھی بسبب بلی کے کہ باندھا تھا اس کو اس نے نہ کھلایا اس کو اور نہ چھوڑا اس کو کہ کھاتی کیڑے مکوڑے جو زمین کے
مَاتَتْ جُوعًا وَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ
کہ مری بھوک اور دیکھا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کھینچتا تھا آنتیں اپنی آگ میں اور تھا وہ اول وہ شخص کا کہ چھوڑے سانڈ
۱۳۶ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَرِحًا يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گئے زینب بنت جحش پاس اس کے ایک دن تو آپ ہنستے ہوئے فرماتے تھے کوئی نہیں کوئی معبود مگر اللہ وای ہے عرب کے
شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِيهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ
برائی سے کہ نزدیک ہوئے کھولا گیا آج دیوار یاجوج و ماجوج سے اتنے کے وطرح کیا ساتھ دو انگلیوں اپنے کے ساتھ انگوٹھے اور جو ملی اس کے ساتھ
زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ ۱۳۶ لَيَكُونَنَّ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ
زینب پس کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہلاک ہوں گے ہم اور ہم میں ہیں نیکوکار لوگ پس فرمایا ہاں جب بہت ہوں بدکار لوگ بیشک ہوں گے میری امت میں
يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ
کہ حلال جانیں گے خز کپڑا اور ریشمی کپڑا اور شراب کو اور باجوں کو اور البتہ اتریں گے ایک گروہ کے ایک طرف پہاڑ کے آوے گی اوپر ان کے چراگاہ ان کی آوے گا ان کے پاس
رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ
ایک آدمی کسی حاجت کو پس کہیں گے پھر آنا ہمارے پاس کل کو پس رات کو کر بکاوے ان کو اللہ اور گرا دے نشان اور صورت بدل نکالے اور صورت بدل نکالے دوسروں کو بندر اور سور
الْقِيَامَةِ ۱۳۷ إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ ۱۳۸ يُبْعَثُ كُلُّ
قیامت تک فی جب نازل کرتا ہے اللہ کسی قوم پر عذاب پہنچتا ہے عذاب جو کوئی ان میں ہوتا ہے پھر اٹھائے جاویں گے اپنی اپنی نیت پر
عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ ۱۳۹ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا ۱۴۰ إِنِّي أَرَى مَا
بندا اوپر اپنی موت کے کہ مرا ہے اوپر وہی نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز جیسی میں نے دوزخ کے کہ سوتا ہے بھاگنے والا اس کا اور نہ مثل بہشت کے سوتا ہے تلاش کرنے والا اس کا قسم ہے اللہ کی میں کہ جو کچھ میں
لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا مَوْضِعُ
کہ نہیں دیکھتے تم اور سنتا ہوں میں جو نہیں سنتے تم آسمان چرچرایا ہے اور سچ ہے کہ چرچرائے وہ قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے نہیں اس میں
أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا
چار انگشت کی جگہ کہ نہ رکھے ہوئے ہو پیشانی اپنی حال یہ کہ سجدہ کرنیوالا ہے واسطے اللہ کے قسم ہے اللہ کی اگر جانو تم جو کچھ جانتا ہوں میں تو ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم
وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ أَبُو ذَرٍّ
اور نہ لذت پاؤ تم ساتھ عورتوں کے بچھونوں پر اور نکلو تم طرف راستوں کے فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ تعالیٰ کے کہا ابو ذر نے

يَا لَيْتَنِي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ ۱۴۱ يَقُولُ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ اُخْرُجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا اَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ
مے کہ تمنا کرے میں ہوتا درخت کہ کاٹا جاتا ناف فراکھا اسد کہ ہرگز کبھی ذکر اور سکا کلام دوزخ سے ہاں کو کہ یاد کیا مجھکو یا خوف کیا مجھ سے کسی کام میں

۱۴۲ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا اٰتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ
کہا ماسنے پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے معنی اس آیت کے اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور دل اُن کے ڈرتے ہیں

اَهُمُ الَّذِينَ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ قَالَ لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ
کیا وہ ہیں کہ پیتے ہیں شراب اور چوری کرتے ہیں فرمایا نہیں اے بیٹی صدیق کی ولیکن وہ ہیں کہ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور خیرات کرتے ہیں

وَهُمْ يَخَافُونَ اَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰئِكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ ۱۴۳ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
اور وہ ڈرتے ہیں یہ کہ نہ قبول کیا جاوے اور سے یہ وہ لوگ ہیں کہ جلدی کرتے ہیں نیچ بھلائیوں کے ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب

ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ
جاوے تہائی دو تہائی رات کہڑے ہوتے پس کہتے لوگوں یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آیا بھونچال پیچھے آوے گا اوس کے بھونچال دوسرا آتی ہے شدت اوس کی

جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ ۱۴۴ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةٍ فَرَاٰى النَّاسَ كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُونَ قَالَ اَمَا اِنَّكُمْ
آتی ہے ساتھ اوس چیز کے کہ اوس میں ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے پس دیکھا لوگوں کو کہ وہ ہنستے ہیں فرمایا آگاہ ہو تحقیق تم

لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى اَلْمَوْتَ فَاكْثِرُوا ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ فَاِنَّهُ لَمْ يَاْتِ عَلَى
اگر بہت کرتے یاد کرنے والے لذتوں کی یعنی موت کی تو البتہ باز رکھتی تم کو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہوں میں تحقیق بہت کرو یاد کرنے والے لذتوں کی موت کو پس نہیں

الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُولُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَاَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّودِ وَاِذَا
قبر پر کوئی دن مگر کہ بولتی ہی پس کہتی ہی میں گھر غریبی کا ہوں اور میں گھر تنہائی کا ہوں اور میں گھر مٹی کا ہوں اور میں گھر کیڑے کا ہوں اور جب

دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَاَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي اِلَيَّ وَاِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ
دفن کیا جاتا ہی بندہ مومن کہتی ہی اوسکے لیے قبر فراخت کر مکر آیا تو اور اپنے اہل میں آیا گا اور بہتر تھا تو اللہ عزوجل سے بہت محبوب اوسکا چلنا ہی میرے اوپر پس جب

وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ فَاُوَسِّعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِذَا
حاکم ہوئی میں تجھ پر آج اور آیا تو طرف میری پس تحقیق دیکھے گا تو سلوک میرا ساتھ تیرے فرمایا حضرت نے پس وسیع ہووے واسطے اوسکے قدر حد نظر اوسکے اور کھولا جاوے

اِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَمْشِي عَلَى
جب دفن کیا جاتا ہی بندہ فاجر یا کافر کہتی ہی اوسکے لیے قبر فراخت ہی ہرگز لیے اور بیٹھنے کی اور نہ ہی آیا گا میں ہر مخلوق تھا تو اللہ عزوجل سے بہت بدتر طریق میرے اوپر کا چلنا ہی

ظَهْرِي اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ
مجھ پر پس جب حاکم ہوئی میں آج تجھ پر اور آیا تو طرف میری پس تحقیق دیکھے گا تو سلوک میرا ساتھ تیرے کہا حضرت نے پس ملتی ہی قبر اوسپر

حَتَّى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
یہاں تک کہ آپس میں ملجائی ہیں پسلیاں اوسکی فرمایا نبی نے اور اشارہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وسلم یا صابیعہ فادخل قضمہا فی جوف بعض قال ویقبض الہ سبعون ملکا کوازر واحدا منہا تشق الارض
دیکھ نہ سکا ہو گا کہ میں نے کیا کیا بعض اس کو اندر بعض کو کہا حضرت نے اور تمہیں بتائے ہیں ہر ایک کے ساتھ ستر ستر فرشتے اور ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک چیز ہے جس سے آدمی کو مارتے ہیں
ما ابقیت شیئا مما بقیت الدنیا فیہ تنہسہ وتجذبہ حتی یفضی بہ الی الحساب قال رسول اللہ
تو نہ اکھاڑ رہے زمین کچھ جب تک کہ بادی سے دنیا میں رہے گا اور دنیا سے ہمیں اور اسکو ہمارے تک کہ لایا جاوے اور اسکو طرف حساب کے کہا رسول اللہ نے اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اما القبر فروضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النار ثم قال رسول اللہ قد شئت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ قبر ایک باغ ہے جنت کے یا ایک گڑھا ہے آگ کے پھر کہا رسول اللہ نے عرض کیا ہے رسول اللہ نے
قال شیبنی ہود واخواتہا ۱۴۷ قال انکم لتعلمون اعمالا ہی ارق فی اعینکم من الشعر کنا نعدہا علی
فرمایا بوڑھا کیا مجھ کو سورہ ہود نے اور بہنوں اس کی نے کہا اس کے تحقیق تم البتہ کرتے ہو عمل کو وہ ہیں باریک میں آنکھوں تمہاری بیچ اس کے کہ تھے ہم گنتے ان کو
عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الموبقات یعنی المہلکات ۱۴۸ قال یا عائشۃ ایاک ومحقرات الذنوب
زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعات سے یعنی ہلاک کرنے والی ف فرمایا حضرت نے عائشہ بچا تو اپنی تئیں محقرات گناہوں سے
فان لہا من اللہ طالبا ۱۴۹ امرنی ربی بتسع خشیۃ اللہ فی السر والعلانیۃ وکلمۃ العدل فی الغضب والرضا
پس تحقیق ہے واسطے ان کے اللہ کی طرف سے طلب کرنے والا یعنی مواخذہ ہوگا کچھ ان پر بیچنے کے ساتھ نوا ان کے ساتھ خوف خدا کے ظاہر میں اور باطن میں اور حکم کیا مجھ کو
والقصد فی الفقر والغنا وان اصل من قطعنی واعطی من حرمنی واعفو عمن ظلمنی وان یکون صمتی
اور میانہ روی کے فقر اور غنا میں اور یہ کہ ملاؤں میں اس کو کہ قطع کرے مجھ سے اور دوں میں اس کو کہ محروم کرے مجھ کو اور معاف کروں اس کو کہ ظلم کرے مجھ پر اور یہ کہ ہو
فکرا ومنطقی ذکرا ونظری عبرۃ وامرت بالعرف ۱۵۰ ما من عبد مؤمن یخرج من عینیہ دموع وان
فکر اور منطق میری ذکر اور نظر میری عبرت اور حکم کیا میں بات نیک کی اور نہیں مسلمان کوئی بندہ مومن کہ نکلیں آنکھوں اس کی سے آنسو اور
کانت مثل رأس الذباب من خشیۃ اللہ ثم تصیب شیئا من وجوہہم الا حرمہ اللہ علی النار
اگرچہ ہو مانند سر مکھی کے خوف خدا کے سے پھر پہنچے کسی چیز کو بہتر چہرے اس کے سے مگر حرام کر دیوے اللہ اس کو اوپر آگ کے

باب تغیر اومیون کا

۱۵۱ انما الناس کالابل المائۃ لا تکاد تجد فیہا راحلۃ ۱۵۱ یذہب الشاۃ
سوا اسکے نہیں کہ لوگ مانند سو اونٹ کے ہیں نہیں قریب ہے کہ پاوے تو ان میں کوئی سواری کے لائق سو اونٹ جاتا ہیں کہ پاوے
لا قال لا قول ربنی حالۃ کحفالۃ الشعیر او التمر لا یبالیہم اللہ بالۃ ۱۵۲ اذا مشت فی المطبخیاء
مرتبہ ہر تباہ و بیکار کی مانند ہو جو کی یا کھجور کے نہیں پرواہ کرتا ان کی اللہ ذرا بھی جب چلے کسی جائے میں باورچی کی
وحدثہم ابناء الملوک اباءہا فارس والروم سلط اللہ شرارہا علی اخیارہا ۱۵۳ قال ناس الخلوق ضیع
اور حدیث کرے ان کی بادشاہ زادے باپ دادے ان کے فارس اور روم کے مسلط کر دیا اللہ نے بدوں کو نیکوں پر کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فاطلع علینا مصعب بن عمیر ما علیہ الا بردۃ لہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں پس آئے ہم پر مصعب بن عمیر نہیں تھی اوپر کسی ایک

ف یعنی ہیں ہر ایک کی
ف حول طالب کا اور اوراق
ف یعنی ہیں ہر ایک کی
ف یعنی ہیں ہر ایک کی
ف یعنی ہیں ہر ایک کی
ف یعنی ہیں ہر ایک کی
ف یعنی ہیں ہر ایک کی

مَرْقُوعَةٍ بِقَرٍّ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمَ ثُمَّ

ہوئی کھولی سامنے کھڑے ہوکر جس کی اس حرکت کیا اور کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور کہا کہ اے مصعب تجھ پر بہت کچھ وسعت تھی اور اب تجھ کو کیا حال ہے

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا تمہارا جب صبح کر نکلا ایک لباس میں اور رہنا کر نکلا اور لباس میں اور رکھی جائے آگے

صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرَى وَسَتَرْتُمْ بُيُوتَكُمْ كَمَا تَسْتُرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ

ایک رکابی اور اور دنیا کی جاوے کی دوسری اور چھپا دیں گے اپنے گھروں کو جیسے کہ کعبہ کو چھپا دیتے ہیں کہا صحابہ نے رسول اللہ کے ہم اس روز بہتر ہوں گے آج سے

تَغْدُو عَلَيْكُمْ عِبَادَةٌ وَتُكْفَى مُؤْنَتُهُ قَالَ لَا أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ ۱۵۴ يَأْتِي زَمَانٌ عَلَى النَّاسِ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ

فارغ ہوویں گے عبادت کے لئے اور کفایت کیا جاوے گا ہم سے محنت فرمایا نہیں تم آج بہتر ہو اس روز سے آوے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا ہوگا اس زمانے پر

كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ ۱۵۵ إِذَا كَانَ أُمَرَاءُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاءُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ شُورَى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْأَرْضِ

مانند پکڑنے والے انگارے کے جو کوئی جب ہوں گے تمہارے اچھے اور دولتمند تمہارے سخی اور کام تمہارے مشورت کے آپس میں پس زمین رہنا

خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَ أُمَرَاءُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاءُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ

بہتری تمہارے لیے اندر خدا کے سے کہ اور جب ہوں گے امیر تمہارے برے اور تونگر تمہارے بخیل اور کام تمہارے سپرد طرف عورتوں کے پس ہے زمین کا بہتری

لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا ۱۵۶ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللهُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِي قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ

تمہارے لیے اوپر رہنے کے کہا ابن عباس کے نہیں ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم میں مگر کہ ڈالتا ہے اللہ ان کے دلوں میں رعب اور نہیں ظاہر ہوتا زنا کسی قوم میں مگر کہ زیادہ ہوتی ہے

فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ

اوپر ہیں موت اور نہیں کم کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو مگر کہ بے برکت ہوتا ہے ان سے رزق اور نہیں حکم کرتی کوئی قوم ناحق مگر کہ پھیلتا ہے اوپر ہیں

الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ ۱۵۷ لَمَّا تَرَكَ أَنْدَ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا إِلَيْكَ

خون یعنی قتل اور نہیں توڑی کوئی قوم عہد کو مگر کہ مسلط ہوتا ہے اوپر ان دشمن جب اوتری یہ آیت اور ڈرایا اپنے کنبہ کو کہ کہ بہت نزدیک ہیں بچانا اپنا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس جمع ہوئے پس عام پکارا اور خاص پکارا پس فرمایا ہے اولاد کعب بن لوی کی چھڑا دیجئے نفسوں کو اپنے

يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا

اے اولاد مرہ بن کعب کی چھڑا دیجئے نفسوں کو اپنے کو آگ سے اے اولاد عبد شمس کی چھڑا دیجئے نفسوں کو اپنے کو آگ سے اے اولاد عبد مناف کی چھڑا دیجئے

أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ

اپنے نفسوں کو آگ سے اے اولاد ہاشم کے چھڑا دیجئے نفسوں کو آگ سے ہے اولاد عبد المطلب کی چھڑا دیجئے نفسوں کو آگ سے اے فاطمہ

أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا ۱۵۸ أَلَا مَيِّتٌ

چھڑا دیجئے نفس کو آگ سے پس تحقیق میں نہیں مالک ہوں واسطے تمہارے اللہ کے کچھ سوا اس کے کہ تحقیق واسطے تمہارے قرابت ہے تر رکھوں گا اس کو ساتھ

ف

هٰذِهِ اُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ کتاب

امت رحمت کی گئی ہیں اور بے عذاب آخرت میں عذاب اوسکا دنیا میں فتنے اور زلزلے اور قتل ہی ف

آداب کا اس میں ہی باب سلام کا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم

عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ

اور صفت انہی کے طول کا ساٹھ ہاتھ کا تنہا پس جب پیدا کیا اوسکو فرمایا جا پس سلام کر اوس جماعت پر اور وہ جماعت

الْمَلٰئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْمَعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ

فرشتوں کی بیٹھے ہوئے پس سن جو کچھ جواب سلام کا دیں وہ تجکو پس تحقیق وہ سلام تیرا اور اولاد تیرے کی پس کہی سلام آدم نے پر انہوں سلام ہی تجھ پر

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا

اور رحمت اللہ کی کہا حضرت نے پس زیادہ کیا اوسنے لفظ ورحمۃ اللہ کا فرمایا حضرت نے پس جو شخص داخل ہو گا بہشت میں اوپر صورت آدم کے ہو گا اور طول اوسکا ساٹھ

فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْاٰنَ ۱۶۰ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ

پس ہمیشہ خلق کم ہوتی رہی بعد آدم کے اب تلک ف تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سی خصلتیں اسلام کی

خَيْرٌ قَالَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ ۱۶۱ اَلْمُؤْمِنُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ

بہتر ہیں فرمایا کھلانا کھانا اور کہنا سلام اوپر آشنا اور غیر آشنا کے مومن کے مومن پر جو حرام ہیں

يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ

خون اوسکا مال اوسکا عیادت کرے اوسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اوسکے جنازے پر جب مر جاوے اور قبول کرے دعوت اوسکی جب بلاوے اوسکو اور سلام کرے اوپر اوسکے جب ملے اوسکو اور

وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ وَشَهِدَ ۱۶۲ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى

اور خیر خواہی کرے اوسکی جب غائب ہو یا حاضر ہو نہیں داخل ہو سکتے تم بہشت میں یہاں تلک کہ ایمان لاؤ اور نہیں مومن ہو سکتے یہاں تلک کہ محبت کرو آپس میں کیا نہ بتاؤں میں تمکو

شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ ۱۶۳ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَ

ایک چیز کہ جب کرو اوسکو محبت ہو وے آپس میں پھیلا کرو سلام کا آپس میں سلام کرے سوار پیادے پر اور پیادہ بیٹھے پر اور

الْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ ۱۶۴ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ۱۶۵ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ

تھوڑے بہت پر ف عون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے لڑکوں پر پس سلام کیا اوپر نہ ابتدا کرو یہود اور

وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ ۱۶۶ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ

نہ نصاریٰ پر ابتدا سلام کی اور جب ملو ایک سے اوسکے راہ میں پس تنگ کرو اوسکو طرف تنگ اوسکے ف جب سلام کریں تمپر اہل کتاب یعنی یہود نصاریٰ

فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ ۱۶۷ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ

پس کہو وعلیکم بچاؤ تم تجھ کو راہوں کے بیٹھنے سے پس کہا صحابیوں نے سول خدا کے نہیں ہمکو بیٹھنا ہمارا راہوں پر بیٹھنے راہ کے باتیں کرتے ہیں ہم

فِيهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ

اور اس میں فرمایا پس جب تم کو مجلسوں ہی میں رہنا ہو تو راستہ کو حق دو کہا صحابہ نے اور کیا ہے راستہ کا حق یا رسول اللہ فرمایا نیچا رکھنا نگاہ کا اور

الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَفِي رِوَايَةٍ وَإِرْشَادُ السَّبِيلِ وَفِي رِوَايَةٍ وَإِغَاثَةُ

موذی کا فعل اور جواب سلام کا اور حکم کرنا اچھی بات کا اور منع کرنا بری بات سے اور ایک روایت میں ہے راستہ بتانا کا اور فریاد رسی کرنا

الْمَلْهُوفِ وَتَهْدُو الضَّالَّ ۱۶۸ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ

مظلوم کی اور راہ بتانا بھولے کو پھر ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نے اور سکو

ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ

پھر بیٹھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دس نیکیاں ہوئیں پھر آیا دوسرے پس کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ پس جواب دیا اوسکو

فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُونَ

پس بیٹھا پس فرمایا اسکو تیس نیکیاں ہوئیں پھر آیا اور پس کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس جواب دیا اوسکو پس بیٹھا اور پس فرمایا اسکو تیس نیکیاں ہوئیں

وَفِي رِوَايَةٍ زَادَ ثُمَّ أَتَى آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ أَرْبَعُونَ وَقَالَ

اور ایک روایت میں زیادہ کیا پھر آیا اور پس کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ پس فرمایا اسکو چالیس نیکیاں ہوئیں اور فرمایا

هَكَذَا تَكُونُ الْفَضَائِلُ ۱۶۹ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى مَلَإٍ

اسطرح ہوتی ہیں زیادتی فضیلتوں کی تحقیق قریب تر لوگوں کے ساتھ رحمۃ اللہ کے وہ شخص ہی کہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اوپر

مُسْلِمٍ عَلَيْهِنَّ ۱۷۱ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ

پس سلام کیا اوپر تین نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھ غیر ہمارے مت مشابہت کرو یہود کے اور نہ نصاریٰ کے پس تحقیق سلام کرنا یہود کا

الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ وَتَسْلِيمُ النَّصَارَى الْإِشَارَةُ بِالْكَفِّ ۱۷۲ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ

اشارہ ہی ساتھ انگلیوں کے اور سلام کرنا نصاریٰ کا اشارہ ہی ساتھ ہتھیلیوں کے جب ملے ایک تمہارا بھائی اپنے سے پس سلام کرے اوپر

فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ ۱۷۳ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ بَيْتًا فَلْيُسَلِّمْ عَلَى

جب داخل ہو کوئی تم میں پس سلام کرے

أَهْلِهِ وَإِذَا خَرَجَ فَوَدَّعَ أَهْلَهُ لِيُسَلِّمْ ۱۷۴ أَيُّ بَنِيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ تَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ

گھر والوں پر اور جب نکلے پس رخصت کرے گھر والوں کو ساتھ سلام کے ۔ یہ ہے تیرے لیے مانوس چیز اہل تیرے گھر والوں سے پس سلام کر اوپر گھر والوں کے تیرے

وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ ۱۷۵ إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ

اور گھر والوں کے پر جب پہنچے ایک تم میں کوئی طرف مجلس کے پس چاہیے کہ سلام کرے پس اگر کہ بیٹھنا چاہے اور پس کہ بیٹھے پھر جب اٹھے پس سلام کرے

فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ **باب اذن چاہنے کا** ۱۷۶ قَالَ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِ وَلَمْ تُسَلِّمْ

پس نہیں ہی پہلا سلام لائق تر دوسرے سے

کہا کسی صحابی نے پس داخل ہوا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور نہ میں نے سلام کیا

وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ ۱۸۱ أَنَا وَأَبُو لَيْلَى مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَّامٍ

اور میں اذن چاہا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر جا پس کہہ السلام علیکم میں آؤں مست اذن دیا اسکو آزاد کیا عبداللہ بن سلام نے

باب مصالحے اور معانقے کا

قَبَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ أَقْرَعُ

بوسہ لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کا اور نزدیک اس کے اقرع

بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

بن حابس صحابی تھے پس کہا اقرع نے کہ نہیں بوسہ دیتا میں کسی سے دس لڑکے ہیں نہیں بوسہ لیا میں نے کسی کا پس نظر کی طرف اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ ۱۸۲ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا وَفِي رِوَايَةٍ

نے پھر فرمایا جو نہیں رحم کرتا نہیں رحم کیا جاتا نہیں ہیں دو مسلمان کہ ملیں آپس میں پس مصافحہ کریں مگر بخشش کی جاتی ہے ان کیلئے پہلے اسکے کہ جدا ہوں اور

إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا ۱۸۰ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ

جب ملیں دو مسلمان پس مصافحہ کریں اور حمد کریں اللہ کی اور بخشش چاہیں اس سے بخشش کی جاتی ہے دونوں کیلئے کہا ایک شخص نے یا رسول خدا ایک شخص ہم میں سے ملتا ہے بھائی

أَوْ صَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ ۱۸۱ يَا عِبَادَ

یا اپنے دوست کے کیا جھکے اوس کیلئے فرمایا نہ کہا کیا لپٹے اوسکے اور بوسہ دے اوسکا فرمایا نہ کہا کیا پکڑے ہاتھ اوسکا اور مصافحہ کرے اوس سے فرمایا ہاں پوری عبارت

الْمَرِيضَ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ عَلَى يَدِهِ فَيَسْأَلَهُ كَيْفَ هُوَ وَقِيَامُ أَحَدِكُمْ تَحِيَّةً لَهُ يَلْتَقِمُ الْمُصَافَحَةَ

بیمار کی یہ ہے کہ اپنے ہاتھ کو رکھے کہ تم میں کا یا تو ماتھے پر اس کے یا ہاتھ پر پس پوچھے اوسکو کیسا ہی وہ اور پوری سلام علیک نہاں ہی اسمیں مصافحہ فی

۱۸۲ قَالَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ لِلدِّيَةِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ

آئے زید بن حارثہ دیت میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تھے یعنی عائشہ کے پس گئے وہ جھڑ پاس پس کھٹکھٹایا دروازہ پس دوڑے

إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَ

طرف اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برہنہ کھینچتے ہوئے کپڑا اپنا قسم ہے خدا کی نہیں دیکھا میں نے اوس کو ننگے قبل اسکے اور نہ بعد اسکے پس لپٹ گئے ساتھ اسکے اور

قَبَّلَهُ ۱۸۳ اللَّهُمَّ أَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ فَمَا أَحْبَبْتُ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَيْدٌ

اور بوسہ لیا اوسکا خدایا محبت رکھ اوسکی اور محبت رکھ اوس سے جو محبت رکھتا ہے اوسکی نہیں محبت کی میں نے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا زید

مُجَلَّلَةٌ كَجَبِينَةٌ ۱۸۴ مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ قَدَّمَ قِيَامًا صَلَاهُنَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ إِذَا تَصَافَحَا

سبب حمل زائد کی ہے ف جو کوئی پڑھے چار رکعت پہلے دوپہر کے پڑھی جائیں کہ وہ کہ بدر میں وہ لیلۃ القدر میں اور دو مسلمان جب مصافحہ کریں

باب وضو کا حکم

لَمْ يَجِئْ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ إِلَّا سَقَطَ لِمَا تَرَتَّبَ بِوُضُوءٍ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ ۱۸۵

نہیں جاتی رہتا درمیان انکے کوئی گناہ مگر گر پڑتا ہے

بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ

بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی طرف سعد کے اور وہ تھے سعد قریب حضرت کے پس آئے وہ کہ گدھے پر پس جب قریب ہوا مسجد سے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ ١٨٧ اَوْ خَيْرِكُمْ ثُمَّ يَجْلِسُ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو کہ اٹھو طرف سید اپنے کے ف ١٨٧ یا خیر اپنے کی کوئی شخص کسی کیلئے جگہ نہ مٹھے اور کسی سے پیٹھ نہ مٹھے
فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا ١٨٨ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ ١٨٨ لٰكِنْ يَنْفَسِحُ وَيَتَوَسَّعُ
اور سمٹ کر لیکن کھل جاؤ اور فراخ ہو جاؤ جو کوئی اٹھے مجلس اپنی سے پھر آوے طرف اس کے پس وہ ہی زیادہ حق ہے اس کا ساتھ اس جگہ کے
اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ كَرِهُوْا اَنْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ
طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تھے وہ جب دیکھتے تھے اوکھو نہیں اٹھتے تھے اس لیے کہ جانتے تھے کہ ناخوش ہوتے ہیں اس سے
١٨٩ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ١٩٠ جَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ شَهَادَةِ فَقَامَ
جسکو خوش آوے یہ کہ مثل تصویر کے ہوویں واسطے اس کے آدمی کھڑے رہیں جاہے کہ طلب کرے جگہ اپنی تو آوے جاہے پاس ابوبکر کے ایک کونے میں بیٹھا
لَهٗ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهٖ فَاَبٰى اَنْ يَجْلِسَ فِيْهِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ
اوس کیلئے ایک شخص جگہ اپنی سے پس انکار کیا ابوبکر نے بیٹھنے کا اوسمیں اور کہا کہ منع کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرنا ایسی جگہ کا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهٗ ١٩١ لَا يَجْلِسُ الرَّجُلُ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کہ پوچھے آدمی اپنا کپڑا اوسکو کہ نہیں پہنا ہوا ہے اوسکو نہ بیٹھے درمیان
اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا ١٩٢ دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَالْتَفَتَ حَرَجٌ
دو آدمیوں کے مگر ساتھ اذن اوسکے حاضر ہوا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ وہ مسجد میں بیٹھے تھے پس حرج
لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَكَانًا وَسَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اوسکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہا اوس شخص نے ہے رسول خدا تحقیق مکان میں فراخی ہے جو میں بیٹھ کر کیا خوف ہے پس فرمایا نبی صلے
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِ حَقًّا اِذَا رَاٰهُ اَخُوْهُ اَنْ يَّتَزَحْزَحَ لَهٗ **باب بیٹھنے اور سونے اور چلنے کا**
اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے مسلمان کے البتہ جبکہ دیکھے اوسکو بھائی اوسکا یہ کہ حرکت کرے اوسکے لیے
١٩٣ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّتَبَخْتَرُ فِيْ بُرْدَيْنِ وَقَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسوفت کہ ایک شخص بیچ فاردن چال کبر کی چلتا تھا دو چادروں میں اور تحقیق خوش کیا اوسکو نفس اوسکے نے اپنا تب غرق کیا
يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ١٩٤ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكْوِيًّا مَا يُوْضَعُ فِيْ قَبْرِهٖ وَ
پس وہ چلا جاتا ہے زمین میں قیامت تک تنہا بچھونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل اوس چرخے کے کہ رکھی کئی قمار کی میں ف اور
كَانَ الْمِخَدُّ عِنْدَ رَاْسِهٖ ١٩٥ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعٌ مِّنَ الضُّحٰى عَلَى الطَّيِّ اِذَا رَجُلٌ يُّحَرِّكُنِيْ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضَجْعَةٌ
اور ہوتی مسجد نزدیک سرا دسکے ف کہا حذیفہ نے حسوفت کہ میں لیٹا ہوا تھا بیت کے میں بسبب بیماری کے پہنچے کر کہا کہ ایک شخص نے ہلایا مجھ کو پاؤں سے
يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ١٩٦ وَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَامَ
کہ ابغض کرتا ہے اوسکو اللہ پس دیکھا میں نے پس ناگاہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سونے

الرَّجُلُ عَلٰى سَخْلٍ لَيْسَ مِنْهُمْ عَلَيْهِ ۱۹۷ مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ ۱۹۸
آدمی دو بھیڑ کے کہ نہ سنڈہ ہو اور نہ بھیڑ لعنت کیا گیا ہے اوپر زبان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ شخص کہ بیٹھے درمیان حلقے کے
خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا ۱۹۹ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ جُلُوْسٌ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ
بہتر ہیں مجلسوں کی کشادہ تر آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب آپکے بیٹھے ہے پس فرمایا کیا ہے مجھ کو دیکھتا ہوں تمکو متفرق
۲۰۰ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ ۲۰۱ قَالَ
جب ہووے ایک تم میں کا سایے میں پس جاتا رہے اوس سے سایا پس ہووے بعض اوسکا آفتاب میں اور بعض اوسکا سایے میں پس چاہیے اوٹھے وہ کہا
مَرَّبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِيْ وَ
کہ گذرے مجھ پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میں بیٹھا تھا اسطرح کہ رکھا تھا میں نے بایاں ہاتھ اپنا پیچھے پیٹھ اپنی کے اور
اَتَّكَأْتُ عَلٰى اَلْيَةِ يَدِيْ فَقَالَ اَتَقْعُدُ قَعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ **باب تثاؤب اور چھینکنے اور جمہائی لینے اور ہنسنے**
تکیہ کیا میں نے اور جڑا کھونٹے اپنے کے پس فرمایا حضرت نے بیٹھا ہے تو بیٹھنا عضب کیے گیوں کا سا بیٹھنا یہود کا سا

اور ناموسکا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ
تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے چھینکنے کو اور برا جانتا ہے جمہائی کو ف پس جب چھینکے کوئی تم میں کا اور الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر جس نے سنا ہے اوسکا
اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ
یہ کہ کہے تو اسکے رحم کرے تجھ پر اللہ پس رہی جمہائی پس سو اسکے نہیں کہ وہ شیطان کی طرف سے ہے پس چاہیے اوسکے کہ پھیرے اوسکو جہاں تک ہو سکے
فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ ۲۰۳ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسُدَّ بِيَدِهٖ عَلٰى فِيْهِ فَاِنَّ
پس تحقیق ایک تم میں کہ جب جمہائی لیتا ہے خوش ہوتا ہے اوس سے شیطان جب جمہائی لے ایک تم میں کا پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا منہ پر پس تحقیق
الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ ۲۰۴ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدَيْهِ اَوْ ثَوْبِهٖ وَغَضَّ
شیطان داخل ہوتا ہے منہ میں تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تھے ڈھانکتے تھے منہ اپنا ساتھ ہاتھ اپنے کے یا کپڑے سے اور پست کرتے
بِهَا صَوْتَهٗ ۲۰۵ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلِ الَّذِيْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ
آواز اوسکے کو اور جب چھینکے ایک تم میں کا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ علی کل حال اور کہے وہ جو جواب بناتا ہے اوسکا یرحمک اللہ اور کہے پھر چھینکنے والا
هُوَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ ۲۰۶ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى
ہدایت کرے تمکو اور سدھارے حال تمہارا کہا عائشہ نے نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا ہنستے نہ کھلکھلا کر ہنستے یہاں تک کہ دیکھوں میں
مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَبْتَسِمُ ۲۰۷ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۲۰
کوا کا دکھنا سو اسکے نہیں کہ تبسم کرتے تھے کسیکو بہت مسکراتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
پوچھے گئے ابن عمر کیا تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنستے کہا ہاں اور ایمان اوسکے دلوں میں

اعظم من الجبال وقال لال بن سعد اذا رأيتهم يشتدون بين الاعراض ويضحك بعضهم الى بعض فاذا كان

بہت بڑا پہاڑ کہا اور کہا لال بن سعد نے یا میں نے ان کو دوڑتے ہوئے درمیان نشانوں کے اور ہنستا ہے بعض ان کا بعض کی طرف جب ہو

الليل كانوا رهبانا ۲۱۰ ان احب اسمائكم الى الله عبد الله وعبد الرحمن ۲۱۰ احنى الاسماء يوم القيمة عند الله رجل

رات ہوتے خدا ترس تحقیق بہت پیارے تمہارے نام میرے نزدیک اللہ کے عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں بہ ترین ناموں کے دن قیامت کے نزدیک اللہ کے مرد

يسمى ملك الاملاك ۲۱۱ لا ملك الا الله ۲۱۱ لا تقولوا ما شاء الله وشاء فلان ولكن قولوا ما شاء الله ثم شاء فلان ۲۱۲ لا تقولوا

کہ نام کیا جائے شہنشاہ نہ مت کہو جو چاہا اللہ اور چاہا فلاں ولیکن کہو جو چاہے اللہ پھر چاہے فلاں مت کہو

للمنافق سيد فانه ان يك سيدا فقد اسخطتم ربكم ۲۱۳ هلك المتنطعون

منافق کو سردار نہ کہو اگر وہ سردار ہے تحقیق تم نے غصہ کیا اپنے رب کو ہلاک ہوئے تکلف کرنے والے

باب بیان اور شعر کا

فالها ثلثا ۲۱۴ اصدق كلمة قالها الشاعر كلمة لبيد الا كل شيء ما خلا الله باطل ۲۱۵ ثم المشرك ان قال

فرمایا یہ کلمہ تین بار سچا ہے کہا شاعر نے مصرعہ لبید کا ہی آگاہ ہو ہر چیز سوائے خدا کے فانی ہے پھر مشرکوں کی ہے تحقیق

جبريل معك وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحسان اجب عني اللهم ايده بروح القدس ۲۱۶

جبریل تیرے میں ف اور رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے حسان کو جواب دے میری طرف سے یا اللہ تائید کر اوس کی ساتھ جبریل کے

الحياء والعي شعبتان من الايمان والبذاء والبيان شعبتان من النفاق ۲۱۷ ان احبكم الى وابعدكم مني

حیا اور عی دو شاخیں ہیں ایمان سے اور بیہودہ گوئی اور بیان دو شاخیں ہیں نفاق سے تحقیق جو تم میں سے زیادہ پیارے ہے تم میں سے میرے طرف اور زیادہ نزدیک

يوم القيمة احاسنكم اخلاقا وان ابغضكم الى وابعدكم مني مساويكم اخلاقا الثرثارون المتشدقون

دن قیامت کے نیک خلق تمہارے ہیں اور تحقیق بہت برے ہے تم میں سے طرف میرے اور بہت دور ہے مجھ سے بد خلق تمہارے ہیں یعنی زیادہ کو یاوہ گو

المتفيهقون ۲۱۸ لا تقوم الساعة حتى يجر سبعون قوما بالسنتهم كما تأكل البقرة بالسنتها ۲۱۹ ان الله

متکبر ہو کر بات کرنے والے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ گھسٹے جائیں ستر قومیں ساتھ زبانوں کے جیسے کہ کھاتی ہے گائے ساتھ زبان اپنی کے تحقیق اللہ

يبغض البليغ من الرجال الذي يتخلل بلسانه كما يتخلل الباقر بلسانها ۲۲۰ مررت ليلة اسري بي بقوم

دشمن رکھتا ہے ہر بلیغ کہ پھرتا ہے زبان کو ساتھ اوس کے جیسے کہ پھرتی ہے گائے ساتھ زبان اپنی کے گذرا میں رات جب مجھ کو معراج ہوئی ساتھ ایک قوم پر

تقرض شفاههم بمقاريض من النار فقلت من هؤلاء قال هؤلاء خطباء امتك الذين يقولون

کہ کترے جاتے ہیں ہونٹ اوس کے ساتھ قینچیوں کے آگ کی میں نے کہا یہ کون ہیں کہا یہ واعظین امت تیری کے ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ

ما لا يفعلون ۲۲۱ من تعلم صرف الكلام ليستبي به قلوب الرجال والناس لم يقبل الله منه يوم القيمة

جو کچھ کرتے نہیں آپ جو کوئی سیکھے فصاحت کلام کی تو کرنا اللہ کے سبب سے دل لوگوں کے پھیرنے کا فدیہ یا دل آدمیوں کے نہیں قبول کرے گا اللہ اوس کی دن قیامت کے

صرفا ولا عدلا ۲۲۲ قال نوفا وقام رجل فقال اكثر القول فقال عمرو لو قصد في قوله لكان كخير له سمعت

نفل اور نہ فرض کہا عمرو بن العاص نے اکبمدن دس حال میں کہ اکہا ہو ایک شخص پس بہت کلام کیا پس کہا عمرو نے اگر سیدھا کہتا وہ تو ہوتا بہتر اوس کے لئے سنا میں نے

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقُولٌ لَقَدْ رَأَیْتُ وَأَمِرْتُ أَنْ أَجُودَ فِی الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَادَ هُوَ خَیْرٌ ۲۲۳ إِنَّ مِنَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق میں جانتا ہوں میں بادا کہ حکم کیا ہوں میں حقیقت کہ بیکا باید میں فیلسوف تحقیق مختصر کلام دی بہتری تحقیق بعضا

الْبَیَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِیَالًا ۲۲۴ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

بیان جادو ہی اور تحقیق بعضا علم جہل ہی اور تحقیق بعضا شعر حکمت ہی اور تحقیق بعضی بات وبال ہی مذکور ہوا رو بروے رسول خدا صلی اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِیحُهُ قَبِیحٌ ۲۲۵ قَالَ سَمِعْنَا

علیہ وسلم کے شعر کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ ایک کلام ہی پس اچھا چاہیا اچھا اور برا برا چاہیا کہا اوسعید نے ہم نے

نَحْنُ نُسِیرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ یُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

چلتے تھے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے موضع عرج میں کہ ناگاہ پیش آیا ایک شاعر کہ شعر پڑھتا تھا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

خُذُوا الشَّیْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّیْطَانَ لَأَنْ یَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ یَمْتَلِئَ شِعْرًا ۲۲۶ أَیْضًا

پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا رکو اس شیطان کو البتہ بھٹ پڑنا آدمے کا پیپ سے بہتر ہی اوسکے لیے شعر بھرنے سے راکی سبب

ثَبَتَ النِّفَاقُ فِی الْقَلْبِ كَمَا یَثْبُتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ ۲۲۷ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِی طَرِیقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ

اوگانے نفاق کا جڑ پکڑتا ہی دلمیں جیسکہ سبزہ کا پکڑتا ہی پانی کہتی کو کہا نافع نے کہ تھا میں ساتھ ابن عمر کے راہ میں پس سنی اوسنے آواز بانسری کی پس

إِصْبَعَیْهِ فِی أُذُنَیْهِ وَنَأَى عَنِ الطَّرِیقِ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ وَقَالَ لِی بَعْدَ أَنْ بَعُدَ وَقَالَ یَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَیْئًا

اوٹھلیاں اپنے کانوں اپنے میں اور دور رہا راہ سے جانب دوسرے پھر فرمایا مجھکو پیچھے دور رہنے کے اوے نافع کیا سنتا ہی تو کہ

فَلْتُ لَا فَرَفَعَ إِصْبَعَیْهِ مِنْ أُذُنَیْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ رَاعٍ فَصَنَعَ

کہا میں نے نہیں پس اوٹھایا ابن عمر نے اوٹھلیاں اپنی کانوں اپنے سے کہا تھا میں ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس سنی حضرت نے آواز اوانی کی پس

مِثْلَ مَا صَنَعْتُ ۞ بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْإِرْفَاقِ بِالْغِیبَةِ وَالْكَلَامِ الْقَبِیحِ

مانند اوس چیز کے کہ کیا میں نے کہا نافع نے اور تھا میں اوسوقت چرواہا ۞ باب محافظت زبان کا اور برا ہی غیبت کا اور کلام بیجا کا

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَضْمَنْ لِی مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ ۲۲۸ إِنَّ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی محافظت کرے میرے لیے زبان اپنی کی اور سرین اپنے کے ضامن ہوں میں اوسکے لیے بہشت کے تحقیق

الْعَبْدَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰہِ لَا یُلْقِی لَهَا بَالًا یَرْفَعُهُ اللّٰہُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ

بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات خوشنودی اللہ کی سے نہیں وہ جان کرتا ہی طرف اوسکے مرتبہ کے بلند کرتا ہی اللہ اوسکو بسبب اوسکے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی کلمات

مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ لَا یُلْقِی لَهَا بَالًا یَهْوِی بِهَا فِی جَهَنَّمَ وَفِی رِوَایَةٍ فَهَوَى بِهَا فِی النَّارِ أَبْعَدُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

خلاف رضا مندی اللہ کے سے نہیں وہ جان کر اوسکے کہ کرتا ہی اوسکو بسبب اوسکے کے گرتا ہی اوسکو بسبب اوسکے دوزخ میں اور ایک روایت میں پس گرتا ہی بسبب اوسکے آگ میں زیادہ تر دور اس سے کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ۞ بَابُ سِبَابِ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ ۲۲۹ أَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِیهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا ۲۳۰ لَا یَرْمِی رَجُلٌ

۲۲۳ باب مسلمان کو گالی دینی اوسکی فسق ہی اور لڑنا اوسکا کفر ہی ۲۲۹ کوئی مرد کہا بھائی اپنے کو کافر پس تحقیق پھرا ایک ان دونوں سے یعنی اگر کہنے والا کافر ہی تو کہنا اوسکا صحیح ہی ورنہ کہنے والا کافر ہوگا ۲۳۰ کوئی مرد تہمت نہ کرے

رَجُلًا بِالْفُسُوقِ أَوْ رَمَاهُ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ ۲۳۳ بَابُ السِّبَابِ ۲۳۴ مَا كَانَا

کسی کو ساتھ فسق کے اور نہیں تہمت کرنا کسی کو مگر ساتھ اس کے کہ پھر آوے وہ بات اوپر کہنے والے کے اگر وہ ایسا نہیں ہے جس کو کہا اس نے اور جو کہتے ہیں

فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ ۲۳۴ إِنَّ اللَّاعِنِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۲۳۵ إِذَا

پہلا کرنے والا گناہ میں جب تک کہ نہ حد سے بڑھ جاوے مظلوم لعنت کرنے والے نہیں ہوتے گواہ اور نہ شفاعت کرنے والے دن قیامت کے جب

قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ ۲۳۶ يَحْذِفُونَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ

کہے آدمی کہ ہلاک ہوئے لوگ پس وہ سب سے ہلاک ہونے والا ہے یا ہلاک کرنے والا ہے ان کو دن قیامت کے دور رہے گا وہ جو آتا ہے ایک جماعت کے پاس

بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ ۲۳۷ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ۲۳۸ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ

ساتھ ایک طریق کے اور ایک جماعت کے پاس ساتھ اور طریق کے نہیں حلال ہوتا کسی مسلمان کو کہ چھوڑ دے اپنے بھائی کو اوپر تین رات کے پس تحقیق سچ راہ بتاتا ہے طرف نیکی کے اور تحقیق

الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ

نیکی راہ بتاتی ہے طرف بہشت کے اور ہمیشہ آدمی سچ بولتا ہے اور قصد کرتا ہے سچ کا یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے نزدیک اللہ کے صدیق اور ڈرو تم جھوٹ سے تحقیق

الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ

جھوٹ راہ بتاتا ہے طرف کام بد کے اور تحقیق کام بد راہ بتاتا ہے طرف آگ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور قصد کرتا ہے جھوٹ کا یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے نزدیک

اللَّهِ كَذَّابًا ۲۳۹ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا ۲۴۰ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمُ الْمَدْحَ

اللہ کے بڑا جھوٹا نہیں ہے جو جھوٹا وہ شخص کہ صلح کرواتا ہے درمیان لوگوں کے اور کہتا ہے بھلائی اور پہنچاتا ہے بھلائی جب دیکھو تم تعریف کرنا لوگوں کو

فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ ۲۴۱ أَنَّى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ

پس ڈالو اوپر ان کے مٹی میں منہ ف تعریف کی ایک شخص نے ایک کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا واسی نے تجھ کو کاٹی تو نے

عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللَّهُ حَسِيبُهُ إِنْ كَانَ يَرَى أَنَّهُ

گردن بھائی اپنے کی فرمایا یہ بار بار جو کوئی ہو تم میں سے تعریف کرنیوالا ضرور پس چاہیے کہ کہے گمان کرتا ہوں میں فلاں کو ایسا اور اللہ حساب کرنیوالا ہے اوپر اللہ کے نہیں پاکی بیان کرتا

كَذَلِكَ وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا ۲۴۲ أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ

ایسا ہی کسی اور نہ پاک کرے اللہ کسی کو بیشک ف جانتے ہو تم کہ کیا ہے غیبت عرض کیا اللہ کے اور رسول نے کہا تیرا یاد کرنا بھائی اپنے کا ساتھ اس چیز کے کہ ناپسند کرے

بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ

اوس طرح کہ تیرا عرض کیا گیا کہ خبر دار کر ہو بھائی میرے میں جو کچھ کہ کہتا ہوں میں فرمایا اگر ہو وہ میں جو کچھ کہ کہتا ہے تو میں غیبت کی تو نے اوس کی اور اگر نہ ہو وہ میں

مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ ۲۴۳ إِنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ

جو کچھ کہ کہتا ہے تو میں تحقیق بہتان باندھا تو نے اوس کو ف تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو فرمایا اذن دو اس کو بیشک یہ

أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ طَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ

برا ہے قبیلے میں پس جب بیٹھا وہ خوش ظاہر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو اوس کے اور کشادہ رو ہوئے اوس کے پس جب چلا گیا وہ

الرجل كلمت مالنبية يارسول الله علمت له كذا وكذا فتلطفت في وجهه وانبسطت اليه فقال السوء
شخص کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ کہا آپنے اوسکو ایسا اور ایسا پھر خوشی ظاہر کی آپنے روبرو اوسکے اور کشادہ رو ہوئے اوسکی طرف
الله صلى الله عليه وسلم من كان عاهد ني فكاشاران شر الناس عند الله منزلة يوم القيمة من ترك الناس
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا جس سے کہا تو نے مکر و مخفی برا آدمیوں کا روز قیامت کے درجہ میں دن قیامت کے وہ ہوگا کہ چھوڑ دیا لوگوں کو
اتقاء شره ٢٤٤ كل امتي معافى الا المجاهرون وان من المجانة ان يعمل الرجل بالليل عملا ثم يصبح
واسطے بچنے اوسکے شر کے ف ساری امت میری بخشیدہ بجائے مگر ظاہر کرنیوالے اور تحقیق بیباکی سے ہی یہ کہ کرے آدمی رات کو کام پھر صبح کے
وقد ستره الله فيقول يا فلان عملت البارحة كذا وكذا وقد بات يستره ربه ويصبح يكشف ستر الله
اوس حال میں کہ چھپن چھپایا ہوا اور سکو اللہ نے پس کہے اے فلانے کیا کام میں آج کی رات اور اوسپر اوسکے چھپن رات کو اوسکی چھپایا ہوا اور سکو رب اوسکے پھر صبح کو کھولنے لگا اوپر سے
الله عنه ٢٤٥ من ترك الكذب وهو باطل بني له في ربض الجنة ومن ترك المراء وهو محق بني
اللہ کے اوسپر سے جو شخص کہ چھوڑے جھوٹ کو حال یہ کہ وہ باطل ہی بنایا جاتا ہے اوسکے لیے اوس شخص کے جانب میں کہ بنی جاتی ہے کوٹھی جنت کے اور جو شخص کہ چھوڑے جھگڑا کو حال یہ کہ وہ حق پر بنایا جاتا ہے
له في وسط الجنة ومن حسن خلقه بني له في اعلاها ٢٤٦ اكثر ما يدخل الناس الجنة
اوسکے لیے بیچ میں اور جو شخص کہ اچھا کرے خلق اپنا اوسکا بنایا جاتا ہے اوسکے لیے اوپر بیچ میں جانے کے اور سب سے زیادہ داخل کرنیوالی ہے لوگوں کو جنت میں
تقوى الله وحسن الخلق واكثر ما يدخل الناس النار الاجوفان الفم والفرج ٢٤٧
اور ڈر اللہ کا اور اچھا خلق جانے موجب اوس چیز کو کہ بہت داخل کرے لوگوں کو آگ میں دو خالی چیزیں ہیں یعنی منہ اور شرم
ويل للذي يحدث فيكذب ليضحك به القوم ويل له ويل له ٢٤٨ ان العبد ليقول الكلمة لا يقول بها
وای ہے اوس شخص کو کہ بات کرتا ہے پس جھوٹ بولتا ہے تاکہ ہنسائے اوسکے سبب اوسکے قوم کو وای ہے اوسکو وای ہے اوسکو تحقیق بندہ البتہ کہتا ہے ایک بات جسمیں کہنا اوسکو
الا ليضحك به الناس يهوي بها ابعد مما بين السماء والارض وانه ليزل عن لسانه اشد مما يزل عن
کہ ہنسائے اوسکے سبب اوسکے لوگوں کو گرتا ہے ساتھ اوسکے کہ دور زیادہ اوس سے کہ درمیان آسمان و زمین کے اور تحقیق وہ پھسلتا ہے زبان اپنی سے سخت تر اوس سے کہ پھسلتا ہے
قدمه ٢٤٩ من صمت نجا ٢٥٠ قال اقبت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت ما النجاة فقال
قدم سے اوسکے جو کوئی چپکا رہا نجات پائی دوسرے کہا عقبہ نے کہ آیا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس عرض کی میں نے کہا ہے رسول اللہ کیا ہے سبب نجات کا
املك عليك لسانك وليسعك بيتك وابك على خطيئتك ٢٥١ اذا اصبح ابن آدم فان
تابعدار کر اوپر اپنا زبان اپنی کو اور بیٹھ تو گھر اپنے میں اور رو اوپر اپنے گناہوں پر جب صبح کرتا ہے ابن آدم پس تحقیق
الاعضاء كلها تكفر اللسان فتقول اتق الله فينا فانما نحن بك فان استقمت استقمنا وان اعوججت
سب اعضا عاجزی کرتے ہیں زبان سے پس کہتے ہیں ڈر اللہ سے ہمارے حق میں پس تحقیق ہم ساتھ تیرے ہیں پس اگر سیدھی ہے تو سیدھے رہیں ہم اور اگر ٹیڑھی ہوئی تو
اعوججنا ٢٥٢ توفي رجل من الصحابة فقال رجل ابشر بالجنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ٹیڑھے ہوویں ہم مرا ایک شخص صحابہ میں سے پس کہا ایک شخص نے خوش ہو تو ساتھ جنت کے ف پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

أَوْ لَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ وَبَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ ۲۵۳ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْهِ

انا کہتا ہی تو بلا دریغ ہیں جانا خیف حال ہیں بتا دے کہ کلام کہ بیہودہ سے بچاوے ۱۲ منہ ۱۲ کہا کہ یا رسول اللہ میں کہ ڈرتا ہی وہ کہ

قَالَ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ هٰذَا ۲۵۴ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ

کہا سنبھال لیجیں کہ بڑی حضرت نے زبان اپنی اور فرمایا یہ جب جھوٹ بولتا ہی بندہ دور ہوتا ہی اوس سے فرشتہ ایک کوس سبب بو جھوٹ بولنے کے

۲۵۵ أَكْبَرُ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ كَاذِبٌ ۲۵۶ مَنْ كَانَ لَا

بڑی خیانت ہی کہ بات کہے تو بیاں سچ سے ایک بات کہ وہ سمجھے اوسیں بچا جاتا ہی اور تو ساتا ہ اوسکے جھوٹ بولتا ہی جو کوئی ہووے

وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ ۲۵۷ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ

دو رویہ دنیا میں ہو اوسکے لئے قیامت کے دن زبانیں آگ کے۔ نہیں ہی شان مومن کی ہے طعن کرنا اور رسوا لعنت کرنا اور بے ہودہ بولنا

وَلَا الْبَذِيِّ ۲۵۸ إِذَا الْعَبْدُ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ

اور بیہودہ کہنا نہیں ہے لعنت کرنا ہی کسی چیز کو جو ملعون ہی لعنت طرف آسمان کے چڑھ جاتی ہیں دروازے آسمان کے بند ہو جاتے ہیں اوسکے پیچھے اور نہیں جاتی

إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ فَإِنْ كَانَ

طرف زمین کے پس بند ہو جاتے ہیں دروازے زمین کے نزدیک ہونے کے پھر پھرتی ہی داہنے بائیں پس جب نہیں پاتی کہ جگہ کہ اوسے پھرنی ہی طرف اوسکی کہ لعنت کی گئی ہی

لِذٰلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا ۲۵۹ إِنَّ رَجُلًا نَاقَتُهُ الرِّحْلُ رِدَاءَهُ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

اوسکے قابل پڑتی ہی اور اوسپر نہیں تو پھرتی ہی طرف کہنے والے کے پھر آئی ہی محسن ایک شخص نے کہا کہ اونٹنی ہو چکا اوسکا اور اوسکی پر لعنت کی اوسکو پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ ۲۶۰ حَدَّثَنِي

علیہ وسلم نے بولعنت کر ہوا کو پس محسن نے علم کی کہ ہی اونٹنی کو کوئی لعنت کرتا ہی کسی چیز کو کہ نہیں وہ لائق اوسکے پھر لعنت اوسپر رہو پھرتی ہے

أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ ۲۶۱ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى

کوئی اصحاب میرے کسی کی طرف کچھ پس محسن میں دوست کہا ہوں کہ نکلوں طرف تمہارے اور میں صاف دل ہوں کہا عائشہ نے کہا ہیں نے رسول اللہ صلے اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ

اوسپر علیہ وسلم کی کفایت ہی تجھ صفیہ ایسی اور ایسی مراد رکھتی تھیں محسن کہ قصیر ہی پس فرمایا حضرت نے اگر ہو محسن کہی تو البتہ کہا ہے تو نے کلمہ کہ اگر ہو یہ کلمہ ملایا جاوے

۲۶۲ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ ۲۶۳ مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ

نہیں ہوتی بے حیائی کسی چیز میں مگر عیب کر دیتی ہی اوسکو اور نہیں ہوتی ہی حیا کسی چیز میں مگر زینت بخشتی ہی اوسکو محسن جو کوئی عار دلاوے بھائی کو گناہ کی اوسکے نہ مرے

حَتَّى يَعْمَلَهُ يَعْنِي مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ ۲۶۴ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللهُ وَيَبْتَلِيَكَ ۲۶۵ مَنْ

یہاں تک کہ کرے گا اوسکو پس مارا جاوے گا کہ نہیں توبہ کی اوسنے ۱۲ منہ ۱۲ نہ ظاہر کر خوشی دوسرے بھائی پر کہ رحم کرے گا اوسپر اللہ اور مبتلا کرے گا تجھ کو

مَا أَحْبَبْتُ أَنِّي حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا ۲۶۶ إِذَا مَدَحَ الْفَاسِقَ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالَى وَاهْتَزَّ لَهُ

نہیں دوست رکھتا میں محسن میں عمل کروں کسی کی فعل حال یہ کہ محسن بیچ لیجیے اوسکا اور اوسکا مو ف حب تعریف کیا جاوے فاسق سے غصہ ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اور ہلتا ہی اوسکے لیے

العرش ۲۶۷ قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم أيكون المؤمن جبانا قال نعم فقيل له أيكون المؤمن

عرش ف عرض کیا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوتا ہے مومن نامرد فرمایا ہاں پھر عرض کیا کیا ہوتا ہے مومن

بخيلا قال نعم فقيل أيكون المؤمن كذابا قال لا ۲۶۸ إن الشيطان ليتمثل في صورة الرجل فيأتي

بخیل فرمایا ہاں پھر عرض کیا کیا ہوتا ہے مومن جھوٹا فرمایا نہیں تحقیق شیطان الیسا بنتا ہے بیچ صورت ایک آدمی کے پس آتا ہے

القوم فيحدثهم بالحديث من الكذب فيتفرقون فيقول الرجل منهم سمعت رجلا أعرف وجهه ولا

ایک قوم کے پاس پس کرتا ہے ان سے ایک بات جھوٹی پس متفرق ہوتے ہیں لوگ پس کہتا ہے کوئی ان میں سے میں نے ایک آدمی کو دیکھا پہچانتا ہوں

أدري ما اسمه محدث ۲۶۹ قال أتيت أبا ذر في المسجد مختبيا بكساء أسود وحده فقلت

جانتا میں کہ کیا اس کا نام ریکایاں کہا ہے ف یہ عمر اس کے آباء میں ابوذر کے پاس پس جا بیٹھا میں ابوذر کے پاس اکیلا وہ مکلو تنہا مسجد میں کوئی نہ تھا دوسرا اس کے پاس پس کہا میں

يا أبا ذر ما هذه الوحدة فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الوحدة خير من جليس السوء

اے ابوذر کیا ہے یہ تنہائی پس کہا ابوذر نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ کہتے تھے تنہائی بہتری ہے ہمنشین برے سے

والجليس الصالح خير من الوحدة وإملاء الخير خير من السكوت والسكوت خير من إملاء الشر

اور ہمنشین نیک بہتری تنہائی سے اور بیان کرنا بھلائی کا بہتر ہے چپ رہنے سے اور چپ رہنا بہتر ہے بیان کرنے برائی سے

مقام الرجل بالثغر أفضل من عبادة ستين سنة ۲۷۱ قال قلت يا رسول الله أوصني قال أوصيك

رتبہ آدمی کا سانہ جب رہنے کے افضل ہے عبادت ساٹھ برس کی سے ۳ کہا ابوذر نے عرض کیا میں نے رسول اللہ صلعم کو مجھ کو وصیت فرمائیے کہا

بتقوى الله فإنه أزين لأمرك كله قلت زدني قال عليك بتلاوة القرآن وذكر الله عز وجل فإنه

ساتھ اللہ کے پس تحقیق وہ بہت آراستہ کرتا ہے تیرے کام کو میں تیرے کہا میں نے زیادہ وصیت کر مجھ کو فرمایا لازم کر تو پر تلاوت قرآن کی اور ذکر اللہ عزوجل کا پس تحقیق

لك في السماء ونور لك في الأرض قلت زدني قال عليك بطول الصمت فإنه مطردة للشيطان و

تیرے لیے آسمان میں اور نور ہے تیرے لیے زمین میں ف کہا میں نے زیادہ کر وصیت کو مجھ کو فرمایا لازم کر تو پر بہت چپ رہنا پس تحقیق وہ سبب ہانکنے کا ہے شیطان کے

عون لك على أمر دينك قلت زدني قال إياك وكثرة الضحك فإنه يميت القلب ويذهب نور

مدد ہے تیرے لیے امر دین تیرے کہا میں نے زیادہ کر وصیت کو مجھ کو فرمایا بچا تو کو بہت ہنسنے سے پس تحقیق وہ مارنا ہے دل کو ف اور لیجاتا ہے نور

الوجه قلت زدني قال قل الحق وإن كان مرا قلت زدني قال لا تخف في الله لومة لائم قلت

منہ کا کہا میں نے زیادہ کر وصیت مجھ کو فرمایا کہہ حق اور اگرچہ ہو کڑوا کہا میں نے زیادہ کر مجھ کو فرمایا مت ڈر بیچ الزام دینے کے ملامت کرنے والوں کے کہا

زدني قال ليحجزك عن الناس ما تعلم من نفسك ۲۷۲ قال يا أبا ذر ما أعلم أحدا أحق

میں نے زیادہ کر مجھ کو فرمایا کہ باز رکھے تجھ کو عیب کرنا لوگوں کی سے کہ وجہ کر جانتا ہے تو عیب اس کا کافی ہے ابوذر کہا تھا میں نے کسی کو احق ف

على الظهر والثقل في الميزان منا قلت بل قال طول الصمت وحسن الخلق والذي نفسي بيده ما عمل

پیٹھ پر ف اور بھاری ہیں میزان میں ہمارے ۱۲ کہا میں نے بہتر فرمایا ہے تو نے چپ رہنا اور اچھا خلق قسم ہے اس ذات کی کہ میری جان ہے ہاتھ میں

الحلابين وعليهما ۲۷۳ مر النبي صلى الله عليه وسلم بأبي بكر وهو يلعن بعض رفيقه فالتفت إليه فقال

علامے سے نقل کیے فل کہ رسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر پر اور وہ لعنت کرتے ہے بعضے غلام اپنے کو پس رسول اللہ نے کیا حدیث

لعانين وصديقين كلا ورب الكعبة فأعتق أبو بكر يومئذ بعض رقبته فجاء إلى النبي صلى الله

کہا دیکھا تو لعنت کرنیوالا کر اور صدیقوں کو ہرگز نہیں ہوں قسم ہی رب کعبہ کی فضل ابو بکر نے وسط اس بعضے غلام کے کو پھر آیا طرف نبی صلی اللہ

عليه وسلم فقال لا أعود ۲۷۴ ان عمر دخل يوما على أبي بكر الصديق وهو يجد لسانه فقال

علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ پھر نہ کرو نگا لعنت تحقیق عمر نے آئے ایکدن ابو بکر صدیق رضہ کے پاس اور وہ پھیرتے تھے زبان اپنی پس کہا

عمر مه عفر الله لك فقال له أبو بكر إنها أوردني الموارد ۲۷۵ قال ضمنوا لي ستا من أنفسكم

عمر نے بہ بخشا اللہ تجھ کو پس کہا اوسکو ابو بکر نے کہ تحقیق سے داخل کیا ہی مجھ کو ہلاکت کی جگہوں میں فرمایا نبی صاحب نے ذمہ کرو میرے چھ باتوں کا اپنی

أضمن لكم الجنة أصدقوا إذا حدثتم وأوفوا إذا وعدتم وأدوا إذا اؤتمنتم واحفظوا فروجكم وغضوا

ذمہ میں تمکو بہشت کا جب بات کہو تم اور سچ کرو جب وعدہ کرو تم اور ادا کرو جب امانت کیجاوے تم اور محافظت کرو تم اپنی شرمگاہوں کی اور

أبصاركم وكفوا أيديكم جاء أعرابي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما الذي

بچی کرو تمکو اپنی آنکھوں سے اور بند کرو تم ہاتھوں کو اپنے آیا دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے رسول اللہ کیا چیز

يباعدني من غضب الله قال لا تغضب ۲۷۶ ان رجلين صليا صلوة الظهر و

باعث ہے دور کرنیوالا مجھ کو غصہ اللہ کے سے فرمایا نہ غصہ کر ۲۷۶ تحقیق دو شخص نماز پڑھی ظہر کی

العصر وكانا صائمين فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم الصلوة قال اعيدوا وضوءكما وصلاتكما

عصر کی اور تھے وہ روزہ دار پس جبکہ ادا کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فرمایا کہ پھیرو وضو اپنا تم دونوں اور نماز اپنی

وأمضيا في صومكما واقضيا يوما آخر قالا يا رسول الله قال غشتم قالا نعم ۲۷۷ العينة سنة

اور پورا کرو روزہ اپنا اور قضا کرو ایک روز دوسرا کہا دونوں نے کہ ہوں یا رسول اللہ فرمایا کہ غیبت کی تم نے فلاں کی غیبت بڑا گناہ ہی

من الزنا قالوا يا رسول الله وكيف العينة أشد من الزنا قال الرجل يزني فيتوب فيغفر الله له

زنا سے کہا صحابے یا رسول اللہ اور کیونکر غیبت بڑا گناہ ہی زنا سے فرمایا کہ تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہی پس توبہ کرتا ہی پس بخشتا ہی اللہ اوسکو

وان صاحب العينة لا يغفر له حتى يغفر لها له صاحبه ۲۷۹ ان من كفارة الغيبة ان تستغفر

اور تحقیق غیبت کرنیوالا نہیں بخشا جاتا کبھی تک کہ بخشے غیبت اوسکو جسکی غیبت کی ہی تحقیق کفارہ غیبت سے ہی یہ کہ بخشش مانگے

لمن اغتبته تقول اللهم اغفر لنا وله ۲۸۰ باب دعا اور خوش طبعی کا قال يا غلام النبي صلى الله

واسطے اوسکے کہ غیبت کرے تو اور کہے کہ تو الٰہی بخش ہمکو اور اوسکو ۲۸۰ باب دعا اور خوش طبعی کا کہا عبد اللہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم قبل أن تبعث ويعيت له بقيه فوعدته ان اتيه بها فمر في مكانه فنسيت فمكث

علیہ وسلم سے کہ پہلے نبوت کے اور باقی رہی تھی اوسکی کچھ قیمت پس وعدہ کیا میں نے اوسے کہ لاؤنگا میں اوسکو قیمت اوس جگہ پس بھول گیا میں پس ٹھہرا

بعد ذلك فاذا هو في مكانه فقال لقد شققت علي ترانا ههنا منذ ثلث انتظرك ۲۸۱ اذا وعد الرجل
بعد اس کے بس اسکا وہ ادسی جگہ ہے بس فرمایا البتہ تحقیق مشقت ڈالی تو نے ہم پر تحقیق ہم اسی جگہ تیرا تین دن سے انتظار کرتا ہیں جب وعدہ کرے ایک شخص
اخاه ومن نيته ان يفي له فلم يف ولم يجئ للميعاد فلا اثم عليه ۲۸۲ قال دعتني امي يوما ورسول الله
بھائی سے اور بنیا دل میں یہ کہ پورا کرے وعدہ اسکے لیے پس نہ پورا کیا اور نہ آیا وقت وعدے کے پس نہیں گناہ اوپر اسکے حاضر ہوا محمد بن سیرین کہتا ہے کہ
صلى الله عليه وسلم قاعد في بيتنا فقالت ها تعال اعطيك فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے ہمارے گھر میں پس کہا اسکی ماں نے آ کہ میں دوں تجھکو پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ما اردت ان تعطيه قالت اردت ان اعطيه تمرا فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انك لو لم
کیا ارادہ کیا تھا تو نے دینے کا اوسکو کہا اوسنے ارادہ کیا تھا میں یہ کہ دوں میں اوسکو کھجور پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگاہ ہو تو
لو لم تعطيه شيئا كتبت عليك كذبة ۲۸۳ من وعد رجلا فلم يات احدهما الى وقت الصلوة
اگر نہ دیتی اوسکو کچھ لکھا جاتا تجھپر جھوٹ جو کوئی وعدہ کرے کسی سے پس نہ آیا ایک اوسکے کا نماز کے وقت تک
وذهب لذلك جاء ليصلي فلا اثم عليه ۲۸۴ قالوا يا رسول الله انك تدعنا قال اني لا اقول الا حقا
اور گیا واسطے اوسکے آیا تاکہ نماز پڑھے پس نہیں گناہ اوپر اسکے صحابہ نے عرض کیا اے رسول خدا تحقیق خوش طبعی کرتے ہو ہم سے فرمایا تحقیق میں نہیں کہتا مگر
قال لامرأة عجوز انه لا يدخل الجنة عجوز فقالت وما لهن وكانت تقرأ القرآن فقال
سچ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت بوڑھیا کو کہ تحقیق نہیں داخل ہوتی بہشت میں بوڑھیا پس کہا اسنے اور کیا ہے اوسکے واسطے اور تھی پڑھتی قرآن کو پس فرمایا
لها اما تقرئين القرآن انا انشأناهن انشاء فجعلناهن ابكارا ۲۸۶ لا تمار اخاك ولا تماره
اوسکو حضرت نے کیا نہیں پڑھتی تو قرآن کو کہ فرمایا ہے تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے عورتوں کو پیدا کرنا پس کیا ہے ہم نے اوسکو باکرہ ہو جھگڑا نہ کر بھائی اپنے سے اور نہ ٹھٹھا کر اوسکے
ولا تعده موعدا فتخلفه

باب فخر کرنیکا اور حمایت کرنیکا

۲۸۷ سئل رسول الله صلى
اور نہ وعدہ کر اوسکے وعدہ کہ پھر خلاف کرے اوسکا
پوچھے گئے رسول خدا صلے
الله عليه وسلم اي الناس اكرم قال اكرمهم عند الله اتقاهم قالوا ليس عن هذا نسألك قال فاكرم
اللہ علیہ وسلم کہ کون لوگوں میں بہت بزرگ ہے فرمایا بہت بزرگ ہے اللہ کے بہت پرہیزگار اوسکا عرض کیا صحابہ نے نہیں اس سے پوچھتے ہم تجھ سے
الناس يوسف نبي الله ابن نبي الله ابن خليل الله قالوا ليس عن هذا نسألك قال فعن معادن
لوگوں کا ہے یوسف نبی اللہ کا کہ بیٹا نبی اللہ کا بیٹا نبی خدا کا
العرب تسألوني قالوا نعم قال فخياركم في الجاهلية خياركم في الاسلام اذا فقهوا ۲۸۸ لا تطروني
عرب سے پوچھتے ہو مجھے عرض کیا اور ہوں نے ہاں فرمایا پس اچھے تمہارے کفر کی حالت میں اچھے ہیں تمہارے اسلام میں جب سمجھ دار ہوں تو مت حد سے زیادہ کرو میری تعریف
كما اطرت النصارى ابن مريم فانما انا عبد فقولوا عبد الله ورسوله ۲۸۹ ان الله اوحى الي ان
جیسے زیادہ اطرا کی نصاریٰ نے بیٹے مریم کی پس تحقیق میں بندہ ہوں پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اسکا تحقیق اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی طرف میری

تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ ۲۹۰ اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى ۲۹۱ مَنْ فَرَّ

تواضع کرو تاکہ نہ فخر کرے کوئی کسی پر اور نہ ظلم کرے کوئی کسی پر حسب مال ہی اور بزرگی تقویٰ ہی ف ف جو کوئی مدد کرے

قَوْمَهٗ عَلَى الْعَدَدِ الْحَيِّ وَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِيْ رَدِيَ فَهُوَ يَرْتَعُ بِذَنَبِهٖ ۲۹۲ خَيْرُ كُمُ الدَّافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَا لَمْ

قوم اپنی کی ناحق پر مانند اونٹ کے ہی جو گرا کوسنے میں ہی دم کھینچا جاتا ہی ساتھ دم اپنی کے بہتر تم میں کا ہی دفع کرنیوالا ظلم کا قبیلے سے جب تک

يَاْثَمْ ۲۹۳ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ

نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ بلاوے بسوئے کو کہ طرف حمایت ناحق کے اور نہیں ہی ہم میں سے وہ شخص کہ لڑے ناحق حمایت کر کر اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مرے حمایت ناحق

۲۹۴ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ ف باب سلوک کرنیکا ماں باپ سے اور اوروں سے اور غیروں سے

دوست رکھنا تیرا ایک چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہی

۲۹۵ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ

عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ کے کون بہت لائق ہی کہ میں بھی صحبت اچھی کہوں اُسکی یا ماں ہی ہے یہ عرض کیا اُسنے پھر کہ کون ہی فرمایا ماں ہی ہے پھر عرض کیا پھر کہ کون ہی فرمایا ماں ہی

قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ ۲۹۶ رَغِمَ

عرض کیا پھر کون کی فرمایا باپ تیرا اور ایک روایت میں یوں ہی کہ فرمایا ماں کی ماں کی ماں کی پھر باپ کی پھر یوں ہی ہر باپ سے پہلے ہر قریب سے قریب تر کے ساتھ ذلیل ہو

اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا

ناک اسکی ناک اُسکی ناک اُسکی آلودہ ہو آلودہ ہو آلودہ ہو کسی نے عرض کیا کہ کون کسی کے یا رسول اللہ فرمایا جو پائے اپنے ماں باپ کو یا دونوں کو بڑھاپے میں یا باپ کو یا ماں کو

فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ ۲۹۷ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ

پھر نہ جائے بہشت میں ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آئی میرے پاس میری ماں اُس حال کہ وہ مشرک تھی زمانہ صلح قریش کے پس عرض کیا میں نے یا رسول اللہ

اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيْهَا ۲۹۸ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ

ماں میری آئی ہی میرے پاس اسے حال میں کہ وہ بیزار ہی اسلام سے پس کیا ملوک کروں میں اُسکے ساتھ فرمایا ہاں ملوک کر اُسکے تحقیق اللہ نے حرام کی ہی تم پر نافرمانی ماؤں کی

وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَمَنَعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ ۲۹۹ مَنْ اَكْبَرَ اَشْيَاخَكُمْ

اور زندہ بیٹیوں کو گاڑ دینا اور روکنے کو اور دینے کو اور مکروہ رکھی تمہارے لیے فضول قال قیل کی اور مکروہ رکھی کثرت سوال کی ف اور ضائع کرنا مال کی جو کوئی بڑا کرے تم میں سے

اَلَمْ يَرْحَمْ صِغَارَنَا فَلَيْسَ مِنَّا ۳۰۰ اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ

چھوٹوں پر رحم نہ کرے پس نہیں وہ ہم میں سے باپ بیچ کا ہی دروازوں بہشت کے پس اگر چاہے تو ضائع کر اُس دروازے کو یا نگاہ رکھ اُسکی

اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ ۳۰۱ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ

باپ بیچ کا ہی دروازوں بہشت کے پس اگر چاہے تو ضائع کر اُس دروازے کو یا نگاہ رکھ اُسکی ف کون لائق ہی لوگوں میں کہ اچھی صحبت کہوں میں اُسکی

قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ ۳۰۲ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ

فرمایا ماں کی ماں کی ماں کی پھر باپ کی ف بہشت پاؤں کے نیچے ہی ماؤں کی

اَنْ يَبْسُطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسِئَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ ۳۰۳ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ

یہ کہ فراخی کی جاوے اُسکے لیے روزی میں اور تاخیر کیجاوے اُسکے لیے اجل میں پس چاہیے کہ ملوک کرے وہ قرابتیوں سے پیدا کیا اللہ نے خلق کو پس جب فارغ ہوا کہ پیدا کرنے خلق سے کھڑی ہوئی

فَاَخَذَتْ بِحَقْوِي الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضِيْنَ اَنْ اَصِلَ
پس کمری کو رحمان تعالیٰ کی ف پس فرمایا کیا تجھ کو یہ ہی کہا اور نہ یہ جگہ بڑے ہونے پناہ مانگنے والے کی ہی ساتھ قرابت کاٹنے سے ف فرمایا کیا نہیں راضی تجھ پر

مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ ۳۰۳ لَيْسَ اَنْ تَصِلَ بِالْمُكَافِيْ وَلٰكِنْ
اور سکو ملاؤں مجھ کو اور توڑوں میں اوس کو جو توڑے مجھ کو کہا اوسنے اس آرزو سے پر راضی ہوں فرمایا پس میں ہی ساتھ پر قرابت کے نہیں ہی ملانیوالا بدلا دینے والا ولیکن

اَلْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا ۳۰۴ وَاِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَ
نہیں ملانیوالا وہی کہ جب کاٹی جاوے قرابت اوسکا ملاوے اوسکو وف تحقیق ایک شخص نے عرض کی آنحضرت سے کہ میرے کئی قرابتی ہیں کہ ملاؤں میں اوسکو کہ کاٹتے ہیں مجھ کو اور

يَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ
انقطاع کرتے ہیں مجھ سے اور نیکی کرتا ہوں میں طرف اوسکے اور برائی کرتے ہیں طرف میرے اور دانائی حرج کرتا ہوں میں اوس اور جہالت کرتے ہیں طرف میرے

فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ ۳۰۵ لَا يُوْذِ الْقَدِّ اِلَّا
پس گویا کہ تو اوسکے منہ میں خاک گرم ف اور ہمیشہ ہو تجھ کو ساتھ اوسکے مدد کار اور طرف سے خدا کے تو اوس حالت پر رہے میں ہی تقدیر کو ہی

اللّٰهُ عِبَادَهٗ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهٗ ۳۰۶ دَخَلَ الْجَنَّةَ
دعا اور نہیں زیادتی کرتی عمر میں کوئی چیز مگر نیکی اور تحقیق آدمی البتہ محروم ہوتا ہے روزی سے کسی گناہ کے کہ کرتا ہے اوسکو ف داخل ہوا جنت میں پس

فِيْمَا قَرَءَاهُ فَقُلْتُ مِنْ هٰذَا فَاَوْمَاَ اِلٰى اَخٍ لَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ اِنَّ هٰذَا لَيَبَرُّ وَالِدَيْهِ بِرًّا لَا يَبَرُّ وَالِدَيْهِ
اوسکو قرآن کو پڑھتا میں پس کہا میں کون ہی یہ کہا اوسنے یہ حارث بن نعمان ہی ایسی ہی نیکی کرتا ہے ماں باپ سے کہ نہیں کرتا کوئی اور ایسا ہی

رَضِيَ الرَّبُّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخِطَ الرَّبُّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ ۳۰۸ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِيْ امْرَاَةً وَاِنَّ اُمِّيْ
خوشی رب کی ہی باپ کی خوشی میں اور ناخوشی رب کی ہی باپ کی ناخوشی میں تحقیق ایک شخص نے آپ کے پاس پس کہا اوس شخص نے کہ میری عورت ہے اور میری ماں

تَاْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ
حکم کرتی ہے مجھ کو ساتھ طلاق دینے اوسکے کہ پس کہا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے باپ اصل درازوں جنت کا ہی ف

فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْ ضَيِّعْ ۳۰۹ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ ۳۱۰ مَنْ دَبَّ
پس اگر چاہے تو محافظت کر دروازے پر یا ضایع کر ف نہیں اترتی ہی رحمت اوس قوم پر کہ اوس میں ناتا کاٹنے والا ہو ناتا ہی نہیں کرتی کا

اَحْرٰى اَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ
کہ لائق تر ہو ساتھ اسکے کہ جلدی دے اوسکو صاحب اوسکے کو عذاب دنیا میں ساتھ اوس چیز کے کہ ذخیرہ کرے اوسکے لیے عذاب آخرت میں طاعت کرنے ناحق کی اور

۳۱۱ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ ۳۱۲ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ
نہیں داخل ہو گا بہشت میں احسان جتانیوالا اور نہ ماں باپ کی اور ہمیشہ شراب پینے والا سیکھو تم علم نسب سے اوس قدر کہ ساتھ اوسکے تم ملاؤ گے

صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَاةٌ فِي الْاَثَرِ ۳۱۳ اِنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
کہ صلہ رحم محبت ہے ساتھ اہل کے سبب زیادتی کا ہی مال میں سبب تاخیر کا ہی اجل میں تحقیق آیا ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ

اے رسول اللہ مجھ سے بڑا گناہ ہوگیا ہے کیا میری توبہ ہو سکتی ہے فرمایا تیری ماں ہے عرض کیا اور سنے نہیں فرمایا اور کیا تیری خالہ

قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا ۱۲ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا

عرض کیا ہاں فرمایا پس سلوک کر اور سنے یعنی یہ کفارہ ہے اور سکا ماکاہ آیا حرب کے اس ایک شخص نے کہا کیا میرے ماں باپ کے

بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمِ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ

ساتھ اور کچھ بھی سلوک کرنا ہے کہا ہاں وہ دعا ہے ان کے لیے اور بخشش مانگنی ان کے لیے اور جاری کرنا وصیتوں کا ان کے بعد اور صلہ رحم

الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا ۱۳ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَسِّمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ

وہ جو نہ ملے کہ کیا جائے مگر یہ کہ خوشی ان کے کہے اور تعظیم کرنا دوستوں ان کے کا کہا ابو طفیل نے دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بانٹتے تھے گوشت جعرانہ میں

إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ

کہ اوسوقت آئی ایک عورت یہاں تک کہ قریب ہوئی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بچھایا ان کے لیے چادر اپنی پس بیٹھی وہ اوسپر پس کہا میں نے

مَنْ هِيَ فَقَالُوا أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ ۱۴ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ

کون ہی یہ پس کہا لوگوں نے یہ ماں اسکی ہی جسنے دودھ پلایا انکو روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ایک زمانہ میں تین آدمی چلے جاتے تھے

أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ

کہ لیا انکو مینہ نے پس پھرے وہ طرف غار کے یہاں پس گرا اوپر منہ غار انکے کے ایک ٹکڑا پہاڑ سے پس ڈھانپ لیا منہ غار کو اوپر پس کہا

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمْ

اوپوں نے اپس میں خیال کرو اچھے عملوں کو کہ کیا ہو تھے انکو خالص اللہ کے لیے پس دعا کرو اللہ سے ہو سکے ساتھ عمل نیک کے وہ ہو کہ اوسکو خوف اپس کیا ایک نے

اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ

یا اللہ تحقیق تھے میرے ماں باپ بڈھے بوڑھے اور میرے لیے بچے تھے چھوٹے تھے میں کہ چراتا تھا انکے لیے پس جب شام کو لاتا میں

عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ قَدْنَاىَ بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ

ڈیوڑھا اور دودھ دوہتا میں شروع کرتا میں ساتھ ان باپ کے پلانے کو بچاؤں میں انکو پہلے بچوں سے اور تحقیق کہ اکبار دور مجھے لے گیا درخت پس کیا میں نہ آیا میں یہاں تک

فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا

پس پایا میں نے ماں باپ کو کہ تحقیق سو رہے تھے پس دوہا میں نے جیسا کہ تھا میں دوہتا پس لایا میں دودھ کے پس کھڑا ہوا میں سر انکے کہ برا جانا میں نے یہ کہ جگاؤں میں انکو

وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَصَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ

اور برا جانا میں نے کہ ابتدا کروں میں ساتھ لڑکوں کے پہلے انکے اور حال یہ کہ لڑکے جاتے تھے بھوک سے تڑپتے پاؤں پر میرے پس نہیں ہمیشہ یہ حال میرا اور انکا

حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ

یہاں تک طلوع ہوئی فجر پس اللہ اکبر ہی تو جانتا ہے کہ تحقیق میں نے کیا ہی یہ کام واسطے طلب کرنے خوشنودی تیرے کہ پس کھول ہمارے لیے ایک رخنہ کہ ہمیں نظر آوے ساتھ

فَفَرَجَ اللّٰهُ فُرْجَةً حَتّٰى يَرَوْنَ السَّمَاءَ قَالَ الثَّانِي اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ
پس کھولا اللہ نے اوس کے لیے سوراخ یہاں تک کہ دیکھا وہ نے آسمان کو کہا دوسرے نے یا اللہ تحقیق تھی میرے لیے میری چچا کی لڑکی کہ چاہتا تھا میں اوسکو بہت جیسا کہ چاہتے
الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتّٰى أَتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ
مرد عورتوں کو پس تلاش میں اوس سے نفس اوسکا یعنی صحبت کرنی چاہی پس انکار کیا یہاں تک لاؤں میں اوسکے سو دینار پس محنت کی میں نے یہاں تک کہ جمع کیں
فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللّٰهُمَّ
پس ملا میں اوس سے سو دینار بیکر پس جب بیٹھا درمیان پاؤں اوسکے کے یعنی جیسے صحبت کے لیے بیٹھتے ہیں کہا اوسکے نے بندہ اللہ کے ڈر اللہ سے اور مت کھول مہر بکارت پس
فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ
پس اگر تھی تو جانتا کہ تحقیق میں نے کیا ہی طلب کرکے خوشنودی تیرے کے لیے پس دور کر ہمارے لیے اس تہر سے پس کھولا اللہ نے اوسکو بسبب اوسکے ایک اور سوراخ اور کہا ایک نے یا اللہ
إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أُرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَرَغِبَ
تحقیق میں نے نوکر کیا تھا ایک مزدور بدلے فرق چاول کے پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا کہ مجھکو حق میرا پس آگے لایا میں اوسکے حق اوسکا پس چھوڑا اوسکو
وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرُعَاءَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي
اور پیزار ہوا اوس سے پس ہمیشہ کھیتی کرتا رہا میں اوسکی یہاں تک کہ جمع کیں میں نے اوس سے گائیں اور چرواہے اوں کے یعنی غلام ہوا پس یہ میرے پاس مزدور بن کر اور تھا اللہ سے
وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرُعَاتِهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ
اور دے مجھکو حق میرا پس میں نے جا طرف ان گایوں اور چرواہوں اوسکے کے پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ٹھٹھا کر ساتھ میرے پس کہا میں نے نہیں ٹھٹھا کرتا میں ساتھ تیرے
فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرُعَاتَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ
پس لے گائیں اور چرواہے اوسکے پس لیا اوسکو پس چلا کیا لیکر اوسکو پس اگر تھی تو جانتا کہ تحقیق میں نے کیا ہی یہ واسطے طلب کرکے خوشی تیرے تو کھول
لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۳۱۷ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا
ہمارے لیے جو کچھ باقی رہا ہی پس کھولدیا اللہ نے غار اوس سے ۱۲ تحقیق ایک شخص نے کہا اے رسول اللہ کیا ہی حق ماں باپ کا اوپر بیٹے اوں کے فرمایا وہ
جَنَّتُكَ وَنَارُكَ ۳۱۸ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا وَ
جنت اور دوزخ ہیں ۱۲ تحقیق بندہ البتہ مرتا ہے ماں باپ اوسکے ایک یا دونوں اور حال یہ کہ وہ اوں کا نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ دعا کرتا ہی وہ
يَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يُكْتَبَ اللّٰهُ بَارًّا ۳۱۹ مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ
بخشش مانگتا ہی اوں کے لیے یہاں تک کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ نیک کار جو کوئی صبح کرے اطاعت کرتا ہوا اللہ کے لیے ہے ماں باپ کے تو ہیں اوسکے لیے دو دروازے کھلے
مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَمْسٰى عَاصِيًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ
جنت سے اور اگر ہو ایک یعنی ماں یا باپ پس ایک دروازہ کہلاتا ہی اور جو کوئی شام کرتا ہی نافرمانی کرتا ہوا اللہ کے لیے ہے ماں باپ کے تو ہیں اوسکے لیے دو دروازے کھلے
مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَقَالَ إِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ
دوزخ سے اور اگر ہو ایک تو ایک دروازہ کہلاتا ہی کہا ایک شخص نے اور اگر چہ ظلم کریں وہ اوسپر فرمایا اور اگر چہ ظلم کریں وہ اوسپر اور اگر چہ ظلم کریں اوسپر اور اگر چہ ظلم کریں اوسپر

۳۲۰ مَامِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ إِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةً إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً قَالُوْا وَإِنْ
نہیں کوئی بیٹا نیک کار کہ دیکھے طرف ماں باپ اپنے کے دیکھنا مہربانی کا مگر لکھتا ہے اللہ اوسکے لیے عوض ہر نظر کے ایک حج مقبول کہا صحابہ نے اور اگر حج

نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ ۳۲۱ كُلُّ الذُّنُوْبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَاشَاءَ إِلَّا الْعُقُوْقَ
مقبول سے ہووے ہمارے فرمایا ان اللہ بہت بڑی اور پاکیزہ ہے ف تمام گناہ بخشتا ہے اللہ اونمیں سے جو چاہتا ہے مگر نافرمانی

اَلْوَالِدَيْنِ فَاِنَّهٗ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ ۳۲۲ حَوْكَبِيْرَةِ الْاٰخِرَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ وَحَقُّ الْوَالِدِ
ماں باپ کی بیشک تعجیل کرتا ہے جلدی کرتا ہے اوسکے عذاب اوسطے فرمانی کے زندگانی میں پہلے مرنے کے موخر ہے بڑے چھوٹوں اوسکے کے مانند حق باپ کا ہے

عَلٰى وَلَدِهٖ باب شفقت اور رحمت کا خلق پر ۳۲۳ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اوپر بیٹے اوسکے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں

لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ ۳۲۴ جَاءَتْنِيْ امْرَاَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْاَلُنِيْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ غَيْرَ تَمْرَةٍ
رحم کرتا ہے اللہ اوسپر کہ نہیں رحم کرتا ہے وہ لوگوں پر حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آئی میرے پاس ایک عورت لیکن مجھسے اور سوائے دو کھجوروں کے کچھ نہیں پایا میں اوسکو یہ

وَاحِدَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
پس وہی میں سے دو اوسکو پس اوسنے دو درمیان دونوں بیٹیوں کے اور آپ کچھ بھی اوسمیں سے کچھ پھر اوٹھی پس پھر تشریف لائے نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ
اللہ علیہ وسلم پس بیان کیا میں نے اوسکے یہ بات فرمایا جو کوئی مبتلا ہوا ان بیٹیوں سے ساتھ کسی چیز کے پس نیکی کرے طرف انکے ہووے وہ نیکی وہ اوسکے لیے پردہ

النَّارِ ۳۲۵ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ ۳۲۶ السَّاعِيْ
آگ سے جو کوئی پرورش کرے دو لڑکیوں کو یہاں تک کہ بالغ ہووویں وہ آوے گا وہ دن قیامت کے حالانکہ میں اور وہ ملے ہوئے ہونگے دو ہاتھ میں انگلیاں

عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ
بیوہ اور مسکین پر مانند کمانیوالے اور خرچ کرنیوالے کے بی راہ میں یعنی جہاد کے لیے اور گمان کرتا ہوں میں حضرت کو کہ فرمایا مانند کھڑے ہونیوالے کے کہ قائم ہوتا ہے

۳۲۷ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ وَلِغَيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا
میں اور خبرگیران یتیم کا کہ وہ اپنا ہو یا غیر کا ہو جنت میں اطرح ہونگے اور اشارہ کیا ساتھ انگلی شہادت کے بیچ والی کے اور فرق کر دیا درمیان اوسکے کچھ

۳۲۸ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَوَاصُلِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ
ہاوے تو مومنوں کو آپس میں رحم کرنے میں اور محبت کرنے میں اور مہربانی کرنے میں مانند مثال بدن کے کہ جب کسے ایک عضو شکایت کرے اوسکے

سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى ۳۲۹ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ
تمام بدن ساتھ بیداری اور تپ کے ف مومن مومن کے لیے مانند مکان کے ہے کہ تقویت دیتا ہے بعض اوسکا بعض کو پھر ملایا میں انگلیوں کو

اَصَابِعِهٖ ۳۳۰ اِنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِيَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ
ف تحقیق تھے حضرت جب آتا تھا اوسکے پاس مانگنے والا یا حاجتمند فرماتے صحابہ کو کہ سفارش کرو مجھسے کہ پس ثواب دی جاؤ گے ف اور جاری کرے اللہ

رَسُوْلِہٖ مَا شَآءَ ۳۳۱ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ
رسول اپنے کے جو چاہیگا مدد کر بھائی اپنے کی ظالم ہو یا مظلوم ہو پس کہا ایک شخص نے اے رسول اللہ کہ مدد کروں میں اس کی کہ وہ ظالم ہے پس کیونکر مدد کروں اوس کی
ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ ۳۳۲ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ
اوس کو ظالم ہونے سے منع کرے تو اوسکا ظلم سے پس یہی مدد تیری ہے اوسکو مسلمان بھائی مسلمان کا ہی ظلم کرے اوپر اور نہ ہلاک ہونے دے اوسکو اور جو کوئی ہو
حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
حاجت والی بھائی اپنے کے پورا بھائی اوسکے اوروہ حاجت پوری کرے اوسکی اور جو کوئی دور کرے بھائی مسلمان سے غمی دور کرے اللہ اوس سے غمی کو غمیوں میں سے
وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۳۳۳ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ اَلتَّقْوٰى
اور جو کوئی پردہ پوشی کرے مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اوسکی اللہ دن قیامت کے مسلمان بھائی مسلمان کا ہے نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ چھوڑے اوسکی اور نہ حقیر جانے اوسکو
هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ
اس جگہ ہی اور ارشاد فرمایا طرف سینے کے تین بار بکافی ہی آدمی کو برائی میں کہ حقیر جانے بھائی مسلمان کو تمام مسلمان مسلمان پر
حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ ۳۳۴ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ مُّتَصَدِّقٌ مُّوَفَّقٌ وَرَجُلٌ
حرام ہی خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی جتنی ہیں ہیں صاحب حکومت کا کہ عادل ہو ہمیشہ کہ نرم دل ہو قرابتی اور ہر مسلمان کے لئے اور ہر کار حرام و سوال سے بچنے والا کنبہ دار اور دوست رکھی جائے ہیں ضعیف وہ جو
لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَّا يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا ۳۳۵ وَالْخَائِنُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى لَهٗ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ
نہیں عقل ہی اوسکو جو کہ وہ تمہارے خادم ہیں نہیں خواہش رکھتے وہ بی بی کی اور مال کی وہ خائن ہے جو نہیں پوشیدہ رہتی اوسکے طمع کی چیز اگرچہ کم
وَرَجُلٌ لَّا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْخُلُّ وَالْكَذَّابَ وَالشِّنْظِيْرَ
اور وہ شخص کہ نہیں صبح کرتا اور نہ شام کرتا مگر حال یہ کہ وہ فریب دیتا ہی تجھکو اہل تیرے اور مال تیرے سے فحش اور ذکر کیا حضرت نے بخیل کا اور جھوٹ کا اور بدخلق
الْفَحَّاشَ ۳۳۶ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا
بدکو قسم ہی اللہ کی نہیں ہو ایمان مومن ہونا قسم ہی اللہ کی نہیں ہو ایمان مومن ہونا قسم ہی اللہ کی نہیں ہو ایمان مومن ہو اگر مرنگا اوسکو کوئی دن کہا گیا یا رسول اللہ کون ہے وہ فرمایا
يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ ۳۳۷ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ ۳۳۸ مَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ
امن میں ہو ہمسایہ اوسکا ضرر دینے سے نہیں داخل ہوگا جنت میں وہ شخص کہ امن میں نہ ہو ہمسایہ اوسکا ضرر دینے سے ہمیشہ جبرئیل وصیت کرتے رہے مجھکو
بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ ۳۳۹ اِذَا كُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ
ہمسایہ جس طرح کہ گمان کیا میں نے کہ کر دیگا اوسکو وارث اوسکے یعنی ضرر دار ہوگا جب ہو تم تین سرگوشی کریں دو آدمی بغیر تیسرے کے یہاں تک کہ ملو لوگوں سے یعنی
مِنْ اَجْلِ اَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهٗ ۳۴۰ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ
اس لئے کہ غمگین کریگا یہ اوسکو ستوں میں کا خیر خواہی کرنی ہی فرمایا یہ تین بار کہا ہے کسی نے کہا کس کی اوسکتا ہے اللہ کی اور کتاب اوسکی اور رسول اوسکا مسلمانوں کے حاکموں

وَعَاشِيهِمْ ۳۴۰ قَالَ يَا بُعَيْثُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ
اور مسلمانوں کی فلاح کہا جریر نے کہ بیعت کی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم رکھنے نماز کے اور دینے زکوٰۃ کے اور خیر خواہی
لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۳۴۱ لَا تَنْزِعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ ۳۴۲ اَلرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ
ہر مسلمان کے لیے نہیں نکالی جاتی رحمت مگر دل بدبخت سے مہربانی کرتے ہیں مہربانی کرنے والے پر رحمن رحم کرتا ہے اوپر رحم کرو اوپر زمین میں رحم کرے گا تم پر
مَنْ فِي السَّمَاءِ ۳۴۳ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۳۴۴
کہ آسمان میں ہے یعنی اللہ تعالیٰ نہیں ہم میں سے کہ نہ رحم کرے چھوٹوں ہمارے اور توقیر کرے بڑے ہمارے اور نہ حکم کرے ساتھ اچھی باتوں کے اور منع
مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ أَجْلِ سِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ سِنِّهِ مَنْ يُكْرِمُهُ ۳۴۵ اَنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ
نہ بزرگی کی کسی جوان نے ایک بڈھے کی سبب بڈھے ہونے اس کے مگر مقرر کرتا ہے اللہ اس کے لیے نزدیک بڑھاپے اس کے کے اوس شخص کو جو بزرگی کرتا ہے اوس کی بڈھے مسلمان کی سبب بڈھا ہونے اس کے
الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَلَا الْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامِ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ ۳۴۶ خَيْرُ بُيُوتِ فِي الْمُسْلِمِينَ
مسلمان کی اور قرآن کے حامل کی کہ غلو نہیں کرتا اوس میں اور نہ جفا کرتا ہے اوس سے اور بزرگی کرنی بادشاہ عادل کی اچھا گھر مسلمانوں کے
بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ ۳۴۷ مَنْ مَسَحَ رَأْسَ
وہ گھر ہے کہ اوس میں یتیم ہو کہ احسان کیا جاتا ہے طرف اوس کی اور برا گھر مسلمانوں میں وہ گھر ہے کہ اوس میں یتیم ہو کہ ایذا پہنچائی جاتی ہے طرف اوس کے جو کوئی دے پہنچے
يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلٰى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ
یتیم کے سر پر نہ پھیرے اوپر کر اللہ کی خوشی کے لیے گھومیں ہیں اوس کے لیے نیکیاں اس ہاتھ کے اوپر ہر بال کے کہ پھیرا ہے اوس پر ہاتھ اوس کا اور جو کوئی احسان کرے طرف یتیم لڑکے یا یتیم لڑکی کے کہ اوس کے
كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ۳۴۸ مَنْ ضَمَّ يَتِيمًا إِلٰى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَوْجَبَ اللّٰهُ
تو میں اور وہ جنت میں مانند ان دو کے اور ملائیں دو انگلیاں اپنی جو کوئی پہنچائے یتیم کو طرف کھانے اپنے کے اور پانی اپنے کے واجب کرتا ہے اللہ
لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ أَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْأَخَوَاتِ قَدْ مَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ
اوس کے لیے جنت مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہ بخشا جاوے یعنی شرک اور جو کوئی پرورش کرے تین بیٹیاں یا تین بہنیں پس ادب سکھائے اوس کو اور رحم کرے اوپر
حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاثْنَتَيْنِ قَالَ وَاثْنَتَيْنِ حَتّٰى لَوْ قَالُوا
یہاں تک کہ بے پروا کرے اوس کو اللہ تو واجب کرتا ہے اللہ اوس کے لیے جنت پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ زیادہ کر پرورش کرے فرمایا زیادہ کر یہاں تک کہ کہتے
أَوْ وَاحِدَةً لَقَالَ وَاحِدَةً وَمَنْ أَذْهَبَ اللّٰهُ كَرِيمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا كَرِيمَتَاهُ قَالَ عَيْنَاهُ
یا ایک کو تو البتہ فرماتا ایک کو اور جس کو لے گیا اللہ دو عزیز چیزیں تو واجب ہو گئی اوس کے لیے جنت کہا کوئی نے یا رسول اللہ اور کیا ہیں دو عزیز چیزیں اوس کی فرمایا اس کی
۳۴۹ كَانَ يُؤَدِّبُ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ ۳۵۰ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نُحْلٍ أَفْضَلَ
بہتر ادب دینا آدمی کا بیٹے اپنے کو بہتر ہے اوس کے لیے تصدق کرنے ایک صاع کے واقع بہتر نہیں باپ بیٹے ہبہ کرے کوئی بہتر نہ افضل
مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ ۳۵۱ أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَوْمَأَ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ إِلَى الْوُسْطٰى
ادب نیک سے میں اور عورت سیاہ رخسار کی مانند دو کے ہوں کی دن قیامت کے اور اشارہ کیا یزید بن زریع راوی نے طرف بیچ کی انگلی کے

وَالسَّتَّابَةِ امْرَاةً اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا
اور شہادت کی یعنی وہ عورت کہ بیوہ ہوئی مرنے خاوند سے اپنے کے بی صاحب رتبہ اور جمال کی رد کا نفس ہے کو اور پر شوہر اپنے کے بیان لگ بلوغ کو
اَوْ مَاتُوْا ۳۰۲ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰى فَلَمْ يَاْدِهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا يَعْنِي الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ
یا مر گئی فلاں کے ان سے کہ وہ بیٹی اس کو بھی کا طرح سے اور نہ اہانت کی اوس کی اور نہ فضیلت دی فرزند اپنے کو اور سر بھی بیٹوں کو تو داخل کرے گا اوس کو اللہ جنت میں
۳۰۳ مَنْ اُغْتِيْبَ عِنْدَهٗ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهٗ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِنْ
جسکے پاس غیبت کیا جاوے مسلمان بھائی اوسکا اور وہ قادر ہی اوپر مدد کرنے اوس کے فد پس مدد کی اوسکی نہ مدد کرتا ہی اوسکی اللہ دنیا اور آخرت میں اگر
لَّمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۳۰۴ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْغِيْبَةِ
مدد کی اوسکی اوپر قادر ہی اوپر مدد کرنے اوسکے نہ مواخذہ کرے گا اللہ سبب اوسکے دنیا میں اور آخرت میں جو کوئی دفع کرے گا شر بھائی بیچے سے پس پشت اپنے
كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعْتِقَهٗ مِنَ النَّارِ ۳۰۵ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ
تو ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ آزاد کرے اوسکو آگ سے نہیں کوئی مسلمان کہ منع کرے آبرو پر بھائی اپنے سے مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ
يَّرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۳۰۶ مَا مِنِ امْرِئٍ
دور کرے گا اوس سے آگ دوزخ کی دن قیامت کے پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت اور ہی حق ہمپر مدد کرنی مومنوں کی نہیں کوئی آدمی
مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَاً مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهٗ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ
مسلمان کہ چھوڑے مرد آدمی مسلمان کی جگہ اوس جگہ کے کہ چھک کی جاتی ہی اوسمیں حرمت اوسکی اور نا قص کی جاتی ہی اوسمیں آبرو اوسکی فد کر کہ چھوڑے گا مدد اوسکی
تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُّحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ وَمَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُّنْتَقَصُ مِنْ عِرْضِهٖ
تعالیٰ اوس جگہ میں کہ دوست رکھتا ہی اوسمیں مدد اوسکی یعنی آخرت میں اور نہیں کوئی آدمی مسلمان کہ مدد کرے مسلمان کی اوس جگہ میں کہ ناقص کی جاتی ہی
وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِيْ مَوْطِنٍ يُّحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ ۳۰۷ مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا
اور چھک کی جاتی ہی اوسمیں حرمت اوسکی مگر مدد کرے گا اوسکی اللہ اوس جگہ میں کہ دوست رکھتا ہی اوسمیں مدد اوسکی " دیکھا عیب کسیکا پس ڈھانپا اوسکو
كَانَ كَمَنْ اَحْيَا مَوْءُوْدَةً ۳۰۸ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْ عَنْهُ ۳۰۹ مَنْ
ہو گا تو اوسکا مانند اوسکے کہ زندہ کیا مودہ کو ۔ شک تحقیق ایک تم میں کا آئینہ بھائی اپنے کا ہی پس اگر دیکھے اوسمیں کسی تکلیف کو تو دور کرے اوسے ۔ فائدہ اگلی حدیث کا
مُؤْمِنًا مِّنْ مُّنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِيْ لَحْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ بِهٖ
مومن کو منافق کے بھیجیگا اللہ فرشتے کو کہ بچاوے گا گوشت اوسکا دن قیامت کے آگ دوزخ کے اور جو کوئی تہمت کرے مسلمان کی ساتھ ایک چیز کے تاکہ
شَيْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ ۳۱۰ خَيْرُ الْاَصْهَارِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصِهْرِهٖ
مانہ اوسکے عیب اوسکو روکے گا اوسکو اللہ تعالیٰ اوپر پل دوزخ کے یہاں تک نکلے عہدہ اوس چیز سے کہ کہا ۔ بہتر سسرالی نزدیک اللہ کے جو ہیں اوسمیں اچھے
وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ ۳۱۱ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اور بہتر ہمسائے نزدیک اللہ کے ہیں اچھے اوسمیں کے واسطے ہمسائے اپنے کے عرض کیا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اے رسول خدا

تَقْبَلِي اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ وَاِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتِ جِيْرَانَكِ يَقُوْلُوْنَ
کیونکر حاصل ہو مجھکو یہ کہ جانوں میں جب نیکی کرون میں اور جب برا کرون میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنے تو اپنے ہمسایوں سے کہ کہتے ہیں
قَدْ اَحْسَنْتِ فَقَدْ اَحْسَنْتِ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتِ فَقَدْ اَسَأْتِ ۳۶۲ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ
تحقیق تو نیکی کی ہے پس تحقیق تو نیکی کی ہے اور جب سنے تو اپنے ہمسایوں سے کہ کہتے ہیں تحقیق تو برائی کی ہے پس تحقیق تو برائی کی ہے واگذارو لوگوں کو ان کے مرتبوں پر
۳۶۳ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اُنکیلئے پس شروع کیا اصحاب اُنکے نے کہ مَلنے پر لگے تھے بچا ہوا پانی وضو کرنے کا پس فرمایا اُنکو نبی صلی اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّحِبَّ
علیہ وسلم نے کونسی چیز باعث ہی تمکو اسپر کہا اُنہوں نے محبت اللہ کی اور رسول اُسکی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش معلوم ہو یہ کہ دوست رکھے
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ
اللہ کو اور رسول اُسکے کو یا دوست رکھے اُسکو اللہ اور رسول اُسکا پس چاہیے کہ سچی کہے بات جب بات کرے اور ادا کرے امانت کو جب امانت کہا جاوے اور بھلی
جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ ۳۶۴ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ ۳۶۵ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ
ہمسائگی اوس شخص کی کہ ہمسایہ رکھا ہی اُنہیں نے سو سیر کھانا کھاوے اور ہمسایہ اُسکا بھوکا ہو پہلو اُسکے کے کہا ایک شخص نے یہ سنکر اے رسول خدا تحقیق
فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلٰوتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ
فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی سبب کثرت نماز اپنی کے اور روزے رکھنے کے اور صدقہ دینے کے اُسکی تحقیق وہ ایذا دیتی ہی ہمسایوں اپنے کو زبان اپنی سے فرمایا وہ جہنم میں ہی
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةَ صِيَامِهَا وَصَلٰوتِهَا وَاَنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ
کہا اوس شخص نے یہ رسول خدا پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی سبب کمی روزہ رکھنے کے اور کم نماز پڑھنے کے اور تحقیق وہ صدقہ کرتی ہی ٹکڑے پنیر سے خشک سے
وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ ۳۶۶ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ
اور نہیں ایذا دیتی ہمسایہ زبان اپنی کے ہمسایوں اپنے کو فرمایا وہ جنتی ہی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آکھڑے ہوئے لوگوں پر
جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ خَيْرِكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى
کہ بیٹھے تھے پس فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہلے تمہارے بہلے تمہارے سے وہ کہا راوی نے پس چپکے رہے حاضرین پس کہا اُنہیں بار بار کہ ایک ہی بات تین
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَّا يُرْجٰى
اے رسول اللہ خبر دیجئے ہمکو ساتھ بہلے ہمارے سے برے ہمارے سے پس فرمایا اچھا تمہارا وہ ہی کہ امید رکھی جاوے بھلائی اُسکی اور امن ہو برائی اُسکی سے اور برا تمہارا وہ ہی کہ
خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهٗ ۳۶۷ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِي
بھلائی اوسکی اور نہ امن ہو برائی اوسکیسے تحقیق اللہ تعالیٰ نے بانٹے درمیان تمہارے اخلاق تمہارے جیسکہ بانٹے درمیان تمہارے رزق تمہارے تحقیق اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہی
الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَالَّذِيْ
دنیا اوسکو کہ دوست رکھتا ہی اور اوسکو کہ نہیں دوست رکھتا اور نہیں دیتا ہی دین مگر اوسکو کہ دوست رکھتا ہی پس جسکو کہ دوست رکھتا ہی اللہ نے دیا ہی اوسکو دین تحقیق دوست رکھا اللہ نے اور قسم

نفسي بين لا يسلم أحد حتى يسلم قلبه ولسانه ولا يؤمن حتى يأمن جاره بوائقه ۲۶۸ المؤمن من مألف

کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے مسلمان نہیں ہوتا بندہ یہاں تک کہ مسلمان ہو جائے دل اسکا اور زبان اسکی اور نہیں ایمان لاتا مومن یہاں تک کہ امن میں رکھے

ولا خير فيمن لا يألف ولا يؤلف ۲۶۹ من قضى لأحد من أمتي حاجة يريد أن يسره بها فقد سرني ومن سرني

اور نہیں بھلائی اس شخص میں کہ نہ الفت کرے اور نہ الفت کیا جاوے اور جو کسی کے واسطے بہت سی حاجت جاوے تاکہ خوش کرے اسکو تحقیق خوش کیا مجھ کو اور جو

فقد سر الله ومن سر الله أدخله الجنة ۲۷۰ من أعان غازيا أو غارما أو مكاتبا في فك رقبته

خوش کیا اللہ کو اور جسے خوش کیا اللہ کو داخل کیا اللہ کو بہشت میں جسنے فی سبیل اللہ کی غازی کی اعانت کی یا قرضدار کی یا مکاتب کی

بين يخرج خرجه أظله الله في ظله يوم لا ظل إلا ظله ۲۷۱ الخلق عيال الله فأحب الخلق إلى الله من

اسکو خرچ خرچ کیا اللہ نے اسکو سایہ دیا اللہ نے اسکو اپنے سایہ میں جس دن کہ نہیں سایہ مگر سایہ اسکا اور مخلوق سب کی اللہ کے کنبہ کی ہے

أحسن إلى عياله ۲۷۲ أن رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم قسوة قلبه قال امسح رأس اليتيم واطعم المسكين

پس محبوب تر مخلوق اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے کہ احسان کرے اہل و عیال پر اسکے اور ایک شخص نے شکوہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنگدلی اپنی کا فرمایا نبی نے پھیر سر یتیم کے سر پر اور کھلا مسکین کو

۲۷۳ ألا أدلكم على أفضل الصدقة ابنتك مردودة إليك ليس لها كاسب غيرك

باب محبت خدا کا اور محبت کا

کیا نہ خبر دوں میں تمکو اوپر افضل صدقے کے وہ صدقہ ہے تیری بیٹی کہ طلاق دیجو خاوند کے اور آتی ہو تیرے گھر میں کہ نہیں کمانے والا اسکے سوائے تیرے

اوسکی خوشودی کے لیئے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأرواح جنود مجندة فما تعارف

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روحیں مثل لشکر کے تہیں جمع کی ہوئی پس جو پہچان گئیں

منها ائتلف وما تناكر منها اختلف ۲۷۵ إن الله إذا أحب عبدا دعا جبريل فقال إني أحب فلانا فأحبه

اور تہیں سے آپس میں الفت رکھی ہیں اور جو انجان تہیں آپس میں اختلاف کہی ہیں حدیث سے کہتا ہے ایک بندہ کو طلاتا ہے جبریل کو پس طلاتا ہے جبریل کو پس طلاتا ہے

قال فيحبه جبريل ثم ينادي في السماء فيقول إن الله يحب فلانا فأحبوه فيحبه أهل السماء ثم يوضع له القبول في

کہا پس محبت کرتا ہے جبریل پھر پکارتا ہے جبریل آسمان میں پھر کہتا ہے اللہ محبت کرتا ہے فلانے کو تو محبت کرو اوسکو پس محبت کرتے ہیں اوسکو آسمان کے رہنے والے پھر رکھا جاتا ہے

الأرض وإذا أبغض عبدا دعا جبريل فيقول إني أبغض فلانا فأبغضه قال فيبغضه جبريل ثم ينادي

زمین میں اور جب دشمن رکھتا ہے اللہ کسی بندہ کو طلاتا ہے جبریل کو پس فرماتا ہے کہ محبت کرتا ہے اللہ فلانے سے تو دشمن رکھ تو اوسکو پس دشمن رکھتا ہے اوسکو جبریل پکارتا ہے

في أهل السماء إن الله يبغض فلانا فأبغضوه قال فيبغضونه ثم توضع له البغضاء في الأرض ۲۷۶ إن

آسمان والوں میں کہ محبت دشمن رکھتا ہے اللہ فلانے کو پس دشمن رکھو اوسکو کہا صحیح پس دشمن رکھتے ہیں اوسکو آسمان کے رہنے والے پھر رکھی جاتی ہے اوسکے لیئے دشمنی زمین میں

الله يقول يوم القيامة أين المتحابون بجلالي اليوم أظلهم في ظلي يوم لا ظل إلا ظلي ۲۷۷ إن رجلا

اللہ کہتا ہے قیامت کے دن کہاں ہیں محبت کرنے والے بسبب بڑائی میری کہ آج میں سایہ دیتا ہوں انکو سایہ اپنے کے آج نہیں سایہ مگر سایہ میرا کہ عرش میں رکھا

زار أخا له في قرية أخرى فأرصد الله له على مدرجته ملكا قال أين تريد قال أريد أخا لي في هذه القرية

ایک شخص نے ملاقات کا ارادہ کیا بھائی اپنے کی کہ ایک گاؤں میں بیس کوس کے اوسکے پاس بھیجا اللہ نے اوپر راہ اوسکے کے ایک فرشتہ کہا فرمایا کہاں کا ارادہ کرتا ہے کہا ارادہ کرتا ہوں

قال هل لك عليه من نعمة ترتعها قال لا غير أني أحببته في الله قال فإني رسول الله إليك بأن الله
كما أحببته فيه ٣٧٧ أن رجلا قال يا رسول الله متى الساعة قال وما أعددت لها فما
فذا أحببت فما أحببته فيه ٣٧٧ أن رجلا قال يا رسول الله متى الساعة قال وما أعددت لها فما
ما أعددت لها إلا أني أحب الله ورسوله قال أنت مع من أحببت قال أنس فما رأيت المسلمين
فرحوا بشيء بعد الإسلام فرحهم بها ٣٧٨ مثل الجليس الصالح والسوء كحامل المسك ونافخ الكير فحامل
وإما أن تجد منه ريحا طيبة ونافخ الكير إما أن يحرق ثيابك
وإما أن تجد منه ريحا خبيثة ٣٧٩ قال الله تعالى وجبت محبتي للمتحابين في والمتجالسين في
والمتزاورين في والمتباذلين في وفي رواية قال هؤلاء المتحابون في جلالي لهم منابر
ص نور يغبطهم النبيون والشهداء ٣٨٠ يا أبا ذر أي عرى الإيمان أوثق قال الله ورسوله أعلم
قال الموالاة في الله والحب في الله والبغض في الله ٣٨١ إذا أحب أحدكم أخاه فليخبره أنه يحبه ٣٨٢
طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا ٣٨٣ إذا أحب الرجل أخاه فليلقه فإنه يحبه ٣٨٣
لا تصاحب إلا مؤمنا ولا يأكل طعامك إلا تقي ٣٨٤ المرء على دين خليله فلينظر أحدكم من يخالل ٣٨٥
إذا أحب الرجل فليسأله عن اسمه واسم أبيه وسكنه هو فإنه أوصل للود ٣٨٦ لو أن عبدين تحابا
في الله عز وجل واحد في المشرق والآخر في المغرب لجمع الله بينهما يوم القيامة يقول هذا الذي كنت تحب

فی ۳۰۸۔ فَإِنَّ ذٰلِكَ عَلٰى مِلَاكِ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي تُصِيبُ بِهِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْكَ بِمُجَالَسَةِ أَهْلِ الذِّكْرِ
بیری ہیں کیونکہ علمی مجلسوں میں بیٹھکر وہ اس کام کا بھی دین کا وہ جو پونجی تو سمجھنے کے علاوہ دنیا اور آخرت کی فلاح کی راہ پر کرتے ہیں پھر ہمیں ذکر والوں کی قسمیں
وَإِذَا خَلَوْتَ فَلْيَكُنْ لِسَانُكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَأَحِبَّ فِي اللّٰهِ وَأَبْغِضْ فِي اللّٰهِ وَافْعَلْ بِالنَّاسِ مَا تُحِبُّ أَنْ يُفْعَلَ بِكَ
اور جب تنہا ہو تو ہمیں چاہئے کہ ہمارا لسان ہر حتی طاقت کسی کو ترسانہ ذکر اللہ کرے اور دوستی کرے اللہ کیلئے اور دشمنی کرے اللہ کیلئے اور لوگوں سے
شَعَرْتَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ زَارَهُ الْمَلَائِكَةُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ فَلَا يَزَالُونَ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ
طاہر ہے کہ جس آدمی جب نکلتا ہی گھر سے تو فلاح کی جانب کے لیے جاتے ہیں پھر جب تک وہ اپنے گھر نہ لوٹے وہ برابر جتنی دیر میں وہ
وَيَقُولُونَ رَبَّنَا اللّٰهُمَّ وَصِلْ فِيكَ صِلَةً فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُولَ حَسْبِيَ اللّٰهُ فَافْعَلْ ۳۰۹۔ إِنَّ الْمَجَالِسَ
اور کہتے ہیں اے اللہ تو بھی اس پر رحمت نازل فرما اگر ہو سکے تو کہو اللہ ہمارے لیے کافی ہے ۳۰۹۔ مجلسیں
لَعَدِيدٌ فَاحْرِصْ عَلَى أَنْ تَكُونَ مِنْ ذِكْرِهَا فَإِنَّ أَبْوَابَ الْخَيْرِ تُفْتَحُ كَمَا يُفْتَحُ لِلْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ فَعَسَى أَنْ يَبَارَكَ اللّٰهُ
الدنیا میں بہت ہیں تو حرص کرے اور ہو بالا علمے میں ذکر والوں کے ہو جائے کیونکہ خیر کے دروازے کھلتے ہیں جیسے چمکتا ہوا ستارہ دکھائی دیتا ہے اللہ
مِنْ سُكْنَاهُ قَالَ التَّحَابُبُ فِي اللّٰهِ وَالتَّجَالُسُ فِي اللّٰهِ وَالتَّلَاقِي فِي اللّٰهِ

باب ترک ملاقات

خدا کرے ہمیں ان میں فرمایا محبت کرنے والے آپس میں اللہ کیلئے اور ملنے والے آپس میں اللہ کیلئے

اور عیب جوئی کے منع ہونیکا

۳۱۰۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ
فرمایا رسول اللہ صلعم نے اللہ کی رحمت ہو ان پر کہ نہیں حلال کسی آدمی کو کہ ترک جلوے
أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ ۳۱۱۔ إِيَّاكُمْ
اپنے سے زیادہ تین راتوں کے کہ ملیں دونوں پس منہ پھیرلے یہ اور منہ پھیرلے وہ اور اچھا ان میں وہی ہے کہ پہلے سلام کرے جانے سے
وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا
بدگمانی سے پس بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہی دل کی اور نہ ٹٹولو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ سودا بڑھاؤ اور نہ حسد کرو اور نہ دشمنی کرو آپس میں
وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا ۳۱۲۔ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ
اور نہ پیٹھ کرو اور ہو جاؤ بندے اللہ کے بھائی بھائی ۳۱۲۔ کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے پیر کو اور جمعرات کو پس بخشش کی جاتی ہے ہر
لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا
کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کچھ مگر وہ شخص کہ ہیں دشمنی ہوئی اس کے اور اس بھائی اس کے پس کہا جاتا ہے کہ ٹھہرا رہو ان دونوں کو یہاں تک کہ صلح کر لیں
لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ كَذِبُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ
نہیں درست ہی جھوٹ مگر تین جگہ میں جھوٹ بولنا آدمی کا اپنی بی بی سے تاکہ راضی ہو جائے اور جھوٹ لڑائی میں اور جھوٹ تاکہ صلح کرا دے درمیان لوگوں کے
۳۱۴۔ لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ
نہیں لائق مسلمان کو یہ کہ ملنا چھوڑے مسلمان سے زیادہ تین روز کے پس جب ملے اس سے سلام کرے اور پھر بھی ہر مرتبہ نہ جواب دے کلام

عَلَيْهِ فَقَدْ بَآءَ بِإِثْمِهِ ۳۹۴ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ

اگر نہیں بھیجتی پھر بجائے جواب کے دالا مانگا کہ کیا بھیجے نہیں درست ہی مسلمان کو یہ کہ ملنا چھوڑے بھائی سے زیادہ تین دن سے پس جسے ملنا چھوڑا زیادہ تین دن سے اور مرا اس

۳۹۵ مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ ۳۹۶ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنْ مَرَّتْ

جسے ملنا چھوڑا بھائی سے ایک برس پس وہ مانند خون بہانے اس کے کے ہی نہیں درست ہی مومن کو یہ کہ ملنا چھوڑے مومن سے زیادہ تین دن سے پس اگر گذریں

بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ

اوپر تین دن کے اس سے ملے پس سلام کرے اوپر پس اگر جواب دے اس کو سلام کا پس تحقیق شریک ہوئے دونوں ثواب میں اور اگر نہ جواب دے اس کو

فَقَدْ بَآءَ بِالْإِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ ۳۹۷ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَ

پس تحقیق ہوا وہ سزاوار گناہ کے اور نکلا سلام کرنیوالا گناہ سے کیا نہ خبر دوں میں تمکو سے گناہ کی کہ بہتری درجے روزے اور صدقے اور

الصَّلٰوةِ قَالُوا بَلٰى قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ ۳۹۸ وَجَبَ لَكُمُ

نماز کیسے کہا ہاں کہے ہاں فرمایا صلح کرانی آپس میں اور فساد ڈالنا آپس میں یہ خصلت جڑ کاٹ دیتی ہے دین کی

دَارُ الْأَلِيمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ ۳۹۹ إِيَّاكُمْ

ہماری اگلی امتوں کے کہ وہ حسد اور بغض ہی وہ مونڈنیوالی ہی نہیں کہتا میں کہ مونڈتی ہی بال لیکن مونڈتی ہی دین کو بچاؤ تم اپنے کو

وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ۴۰۰ إِيَّاكُمْ وَسَوْدَاءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ

حسد سے پس تحقیق حسد کھاتا ہی نیکیوں کو جیسکہ جلاتی ہی آگ لکڑیوں کو بچاؤ تم اپنے کو برائی کرنے آپس میں پس تحقیق خصلت بری آپس کی مونڈتی ہی

۴۰۱ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ ۴۰۲ مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ ۴۰۳ صَوْلَةُ

جو کوئی ضرر پہنچائے کسیکو ضرر پہنچائے ہی اللہ اس کو اور جو کوئی دکھ دے کسی کو دکھ دیتا ہی اللہ اس کو لعنت کیا گیا وہ جس کو ضرر پہنچایا مومن کو یا مکر کیا اس سے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيمَانُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس پکارے ساتھ آواز بلند کے پس فرمایا اے گروہ اس کے کہ اسلام لایا ساتھ زبان اپنی کے اور نہیں پہنچا ایمان

إِلَى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَتَتَبَّعِ

طرف دل اس کے کے نہ ایذا دو مسلمانوں کو اور نہ عار دلاؤ اس کو اور نہ ڈھونڈو عیب اس کے پس تحقیق جو کوئی ڈھونڈتا ہی عیب بھائی مسلمان اپنے کا ڈھونڈتا ہی

اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ ۴۰۴ أَلَا مَنْ أَرَى لِلرَّبْوِ الْإِسْتِطَالَةَ

اللہ عیب اس کا اور جسکا ڈھونڈتا ہی اللہ عیب سوا کرتا ہی رسوا اگرچہ وہ میں کجاوے اونٹ کے ہو تحقیق بڑا جو زبان درازی ہی

فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ ۴۰۵ لَمَّا عَرَجَ بِي رَبِّي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمُشُونَ وُجُوهَهُمْ

بیچ آبرو مسلمان کے بغیر حق کے جب اوپر لے گیا مجھ کو رب میرا یعنی معراج میں گذرا میں ایک قوم پر کہ ان کے ناخن تانبے کے تھے نوچتے منہ اپنے

وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ

اور سینے اپنے پس کہا میں نے کون ہیں یہ اے جبرئیل کہا یہ وہ ہیں کہ کھاتے ہیں گوشت لوگوں کے یعنی غیبت اور پڑتے ہیں آبرو میں ان کی

۴۰۶ مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اُكْلَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهٗ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كَسٰى ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَّرِيَاءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ لَهٗ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَّرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

۴۰۷ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ ۴۰۸ اِنَّ اَعْدَلَ كَعْبِ بْنِ صُعَيَّةَ وَعِنْدَهٗ زَيْنَبُ بِنْتُ فَضْلٍ طَهِرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَيْنَبَ عَلَيْهَا لَكَبِيْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِيْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَدِيَةً فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَحْمَرَّ وَجْهُهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۴۰۹ رَاٰى عِيْسٰى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِيْسٰى

مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ وَالْمَرَضُ بَعْضُ صِفَةٍ ۴۱۰ كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا وَكَادَ الْحَسَدُ اَنْ يَّغْلِبَ الْقَدَرَ ۴۱۱ مَنِ اعْتَدَّ لِاَخِيْهِ فَلَمْ يَعُدَّهٗ وَلَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ

باب جذر اور آستھی کے بیکا امور میں

۴۱۲ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ حَرِّ اَرْبَعِيْنَ ۴۱۳ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ فُلَانٍ ۴۱۴ اَنَا مِنْ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّيْ ۴۱۵ لَا يَلِيْقُ لَا دُوْنَهٗ وَلَا كَذٰلِكَ

لَا دُوْنَهٗ ۴۱۶ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِيْ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالتَّدْبِيْرِ فَاِنْ رَاَيْتَ

فِيْ عَاقِبَتِهٖ خَيْرًا فَامْضِهٖ وَاِنْ خِفْتَ غَيًّا فَاَمْسِكْ ۴۱۷ اَلتَّوَدَّةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ

۴۱۸ اَلتَّسَخُّطُ لِلْحَسَنِ وَالتَّوَدَّةُ وَلَا اَقُوْلُ اَصَابَ جُزْءًا مِّنْ اَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ الْعَقْلِ ۴۱۹ اِنَّ اَهْلَ

روضۂ خلد اور آستھی اور صبا نہ نہ ہی چہ میداں جزا ہی نبوت کا

تحقیق سیرت

الصَّالِحِ وَالسَّمْتِ الصَّالِحِ وَالِاقْتِصَادِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ ۴۲۰ إِذَا أَحْدَثَ

نیک اور طریق نیک اور میانہ روی یہ پچیسواں جزء ہی نبوت کا جب بات کرے

الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ ۴۲۱ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ

کوئی آدمی ایک بات پھر غائب ہو پس وہ امانت ہی فرمایا مجلسیں امانت کے ہیں مگر تین مجلسیں خونریزی ناحق یا

فَرْجٌ حَرَامٌ أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ ۴۲۲ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ

زنا یا لینا کسی کے مال کا بغیر حق کے فرمایا تحقیق آدمی البتہ ہوتا ہی نمازیوں سے اور روزہ داروں سے اور زکوٰۃ والوں سے

وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتَّى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلِّهَا وَمَا يُجْزَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهِ ۴۲۳ لَا عَقْلَ

اور حج والوں سے اور عمرہ والوں سے بیان ملک کہ وہ کوئی نہیں حصے سب قسمیں بھلائی کی اور نہیں جزا دیا جاوے گا دن قیامت کے مگر بقدر عقل کے ۴۲۳ نہیں کوئی عقل

كَالتَّدْبِيرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ ۴۲۴ الِاقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ

مانند تدبیر کے اور نہیں پرہیزگاری کامل مانند باز رہنے کے فحش اور نہیں حسب مانند نیک خلق کے میانہ روی خرچ کرنے میں آدھی معیشت ہی اور

التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ **باب نرمی اور حیا اور حسن خلق کا**

محبت کرنی طرف لوگوں کے آدھی عقل ہی اور اچھا سوال آدھا علم ہی

۴۲۵ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي

تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نرمی کرنیوالا ہی دوست رکھتا ہی نرمی کو اور دیتا ہی نرمی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا

عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ

سختی پر اور نہ دیتا ہی کسی چیز پر سوا نرمی کے ہی اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا عائشہ کو لازم کر تجھ پر نرمی کو اور بچا تجھ کو سختی اور بیحیائی سے

إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ ۴۲۶ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تحقیق نرمی نہیں ہوتی کسی چیز میں مگر زینت دیتی ہی اس کو اور نہیں کھینچی جاتی نرمی کسی چیز سے مگر کہ عیب دار کرتی ہی اس کو تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ

گزرے ایک شخص پر انصار میں سے اور وہ واعظ کہتا تھا بھائی اپنے کو شرم کرنے پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ اوسکو پس تحقیق حیا

مِنَ الْإِيمَانِ ۴۲۷ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ ۴۲۸ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ

شاخ ہی ایمان کی حیا نہیں لاتی مگر بھلائی کو اور ایک روایت میں ہی کہ سب طرح کی حیا بہتر ہی تحقیق جو کچھ کہ پایا لوگوں نے اسکے

النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ ۴۲۹ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ

انبیاء کے کلام سے یہ ہی کہ جب حیا کرے تو پس کر جو چاہ ۴۲۹ پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی

وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ ۴۳۰ إِنَّ

اور گناہ سے پس فرمایا نیک خلق نیکی ہی اور گناہ وہ چیز ہی کہ کھٹکے دل میں تیرے ۴۳۰ اور ناخوش جانے تو یہ کہ مطلع ہوویں اوپر اسکے لوگ تحقیق

مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا ۴۳۱ مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

تم محبوب تر مجھ کو طور پر اچھا تم میں کا ہی اخلاق میں جسکو نصیب ہوئی نرمی وہ پایا وہ نصیبہ بھلائی دنیا اور آخرت کا

وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۴۳۲ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ

اور جو کوئی بے نصیب ہوا نرمی سے محروم رہا نصیبے بھلائی دنیا اور آخرت کے حیا شاخ ہے ایمان کی اور ایمان جنت میں ہے

وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ ۴۳۳ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ ۴۳۴ اِنَّ اَثْقَلَ شَيْءٍ

اور بدزبانی شاخ ہے برائی کی اور برائی کا گھر میں ہیں نہیں داخل ہونگے بہشت میں سخت دل اور نہ متکبر بہت بھاری چیز کہ

يُوْضَعُ فِي مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ ۴۳۵ اِنَّ الْمُؤْمِنَ

رکھی جائیگی میزان مومن میں دن قیامت کے خلق نیک ہی اور تحقیق اللہ دشمن رکھتا ہی بدزبان بیہودہ کو تحقیق مومن

لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ صَائِمِ النَّهَارِ ۴۳۶ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَيْثُ كُنْتُمْ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ

البتہ پاتا ہی بسبب نیک خلق ہونے کے درجہ رات کے نماز گزار کا اور دن کے روزہ دار کا ڈرا اللہ سے جہاں ہو تم ڈر اور پیچھے برائی کے

الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ ۴۳۷ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ عَلٰى

بھلائی کہ مٹا دیگی بھلائی برائیکو اور معاملہ کر لوگوں سے ساتھ خلق نیک کے کیا خبر دوں میں تمکو سوا اوس کے کہ حرام ہوگا آگ پر اور پایا ہوگا اوس کے حرام ہے آگ پر

كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ ۴۳۸ اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ ۴۳۹ اَلْمُؤْمِنُ هَيِّنٌ لَيِّنٌ كَالْجَمَلِ

ہر ذلیل نرم قریب نرم خو کے مومن غریب کہا جاتا ہی نرمی سے اور فاجر فریب دینے والا علانیہ کہا جاتا ہی موذی کمینہ مانند

الْاٰنِفِ اِنْ قِيْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اِسْتَنَاخَ ۴۴۰ اَلْمُسْلِمُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى

اونٹ کے اگر کہینچا جاتا ہی تو چلدی کرتا ہی اور اگر بٹھایا جاتا ہی پتھر پر بیٹھ جاتا ہی فرمانبردار مسلمان کہ ملا جاتا ہی لوگوں میں اور صبر کرتا ہی اوپر

اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ ۴۴۱ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُمْضِيَهُ

اوسکی ایذا پر افضل ہی ثواب میں اوس سے کہ نہیں ملا جاتا ہی اوسیں اور نہیں صبر کرتا اوپر ایذا اوسکی کے جو شخص کہ روکتا ہی غصہ کو اوسنے قادر ہوا کہ

دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ ۴۴۲ اِنَّ الْحَيَاءَ وَالْاِيْمَانَ قُرِنَا

بلاوے اوسکو اللہ تعالیٰ روبرو خلائق کے دن قیامت کے یہاں تک کہ اختیار کرے اوسکو جس حور چاہے کہ جاہے تحقیق حیا اور ایمان ملے ہوئے ہیں

جَمِيْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ ۴۴۳ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ

دونوں پس جب اٹھایا جاتا ہی ایک اوسیں کا اوٹھایا جاتا ہی دوسرا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہتے تھے بیشہ یا اللہ جس طرح تو نے اچھی کی میری

فَحَسِّنْ خُلُقِيْ ۴۴۴ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا ۴۴۵ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ قَضَاءً وَاَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا ۴۴۶

پس اچھا کر خلق میرا کہا نہ خبر دوں میں تمکو تمہارے اچھوں کی کہا صحابہ نے ہاں فرمایا پیغمبر نے بہتر تم میں کے اچھے ہیں اور اچھے خلق والے تمہارے

اِنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَجَعَلَ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ

تحقیق ایک شخص برا کہتا تھا ابوبکر کو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب بہت برا کہا اوسنے بعض ابوبکر

فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهُ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَانَ يَشْتِمُنِي وَأَنْتَ جَالِسٌ
پس غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اٹھ کھڑے ہوئے پس پیچھے ان کے ہو لیے ابوبکر اور کہا ہے رسول خدا کیا تھا وہ مجھ کو اور آپ بیٹھے تھے

فَلَمَّا رَدَدْتُ بَعْضَ قَوْلِهِ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ
پس جب جواب دیا میں نے اور کچھ بعض اس کی بات کا تب غصے ہوئے اور کھڑے ہو گئے آپ فرمایا تھا تیرے ساتھ ایک فرشتہ کہ جواب دیتا تھا اس کو پس جب جواب دیا تو نے اوپر

وَقَعَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِي عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا
آیا شیطان پس فرمایا آپ نے اے ابوبکر تین چیزیں ہیں کہ وہ سب ہیں سچی نہیں بندہ کہ ظلم کیے اوپر کسی کے پس عفو کرے وہ اوپر اسکے واسطے اللہ عزوجل کے مگر

أَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهُ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيدُ بِهَا صِلَةً إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ
اللہ اس کی مدد کو اور نہیں کھولتا کوئی شخص دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہے ساتھ اسکے سلوک کرنا قریب کرنے کو مگر زیادہ کرتا ہے اللہ اس سبب سے اس کے مال کو اور نہیں کھولتا کوئی شخص دروازہ

مَسْأَلَةٍ يُرِيدُ بِهَا كَثْرَةً إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً ۴۴۶ يُرِيدُ اللّٰهُ أَهْلَ بَيْتٍ رِفْقًا إِلَّا نَفَعَهُمْ وَلَا يُرِيدُ بِهِمْ
سوال کا کہ چاہتا ہے ساتھ اسکے کثرت مال کی مگر زیادہ کرتا ہے اللہ سبب اسکے کمی مال کی نہیں چاہتا اللہ ساتھ ایک گھر والوں کے نرمی کو مگر کرتا ہے نفع دینے والی نرمی کو اور نہیں چاہتا ساتھ

الْأَعْسَرَ ۴۴۷ بَابُ غَضَبٍ وَتَكَبُّرٍ ۴۴۷ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ
سختی کے مگر چاہتا ہے ساتھ ان کے آسانی کو باب غصہ اور تکبر کا تحقیق ایک شخص نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نصیحت کر مجھ کو فرمایا

لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ ۴۴۸ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ
غصہ مت کیا کر پس یہی عرض کی اوسنے کئی بار فرمایا ہر بار غصہ ہوا کر فرمایا نہیں قوی ہی پہلوان سوا اسکے نہیں کہ قوی ہے تھام لیتا ہے اپنے کو اس پر

نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ ۴۴۹ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ
غصے کے وقت غصے کے کیا خبر دوں میں تم کو اہل جنت کی ہر ضعیف حقیر ہے کہ وہ ہر ضعیف حقیری قسم کھا بیٹھے اللہ پر تو البتہ پورا کرے اللہ اوسکی قسم کو کیا خبر دوں تم کو

بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ ۴۵۰ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ
ساتھ دوزخ کے کہ وہ ہر جھگڑالو اتراتا اکڑتا ہے نہیں داخل ہوگا بہشت میں وہ شخص کہ ہو اوسکے دل میں برابر ذرے کے تکبر پس کہا ایک شخص نے

الرَّجُلُ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ
کہ آدمی دوست رکھتا ہے کہ ہو پوشاک اوسکی اچھی اور جوتی اوسکی اچھی فرمایا تحقیق اللہ زیبا ہے زیبائی دوست رکھتا ہے زیبائی تکبر ہلکا کرنا حق کا اور

النَّاسِ ۴۵۱ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
لوگوں کا تین شخص ہیں کہ نہیں کلام کرے گا ان سے اللہ قیامت کو اور نہ تعریف کرے گا اوسکی اور ایک روایت میں ہے اور نہ دیکھے گا طرف اوسکی اور ان کے لیے ہے

شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ ۴۵۲ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي
بوڑھا زنا کار اور بادشاہ جھوٹا اور فقیر متکبر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بزرگی ذاتی اور بڑائی ہے ازار میری پس

فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَدْخَلْتُهُ النَّارَ ۴۵۳ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ
پس جو جھگڑے میرے ایک ان میں سے داخل کروں گا اوسکو آگ میں آدمی دور کیا جاتا ہے نفس سے یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے متکبروں میں

عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ وَرَأَيْتَ
بری باتوں سے بیان تک کہ جب دیکھے تو بخل اطاعت کیا گیا اور خواہش نفسانی خاطر رکھی گئی اور دنیا اختیار کی گئی اور مغرور ہوا ہر صاحب عقل اپنی رائے پر اور دیکھے
أَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ أَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ وَرَاءَكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِيهِنَّ قَبَضَ
ایسا کام کہ تجھ کو ناچار ہے جس سے تو اپنے نفس کو لازم کر اور چھوڑ عوام کا پاس کیونکہ تمہارے آگے دن صبر کے ہیں پس جو کوئی صبر کرے ان دنوں میں پکڑ کرے گا
عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالَ
انگارہ دوزخ کے عمل کرنے والے کے واسطے اجر ہے پچاس کا جو عمل کرتے ہیں مانند عمل اس کے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اجر پچاس کا ہم میں سے فرمایا
أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالَ فَأَمَّا نَبِيُّنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُونُ
اجر پچاس کا تم میں سے فرمایا اور سہل نے کہا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ کہا ہم سے کہ بعد عصر کے بیچ ہمارے کوئی چیز کہ ہو کہ
إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ
قائم ہونے قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اوسکو اور کہا اوسکو جسنے کہ یاد رکھا اور بھلا اوسکو کہ بھولا اور فرمایا اور جسنے کہ کہا کہ بیشک دنیا شیریں سبز ہے
وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَذَكَرَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً
اور بیشک اللہ خلیفہ کرنیوالا ہے تمکو اوسمیں نگاہ کرتا ہے کہ کیونکر عمل کرتے ہو تم آگاہ ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے اور ذکر کیا کہ بیشک ہر دغاباز کے
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرِهِ فِي الدُّنْيَا وَلَا غَادِرَ أَكْبَرُ مِنْ غَدْرِ أَمِيرِ الْعَامَّةِ يُغْرَزُ لِوَاؤُهُ عِنْدَ اسْتِهِ قَالَ
واسطے نشان عہد شکنی کے قیامت کے دن بقدر اوسکی دغا کے دنیا میں اور نہیں کوئی دغاباز بڑا سردار لوگوں کی دغا سے اور گاڑا جاویگا جھنڈا اوسکا نزدیک سرین کے اوسکے
وَلَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ مَهَابَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ وَفِي رِوَايَةٍ إِنْ رَأَى مُنْكَرًا أَنْ يُغَيِّرَهُ
اور نہ منع کرے تم میں سے کسی کو ہیبت لوگوں کی کہنے سے حق کے جب جانے اوسکو اور ایک روایت میں ہے کہ اگر دیکھے خلاف شرع بات کہ بدلا ڈالے اوسکو
فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ وَقَالَ قَدْ رَأَيْنَا وَمَنَعَنَا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ نَتَكَلَّمَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ حَيًّا وَمَيِّتًا
پس رویا ابوسعید اور کہا ہم نے دیکھا اور منع کیا ہم کو ہیبت لوگوں کی اسکے کلام کرنے سے پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار رہو کہ جسنے
عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَمِنْهُمْ مَنْ وُلِدَ مُؤْمِنًا وَيَحْيَا مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ وُلِدَ كَافِرًا
اوپر مراتب مختلف کے پس بعضے اون میں سے وہ ہیں کہ پیدا ہوئے ایمان پر اور جیتے رہے ایمان پر اور مرے ایمان پر اور بعضے اون میں سے وہ ہیں کہ پیدا ہوئے کافر
وَيَحْيَا كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ وُلِدَ مُؤْمِنًا وَيَحْيَا مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ وُلِدَ
اور جیتے رہے کافر اور مرے کافر اور بعضے اون میں سے وہ ہیں کہ پیدا ہوئے ایمان پر اور جیتے رہے ایمان پر اور مرے کافر اور بعضے اون میں سے وہ ہیں کہ پیدا ہوئے
كَافِرًا وَيَحْيَا كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا قَالَ وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعًا الْفَيْءَ
کافر اور جیتے رہے کافر اور مرے ایمان پر فرمایا اور ذکر کیا غصہ کا پس بعضے اون میں سے وہ ہیں کہ جلد غصہ ہوتے ہیں اور جلد اوتر آتے ہیں
فَهٰذِهِ بِهٰذِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءًا الْفَيْءَ فَهٰذِهِ بِهٰذِهِ خَيْرُكُمْ
پس یہ وہ اور وہ یہ اور بعضے اون میں سے وہ ہیں کہ دیر غصہ ہوتے ہیں اور دیر اوترتے ہیں پس یہ وہ اور وہ یہ بہتر تم

مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ وَشَرُّكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ قَالَ لَقُولُ الْغَضَبِ
رہیں کہ میرے دل پر کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے میرا دل سخت ہو اور تم میں کے وہ ہیں کہ جو دیر غصہ میں آئے اور جلدی سے ٹھنڈا ہو جائے
فَإِنَّهُ يُحْمَلُ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ الْأَمْرُ فَيَنْشَرِحُ لَهُ وَدَاجِهُ وَحُمْرُ عَيْنَيْهِ فَمَنْ أَحَسَّ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ
پس تحقیق وہ ایک امر ہے کہ جو دل پر کبھی آتا ہے کہ جس سے رگیں اور آنکھ کے ڈورے سرخی لہو کی ہو جاتی ہیں سو جو کوئی اپنے میں کچھ ایسی بات دیکھے
فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْأَرْضِ قَالَ وَذَكَرُوا الَّذِينَ قَالَ مُتَكَلِّمٌ مِنْهُمْ كَانَ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَإِذَا كَانَ لَهُ الْخَيْرُ
پس لیٹ جاوے کروٹ سے اور چھاتی سے ساتھ زمین کے لگ جاوے اور ذکر کیا اصحاب نے ذکر کیا اس کا جو بعض ہم میں سے کہ وہ شخص کہ جو بھلائی طرح ادا کرنے والا ہے
فِي الطَّلَبِ فَاجْعَلُوا بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَيِّئَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَاجْعَلُوا
مگر جب ہم اپنے اور ان جملہ لوگوں کی مثال دی دو جیسے اور بعض ہم میں سے وہ ہیں کہ جو بھلائی بری طرح ادا کرنے والا اور اگر بھلائی مانگنے میں کچھ بھلائی سے کام لیوے
بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ كَانَ يَكُونُ عَلَيْهِ لِلنَّاسِ أَحْسَنَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ كَيْ شَرُّكُمْ
عمدہ ہیں کہ جب بھلائی دینی ہو کسی کا قرض بھی بری طرح ادا کرتے ہیں اور اگر خود اگلا کسی پر سختی کرے ہیں تو بھی نیکی سے پیش آتے ہیں بیان تک کہ ہمارا فیصلہ اور
مَنْ كَانَ عَلَيْهِ لِلنَّاسِ أَسَاءَ الْقَضَاءَ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَحْسَنَ فِي الطَّلَبِ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلَى
رہیں کہ جب بھلائی دینی ہو کسی کا قرض بری طرح ادا کرتے ہیں اور اگر خود اگلا کسی پر سختی کرے ہیں تو بھی نیکی سے پیش آتے ہیں بیان تک کہ ہمارا فیصلہ اور
رُؤُسِ النَّخْلِ وَأَطْرَافِ الْحِيطَانِ فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ
بھنک کھجور وں کے اور منڈیروں کے فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ سو تحقیق نہیں باقی رہا زمانہ دنیا سے نسبت اس زمانے کے کہ گذرا اس کے جیسا کہ باقی ہے آج
هَذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ ۴۸۶ لَيَقْطَعَنَّ النَّاسُ حَتَّى يُعَذِّبَ أَمِنَ أَنْفُسِهِمْ ۴۸۷ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ
نسبت اس وقت کے کہ گذرا اس سے مگر نہیں بیان ہوا جو کچھ کہ لوگ بیان تک کہ عذاب دے جس کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ نہیں عذاب کرتا ہی اکثر کو سبب عمل
الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوهُ فَلَا يُنْكِرُوا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَذَّبَ
بعضوں کے یہاں تک کہ دیکھیں اکثر انہیں خلاف شرع اور یہ قادر ہوں کہ بدلا دیوے اور جب ایسا کریں تب عذاب کرتا ہے
اللَّهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ ۴۸۸ كَمَا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ
اللہ عام اور خاص کو۔ جیسے پڑے بنی اسرائیل کناہوں میں منع کیا ان کو عالموں نے پس منع نہ ہوئے وہ پس بیٹھنے لگے عالموں نے ان کی
فِي مَجَالِسِهِمْ وَآكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ
مجلسوں اور کھانے میں اور شریک ہوئے ساتھ ان کے کھانے اور پینے میں پس مارا اللہ نے دلوں بعض کے ساتھ بعض کے سبب لعنت کی اللہ نے ان پر زبان داؤد
مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَ
مریم کے یہ سبب اس کے کہ نافرمانی کی انہوں نے اور حد سے تجاوز کرتے تھے کہا ابن مسعود نے پس اٹھ بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تھے پہلے تکیہ لگائے ہوئے
الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطِرُوهُمْ أَطْرًا ۴۸۹ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رِجَالًا مِنْ أُمَّتِي هُمْ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنْ
اور قسم کھائی کہ جان میری ہاتھ میں اس کے کہ نہ منع کرو تم اوگوں کو یہاں تک کہ منع کرو تم ان کو منع کرنا دیکھا میں نے شب معراج میں اپنے امتیوں کو کہ کاٹے جاتے ہیں ہونٹ ان کے ساتھ قینچیوں کے

نا رفلت من هولاء یا جبرئیل قال هولاء خطباء من امتک یامرون الناس بالبر وینسون انفسهم ۴۹۰
کہا میں نے کون ہیں یہ اے جبرئیل کہا یہ واعظ ہیں تیرا میں امت کے کہ حکم کرتے ہیں لوگوں کو ساتھ نیکی کے اور بھولتے ہیں اپنوں کو
اثر الملائکۃ من السماء خبزا ولحما وامروان لا یجعوا او کا یدخروا لغد فخالفوا وادخروا وعوقبوا بالدود
اتارا کیا خوان فرشتوں آسمان سے روٹیوں کا اور گوشت کا اور حکم کیے گئے وہ یہ کہ نہ بچا رکھیں اور نہ ذخیرہ کریں کل کے لیے پس مخالفت کی انہوں نے اور ذخیرہ کیا
فنسخوا قردۃ وخنازیر ۴۹۱ انہ تصیب امتی فی اخر الزمان من سلطانهم شدائد لا یجدون منه ملجا
پس ہو گئے بندر اور سور تحقیق پہنچیں گی امت میرے کو اخیر زمانے میں بادشاہ اور ان کے سے ملا تیں سخت کہ نہیں پاتے بچاؤ کی راہ ان سے
رجل عرف دین الله فجاهد علیه بلسانه وبیده وقلبه فذلک الذی سبقت له السوابق ورجل
دبخص کہ پہچانا دین اللہ کا پس جہاد کیا اوپر ساتھ زبان اپنی اور ہاتھ کے اور دل اپنے کے پس وہ ہی کہ پہلے ہے طلب ہوئی اس کے ساتھ اور ایک
عرف دین الله فصدق به ورجل عرف دین الله فسکت علیه فان رای من یعمل الخیر احبه علی
کہ پہچانا دین اللہ کا پس تصدیق کی اس کی وف اور ایک شخص کہ پہچانا دین اللہ کا پس سکوت کیا اوپر وہ نہ دیکھتا ہی اس شخص کو کہ کرتا ہی عمل نیک اور دوست رکھتا ہی اس کو
وان رای من یعمل بباطل بغضه علیه فذلک منجو اعلی ابطا بکلیه ۴۹۲ وحمل الله عزوجل الخراج
اور اگر دیکھتا ہی وہ کسی کو کہ کرتا ہی عمل بد دشمن رکھتا ہی اس کو اوپر اس کے پس یہ نجات پانے والا ہے اوپر چھ حصے کے سب سے اور حمل کی اللہ عزوجل نے طرف جبرئیل
علیه السلام ان اقلب مدینة کذا وکذا باهلها فقال یارب ان فیهم عبدک فلانا لم یعصک طرفة
علیہ السلام یہ کہ اولٹ دے شہر ہے اور اسے کے رہنے والوں کے پس کہا جبرئیل نے اے رب تحقیق اس میں فلانا بندہ تیرا ہی نہیں نافرمانی کی تیری آنکھ کی
عین قال فقال قلبها علیه وعلیهم فان وجهه لم یتمعر فی ساعة قط ۴۹۳ والذی نفس محمد بیده ان
کہا حضرت نے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولٹ دے اوپر اس اور اوپر ان کے پس تحقیق نہ متغیر ہوا میرے واسطے کسی وقت تمہ کی ذرا دیر بھی کی قسم ہے اس کی کہ میری جان ہاتھ میں اس کے
المعروف والمنکر خلیقتان مصطنعان للناس یوم القیمة فاما المعروف فیشیر صاحبه ویوعدهم والمحرج و
نیکی اور برائی دو خلقت ہیں مصنوع لوگوں کے واسطے قیامت کے دن قیامت کے پس رہا نیکی پس وہ اشارہ کرے گا صاحب اس کا اور وعدہ کرے گا ان کو اور محرج
اما المنکر فیقول الیکم الیکم وما یستطیعون له الا لزوما

باب حدیثوں متفرقات کا

ہے یہ باب خلاف شرع پس نہیں دور سے اور نہ جو طاقت نہیں کسی کو اس کے اور محرج ہے کہ کی ذرا ہے

مشکوۃ اور جامع صغیر سے

۴۹۴ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بنی الاسلام علی
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنا کیا اسلام
خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلوة وایتاء الزکوة والحج و
پانچ چیزوں پر اوپر کہ ای دینے کے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد تحقیق بندہ اس کا اور رسول اس کے اور اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور حج کے
صوم رمضان ۴۹۵ قال امنت بالله ثم استقم ۴۹۶ یا معشر النساء تصدقن فانی رایتکن اکثر اهل
روزہ رکھنے رمضان کے کہا ایمان لایا میں اللہ پر پھر سیدھا رہ اے گروہ عورتوں کے تصدق کرو پس تحقیق میں نے دیکھا تم کو اکثر دوزخیوں

فقلن وما رأينا من ناقصات عقل ودين أذهب
بلکہ کیا وہ ہمیں کس سبب سے یا رسول اللہ فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور ناشکری کرتی ہو خاوند کی نہیں دیکھا میں نے ناقصات عقل اور دین سے کسی کو تجربہ والے مرد کا
الرجل الحازم من إحداكن قلن وما نقصان ديننا وعقلنا يا رسول الله قال أليس شهادة
آدمی دانا کی برابر ایک تمہارے کے کہا اور ہو سکے اور کیا ہی نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہمارے کا یا رسول اللہ کے فرمایا کیا نہیں ہی گواہی عورت کی مانند
نصف شهادة الرجل قلن بلى قال فذلك من نقصان عقلها أليس إذا حاضت لم تصل ولم تصم
آدھی گواہی مرد کے کہا اور ہو سکے ہاں فرمایا ہیں پس سبب نقصان عقل اور سمجھ کے ہی فرمایا کیا نہیں ہی کہ جب حائض ہوتی ہی تو نماز نہیں پڑھتی اور
قلن بلى قال فذلك من نقصان دينها ۲۹۷ قال قلت يا رسول الله أخبرني بعمل يدخلني الجنة ويباعدني
کہا ہاں فرمایا پس یہ سبب نقصان دین اور کمی کے ہی کہا معاذ نے کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجھ کو عمل کہ جو داخل کرے مجھ کو جنت میں اور دور کرے مجھ کو
من النار قال لقد سألت عن عظيم وإنه ليسير على من يسره الله تعالى عليه تعبد الله ولا تشرك به
دوزخ سے فرمایا حضرت نے کہ البتہ تحقیق تو نے سوال کیا بڑے کام اور تحقیق وہ البتہ آسان ہی ہے اوپر اس کے کہ آسان کرے اوپر اللہ تعالیٰ کے اوپر اس کے یہ ہی کہ عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کی اور نہ شریک کرے ساتھ
شيئا وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ثم قال ألا أدلك على أبواب الخير
کسی کو اور قائم کرے نماز کو اور دے تو زکوٰۃ اور روزے رکھے تو رمضان کے اور حج کرے تو گھر کے پھر فرمایا کہ کیا بتاؤں میں تجھ کو دروازے بھلائی کے
الصوم جنة والصدقة تطفئ الخطيئة كما يطفئ الماء النار وصلاة الرجل في جوف الليل ثم تلا
روزہ یہ ہے کہ روزہ سپر ہے یعنی آگ سے اور صدقہ دور کرتا ہے گناہوں کو جیسے کہ بجھاتا ہے پانی آگ کو اور نماز آدمی کی درمیان رات میں پھر پڑھی آپ نے
جنوبهم عن المضاجع حتى بلغ يعملون ثم قال ألا أدلك برأس الأمر وعموده وذروة سنامه قلت بلى
پہلو اور کے خوابگاہوں سے یہاں تک کہ پہنچے یعملون تک پھر فرمایا کیا نہ بتاؤں میں تجھ کو سردار دین کا اور ستون اس کا اور چوٹی کوہان اس کی کہا ہاں
يا رسول الله قال رأس الأمر الإسلام وعموده الصلوة وذروة سنامه الجهاد ثم قال ألا أخبرك
یا رسول اللہ فرمایا سردار دین کا کلمہ شہادت ہے اور ستون اس کا نماز ہے اور چوٹی کوہان اس کی جہاد ہے پھر فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تجھ کو
بملاك ذلك كله قلت بلى يا نبي الله فأخذ بلسانه وقال كف عليك هذا فقلت يا نبي الله وإنا
اس سب کی جڑ کی کہا ہاں ہے نبی اللہ کے پس پکڑی زبان اپنی اور فرمایا کہ بند کر اپنے پر اس کو پس کہا میں نے نبی اللہ کے اور تحقیق ہم
لمؤاخذون بما نتكلم به قال ثكلتك أمك يا معاذ وهل يكب الناس في النار على وجوههم
البتہ پکڑے جاویں گے ساتھ اس چیز کے کہ کلام کرتے ہیں ہم ساتھ اس کے فرمایا گم کرے تجھ کو ماں تیری اے معاذ اور نہیں اوندھے کرتا لوگوں کو کہ آگ میں مگر کاٹی ہوئی زبانوں کے
أو على مناخرهم إلا حصائد ألسنتهم ۲۹۸ قال وصاني رسول الله صلى الله عليه وسلم بعشر
یا فرمایا ناک کے اوپر اس کے مگر یہ زبانوں کی کاٹی ہوئی کی کہا معاذ نے کہ وصیت کی مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دس
كلمات قال لن تشرك بالله شيئا وإن قتلت وحرقت ولا تعقن والديك وإن أمراك أن تخرج
باتوں کے فرمایا کہ نہ شریک کر ساتھ اللہ کے کچھ اور اگرچہ مارا جائے تو اور جلایا جائے تو اور نہ نافرمانی کر باپ اپنے کی اور اگر حکم کرے تجھ کو یہ کہ نکل

مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ

اہل اپنے سے اور مال اپنے سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض قصداً پس تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض قصداً پس تحقیق بری ہوا اوس سے عہد اللہ

حَرْفًا اِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَّاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ

شراب پس تحقیق وہ سر ہر ایک ناہی اور بچا ہی نہیں بچانا پس تحقیق بسبب کیا ہے کے اور تباہی غضب اللہ کا اور بچا ہی نہیں بھاگنے لڑائی کفار سے اگرچہ

النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَصَاكَ

لوگ ف اور جب پہنچے لوگوں کو موت یعنی وبا یا قحط اور تو اوس میں ہو پس ثابت رہ اور خرچ کر اوپر اولاد اپنی کے مال اپنا اور رسا نہ اوٹھا اپنی

اَدَبًا وَاَخِفْهُمْ فِى اللّٰهِ ٩٩ كُلُّ اُمَّتِىْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِىْ دَخَلَ الْجَنَّةَ

ادب کے لیے ف اور ڈرا دے کو تو ہیچ نافرمانی اللہ کے تمام امت میری داخل ہوگی بہشت میں مگر جسنے انکار کیا کہا لوگوں نے اور کون انکار کرتا ہے یا

وَمَنْ عَصَانِىْ فَقَدْ اَبٰى ١٠٠ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ ١٠١ يَا بُنَىَّ اِنْ قَدَرْتَ

اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق انکار کیا نہیں پورا مومن ہوتا ایک تم میں کا یہاں تک کہ ہووے خواہش نفس اوس کے تابع اوس کے کہ لایا ہوں میں شریعت کی فرمایا میں

اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِىَ وَلَيْسَ فِىْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَىَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِىْ وَمَنْ رَغِبَ فِىْ سُنَّتِىْ

یہ کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اور نہ حال اوس کے دل میں کسی کی طرف سے پس کر پھر فرمایا اے بیٹے میرے اور یہ بھی سنت میری ہے پس جو کوئی رغبت کرے ساتھ

سُنَّتِىْ فَقَدْ اَحَبَّنِىْ وَمَنْ اَحَبَّنِىْ كَانَ مَعِىَ فِى الْجَنَّةِ ١٠٢ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِىْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِىْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ ١٠٣ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ

سنت میری پس تحقیق دوست رکھا مجھکو اور جسنے دوست رکھا مجھکو ہوگا ساتھ میرے جنت میں جسنے تمسک کیا ساتھ سنت میری کے وقت فساد امت میری کے پس

سو شہیدوں کا ثواب ہے جب آدمی منقطع ہوتا ہے اوس سے ثواب عمل اوسکے کا مگر تین چیزوں سے ثواب باقی رہتا ہے صدقہ جاری سے یا

يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ ١٠٤ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ

کہ نفع اوٹھاتے ہیں لوگ اوس سے ف یا اولاد نیک دعا کرے اوسکے لیے ف جو کوئی چلتا ہے ایک راہ کی طلب کرتا ہے اوس میں علم کو چلا دیا اللہ اوسکو ایک راہ

الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ

بہشت سے اور تحقیق فرشتے البتہ بچھاتے ہیں پر اپنے واسطے رضامندی طالب علم کے ف اور تحقیق طالب علم البتہ بخشش مانگتے ہیں اوسکے لیے جو آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِىْ جَوْفِ الْمَآءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ

زمین میں ہیں ف اور مچھلیاں دریاؤں میں پانی کے اور تحقیق فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت چودھویں رات کے چاند کی تمام

الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ

ستاروں پر ف اور تحقیق علما وارث انبیا کے ہیں اور تحقیق نہیں چھوڑتے ہیں دوستے میں چھوڑی ہیں دینار اور نہ درہم اور میراث کے چھوڑا ہے کچھ نہیں مگر علم

فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ ١٠٥ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ

علم اللہ جسنے لیا علم کا حصہ وافر کیا نہ بتاؤں میں تمکو وہ چیز کہ مٹاوے اللہ بسبب اوسکے کے گناہ اور بلند کرے بسبب اوسکے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَاِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ
اے نبی کے یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا وقت مشقت کے یعنی سردیں اور بیماری میں اور کثرت قدم کی طرف مسجد کے اور انتظار نماز کا بعد نماز کے
فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ٥٠٥ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِيْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا
پس یہی ہے رباط فضل ہے نماز کہ مسواک کیجاتی ہے اوسکے لیے ستر حصے اوس نماز پر کہ نہیں مسواک کیجاتی اوس کے لیے
٥٠٦ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ
نمازیں پانچ اور جمعہ جمعے دوسرے تک اور رمضان دوسرے رمضان تک کفارہ ہیں جو کچھ کہ درمیان ان کے ہو جب پرہیز کیا جاوے
الْكَبَائِرُ ٥٠٧ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا
گناہوں سے وقت ہو ہم نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سا عمل بہت پیارا ہے طرف اللہ تعالیٰ کے فرمایا وہ نماز ہے اول وقت پر
قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ٥٠٨ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ
کہا میں نے پھر کونسا فرمایا سلوک کرنا ماں باپ سے کہا میں نے پھر کونسا فرمایا جہاد اللہ کی راہ میں حکم کرو اولاد کو اپنی نماز کے ساتھ
وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ ٥٠٩ اَلْعَهْدُ الَّذِيْ
اوس حال میں کہ وہ سات برس کے ہوں اور مارو انکو نماز پر اور وہ دس برس کے ہوں اور فرق کرو درمیان اوانکے خوابگاہ میں عہد جو
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ ٥١٠ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
درمیان ہمارے اور درمیان انکے نماز ہے پس جس نے چھوڑی پس تحقیق کفر کیا جو کوئی نگہبانی کرے نماز پر ہوگی اوس کے لیے نور اور دلیل اور نجات روز قیامت کے
وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ
جو نہ نگہبانی کرے اوسپر تو ہو گی اوس کے لیے نور اور نہ دلیل اور نہ نجات اور ہوگا وہ دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور
اُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ ٥١١ يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا اَلصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ
ابی بن خلف کے اے علی تین چیزیں ہیں نہ دیر کر اوانمیں نماز جب وقت آوے اور جنازہ جب حاضر ہو اور عورت بے خاوند جب پاوی تو
لَهَا كُفْوًا ٥١٢ اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ ٥١٣ اَحَبُّ الْبِلَادِ
اوسکے لیے ہم قوم وقت اول وقت نماز کا سبب خوشنودی اللہ تعالیٰ کا ہی اور وقت آخر سبب عفو خدا کا ہی بہت محبوب مکان شہروں میں
اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا ٥١٤ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ
طرف اسکے مسجدیں اوسکی ہیں اور بری جگہ شہروں کی طرف اسکے بازار اوسکی ہیں سات آدمی ہیں کہ سایہ میں رکھیگا اوسکو اللہ سایہ رحمت کے دن جس دن نہ ہوگا
اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ
بادشاہ عادل اور جوان کہ ہوش سنبھالا بیچ عبادت اللہ کے اور وہ شخص دل اسکا لگا رہتا ہے مسجد سے جب نکلتا ہے اوس سے یہاں تک کہ پھر آوے
وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ
اور دو آدمی کہ محبت رکھتے ہیں ملے اسکی راہ میں جمع ہوئے اوسی پر اور جدا ہوئے اوسی پر اور شخص کہ یاد کیا اللہ کو اکیلے میں جاری ہوئیں آنکھیں اوسکی اور

يُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ ۝ ۲۰۰ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُتَكَبِّرُونَ فِي صُوَرِ الذَّرِّ لِلْعِبْرَةِ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ بِعِظَامِهِمْ وَهُمْ لَا يُحِسُّونَ

پس بھی ہی اور مکروہ چیز کہ بڑی ذکر فلاں ارشاد کے ساتھ کہ بڑے متکبر اور ذلیل ہونگے اور صورتیں ان کی صورت چیونٹیوں کی بقاعدہ علامہ وہی ہیں

يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ لِيُسْعَرَ عَلَيْهِمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ الْعَرَقُ

اسکے جانب کی طرف مدینہ کے گرد دوزخ میں ہی نام ہی اور دکھا دیں غالب ہر نکلی اور ہر آگ کو کہ ہی پلائے جائیں گے عصارے ہی سینکڑوں فی

۲۰۰ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ

بعض عمدہ سلطان ہی اور بعض سلطان بیدار کیا ہی اور سوا اسکے نہیں کہ وہ جہانی ہی کہ ساتھ پانی

أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ ۝ ۲۰۰ إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ

ایک نہ ہو پس چاہیے کہ وضو کرے جب غصہ ہو تو ایک نہ ہو کہ اور وہ کہ اور ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے پس اگر جاتا رہے غصہ تو مجھ سے اور نہیں

بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ

برا بندہ ہی وہ بندہ کہ بڑا ہوا اور فخر کیا اور بھول گیا کبیر متعال کو بیشک اللہ کو برا بندہ ہی وہ بندہ کہ فخر کیا اور کرس پر اور بھول گیا

وَالْبِلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَى وَطَغَى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَأَ

برا بندہ وہ بندہ کہ بھولا اور سہو میں پڑا اور بھول گیا قبروں اور پرانے ہونے کی جگہ کو برا بندہ ہی وہ بندہ کہ سرکش ہوا اور حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا

وَالْمُنْتَهَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّينِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ

برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کرتا ہی دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ قریب بناتا ہی اہل دین کو ساتھ شبہات کے فا

عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ ۝ ۲۰۰ مَا عَالَ مُقْتَصِدٌ قَطُّ

اہل بندگی درآنحالیکہ برا بندہی وہ بندہ کہ ہو ہوس میں اور بڑا بندہی وہ بندہ کہ ہو رغبت میں عزت بناتا کی ہیں کسی کی

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ ۝ ۲۰۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اللہ عزوجل کہ ہو نہ غصہ کیے کہ پیوے اس کو واسطے ڈھونڈنے رضا اسکے روایت ہی ابن عباس سے

مَا مِنْ عَبْدٍ يَكْظِمُ غَيْظًا إِلَّا أَبْدَلَهُ اللَّهُ مَكَانَهُ مَا يُحِبُّ ۝ ۲۰۰ مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَعْظَمُ أَجْرًا عِنْدَ اللَّهِ

نہیں کوئی بندہ کہ پیوے غصہ کو مگر بدلا دیوے اللہ اسکے بدلے میں وہ کہ دوست رکھے

مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ ۝ ۲۰۰ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكْظِمُ غَيْظًا إِلَّا أَعْقَبَهُ اللَّهُ

نہیں کوئی بندہ کہ پیوے غصہ کو مگر پیچھے دیوے اللہ

عِزًّا فِي دِينِهِ وَرُشْدًا فِي أَمْرِهِ ۝ ۲۰۰ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدِّ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ بَلَى فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ

کہا حضرت عیسیٰ نے اوس جاہل کو کہ دوسرے سے ہے کہ تو تواضع کر واسطے اللہ کے

فَقَالَ هَذَا ۝ ۲۰۰ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ

تواضع کرے اوس کے لیے بلند کرتا ہی اللہ اوسکو پس وہ اپنے دل میں حقیر ہی اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا ہی

فِيْ أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرًا وَفِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرًا حَتّٰى هُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ وَخِنْزِيْرٍ ۴۶۲ قَالَ مُوْسٰى بْنُ عِمْرَانَ

لوگوں کی آنکھوں میں حقیر ہو اور اپنے دل میں بڑا ہو یہاں تک کہ وہ ان کے نزدیک کتے اور سور سے زیادہ ذلیل ہو۔ موسیٰ بن عمران

عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ إِذَا قَدَرَ غَفَرَ ۴۶۳ مَنْ حَرَّرَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ

علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب کون تیرے بندوں میں تیرے نزدیک سب سے زیادہ عزیز ہے۔ فرمایا جو شخص کہ جب قدرت پائے بخش دے۔ جو کوئی اپنی زبان کو روکے اللہ تعالیٰ اس کے عیب

وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَمَنِ اعْتَذَرَ إِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهٗ ۴۶۴ ثَلَاثٌ

اور جو کوئی رد کے غصہ کو بازرکھے کا اللہ اس سے عذاب کو اور جو کوئی عذر کرے عذر اس کے قبول کرتا ہے اللہ عذاروں کا

مُنْجِيَاتٌ وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَا

نجات دینے والی ہیں عذاب سے اور تین چیزیں ہلاک کرنیوالی ہیں آخرت میں اپنی نجات دینے والی چیزیں تقویٰ اللہ کا ہی ظاہر میں اور باطن میں اور سچ بولنا خوشی

وَالسُّخْطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَا وَالْفَقْرِ وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِيَ

اور ناخوشی میں اور میانہ روی تونگری اور محتاجی میں اور آپ کو ہلاک کرنے والی چیزیں خواہش نفسانی پیروی کی گئی ہے اور بخل اطاعت کیا ہوا جس میں آدمی کسی سے نہیں ڈرتا

أَشَدُّهُنَّ ۴۶۵ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۴۶۶ إِنَّ

باب ظلم کا

بہت بری ہی ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم کرنا بہت اندھیروں کا ہوگا دن قیامت کے تحقیق

اللّٰهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتّٰى إِذَا أَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهٗ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ

اللہ تعالیٰ البتہ مہلت دیتا ہے ظالم کو یہاں تک کہ جب پکڑتا ہے اس کو نہیں چھوڑتا پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت اور اسی طرح ہے پکڑنا تیرے رب کا جب پکڑتا ہے بستیوں کو درآنحالیکہ وہ ظالم ہوں بیشک

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا

تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حجر سے گزرے تو فرمایا نہ داخل ہو دروازوں پر لوگوں کے مکانوں میں کہ ظلم کیا انہوں نے اپنے جانوں پر مگر یہ کہ ہو تم

بَاكِيْنَ أَنْ يُصِيْبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهٗ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى أَجَازَ الْوَادِيَ ۴۶۷ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلَمَةٌ

روتے مگر ہوتے تم کو وہ چیز کہ پہنچی ان کو پھر ڈھانپا اپنا سر اور جلدی چلے یہاں تک کہ گذر گئے وادی ثمود سے جس پر کہ وہ کچھ حق

لِأَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ

بھائی اس کے کا آبرو اور کچھ سے یا اور کچھ پس چاہئے اس سے اس کو آج پہلے اس کے کہ نہ ہو کسی دینار اور نہ درہم یعنی قیامت میں اگر ہو اس کے ظالم کے لئے کچھ نیک عمل

أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهٖ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ ۴۶۸ اَلْمُفْلِسُ

لے جاویں گے اس سے بقدر ظلم اس کے کہ اور اگر نہ ہو اس کے لیے نیکیاں تو لیجاویں گی برائیاں جو ڈالے گئے اس پر کسی جانور کے صاحب

مَا الْمُفْلِسُ فَالُوْا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلَاةٍ

کیا معنی ہیں مفلس کے صحابہ کرام نے مفلس ہم میں سے وہ شخص ہے کہ نہ درہم ہو اس کے پاس نہ اسباب پھر فرمایا حضرت نے تحقیق مفلس امت میری کا وہ شخص ہے کہ آوے کل قیامت کے

وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَأْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا

اور روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ اور آوے کسی نے گالی دی ہوگی کسی کو اور تہمت لگائی ہوگی کسی اور کھایا ہوگا مال کسی کا اور کسی کا ہوگا خون بہایا اور مارا ہوگا کسی کو

هذا من حسناته وهذا من حسناته فإن فنيت حسناته قبل أن يقضى ما عليه أخذ من خطاياهم فطرحت
علیہ ثم طرح في النار ۴۷ لتؤدن الحقوق إلى أهلها يوم القيمة حتى يعاذ للشاة الجماء من الشاة القرناء
ظالم پیروی الاحادیث کے حاوی ہے حقوق العباد کے دن قیامت کے بیان تک کہ بدلا لیا جاوے گا بکری سے بکری کے لیے سینگ والے
۴۷ كانوا مسة تقولون لن يحسن الناس إحسانا وإن ظلموا ظلمنا ولكن وطنوا أنفسكم إن أحسن
زجو تم ہم بھی کہو تم کہ اگر نیکی کریں گے لوگ ہمسے نیکی کریں گے ہم اور اگر ظلم کریں گے لوگ ظلم کریں گے ہم ولیکن عادت ڈالو نفسوں کو اپنے کہ اگر بھلائی کریں
الناس أن يحسنوا وإن أساؤا فلا تظلموا ۴۷ أنه كتب إلى عائشة رضي الله عنها أكتبي لي كتابا توصيني فيه
لوگ نیکی کرو تم اور اگر برائی کریں لوگ پس ظلم کرو تحقیق حضرت معاویہ نے لکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہ لکھو مجھ کو ایک خط کہ نصیحت لکھو مجھے اس میں
ولا تكثري علي فكتبت سلام عليك أما بعد فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من التمس
اور مختصر لکھو پس لکھا حضرت عائشہ نے سلام ہو تجھ پر اسے بعد سلام کے پس تحقیق میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص ڈھونڈے
رضا الله بسخط الناس كفاه الله مؤنة الناس ومن التمس رضا الناس بسخط الله وكله الله إلى الناس السلام
خوشی خدا کی ساتھ ناخوشی لوگوں کی کے تو اللہ اور جو کوئی ڈھونڈے خوشی لوگوں کی ساتھ ناخوشی اللہ کی کے نہیں دفع کرے گا اللہ شر لوگوں کی
عليك ۴۷ من منزلة الناس منزلة عند الله يوم القيمة عبد ذهب آخرته بدنيا غيره ۴۷ الدعاوين
تجھ پر یا لوگوں کا رہنے میں نزدیک اللہ کے دن قیامت کے وہ بندہ ہو کہ برباد کی آخرت اپنی سبب دنیا غیر کی ہے ف اعمال نامے

ثلثة دواوين لا يغفر الله الإشراك بالله يقول الله عز وجل إن الله لا يغفر أن يشرك به ويغفر ما دون ذلك
میں بیشک اللہ نہ بخشے گا اللہ جو کہ اوس میں ہو شرک کرنا ہی ساتھ اللہ کے دوسرا ہی اللہ عزوجل کہ نہیں اللہ نہیں بخشتا ہی کہ شرک کیا جاوے ساتھ اللہ کے
لا يترك الله ظلم العباد فيما بينهم حتى يقتص بعضهم من بعض ديوان لا يعبأ الله به ظلم العباد فيما
کو نہیں چھوڑتا اللہ ظلم بندوں کا ہی اس میں بیشک کہ اللہ کا بدلہ لینا ہی سے اور غیر اعمال نامہ ہی کہ نہیں پرواہ کرتا اللہ ساتھ اس کے ظلم بندوں کا ہی
بينهم وبين الله فذاك إلى الله إن شاء عذبه وإن شاء تجاوز عنه ۴۷ إياك ودعوة المظلوم
درمیان ہے اور درمیان اللہ کے پس ہر دو طرف سے اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر کرے اوس سے بچا رہ تو کو دعا مظلوم کی سے
فإنما يسأل الله حقه وإن الله لا يمنع ذا حق حقه ۴۷ من مشى مع ظالم ليقويه وهو يعلم أنه
پس سوائے اسکے نہیں کہ وہ مانگتا ہی اللہ سے حق اپنا اور نہیں اللہ منع کرتا ہی حق والے کو حق اوسکے سے ۴۷ جو کوئی چلے ساتھ ظالم کے تو کہ قوت دے اوسکو حال
ظالم قد خرج من الإسلام ۴۷ أنه سمع رجلا يقول إن الظالم لا يضر إلا نفسه فقال أبو هريرة
ظالم ہی پس تحقیق نکلا ظالم یہ طریقہ اسلام سے تحقیق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق وہ سنا ہے کہ تحقیق ظالم نہیں ضرر کرتا مگر جان اپنی کو پس کہا ابوہریرہ نے

بل والذي نفسي بيده لتسوقن إلى دار الظالم فذكرها مزلا لظلم الظالم

باب امر بالمعروف کا

اس قسم ہی اللہ کی ف بیشک تحقیق ہانکا جاوے گا البتہ ضرور ہانکا جانا کہ جاوے گا تحقیق ہانکا جانا ظالم کے

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من رأى منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان (۴۸۹) مثل المدهنين في حدود الله والواقعين فيها مثل قوم

استهموا سفينة فصار بعضهم في اسفلها وصار بعضهم في اعلاها فكان الذين في اسفلها اذا استقوا الماء على الذين في اعلاها فتأذوا به فأخذ فأسا فجعل ينقر اسفل السفينة فأتوه فقالوا مالك قال

تأذيتم بي ولا بد لي من الماء فان اخذوا على يديه انجوه ونجوا انفسهم وان تركوه اهلكوه واهلكوا انفسهم (۴۸۸) مجازاة الرجل بوعيده فيلقى في النار فتندلق اقتابه في النار فيطحن فيها كطحن الحمار برحاه

فيطيف به اهل النار عليه فيقولون اي فلان ما شأنك اليس كنت تأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر قال

كنت آمركم بالمعروف ولا آتيه وانهاكم عن المنكر وآتيه (۴۸۱) والذي نفسي بيده لتأمرن بالمعروف ولتنهون

عن المنكر او ليوشكن الله ان يبعث عليكم عذابا من عنده ثم لتدعنه فلا يستجاب لكم (۴۸۲) مثل

اذا عملت الخطيئة في الارض من شهدها فكرهها كان كمن غاب عنها ومن غاب عنها فرضيها كان كمن شهدها

(۴۸۳) ما من رجل يكون في قوم يعمل فيهم بالمعاصي هم اكثر ممن يعمله ثم لا يغيرونه الا عمهم

الله منه بعقاب قبل ان يموتوا (۴۸۴) عن ابي ثعلبة قال قلت يا رسول الله كيف ترى في قوله تعالى عليكم انفسكم لا يضركم من ضل اذا

اهتديتم قال لا والله لقد سألت عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بل ائتمروا بالمعروف وتناهوا

ذات حسب وجمال فقال إني أخاف الله ورجل صدق بصدقة فأخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه
حسب الاجمال اس نے کہا کہ تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور دوشخص کہ وہی خیرات میں چھپا دے اور سکو بیان نہ کرے تاکہ بائیں ہاتھ اسکے نے جو کچھ کہ خرچ کرتا ہے داہنے ہاتھ
١٠ ومن خرج من بيته متطهرا إلى صلوة مكتوبة فأجره كأجر الحاج المحرم ومن خرج إلى تسبيح الضحى
جو کوئی نکلے اپنے گھر سے باوضو طرف نماز فرض کے پس ثواب اوسکا مانند ثواب حاجی محرم کے ہی اور جو کوئی نکلے طرف نماز چاشت کے
لا ينصبه إلا إياه فأجره كأجر المعتمر وصلوة على أثر صلوة لا لغو بينهما كتاب في عليين ١١ صلوة
نہ تعب میں ڈالے اوسکو مگر نماز پس ثواب اوسکا مانند ثواب عمرہ کرنے والے کے ہی اور نماز پیچھے نماز کے کہ نہ کلام نیا کا موجود درمیان دونوں کے لکھی جاتی ہی علیین میں فضیلت نماز
الجماعة تفضل صلوة الفذ سبعا وعشرين درجة ١٢ والذي نفسي بيده لقد هممت أن آمر حطبا
جماعت کی فضیلت کہتی ہی ایکلے کی نماز پر ستائیس درجے قسم ہی اوسکی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہی البتہ تحقیق قصد کیا میں نے کہ حکم کروں ساتھ ایک گروہ کے
فيحطب ثم آمر بالصلوة فيؤذن لها ثم آمر رجلا فيؤم الناس ثم أخالف إلى رجال لا يشهدون
ہیزم جمع کریں پھر حکم کروں ساتھ نماز کے پس اذان دی جاوے اوسکے لیے پھر حکم کروں میں ایک شخص کو پس امامت کرے لوگوں کی پھر جاؤں میں طرف لوگوں کے کہ حاضر نہیں ہوتے
الصلوة فأحرق عليهم بيوتهم والذي نفسي بيده لو يعلم أحدهم أنه يجد عرقا سمينا أو مرماتين
نماز میں پس جلا دوں میں اوپر گھروں کے قسم ہی اوسکی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہی اگر جانے ایک اونہوں کا تحقیق پاوے ہڈی موٹی گوشت کی یا دو کھر بکری کے
حسنتين لشهد العشاء ١٣ من صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة بني له بيت في الجنة
اچھی تو البتہ حاضر ہووے عشا میں ف١ جو کوئی پڑھے دن میں اور رات میں بارہ رکعت بنایا جاتا ہی اوسکے لیے گھر بہشت میں
أربعا قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل صلوة الفجر
کہ وہ چار رکعت ہیں پہلے ظہر کے اور دو رکعت بعد اوسکے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشا کے اور دو رکعت پہلے نماز فجر کے
١٤ إن في الجنة شجرة يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها أعدها الله لمن ألان الكلام وأطعم
تحقیق بہشت میں بالا خانے ہیں کہ معلوم ہوتا ہی باہر کا رخ اوسکا اور اوس سے اور اندر کا رخ اوسکا باہر اوس کے طیار کیا ہی اوسکو اللہ اوس کے لیے کہ نرم کرے کلام کو اور کھانا
الطعام وتابع الصيام وصلى بالليل والناس نيام ١٥ ما أذن الله لعبد في ثمن أفضل من ركعتين
کھاوے اور پیروی کرے روزہ کی اور نماز پڑھے رات کو اور لوگ سوتے ہوں نہیں موجود ہوا اللہ اسکے لیے کسی چیز کے افضل تر دو رکعت سے
يصليهما وإن البر ليذر عن رأس العبد ما دام في صلوته وما تقرب العباد إلى الله بمثل ما خرج
کہ پڑھتا ہی بندہ اوسکو ف١ اور تحقیق حرکت سر کی البر ہٹتی ہی اوپر سر بندے کے جب تک کہ ہوتا ہی اپنی نماز میں اور نہیں نزدیکی کرتے بندے اللہ کے مثل اوس چیز کے کہ نکلتا ہی
منه يعني القرآن ١٦ أربع في أمتي من أمر الجاهلية لا يتركونهن الفخر في الأحساب والطعن في
اوس سے یعنی قرآن ف١ چار چیزیں ہیں امت میری میں امر جاہلیت سے کہ نہ چھوڑیں گے اوسکو وہ یہ ہیں فخر کرنا حسب میں اور طعن کرنا
الأنساب والاستسقاء بالنجوم والنياحة وقال النائحة إذا لم تتب قبل موتها تقام يوم القيمة و
نسب میں اور مانگنا پانی ستارہ کے ف١ اور نوحہ کرنا اور فرمایا آنحضرت نے کہ نوحہ کرنے والی جب توبہ کرے مرنے سے پہلے تو کھڑی کی جاوے گی قیامت کے

عليكما مِن قِطرانٍ ودِرعٍ مِن جَربٍ ٠٠٠ مَن آتاهُ اللهُ مالًا فلَم يُؤدِّ زكوتَهُ مُثِّلَ لهُ مالُهُ يومَ القيٰمةِ
اور سمجھ کر کہ اللہ کی نظروں سے اور کرتا ہوگا کھلے طور سے فدا مسکر دیتے اسد مال میں سے ادا کرے زکوٰۃ اور کی بنا ہوا دیکھا اور اس کے لیے مال ہوگا اور قیامت کے
شجاعًا أقرعَ لهُ زَبيبتانِ يُطوَّقُهُ يومَ القيٰمةِ ثُمَّ يأخُذُ بلِهزِمَتَيهِ يعني شِدقَيهِ ثُمَّ يقولُ أنا مالُكَ أنا
کا سانپ کہ اس کی آنکھ پر دو نقطے سیاہ ہوں گے کہ کردن کے گرد لپٹا ہوگا اور دونوں جبڑے پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں
كَنزُكَ ثُمَّ تَلا ولا يَحسَبَنَّ الَّذينَ يَبخَلونَ الآيةَ ٠٠٠ ما خالَطَتِ الزَّكوٰةُ مالًا قَطُّ إلّا أهلَكَتهُ ٠٠٠ مَن
خزانہ یہ آیت جو پڑھی تم نے یہ آیت اور نہ گمان کریں وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں ساری آیت تک اور نہ ملی زکوٰۃ کسی مال میں کبھی کہ ہلاک نہ کیا اس کو اور سوال
جیسے
سألَ الناسَ أموالَهُم تكثُّرًا فإنَّما يسألُ جمرًا فليستقِلَّ أو ليستكثِر ٠٠٠ ما يزالُ الرَّجُلُ يسألُ الناسَ حتّٰى
ہمیشہ لوگوں سے مال وہ کثرت کرنے کے لیے تو پس سوال کرتا ہے نہیں کہ انگارا پس چاہیے کہ کم کرے یا بہت کرے یہ کہ قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ کوئی آدمی کہ ہمیشہ
يأتيَ يومَ القيٰمةِ ليسَ في وجهِهِ مُزعةُ لحمٍ ٠٠٠ قالَ دعانا رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ وهُوَ في
کنارہ کاوں فدا سے نہیں ہر ایک کے منہ اس کے ہر بوٹی گوشت کی کہا ہوگا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور شرط کرتے ہے
أن لا نسألَ الناسَ شيئًا فلُتُّ نعم قالَ ولا سوطَكَ إن سقطَ منكَ حتّٰى تنزِلَ إليهِ فتأخُذَهُ ٠٠٠ ما مِن
ہر گز مانگ تو کسی سے کچھ ہاں یعنی قبول کی ہم نے شرط فرمایا اور نہ تازیانہ کو اپنا ہاں اگر گرے تجھ سے جب تک کہ اترے تو طرف اس کے پھر اٹھا لے اس کو پھر نہیں
يومٍ يُصبِحُ العبادُ فيهِ إلّا ملَكانِ يَنزِلانِ فيقولُ أحدُهُما اللّٰهُمَّ أعطِ مُنفِقًا خَلَفًا ويقولُ الآخَرُ اللّٰهُمَّ
دن کہ صبح کرتے ہیں بندے اور نہیں مگر کہ دو فرشتے اترتے ہیں ان میں کہتا ہے ایک دعا کرتا ہے اللہ سے تو خرچ کرنے والے کو عوض اور کہتا ہے دوسرا اللہ
أعطِ مُمسِكًا تلفًا ٠٠٠ قالَ اللهُ تعالىٰ أنفِق يا ابنَ آدمَ أُنفِق عليكَ ٠٠٠ السَّخيُّ قريبٌ مِنَ اللهِ قريبٌ
دے تو مسک کو تلف فرمایا اللہ تعالیٰ نے خرچ کر اے بیٹے آدم کے خرچ کروں گا میں تجھ سخی قریب ہی اللہ تعالیٰ سے قریب ہی
مِنَ الجنَّةِ قريبٌ مِنَ الناسِ بعيدٌ مِنَ النارِ والبخيلُ بعيدٌ مِنَ اللهِ بعيدٌ مِنَ الجنَّةِ بعيدٌ مِنَ الناسِ قريبٌ
جنت سے قریب ہی لوگوں سے دور ہی آگ سے اور بخیل دور ہی اللہ سے دور ہی جنت سے دور ہی لوگوں سے قریب ہی
مِنَ النارِ ولَجاهِلٌ سَخيٌّ أحبُّ إلَى اللهِ مِن عابدٍ بخيلٍ ٠٠٠ خَصلتانِ لا تجتمِعانِ في مؤمنٍ البُخلُ و
دوزخ سے اور البتہ جاہل سخی بہت محبوب ہے طرف اللہ کے عابد بخیل سے ٠٠٠ دو خصلتیں کہ نہیں جمع ہوتیں مومن کا بخل اور
سوءُ الخُلُقِ ٠٠٠ لا يدخُلُ الجنَّةَ خَبٌّ ولا بخيلٌ ولا مَنّانٌ ٠٠٠ مَن تصدَّقَ بعَدلِ تمرةٍ مِن كسبٍ طيِّبٍ
بدخلقی نہیں داخل ہوگا بہشت میں فسادی اور نہ بخیل اور نہ جتلانے والا خیرات کو کسی کے اور نہ کھجور کے کسب حلال سے
ولا يقبلُ اللهُ إلّا الطيِّبَ فإنَّ اللهَ يتقبَّلُها بيمينِهِ ثُمَّ يربّيها لصاحبِها كما يربّي أحدُكُم فلوَّهُ حتّٰى تكونَ
اور نہیں قبول کرتا ہے اللہ مگر حلال پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہے اور پرورش دائیں ہاتھ سے اپنے پھر پرورش کرتا ہے صاحب اس کے لیے جیسے پرورش کرتا ہے
مِثلَ الجبلِ ٠٠٠ على كلِّ مسلمٍ صدقةٌ قالوا فإن لم يجِد قالَ فيعمَلُ بيدَيهِ فينفَعُ نفسَهُ ويتصدَّقُ قالوا
اندیشہ پہاڑ کے ہر مسلمان پر صدقہ ہے کہا صحابہ نے پس اگر نہ پاوے کہا فرمایا پس کسب کرے ساتھ ہاتھوں اپنے کہ نفع دے اس کو اور خیرات کرے کہا

فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالَ
پس اگر نہ کر سکے یا کہ نہ کرے فرمایا تب وہ کرے حاجتمند حیران کی کہا صحابہ نے پس اگر نہ کرے یہ فرمایا پس حکم کرے نیک کی کہا صحابہ نے
فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ ٣٢ اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْكُلِّ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي
پس اگر نہ کرے یہی کہ باز رہے برائی سے پس محققین یہی ہے کہ بے صدقہ ہی صدقہ مسکین پر اور صدقہ ہی ادا کردہ
الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ ٣٣ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ [illegible] دِينَارٌ قَالَ أَنْفِقْهُ
قرابتی پر دو ہیں صدقہ بھی اور صلہ رحمی آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا کہ میرے پاس ایک دینار ہی خرچ کر اپنے
عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى أَهْلِكَ قَالَ عِنْدِي
نفس اپنے پر کہا اس سے میرے پاس اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اوسکو اولاد اپنی پر کہا اوس نے کہ میرے پاس اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اوسکو اہل اپنے پر کہا اوس نے کہ میرے پاس
آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَبْصَرُ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَعْلَمُ ٣٤ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ وَفَرَضَ
اور دینار ہی فرمایا کہ خرچ کر اوسکو اپنے خادم پر کہا اوس نے میرے پاس اور دینار ہی فرمایا کہ تو ہی خرچ جانتا ہی فرمایا آیا تم پر رمضان مہینا مبارک فرض کیے
اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ
اللہ تم پر روزے اوسکے کھولے جاتے ہیں اوس میں دروازے آسمان کے اور بند کیے جاتے ہیں اوس میں دروازے دوزخ کے اور طوق پہنے جاتے ہیں اوس میں سرکش شیطان
لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ ٣٥ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى
اللہ کے واسطے اوس میں ایک رات کی فضیلت ہے ہزار مہینوں سے جو کوئی محروم ہوا بھلائی اوس کی سے پس تحقیق محروم ہوا سب خیر سے جو کوئی مالک ہوا توشہ کا اور سواری کا
بَيْتِ اللهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ وَلِلَّهِ عَلَى
بیت اللہ کے اور نہ حج کیا پس نہیں تفاوت درمیان اوسکے کہ مرے یہودی یا نصرانی اور یہ اسلیے ہی کہ محققین اصحاب برکت اور پیروی کنندگان اوس کے فرماتے ہیں
النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ٣٧ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ
لوگوں پر حج بیت اللہ کا جو کوئی طاقت رکھے طرف اوسکے راہ کی تمام کلام ابن آدم کے مضر ہیں اوس پر مفید مگر حکم کرنا ساتھ اچھی بات کے
نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللهِ ٣٨ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ قَسْوَةٌ
یا منع کرنا بری بات سے یا ذکر اللہ کا مت بیت کرو کلام بغیر ذکر اللہ کے پس تحقیق کثرت کلام کی بغیر ذکر اللہ کے سبب ہی
لِلْقَلْبِ وَإِنَّ مِمَّا بَعْدَ النَّاسِ مِنَ اللهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي ٣٩ تُوبُوا إِسْبِغُوا جُزُوا إِيسَرُهَا أَنْ يَتَكَمَّلَ
سختدلی کا اور تحقیق بعید تر لوگوں کو اللہ سے سنگدل ہی نیکی کرو اس کو پورا کرو آسان اوسکا یہ ہی کہ محیط ہو
الرَّجُلُ أُمَّهُ ٤٠ وَمُرُوءَتُهُ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً ٤١ قَالَ
آدمی ماں اوسکی سے اور مروت اوسکی کہ کھاوے آدمی جانکر اشد ہی گناہ سے چھتیس زنا سے فرمایا آنحضرت نے
ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ اسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوا إِنَّا نَسْتَحْيِي مِنَ اللهِ يَا نَبِيَّ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
ایکدن اصحاب سے کہ حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنے کا کہا صحابہ نے محققین ہم حیا کرتے ہیں اللہ سے ہی اسکے شکر ہی خدا کا

قال انس ذلك ولكن من استحى من الله حق الحياء فليحفظ الرأس وما وعى وليحفظ البطن وما حوى
وليذكر الموت والبلى ومن اراد الآخرة ترك زينة الدنيا فمن فعل ذلك فقد استحى من الله
حق الحياء ۴۲ انما الاعمال ۴۳ ان آيات ۴۳ من حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه ۴۴ الحلال
حلال بين والحرام بين وبينهما مشتبهات ۴۵ والذي نفسي بيده لا يؤمن عبد حتى يحب لاخيه
ما يحب لنفسه ۴۶ تلك خلال من لم تكن فيه واحدة منهن كان الكلب خيرا منه ۴۷ ورع تجره
عن محارم الله عز وجل وحلم تدفع به جهل جاهل وحسن خلق تعيش به في الناس ۴۸ قال
لو ان اهل العلم صانوا العلم ووضعوه عند اهله لسادوا به اهل زمانهم ولهانوا به على اهل الدنيا
ولكنه بذلوه لاهل الدنيا لينالوا من دنياهم فهانوا عليهم سمعت نبيكم صلى الله عليه وسلم يقول من جعل
الهموم هما واحدا هم آخرته كفاه الله هموم دنياه ومن تشعبت به الهموم احوال الدنيا لم يبال الله في اي اوديتها هلك

تمت

الحمد لله والمنة وعلى رسوله الصلوة والتحية كه كتاب بي عديل ظفر جليل شرح حصن حصين تصنيف خورشيد اوج علم اليقين
مولانا محمد قطب الدين عم فيضه ديجمك مي بندر بمبئي شهر مشهور جهير محال سپنا رام ٹهيرے كے مكان مطبع محمدي مين چهپي

تاريخ طبع از جان بخش قالب بخش شيخ محمد عبد الرحمن

كتاب حصن حصين كا موجود صف كسي بيان + كهي هيچ شي الامر سول الامين + عجب نعمت علوي خير بشريت + دواي دوفع بخش خاطر محمدين عمل اب
كا ايسا نهين كه اوسمين بهي + دعاوه كون سي ثابت شدكي اوسمين نهين معلوم هوسكه + پهلے اوسكے كهيل شرح مولوي قطب الدين +
لكهي عبارت اردو مين صاف نهج شرح + كه جو مطالب معني هر اك دشوار كشا + فوائد اور كتابون سے بهي تا هين + بهت سي اوصيتين اخير مين لكهين +
جزاي خير الدين دوجهان مين + الله كه جيسے ديني كهولا هي باب علم يقين + اگرچه پهلے هم اكها + چلتے كتاب كر ربيع الاول مين +
اسي طبع سے چهپي هر جب فرمايش + مولوي فضل حسين اور محمد امين مين + لكهي طبع كي تاريخ كلك حسن نے + اسي سے پيدا شرح حصن حصين +